PAGES MISSING WITHIN THE BOOK ONLY

TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_224282
UNIVERSAL LIBRARY

جلد ۲۴

گردش آفاق

حیرت انگیز سوشل ناول

اس سلسلہ میں حسب ذیل ناول شائع ہوئے

فسانہ لندن (سلسلہ اول و دوم) [illegible] خونی تلوار وغیرہ

مصنف

جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس

مترجم

تیرتھ رام فیروزپوری

لال برادرس

پبلشرز [illegible] - نولکھا - لاہور

[illegible] ملک غلام محمد [illegible]

[illegible]

قواعد خریداری

۱۔ اس سلسلہ کی مستقل خریداری کی سالانہ قیمت عہ ہے جو خواہ بذریعہ منی آرڈر۔ یا وی۔ پی پیشگی آنی چاہیئے۔ سابعہ یا ششماہی کا کوئی حساب نہیں۔ جو اصحاب ہمارے افسانوی کے ناولوں کے بھی مستقل خریدار ہیں ان سے بطور رعائت صرف ۳؍ سالانہ لیا جائیگا وصول شدہ روپیہ کسی حالت میں واپس نہ ہوگا۔

۲۔ خریداری کسی ایک جلد سے شروع ہو سکتی ہے۔ لیکن قیمت بہرحال ایک سال کی یکمشت وصول کی جائے گی۔ اور اس کے عوض بارہ ماہوار پرچے (یا ان پرچوں کے مجموعے) مہیا کئے جائیں گے۔

۳۔ سابقہ ادا کردہ قیمت کا حساب ختم ہونے پر اگر نئی قیمت کے آغاز سے پہلے خریدار کی طرف سے یہ اطلاع موصول نہ ہو کہ وہ آئندہ اس سلسلہ کی خریداری جاری رکھنا نہیں چاہتا تو اس کو بونا فائڈ آرڈر سمجھ کر نیا پرچہ مزید سالانہ قیمت کے لئے وی۔ پی روانہ خدمت ہوگا۔ جس کو وصول کرنا ہر ایک خریدار کا اخلاقی فرض سمجھا جائے گا۔

۴۔ ہر ایک پرچہ بالعموم مہینے کے وسط تک شائع ہو جاتا ہے اور تمام خریداروں کے نام باقاعدہ اور بڑی احتیاط کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے چند پرچے رستے میں ضائع ہو جائیں۔ لیکن اس صورت میں عدم رسی کی اطلاع اسی مہینے کے اندر اندر آ جانی چاہیئے۔ بہترین صورت یہ ہے کہ مہینے کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے اگر اس وقت تک پرچہ وصول نہ ہو۔ تو ایک اطلاعی خط اس دفتر کے نام روانہ کر دیا جائے اس مہینے کے گذر جانے پر عدم رسی کی شکائت قابل قبول نہ ہوگی۔ سوائے غیر ملکی خریداروں کے جو آئندہ ماہ کی پانچ تاریخ تک شکائت روانہ کر سکتے ہیں۔

باقی دیکھیے سرورق صفحہ ۳

جملہ حقوق بحق لالہ نرائن دت سہگل محفوظ ہیں

حیرت انگیز سوشل ناول

گردش آفاق

چوبیسویں جلد

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس کی زبردست تصنیف

جوزف ولمٹ

کا دلکش ترجمہ

تیرتھ رام فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ نظارہ پرستان انصاف وغیرہ

لال برادرس

۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

پ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ملک غلام محمد پرنٹر چھپا اور لالہ نرائن دت سہگل پبلشر
نے شائع کیا

۱۱۱۶۴

حیرت انگیز جاسوسی ناولوں کا سلسلہ

اس دفتر سے رینالڈس کے ناولوں کے علاوہ ایک اور سلسلہ بہترین جاسوسی ناولوں کے تراجم کا بھی شائع ہوتا ہے۔ اس مطلب کے لئے دنیا کے بہترین مصنفوں کی بہترین کتابیں انتخاب کی جاتی ہیں اور ان کا ترجمہ خاص اہتمام سے کرلیا جاتا ہے۔ اس صیغہ کے مترجم منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری مترجم گردش آفاق وغیرہ ہیں۔ پس اگر آپ کو عہد حال کے بہترین جاسوسی ناول دیکھنے کا شوق ہو تو ہمارے اس سلسلہ کی بھی مستقل خریداری قبول فرمائیے۔ اسوقت تک اس سلسلہ میں حسب ذیل ناول شائع ہوئے ہیں جو طلب کئے جا سکتے ہیں۔

خونی ہیرا	انقلاب یورپ	شریف بدمعاش	چلتا پرزہ
خونی چراغ	نقلی نواب	منزل مقصود	بحر فنا
سراب زندگی	آتشی کتا	سنہری بچھو	ڈاکٹر نکولا
انمول ہیرا	انصاف	شاہی خزانہ	تلاش اکسیر
نولکھا ہار	گمنام مسافر	مطلبی دنیا	حور ظلمات
ہیروں کا بادشاہ	لعل شب چراغ	نازک کٹار	تبدیل قسمت
خنجر بیداد	قاتل ہار	کارنامجات شرلک ہومز	مصری جادوگرنی
مہر خموشی	آزادی	سنہری لاش	کارنامجات آرسین لوپن
مقدس جوتا	کرتی کا پھل	خونی چکر	زہری بان

اس سلسلہ کا نیا ناول چڑیا کی تکی خصوصیت سے قابل دید ہے اور اس کے بعد کئی اور ناول نیلا ہیرا خونی تیلا۔ ستارہ یورپ وغیرہ سلسلہ وار شائع ہوں گے۔

مخفی نہ رہے کہ یہ ادنے قسم کے ایک یا دو پینی قیمت کے لچر ناولوں کے ترجمے نہیں بلکہ دنیا کے بہترین مصنفوں کی بہترین تصنیفوں کا نچوڑ ہیں۔

ضرور آپ اس سلسلہ کی قدردانی کریں

"ہاں دراز و اگر چاہے تو قانونی رکاوٹیں پیدا کر کے آغاز سماعت کو اور پیچھے ڈال سکتا ہے۔"

"کیا کوئی وکیل اس کے اور اس کے ساتھی کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کر رہا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"فی الحال نہیں" شخص مذکور نے جواب دیا۔ "دراصل ان کو اس وقت تک وکیل کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ علاوہ بریں جو کارروائی اب تک ہوئی ہے محض تمہیدی اور ابتدائی تھی اور اس میں کسی وکیل کی حاجت نہ تھی یوں تو کمرہ عدالت کے آس پاس بے شمار وکیل ہیرا پھیری کرتے پھرتے تھے مگر ملزموں کو ان کی خدمات حاصل کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی بہرحال اگر ان کے پاس کافی روپیہ موجود ہے تو وکیلوں کی کمی نہیں اور اگر ان کے پاس روپیہ نہیں ہے تو پھر عدالت کسی معزز وکیل کو سرکاری خرچ پر ان کی پیروی کے لئے مقرر کر دیگی۔ مگر عام خیال یہ ہے کہ کمسن یونانی عدالت سیشن میں حاضر ہوتے ہی اقبال جرم کر لیگا جس کے بعد اس کے ساتھی کا بھی سارا دم خم نکل جائے گا اس واقعہ سے شہر میں بڑا جوش پھیلا ہوا ہے۔ میرے خیال میں اگر دراز و پر محض ڈاکہ زنی کا الزام ہوتا تو سب لوگ اس سے ہمدردی کرتے کیونکہ وہ بڑا قبول صورت جوان ہے مگر چونکہ اس پر قتل عمد کا خوفناک الزام عائد ہوا ہے اس لئے ہر شخص کو اس سے نفرت ہے سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ اس خوشنما صورت کے پیچھے دراصل شیطان چھپا ہوا ہے۔"

اس شخص کی باتیں سنکر افسوس کی گہری آہ بے اختیار میرے منہ سے نکل گئی اور میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ انسان کو کبھی کسی کی ظاہری صورت پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ نہایت زہریلے سانپ ہی سب سے زیادہ خوشنما ہوتے ہیں مگر آدمی کے دل کی تھاہ کس نے پائی ہے؟ اس کے اسرار ناقابل حل ہیں

کوئی نہیں جان سکتا۔ کہ کس قدر برائی اس کی تہ میں پوشیدہ ہو سکتی ہے۔ جتنا زیادہ مجھے فطرت انسانی سے واقف ہونے کا موقعہ ملا تھا اتنی ہی زیادہ حیرت مجھ کو اس کے وسیع امکانات پر ہوتی تھی ہر چند میں نے تھوڑی سی عمر میں ہی وسیع تجربہ حاصل کیا تھا تاہم فطرت انسانی کے متعلق مجھ کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ اس حد فاصل کو معلوم کرنا جو نیکی اور بدی کے درمیان حائل ہے آدمی کے لئے اتنا ہی محال و غیر ممکن ہے جتنا وقت کے ساحل پر کھڑے ہو کر دوام کے سمندر کو دیکھتے ہوئے حد افق معلوم کرنے کی کوشش...

باب ۱۲۷

وکیل صاحب کا دفتر

اس رات میں جب سونے کے لئے لیٹا تو بے حد ملول و پریشان تھا ان حالات کو [illegible] پر جو میرے سننے میں آئے تھے یہ معلوم کرنا بہت مشکل نہ تھا کہ دربان [illegible] کے نوکر نے واقعی بدنصیب بیوان کو قتل کیا ہے... یا ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ اس جرم کا مرتکب دربان اکیلا ہوا ہو اور نوکر محض اس کا خاموش تماشائی ہو مگر جرم قتل کے مرتکب وہ دونوں ہوں یا ایک [illegible] کسی شک و شبہ کی گنجائش مطلق نہ تھی۔ کہ ان کا اس جرم [illegible] تعلق ہے ضرور [illegible] پہلے سے سوچا اور ارادہ کر کے بیوان کو قتل [illegible] ضرورت سے زیادہ قصبہ میں ٹھیرے رہے اسی [illegible] انہوں نے گاڑی بان کے بغیر گاڑی کرایہ کی اور بعد ازاں کھنڈروں میں جا کر لیون کو ہلاک کر دیا بیشک کاشتکار کے لڑکے کا یہ خیال بالکل صحیح تھا کہ جھونپڑی سے رخصت ہونے

ستے پیشتر انہوں نے لیون کو اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ وہ مقررہ وقت پر اُن کھنڈروں میں جائے وہیں موقعہ پا کر انہوں نے اس کو مار دیا یا ممکن ہے انہوں نے لیون کو کھنڈروں میں آنے کے لئے واقعی آمادہ نہ کیا ہو بلکہ وہ محض اتفاقاً وہاں اس سے ملے ہوں یعنی وہ دفینہ حاصل کرنے کی غرض سے کھنڈروں میں گئے ہوں اور اس جگہ لیون کو دیکھ کر درازوا نے اس کو قتل کر دیا ہو مگر یہ جزوی اختلافات تھے۔ ان سے جرم کی نوعیت میں بالکل فرق نہ آتا تھا۔

یہ اور ایسے ہی لاتعداد خیالات میرے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ بڑی دیر تک میں اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا اور اس طرح سوچتے ہوئے کئی نئے سوالات دل میں پیدا ہوئے جن کا جواب پانا بظاہر مشکل تھا سب سے پہلا سوال جو اس طرح پیدا ہوا یہ تھا کہ کس لئے درازوا اور اس کے ساتھی نے لیون کو قتل کیا؟ جہاں پر اُس بدنصیب کی لاش پائی گئی وہ جگہ اس مقام سے کافی دور تھی جہاں خزانہ دفن تھا۔ اگر لیون اُن دونوں کو تہ خانہ کے اندر دولت سمیٹتے دیکھتا اور وہ حالت اضطراب میں اس کو جان سے مار دیتے تو ایک بات تھی۔ لیکن کھنڈروں کے اس دور افتادہ مقام پر اس بدنصیب کا قتل کیا معنی رکھ سکتا تھا؟ پھر اس کے علاوہ حالات سے ظاہر ہوتا تھا کہ جس وقت قتل کی واردات ظہور میں آئی تو وہ دونوں یعنی درازوا اور اس کا نوکر اس جگہ پہنچے ہی تھے اور انہوں نے خزانہ نکالنے کا عمل شروع نہ کیا تھا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو قتل کی خبر کے ساتھ ہی دفینہ کی موجودگی کی اطلاع بھی مشہور ہو جاتی حالانکہ بصورت موجودہ کسی کو اس کا علم تک نہ تھا۔ لیکن اگر ایسا ہو تو پھر لیون کو ہلاک کرنے کی حاجت کیا تھی؟ سوچتے سوچتے خیال آیا کہ حرص انسان کو اندھا بنا دیتی ہے درازوا اس دفینہ کو پانے کے لئے بے تاب تھا وہ ہر ایک آدمی کو شکی نظروں سے دیکھتا اور ہر

ایک سے بدگمانی کرتا تھا معلوم ہوتا ہے اس حالت جوش میں اُس نے بدنصیب نوجوان کو کھنڈروں میں پھرتا دیکھ کر اُسے جان سے مار ڈالا اسے کیا خبر تھی۔ کہ پولیس اس کی نقل و حرکت کی جاسوسی کر رہی ہے اور وہ اس واردات کے بعد فوراً پکڑا جائیگا۔ بس یہی اس راز کا ممکن حل نظر آتا تھا۔ مگر واردات کے صحیح حالات کچھ ہی ہوں اس میں کلام نہ تھا کہ درازو مجرم ہے اور وہ لوکر بھی اگر براہ راست اس جرم کا شریک نہیں تو اس سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور رکھتا ہے۔

بڑی دیر تک کرسی میں بیٹھا میں ان قیاسات پر نظر دوڑاتا رہا اس حالت میں ایک سوال رہ رہ کر میرے جی کو پریشان کر رہا تھا۔ اور وہ یہ کہ جس وقت درازو کے جرم کی اطلاع لیونورا کے کانوں تک پہنچیگی تو کیا ہوگا؟ جس وقت اس بدنصیب خاتون کو یہ خبر یکایک موصول ہوگی کہ اس کا شوہر قاتل اور قزاق ہے تو یقیناً وہ اس صدمہ عظیم کی تاب نہ لا کر یا تو بے مردہ اور بے جان فرش زمین پر گر جائے گی یا ایک جگر دوز چیخ مار کر دیوانی ہو جائے گی! حیران ہو کر سوچتا تھا کہ مجھے اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے؟ کیا ایک سچے عیسائی کی مانند میرا یہ فرض نہیں کہ سوٹیا و کنشیا جا کر یہ ہولناک خبر سب سے پہلے رفتہ رفتہ سینیر پورٹی سی کے کانوں تک پہنچاؤں اور اس کے بعد موقعہ اور محل کا خیال رکھتے ہوئے اپنی بدنصیب بھتیجی کو سارے حالات سے مطلع کروں۔ مگر اس نتیجہ پر پہنچتے ہی دوسرا سوال یہ پیدا ہو گیا کہ کیا مجھے ایسا کرنا چاہیئے؟ ناظرین کو یاد ہوگا کہ میں نے درازو سے اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ اس کے بارہ میں کسی طرح کی اطلاع جج صاحب یا لیونورا کو نہ دوں گا۔ پھر خیال آیا کہ حالات انسان کے ارادوں پر سبقت

زیادہ اثر ڈالتے ہیں مجھ کو بھی حالات کے مطابق عمل کرنا چاہیئے کیا تعجب کہ درازو بھی اس بات سے خوش ہو کہ میں نے یہ فرض لیونورا کی بہتری کو مدنظر رکھ کر ذمہ لیا۔ آخر کار میں نے اگلے روز اس سے حالات میں مل کر اس بارہ میں تبادلہ خیالات کرنے کا ارادہ کر لیا بعد اس فیصلہ پر پہنچا ہی تھا کہ غنودگی طاری ہونے لگی اور اسی حالت میں آنکھ لگ گئی۔

صبح کو نیند لے کر اٹھا تو اُن سارے حالات کی یاد جو یوم گذشتہ کو سننے میں آئے تھے ایک ہیبت ناک خواب کی مانند دل میں باقی تھی۔ مگر جلد ہی مجھے اس بات کا یقین ہو گیا۔ کہ جو کچھ میرے سننے اور دیکھنے میں آیا وہ خواب سے زیادہ عالم حقیقت سے تعلق رکھتا ہے اُس فیصلہ کو یاد کر کے جو میں نے سوتے وقت کیا تھا میں نے اس ارادہ کو مضبوط کر لیا کہ جیلخانہ کے قواعد کو مدنظر رکھ کر یا تو خود درازو سے ملنا چاہیئے یا اگر اس کی اجازت نہ ہو تو پھر خط کے ذریعہ سے اسکو اپنے ارادہ سے مطلع کر دینا چاہیئے۔ میں نے سوچا کہ اس بارہ میں اپنے اس کارسکیان دوست سے جس نے سارے حالات مجھ کو بتائے تھے مشورہ کرنا ضروری ہے چنانچہ منہ ہاتھ دھو اور کپڑے بدل کر میں اس کی تلاش میں کافی روم میں گیا

وہ ناشتہ کی میز پر بیٹھا ہی چاہتا تھا۔ میں بھی اس میز کے دوسری جانب بیٹھ گیا اس نے میری توجہ اجیشیو کے اخبار میں چھپی ہوئی ایک خبر کی طرف دلائی جس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ درازو اور اس کے نوکر کی پیروی کے لئے سینیر کسیلی کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں اس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ ملزم اپنے جرم کا اقبال کرنا نہیں چاہتے کم از کم درازو کی طرف سے اب اقبال جرم کی کوئی صورت ممکن نہ تھی۔ اور یہ تو مجھ کو پہلے ہی معلوم تھا کہ اس کا نوکر اتنا وفادار ہے

خائی حالات میں بھی درازو کے منشا کے برخلاف کوئی کام نہ کرے گا۔
میرے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ سینیر کسیلی وہی صاحب تھے جو مونٹی ڈورو کی جائداد کے متعلق پیروی کر رہے تھے دوران گفتگو میں میں نے اپنے کارسیکن دوست سے کہا کہ میں چونکہ ان شخصوں سے واقف ہوں جو درازو کے قریبی رشتہ دار اور اس کی بہتری چاہنے والے ہیں اس لئے میری خواہش ہے کہ بدترین خبریں اور لوگوں کی زبانی ان کے کانوں تک پہنچنے سے پہلے اپنے طور پر ان واقعات کی اطلاع ان کو پہنچا دوں تاکہ وہ رفتہ رفتہ اس صدمہ عظیم کے لئے تیار ہو جائیں جو ان کو درازو کی سزا یابی کی صورت میں برداشت کرنا پڑیگا مگر اس کے ساتھ ہی میں چاہتا ہوں کہ ایسا کرنے سے پیشتر درازو کی رضامندی حاصل کر لوں کیونکہ وہ لاکھ مجرم ہو آخر اپنے اندر قوت احساس رکھتا ہے اس کے علاوہ یہ ایک نہایت اچھا اصول ہے کہ جب تک کسی آدمی کا جرم ثابت نہ ہو ہمیں اس کو بے قصور ہی سمجھنا چاہیئے اس پر میرے دوست نے جواب دیا۔ کہ آپ اس بارہ میں سینیر کسیلی سے مشورہ کر لیں اور وہ جس طرح کہیں عمل کریں میں ناشتہ سے فارغ ہو کر ان کا دفتر آپ کو دکھا دوں گا۔
کھانا کھانے کے بعد ہم سینیر کسیلی کے دفتر کی طرف روانہ ہوئے مگر جس وقت ہم بازاروں سے گذر رہے تھے تو مجھ کو ایک آدمی سامنے سے آتا نظر آیا جس کی شکل و صورت پہچانی ہوئی معلوم ہوتی تھی دفعتاً یاد آیا کہ یہ وہی سینیر فوراتو ہے جس نے مونٹی ڈورو کے قلعہ میں میرے درازو اور اس کے نوکر کے ساتھ ملکر کھانا کھایا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر چلتے چلتے ٹھیر گیا اور مصافحہ کرتے ہوئے کہنے لگا "کہیئے آپ کا ارادہ کب تک اس شہر میں ٹھیرنے کا ہے؟" میں نے اس کا موزوں الفاظ میں جواب دیا اور کہا" غالباً آپ نے وہ ہولناک خبر سنی

ہو گی جو ہر شخص کی زبان پر ہے اور جس کے سلسلہ میں وہ دو یونانی پکڑے گئے ہیں جنہیں آپ نے کھنڈروں میں میرے ساتھ دیکھا تھا ؟

" اوہ کیا آپ کا اشارہ اُس واردات قتل کی طرف ہے جو کھنڈروں میں ہوئی تھی ؟" سینیر نورانو نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے پوچھا "اس کی اطلاع کچھ کچھ میرے کانوں تک پہنچی ہے۔ مگر پوری طرح نہیں کیونکہ میں کل رات ہی ایتھینز میں وارد ہوا ہوں "

" جی ہاں میرا اشارہ اسی جرم کی طرف ہے " میں نے جواب دیا " بعض اتفاقی حالات نے مجھے ان یونانیوں سے ملا دیا تھا اور ہم کچھ عرصہ اکٹھے رہے مگر یقین کیجئے کہ یہ خیال کبھی میرے دل میں پیدا نہ ہوا تھا کہ وہ ایک ایسے فعل شنیع کے مرتکب ہو سکتے ہیں "

" آپ کا فرمانا صحیح ہے " سینیر نورانو نے جواب دیا " میں خود یہ سوچ کر عالم حیرت میں ڈوبا جاتا ہوں کہ وہ دو آدمی جن میں سے ایک ابھی کمسن نوجوان ہے کیونکر ایسے بھیانک جرم کے مرتکب ہوئے ہونگے مگر کیا یہ ممکن ہے کہ یہ وہی دو یونانی ہیں جن کے متعلق عام افواہیں گرم ہیں ؟

" جی بیشک ابھی میرے ساتھیوں کو جرم قتل میں گرفتار کیا گیا ہے جن سے آپ ملے تھے " میں نے افسوسناک لہجہ میں تسلیم کیا۔ " اور مجھ کو یہ سوچکر بے حد رنج ہوتا ہے کہ ان کے برخلاف شہادت اس قدر مضبوط ہے کہ ان کے جرم کے بارہ میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی "

" اُف رحم خدا کیا یہ ممکن ہے ! " سینیر نورانو نے افسوس سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا " آپ لوگوں سے میری ملاقات صرف ایک بار اور وہ بھی عرصہ قلیل کے لئے ہوئی تھی مگر اتنے ہی میں آپ سب کے لئے میرے دل میں نہایت اچھے خیالات جاگزین ہو

سگئے تھے میں اُن دونوں نابینوں کو شریف و نیک اطوار سمجھتا تھا اُن میں جو بڑا ہے۔ اُسکی شکل و صورت سے شجاعت اور مردانگی تو بے شک ظاہر ہوتی تھی۔ مگر اس کا خواب میں بھی خیال نہ آ سکتا تھا کہ وہ جرمِ قتل کا مرتکب ہوگا افسوس! افسوس! مجھے تو اب بھی ان باتوں کا یقین نہیں آتا"

سینیر توران کے چہرہ سے گہرا اضطراب ظاہر ہوتا تھا جیسا اس آدمی کے چہرہ پر ہوا کرتا ہے جسے کوئی ناقابلِ یقین بات سننے کا اتفاق ہو۔ اُس کی گفتگو سے وہ عزت جو میرے دل میں اس کے لئے پیدا ہو چکی تھی وہ چند زیادہ ہو گئی اس نے مجھ کو بتایا کہ میں پاس ہی فلاں ہوٹل میں ٹھہرا ہوں اور آپ کسی وقت مجھ سے وہاں ملیں میں نے اس کا وعدہ کیا اور کہا کہ اگر میں کچھ عرصہ اور یہاں رہا تو ضرور آپ کا نیاز حاصل کرنے آؤں گا بعدازاں میں اسی کارسیکن دوست کے ساتھ جس کی زبانی مجھے سارے حالات کا علم ہوا تھا سینیر کیپلی کے دفتر کی طرف روانہ ہوا اور چونکہ اس کو شہر کے کسی اور حصہ میں کام تھا اس لئے وہ مجھے وہاں پہنچا کر رخصت ہو گیا۔

میں جب اندر گیا تو دیکھا کہ ایک فراخ کمرہ میں دس بارہ محرر مختلف کاموں میں مشغول ہیں سینیر کیپلی سے ملاقات کے انتظار میں مجھ کو قریباً ایک گھنٹہ اس جگہ بیٹھنا پڑا اور جب آخر کار اندر گیا تو دیکھا کہ وکیل صاحب ایک سن رسیدہ آدمی ہیں جنکے چہرہ سے ذکاوت اور ذہانت ظاہر ہوتی ہے آنکھیں تیز اور متجسس اور انداز سے بیدار مغزی اور ہوشیاری پائی جاتی تھی پہلا اندازہ جو میں نے قائم کیا یہ تھا کہ بڑا تجربہ کار اور رسیدہ آدمی ہے اور اپنا وقت کسی حال میں ضائع کرنا پسند نہیں کرتا جونہی میں نے اپنا کارڈ پیش کیا وہ کہنے لگا "آہ مسٹر ولمٹ مجھے آپ سے ملنے کی بڑی خواہش تھی اچھا ہوا آپ آ گئے میں بخوبی سمجھ سکتا ہوں کہ آپ کا آنا کس کام کے سلسلہ میں ہوا ہے"

میں نے مختصر لفظوں میں اپنی آمد کا مدعا ظاہر کیا۔ جس کے بعد سینیر کسیلی نے کہا "میرا اپنا ارادہ تھا کہ کسی وقت آپ سے ملوں گا درازو نے مجھ سے آپ کا ذکر کیا تھا۔ اسے یہ معلوم ہے کہ آپ اجیشبو میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور اس کی اپنی آرزو یہی تھی۔ کہ آپ ازراہ عنایت وہ فرض پورا کریں جس کا ذکر آپ نے کیا ہے۔"

"میں بشوق اس کے لئے آمادہ ہوں" میں نے جواب دیا۔ "کیا اس کی خواہش مجھ سے ملنے کی ہے؟"

"وہ آپ سے ملنے کو بیتاب ہے" سینیر کسیلی نے جواب دیا۔ "مگر میری اپنی رائے پوچھیئے تو فی الحال اس ملاقات کی ضرورت نہیں اس سے اور کچھ نہیں تو وہ تین دن کی تاخیر واقع ہوگی اور جو کام آپ کرنا چاہتے ہیں اس میں ہرج واقع ہوگا یعنی ممکن ہے آپ کے موپیاوکیتیا پہنچنے سے پہلے ساری خبریں اس جگہ پہنچ جائیں بات دراصل یہ ہے کہ درازو سے آپ کی ملاقات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ صاحب ریذیڈنٹ اس کی تحریری اجازت دیں اور وہ کسی سرکاری کام کے سلسلہ میں لیبنیا گئے ہوئے ہیں۔ درازو کی زبانی آپ کے حالات کا علم ہو چکا ہے یعنی کسی طرح اس نے آپ کو اپنے جہاز پر زیر حراست رکھا تھا اور کس قدر فیاضانہ سلوک آپ نے اس سے کیا۔ اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی گرفتاری کی خوفناک خبر اس جگہ پہنچانے کا فرض ادا کریں کیونکہ اس کا جلد یا بدیر پہنچنا یقینی ہے کیونکہ اس صورت میں صدمہ کی شدت یقینی طور پر گھٹ جائیگی۔"

"لیکن یہ فرمائیے" میں نے دفعتاً پوچھا "کیا اس شہادت کو کمزور کرنے کی کوئی صورت ممکن ہے جو درازو اور اس کے نوجوان ساتھی کے برخلاف پائی جاتی ہے؟"

"آہ! تو کیا آپ ان دونو کو مجرم تصور کرتے ہیں؟" سینیر کسیلی نے پوچھا۔

"یہ میرے لئے زیبا نہیں ہے" میں نے افسوسناک لہجہ میں کہا "حالات

کی شہادت اتنی زبردست ہے کہ کوئی اور رائے قائم کی ہی نہیں جا سکتی لیکن فرمایئے آپ کی اپنی رائے کیا ہے؟"

سینیر کیسلی نے جواب دینے سے پہلے شانوں کو حرکت دی پھر کہا "شہادت اس میں شک نہیں زبردست ہے۔ مگر اس کے باوجود درازو اور اس کا ساتھی اپنی بیگناہی پر برابر زور دے رہے ہیں مسٹر ولمٹ آپ سے کیا پردہ ہے۔ مقدمہ کے حالات کو دیکھتے ہوئے میں خود نہیں جانتا کس طرح کسی جیوری کو ان لوگوں کی بے گناہی کا یقین دلایا جا سکتا ہے۔ وہ مجرم ہوں یا بے قصور مگر حالات کی شہادت اتنی زبردست ہے کہ کوئی معجزہ ہی ان کو بچائے تو بچا سکتا ہے۔"

"بدقسمتی سے معجزے اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوتے" میں نے غمناک لہجہ میں کہا "اس کے باوجود مجھ کو یقین ہے کہ درازو نے کچھ حالات ضرور آپ سے بیان کئے ہونگے جن کی بنا پر آپ اس کی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔"

"کئے تو بے شک ہیں مگر ان کا استدلال کمزور ہے" [illegible] نے جواب دیا "درازو کا بیان ہے کہ اس مشہور روایت کو سن کر [illegible] کے بارہ میں مشہور ہے وہ دفینہ تلاش کرنے وہاں گیا تھا۔ چونکہ [illegible] راز کو پوشیدہ رکھنے کا تھا اس لئے وہ اور اس کا ساتھی کاش [illegible] رخصت ہوئے تھے۔ کہ ہم سیدھے بستیا جائیں گے [illegible] ادھر کھنڈروں کی طرف جا رہے تھے تو ان کو [illegible] انہوں نے سمجھا شاید کچھ لوگ اور بھی اس دفینہ کی جستجو [illegible] ان سے دور رہنے کے خیال سے وہ اس مقام کی طرف گئے۔ تعجب [illegible] دی چھوڑی تھی۔ اس وقت ناگاہ چند آدمیوں نے ان کو [illegible] فرانس کے جنگی جہاز کا لفٹنٹ شامل تھا۔ جس نے ان پر [illegible] الزام عاید کیا اس کے فوراً

بعد ہ ایک اور جماعت وہاں آگئی اور اس جماعت کے آدمیوں نے قتل کا بھیانک الزام ان پر عاید کیا حالانکہ درازو کا بیان ہے کہ وہ اور اس کا ساتھی اس آخری جرم سے بالکل بے قصور ہیں۔"

میں نے سینیر کیسیلی کے بیان کو گہری دلچسپی کے ساتھ سُنا اور اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ درازو نے یہ بات اب بھی پوشیدہ رکھی ہوئی ہے کہ وہ دفینہ کس جگہ موجود ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ وہ بری ہونے کی امید دل میں رکھتا ہے۔ اور اس کی خواہش ہے کہ بریت حاصل کرنے کے بعد پھر اُن کھنڈروں میں جاکر مال و دولت پر قبضہ کر لے۔ خیال آیا۔ کیا سچ مچ اس کو اس معجزہ کا انتظار ہے جس کا سینیر کیسیلی نے طنزاً ذکر کیا تھا؟ مجھ کو درازو کے طرزِ عمل پر بڑی حیرت ہوئی اور اُس کے بعد یہ نیا خیال دل میں پیدا ہوا کہ ممکن ہے وہ قیدخانہ سے فرار ہونے کی امید رکھتا ہو اور چونکہ آدمی طبعاً دلیر تھا۔ اس لئے کوئی نہ کوئی طریقہ اس نے بچاؤ کا سوچ لیا ہوگا۔

"بہرحال آپ ان دونوں کو مجرم تصور کرتے ہیں"۔ سینیر کیسیلی نے مجھ سے کہا۔" مگر ایسا ہونا قدرتی ہے۔ کیونکہ حالات کی شہادت ناقابلِ تردید ہے اس کے باوجود درازو بار بار کہتا ہے کہ میرا دوست جوزف ولمٹ کبھی مجھ کو مجرم نہ سمجھے گا۔ خلقت مجھ سے لاکھ بدگمان ہو میرے دوست ولمٹ کو ضرور میری بے گناہی کا یقین ہوگا! یہ اس کے الفاظ ہیں۔"

"کاش میں اس کو بے گناہ سمجھ سکتا"۔ میں نے پرجوش لہجہ میں کہا "اس کے لئے اگر مجھ کو کسی بھاری ایثار پر مجبور ہونا پڑتا... یا کوئی طاقت مجھے اپنی عمر کے چند سال قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لئے مجبور کرتی تو میں اس کے لئے بھی آمادہ تھا۔ سینیر کیسیلی میری سب سے بڑی آرزو اب بھی یہ ہے کہ بدنصیب درازو

کی بے گناہی ثابت ہوا اور حالات ایسے پیش آئیں کہ مقدمہ کی سماعت میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ وہ بعض غلط فہمیوں کا شکار ہوا۔ ہر ملک کی عدالتی تاریخوں میں اس طرح کے لاتعداد واقعات نظر آتے ہیں کہ ایک ناکردہ گناہ آدمی کسی ہولناک الزام میں حاضر عدالت ہونے پر مجبور ہوا لیکن آخر کار اُس کی بیگناہی ثابت ہوگئی کاش اس موقعہ پر بھی اسی طرح ہو!"

"مسٹر ولمٹ آپ کی بلند حوصلگی اور فیاضی میں کلام نہیں" کیسلی نے خوش ہوکر جواب دیا۔ "مگر جیسا پیشتر میں نے کہا تھا۔ حالات پیش آمدہ میں آپ کے لئے کیا کسی شخص کے لئے بھی دراز وا اور اس کے ساتھی کو بے گناہ تصور کرنا غیر ممکن ہے۔ میں ہر چند اس کا وکیل ہوں اور اس کو بری کرانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گا تو بھی یہ امر واقعہ ہے کہ میں اپنے دل میں اس کے مجرم ہونے کا پورا یقین رکھتا ہوں میں نے مقدمہ کی پیروی کے لئے اس جزیرہ کے ایک اور وکیل کی خدمات حاصل کر لی ہیں ..."

"لیکن فرض کیجئے وہ معجزہ جس کا آپ نے ذکر کیا تھا۔ ظہور میں آجائے" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اور آپ دراز وا اور اس کے ساتھی کو بری کرا سکیں تو اُس صورت میں کیا ان لوگوں پر دوسرے الزام یعنی قزاقی میں مقدمہ نہ چلے گا؟"

"نہیں اس لئے کہ ان کے برخلاف قزاقی کا الزام لگایا ہی نہیں گیا" سینیر کیسلی نے کہا "بالفرض ایسا کیا جاتا تو اس ملک کی عدالتیں اس مقدمہ کی سماعت کے نااہل تھیں کیونکہ یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی کہ اشخاص مذکور نے جرم قزاقی کا ارتکاب فرانس یا کارسیکا کے کسی جہاز کے برخلاف کیا ہے۔ لیکن فی الحال میں آپ سے معافی چاہتا ہوں مجھ کو بے حد مصروفیت ہے۔ اس لئے میں اس ملاقات کو یہیں ختم کرتا ہوں۔"

"ٹھیرئیے صرف ایک بات اور دریافت طلب باقی ہے"۔ میں نے کہا "مجھ کو بتایا گیا تھا کہ آپ کی خدمات تقسیم اراضی کے اس مقدمہ میں بھی حاصل کی گئی ہیں جو ایک عدالت خاص کے روبرو پیش ہے سننے میں آیا تھا کہ عنقریب کونٹ آف مونٹی ڈورو کی جائداد کے متعلق بعض عجیب حالات ظاہر ہونگے"

"وہ مقدمہ بہت دلچسپ ہوگا" سینیر کسیلی نے اس طرح کے خشک لہجہ میں کہا جس سے پایا جاتا تھا کہ وہ میرے اظہار استعجاب پر ناراض ہے اور مجھ کو اس طریقہ پر فہمائیش کرنا چاہتا ہے یہ دیکھ کر میں نے فوراً عذر خواہی کی مگر وہ کہنے لگا "مسٹر ولمٹ آپ میرا مطلب غلط سمجھے ہیں۔ میرے لئے آپکی شان میں کچھ کہنا غیر ممکن ہے۔ میرے لفظوں کا مطلب صرف یہ تھا کہ مونٹی ڈورو کی جائداد کا مقدمہ اس سے بہت زیادہ دلچسپ ہوگا۔ جتنا لوگوں کا خیال ہے۔ ابھی دو گھنٹے ہوئے اس سلسلہ میں ایک نیا دعویدار پیدا ہوا ہے وہ ایک ایسا آدمی ہے جس کے حالات کبھی میرے سننے میں نہ آئے تھے وہ میرے پاس آکر بعض ایسی عجیب باتیں بیان کرگیا ہے کہ میں خیال کرنے لگا ہوں شاید اسی کو تقسیم جائداد میں غالب حصہ ملے"

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ معاملہ بتدریج زیادہ پرپیچ ہوتا جارہا ہے" میں نے کہا سینیر کسیلی نے گھڑی نکال کر وقت دیکھا پھر کہا میں صرف پانچ منٹ اور آپ کو دوں گا واقعہ یہ ہے کہ شروع میں مجھ کو معلوم ہوا تھا کہ آخری کونٹ آف مونٹی ڈورو کے جانشینوں کے دو سلسلے ہیں میں نے اس سراغ کی پیروی میں بہت سا خرچ برداشت کیا تھا۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ جانشینوں کا ایک سلسلہ معدوم ہوگیا۔ لیکن آج اس شخص کی آمد نے ثابت کردیا کہ دونو سلسلے بدستور قایم ہیں۔ لیکن ذکر دراز ہ کے مقدمہ کا تھا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو سوئیا وکشہ با جانے کی کوشش کیجئے ابیشیہ سے آج ہی سہ پہر

ایک جہاز اس طرف کو روانہ ہوگا۔ اور ایک دن رات کے عرصہ میں آپ وہاں پہنچ جائینگے یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ آپ اس خوفناک اطلاع کو جہاں تک ممکن ہو نرم لفظوں میں پہنچانے کی کوشش کریں۔ آپ کی شرافت سے قوی امید ہے کہ آپ اس ناگوار فرض کو بحسن وخوبی ادا کریں گے۔ تاہم ایک بات ہے جس کی میں یاد دہانی کرنا چاہتا ہوں درازو نے بزور مجھ سے کہا تھا۔ کہ اگر آپ رخصت ہونے سے پیشتر اس سے نہ مل سکیں تو لیونورا اور اس کے چچا کو اس کی بے گناہی کا یقین دلانے کی پوری کوشش کریں اور اُن سے کہ دیں کہ گو حالات سردست درازو اور اس کے ساتھی کے برخلاف ہیں تاہم درحقیقت وہ اس جرم کے مرتکب نہیں ہوئے۔"

"بڑا ناخوش گوار فرض ہے۔" میں افسوسناک لہجہ میں کہا۔ "خیر میں اس کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔"

اس کے تھوڑی دیر بعد میں سینیر کیسلی کے دفتر سے رخصت ہو کر بندرگاہ میں پہنچا اور سوٹیا وکشیا جانے والے جہاز کا ٹکٹ خریدا ہوٹل میں پہنچ کر جلد جلد سامان باندھا۔ اور اپنے کارسیکن دوست کو الوداع کہہ کے دو بجے جہاز پر سوار ہوا اس کے دوسرے دن ٹھیک اسی وقت میں سوٹیا وکشیا جا پہنچا۔

باب ۱۳۸

واپسی

سوٹیا وکشیا کے گھاٹ پر اتر کر میں نے ایک گاڑی کرایہ کی اور سیدھا اس ہوٹل میں گیا۔ جہاں پیشتر قیام کیا تھا۔ اس جگہ تھوڑی دیر ٹھہر کر میں نے نوکروں کی زبانی یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ آیا ان واقعات کی خبریں جو کارسیکا میں ظہور پذیر

ہوئے تھے سوٹیا کشتیا پہنچ چکی ہیں یا نہیں معلوم ہوا ابھی ان کا حال اس جگہ تک نہیں پہنچا اس سے میرے دل کو قدرے اطمینان ہوا ... بارہ گاڑی میں بیٹھ کر میں نے کوچبان کو سینیر پورٹی سی کے بنگلہ کی طرف چلنے کا حکم دیا۔

سارا رستہ کئی کئی طرح کے خیالات میرے جی کو بیتاب کرتے رہے اس وقت کے بعد جب میں اس شہر سے رخصت ہوا تھا کتنے عجیب اور حیرت انگیز واقعات ظہور میں آ چکے تھے اور کس قدر پریشانیاں مجھ کو نصیب ہوئی تھیں۔ میرا ڈاکوؤں کے جہاز پر مجبوری حالات میں رہنا ہیبتناک ... خوفناک طوفان جہاز کی غرقابی دفینہ کی دریافت اور وہ ہولناک الزام ... جاپانیوں کے برخلاف عاید کیا گیا تھا... یہ اتنے عجیب واقعات تھے جو کسی آدمی کی عمر بھر کے لئے کافی سمجھے جا سکتے تھے حالانکہ میری حالت میں وہ چند یوم کے عرصہ میں ہی پیش آئے اور اب کتنا بھیانک وہ فرض تھا جس کو میں انجام دینے جا رہا تھا ... میرا دل بے اختیار سینہ میں بیٹھنے لگا۔ کہ جب حسین لیبو لوزا اس خبر کو سنیگی تو ... ہی حال ہوگا گویا میں نے اپنے ہاتھ سے تیز خنجر اس کے سینہ میں گھونپ دیا!

آخر کار گاڑی سینیر پورٹی سی کے بنگلہ پر پہنچکر ٹھیر گئی اور اسوقت منوں بوجھ مجھ کو اپنے دل پر محسوس ہونے لگا۔ یہ عالم میری ضعف جانی کا تھا۔ کہ گاڑی سے اترنا محال ہو گیا خیر جس طرح ممکن ہو سکا میں دروازہ کی طرف گیا اتنے میں جج صاحب نے کھڑکی سے مجھ کو آتے دیکھ لیا تھا وہ دوڑے دوڑے آئے اور بڑے تپاک کے ساتھ ملے مگر اس حالت میں بھی میرے لئے یہ دیکھنا بہت دشوار نہ ہوا کہ ان کے چہرہ کی رنگت پیلی آنکھوں کے گرد حلقے اور گہرے اضطراب کے آثار ان کی ہر ادا میں پائے جاتے تھے جسوقت انہوں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکالا تو آنسوؤں کے قطرے بے اختیار ان کی آنکھوں سے بہ نکلے، جس سے میں نے جانا کہ واقعات پیش آمدہ کے بارہ میں کچھ نہ کچھ حالات ضرور ان کے کانوں تک پہنچ چکے ہیں میں یہ جاننے

کوبے تاب تھا کہ انہیں کس قدر حالات معلوم ہیں مگر زبان میں طاقت نہ تھی۔ کہ ان سے براہ راست اس معاملہ کی نسبت کچھ دریافت کروں بڑی مشکل سے آخر کار محض اتنا میرے منہ سے نکلا "فرمائیے آپ کی بھتیجی...؟"

جج صاحب نے مایوسانہ سر ہلایا اس کے بعد پیچھے مڑکر کمرہ نشست کی طرف ہو لئے میں بھی ان کے ساتھ ساتھ وہاں گیا لیونورا اس جگہ موجود نہ تھی۔ سینیر پوریٹی سی نے میری طرف دیکھا اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ اضطراب و پریشانی کے آثار میرے اپنے چہرہ پر نمودار ہیں رکتے ہوئے کہا "کیا اس بدنصیب نوجوان کے متعلق ان حالات کے علاوہ جو مجھ کو معلوم ہیں آپ کوئی اور منحوس خبر لائے ہیں؟"

"خدا کے لئے پہلے آپ بتائیں کہ کس قدر حالات سینیئر آپ کو معلوم ہیں؟" میں نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"بہت زیادہ... اتنے جو میری اور میرے بدنصیب بھتیجی کی بقیہ زندگی تلخ کرنے کے لئے کافی ہیں"! جج پوریٹی سی نے غمناک لہجہ میں کہا "مجھ کو معلوم ہے کہ کنارس اور دورانزو ایک ہی آدمی کے دو نام ہیں اف! میں بیان نہیں کر سکتا کتنا بھاری صدمہ اس اطلاع کو پاکر میرے دل کو ہوا تھا جس وقت یہ منحوس خبر بیگ ہارن سے موصول ہوئی تو یہ جی چاہتا تھا کہ زہر کھاکے جان دیدوں... اور آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ اس طرح کا خیال اس آدمی کے دل میں پیدا ہونا جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہو کتنے بھاری رنج و غم کا ثبوت دیتا ہے۔ مگر اس سے بھی زیادہ تکلیف اس خیال سے مجھ کو ہوتی تھی۔ کہ میں یہ بھیانک خبر بدنصیب لیونورا کے کانوں تک کس طرح پہنچاؤں گا۔ اس غریب کو سارے حال سے واقف کرنا میرا فرض تھا مگر ایسا کرنے کا حوصلہ بھی مجھ میں نہیں تھا۔ بدنصیب لیونورا! کتنا بھاری صدمہ اس کے نازک دل کو صحیح حالات سن کر ہوا ہوگا... مگر کس لئے آپ روتے ہیں؟ میرے عزیز

دلمٹ خدا کے لئے جو بات ہو صاف صاف کہہ دیجئے کیا کوئی اس سے بھی زیادہ ہیبتناک خبر ہے جو آپ لیکر آئے ہیں؟ آہ اگر ایسا ہو تو مجھ کو حالت فکر میں نہ رکھئے..."

امر واقعہ یہ ہے کہ غم زدہ بڈھے کی حالت زار دیکھ کر میری اپنی آنکھوں سے اشک خون بہنے لگے تھے میں ضبط کی انتہائی کوشش کرتا مگر آنسو بے اختیار بہے جاتے تھے اس نے فوراً معلوم کر لیا کہ میں کوئی بہت ہی بری خبر لے کر آیا ہوں یکایک اپنے جذبات پر قابو پا کر اس نے پرسکون لہجہ میں کہا "میرے عزیز دلمٹ جو بات ہو صاف صاف کہہ دیجئے میں سب حال سننے کو تیار ہوں میں ایک سچے اور پابند مذہب عیسائی کی طرح ہر ایک نئی آفت کو استقلال کے ساتھ جھیلوں گا آپ زیادہ تامل نہ کریں اور بتائیں کیا اس بدنصیب لڑکے نے اپنی جان ضائع کر لی؟ یا حکام نے اس کو جرم قزاقی میں گرفتار کیا مہربانی سے میرے اور بدنصیب لیوزا کے محسوسات کا خیال نہ کرکے جو بات ہو جلد کہہ دیں۔"

یاد نہیں کس طرح میں نے اصل حقیقت کا اظہار کیا میری پریشانی اس درجہ بڑھی ہوئی تھی دماغ میں جوش آمیز خیالات کا اتنا ہجوم تھا اور اضطراب کی آندھی میرے سینہ میں اس زور سے چل رہی تھی کہ مجھے وہ الفاظ قطعاً یاد نہیں جن کے ذریعہ سے میں نے دارزو کے متعلق یہ ہیبتناک خبر رنج دیدہ صاحب کو سنائی ہاں اتنا یاد ہے کہ سب حال سن کر بدنصیب آدمی بڑی کراہٹ کے ساتھ کرسی کی پیٹھ پر جھک گیا اور اس کے ساتھ ہی بند دروازہ کے باہر سے ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی پھر اس طرح کا دھما شور پیدا ہوا جیسا کسی بھاری چیز کے گرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہولناک شبہ میرے دل میں پیدا ہو گیا میں اپنی جگہ سے اٹھ کر دوڑتا ہوا دروازہ کی طرف گیا اور جب اسے کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ لیوزا زرد رو اور بے ہوش فرش زمین پر پڑی ہے معلوم ہوتا ہے غمزدہ خاتون نے میری آمد کی اطلاع پا کر [illegible]

خبر لایا ہوں اور وہ خبر اس کے شوہر سے تعلق رکھتی ہے اپنے جوش پر قابو پانے کی طاقت نہ رکھتے ہوئے دروازہ کے باہر چھپ کر میرا ایک بات سن لی تھی یعنی اُس کو معلوم ہو گیا تھا کہ کانسٹنٹائین جس پر وہ اب بھی جان نچھاور کرتی تھی فوجداری حوالات میں قید ہے اور اُس پر قتل کا الزام عائد کیا جا چکا ہے!

میں نے اس کو دونوں بازوؤں پر اُٹھایا اور کمرہ نشست میں لے جا کر صوفے پر لٹا دیا۔ پھر اس کے چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دینے شروع کئے اس اثنا میں اُس کا سن رسیدہ چچا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے کے ناقابل وہیں اُس کے پہلو میں دوزانو ہو کر بلک بلک کے روتا تھا میری دلی خواہش یہ تھی کہ ایک اس طرح کے دردناک موقعہ پر کسی نوکر کو نہ بلایا جائے مگر جب لیونورا کی غشی دور نہ ہو سکی اور وہ لاش کی طرح زرد اور بے حرکت ہو گئی تو یہ احتمال پیدا ہوا کہ ممکن ہے وہ اسی حالت میں پڑی پڑی مر جائے مجبور ہو کر میں نے گھنٹی بجائی اسی وقت دو خادمائیں حاضر ہوئیں اور وہ اس کو اُٹھا کر اس کے کمرہ میں لے گئیں اس وقت ڈاکٹر کی خدمات حاصل کی گئیں آخر بڑی مشکل سے اس کو ہوش میں لایا جا سکا۔ مگر اس کے ساتھ ہی غمزدہ خاتون کو کرکرا تا بخار چڑھ گیا اور اس نے ہذیان شروع کر دیا۔

وہ رات میں نے جج صاحب کے بنگلہ پر ہی بسر کی اور جہاں تک ممکن تھا بدنصیب مرد ضعیف کو ضبط و سکون کی تلقین کرتا رہا میری کوششوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ آخر کار ان مصیبتوں کو تسلیم و رضا سے برداشت کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ میں نے رفتہ رفتہ وہ حالات اس سے بیان کئے جو اس شہر سے رخصت ہونے کے بعد پیش آئے تھے اور بتایا کہ کیونکر مجھے سفر کے دوران میں گرفتار کر کے ڈاکوؤں کے جہاز پر پہنچایا گیا۔ اور کیونکر اس کے بعد مجھ کو مجبوراً ڈراز و کے ساتھ رہنا پڑا۔ میرے بیان کے خاتمہ پر سینیر پورٹی سی نے درخواست کی کہ آپ فی الحال موٹیا دگیشیا سے رخصت نہ ہوں اور کل

ضرور مجھ سے ملیں میں نے اس کا وعدہ کیا اور رخصت ہوا۔

چونکہ میں نے جج صاحب کے بنگلہ پر آ کر گاڑی بان کو رخصت کر دیا تھا۔ اس لئے پیدل ہی ہوٹل کی طرف چلا میرا دل بے حد اداس تھا اور خیالات رہ رہ کر اس سوال کی طرف جاتے تھے۔ کہ مصیبت زدہ لیونورا کا کیا حال ہوگا؟ ہوٹل میں پہنچا تو آٹھ بج چکے تھے۔ اس خیال سے کافی روم میں گیا کہ دل بہلاؤ کے لئے دو گھڑی اخبار دیکھوں گا۔ یا اگر کوئی آدمی مل گیا تو اس سے باتوں میں وقت کٹے گا مگر دروازہ کھولکر اندر قدم رکھا ہی تھا کہ ایک پہچانی ہوئی آواز "بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" کا معروف فقرہ کہتے سنائی دی اس کے ساتھ ہی کسی نے پرشور قہقہہ لگایا اس کے ایک لمحہ بعد میں اپنے دوست مسٹر کلیک مینن اور سالٹ کوٹ کے سامنے کھڑا تھا!

"میرے نہایت عزیز دوست ولمٹ" آخر الذکر نے میرا ہاتھ زور زور سے ہلاتے ہوئے کہا "کہئے آپ اتنے دن کہاں رہے؟ اور کدھر غائب ہوگئے؟ جب آپ حسب وعدہ روما واپس نہ آئے تو مجبوراً ہمیں آپ کی تلاش میں آنا پڑا!"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈاسنی نے فرط مسرت سے میرا ہاتھ اس طرح ہلاتے ہوئے کہا گویا وہ کسی پمپ کا ہنڈل تھا کیا وہ مثل آپ نے نہیں سنی۔ کہ جب ولی پہاڑ کے پاس نہ گیا تو پہاڑ کو ولی کے پاس جانا پڑا... یا نہیں میں بھول گیا وہ مثل غالباً یوں تھی۔ کہ جب پہاڑ ولی کے پاس نہ گیا تو ولی کو اس کے پاس جانا پڑا... اور ہاں اس سلسلہ میں یاد آ گیا کہ ایک روز جب میں بیوہ گلن بکٹ کے مکان پر رہتا تھا تو میں نے گھنٹی بجائی لیکن جب وہ بڑی دیر تک نہ آئی تو میں خود اسکی تلاش میں باورچی خانہ میں گیا اور اس وقت دیکھا کہ وہ میز کے نیچے بے خبر پڑی سوتی ہے... ایک خالی بوتل میز کے اوپر رکھی تھی ... یاد نہیں وہ خالی تھی یا آدھی بھری ہوئی یا شاید۔ پوری ہی ہو یہ میں سوچ کر بتاؤں گا..."

"کیا واقعی آپ لوگ مجھ کو تلاش کرنے سو ٹیاؤ کشیا میں آئے ہیں؟" میں نے اپنے دوستوں سے پوچھا۔

"میں کیا جھوٹ آپ سے کہتا ہوں" مسٹر سالٹ کوٹ نے کہا۔ "آپ جب قطعی غائب ہو گئے نہ خود واپس آئے اور نہ کوئی خط ہی ہمیں لکھا..."

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کرسی کی پیٹھ پر جھک کر بہت سی لسوار چڑھاتے ہوئے کہا "مجھ کو اپنے دوست کے بیان پر یہ نوجوان شیننک سپینڈ لز کا واقعہ یاد آ گیا۔ جو کسی زمانہ میں مجھ کو ہر ہفتے خط لکھا کرتا تھا۔ مگر جب ایک بار میں نے اس کو بیس پونڈ قرض دیئے تو اس نے خطوں کا جواب دینا یک قلم موقوف کر دیا یہ کوئی تیس سال کا ذکر ہے اُس وقت یہ بات میری سمجھ میں نہ آتی تھی... اور اب بھی نہیں آئی۔ میں تب سے آج تک اس سوال پر غور کرتا رہا ہوں..."

اور فقرہ کو نا تمام ہی چھوڑ کر ڈامنی نے اپنی قوت حافظہ تیز کرنے کے لئے شراب کا ایک بڑا گلاس پڑ کر کے پینا شروع کیا۔

"مسٹر ولمٹ تشریف رکھئے" سالٹ کوٹ نے کہا "اب اتفاق سے آپ مل گئے ہیں تو ہم آپ کو کہیں جانے نہ دیں گے۔ فرمائیے کیا شراب کی نئی بوتل منگاؤں یا پنچ تیار کروں یا آپ کی خاطر سر کے بل کھڑا ہو جاؤں؟"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے پھر ایک بار گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا "میں جب بچہ تھا تو ہمیشہ سر کے بل کھڑا ہوا کرتا تھا یا نہیں اس حالت میں مجھ کو تکلیف ہوتی تھی یا آرام ملتا تھا اور ہاں... اس سلسلہ میں یاد آ گیا کہ ایک روز میں نے اپنے دوست سالٹ کوٹ کو دیکھا کہ وہ اور ہیوہ گلن کیٹ اس بات کا مقابلہ کر رہے تھے کہ دونوں میں لمبا کون ہے مگر سالٹ کوٹ تم کو یاد ہو گا کہ اس موقعہ پر جیسا معمول ہے تم اپنے... سر کے پیٹھ سے پیٹھ لگا کر کھڑے ہونے کی بجائے مُنہ کی طرف مُنھ

کر کے کھڑے تھے اور میں جب اچانک اندر گیا تو اچھی طرح یاد ہے ایک تڑاخے کی آواز بھی مجھ کو سنائی دی تھی میرے خیال میں وہ اس طرح کی آواز تھی گویا آپ بیوہ کلن بکٹ کو بوسہ دے رہے تھے۔ ممکن ہے یہ ایک بالکل ہی غلط خیال ہو یا ممکن ہے... لیکن خیر میں اس کے متعلق سوچکر بتاؤں گا۔"

"ڈامنی خدا کے لئے یہ لاحاصل بحث چھوڑو" مسٹر سالٹ کوٹ نے جس کی خوشنما نیلی آنکھوں میں مسرت کی چمک پیدا ہو گئی تھی قہقہہ مار کر کہا۔"اور بوتل ادھر آنے دو تاکہ ہمارے دوست والٹ کو بھی شراب چکھنے کا موقعہ مل سکے۔" پھر میری طرف مڑ کر "ہاں یہ بتائیے آپ آج دفعتاً کہاں سے نمودار ہو گئے؟"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کہا "یہی الفاظ میں نے اس آدمی سے کہے تھے جو ایک دفعہ بڑا سا لٹھ ہاتھ میں لئے جھاڑیوں کے پیچھے سے نکلکر میرے سامنے کھڑا ہو گیا تھا یاد نہیں اس نے کچھ جواب دیا یا نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پیشتر اس نے وہ لٹھ میرے سر پر رسید کیا جس سے میں بیہوش ہو گیا پھر جب ہوش آیا تو دیکھا کہ وہ آدمی غائب ہے اور اس کے ساتھ میرا بٹوہ بھی! میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ وہی میرا بٹوا نکال لے گیا ہوگا۔ مگر میں تحقیق نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ سب کچھ میری لاعلمی میں ہوا تھا اور ہاں... اس سلسلہ میں یاد آ گیا کہ ایک روز میرے دوست لیرڈ آف ٹن ٹو سکولیش ڈیل نے کہا تھا... یہ سکولیش ڈیل نہیں جسے ایک بچہ کے قتل میں پھانسی کی سزا ہوئی تھی" یہ فقرہ اس نے میری طرف مڑ کر بڑا اہمیت انداز سے کہا "نہیں اس سکولیش ڈیل کے ساتھ ٹن ٹو کا حصہ شامل نہیں تھا اور یہ ویسی ہی مثال ہے جیسے کسی بلی کی دم ندارد ہو..."

"ڈامنی خدا کے لئے چپ رہو" اس کے دوست سالٹ کوٹ نے مشکل سے ہنسی ضبط کر کے کہا۔"اور جو کچھ مسٹر والٹ کو بیان کرنا ہے اسے سننے کا موقعہ دو۔"

پھر میری طرف مڑ کر آہ یہ تو بتایئے اس خوبصورت یونانی کا کیا ہوا جو آپ کے ساتھ ہی رخصت ہوا تھا۔ وہ ان دنوں کہاں ہے؟"

میں نے وہ حالات جو درازو کی زندگی کے واقعات حال سے تعلق رکھتے تھے ان دو باتونی شخصوں کے روبرو بیان کرنے غیر مناسب سمجھے اس لئے محض اتنا کہہ کر ٹال دیا۔ کہ وہ ان دنوں جزیرہ کارسیکا میں ہے۔ جہاں کچھ مشکلات اس کو درپیش ہیں"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کہا "میرا پہلے دن سے خیال تھا کہ وہ آدمی ضرور مشکلات میں پھنسے گا کیونکہ میں نے دیکھا تھا اس نے انتھا درجے چست فراخ کوٹ پہن رکھا تھا اور سالٹ کوٹ تم کو یاد ہو گا کہ یہ وہ گلن ٹیبٹ کا آوارہ گرد بھتیجا پیرسی گینڈ بٹن بالکل ایسا ہی کوٹ پہنا کرتا تھا مگر پھر و اس سلسلہ میں وہ لفظ مجھ کو یاد ہیں جو میں نے ایک مرتبہ بیلی آڈل ہیڈ کے ساتویں بیٹے سیدھی کے اس موقعہ پر کہے تھے جب وہ آتشدان کی راہ سے فرش زمین پر گرا تھا۔۔"

"کہیئے کب آپ یہاں آئے۔" سالٹ کوٹ نے میری طرف مڑ کر پوچھا۔

میں نے جواب دیا "کل رات"

"ہم نے اس جگہ آتے ہی ہوٹل والوں سے پوچھا تھا۔ کیا اس نام کے کوئی صاحب یہاں آئے ہیں" مسٹر سالٹ کوٹ نے کہنا شروع کیا "معلوم ہوا کہ آپ تین چار روز یہاں رہ کر کسی مقام کو رخصت ہو گئے تھے ہمیں اس اطلاع کو پا کر بہت افسوس ہوا لیکن خوشی کی بات ہے کہ دوبارہ آپ سے ملنے کا اتفاق ہو گیا تاہم کیا بات ہے آپ اس نادر شراب کو نہیں پیتے؟ یہ اگر آپ کو ناپسند ہو تو میں رم کی بوتل منگا دوں اس ہوٹل کی رم مشہور ہے چنانچہ کل رات ڈامنی نے اس کے تین گلاس پیئے تھے" اور یہ کہتے ہوئے مسٹر سالٹ کوٹ نے مجھے آنکھ سے پرمعنی

اشارہ کیا۔

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" مسٹر کلیک منین نے کہا "اس رم کی تعریف کہاں تک کی جائے صبح کو آنکھ کھلی تو مجھے اس کا ایک گھونٹ پینا بھی یاد نہ تھا اور اب جو سوچتا ہوں تو مجھ کو اس خیال سے بڑی حیرت ہوتی ہے کہ میں کل خوابگاہ تک کیونکر پہنچا۔ اچھی طرح یاد ہے کہ اوپر چڑھتے وقت سیڑھیاں بالکل سیدھی نظر آتی تھیں میری حالت ٹھیک اس بلی سے ملتی تھی جس کے پنجوں میں اخروٹ کے چھلکے باندھ دیئے گئے ہوں..."

اس موقعہ پر سالٹ کوٹ ضبط نہ کر سکا اور اس نے پرزور قہقہہ لگایا پھر ہنستے ہوئے کہنے لگا "ڈامنی کل رات تم بالکل بدمست ہو کر اٹھے تھے۔"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے ہلاس کی تین چار چٹکیاں چڑھاتے ہوئے پیچ و تاب کھا کر کہا گو اس کے انداز سے پایا جاتا تھا کہ وہ اپنے دوست کے لفظوں کی اہمیت کو پھر بھی نہیں سمجھا۔ "مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دین جب کھانا کھانے گیا تھا... یا نہیں یہ اس وقت کا ذکر نہیں ہے..."

"کہیئے روما کی کیا خبریں ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"کوئی خاص بات نہیں" سالٹ کوٹ نے جواب دیا "پرسوں رات کا ذکر ہے۔ کونٹ آف ٹودلی نے ہمیں کھانے پر مدعو کیا اور اس مطلب کے لئے اپنی گاڑی خاص طور پر ہوٹل میں بھیجی تھی کھانے کی میز پر بہت سے آدمی جمع تھے ہمارا دوست ڈامنی ایک سن رسیدہ بیوہ مارشنس کے پاس بیٹھا جس نے اپنے سنجوانی چہرہ پر بے شمار پوڈر مل رکھا تھا مگر کیا آپ کو معلوم ہے کہ ڈامنی نے اس موقعہ پر کیا کیا؟ اس خاتون کو شراب کا گلاس پیش کرنے کی بجائے اپنی ہلاس کی ڈبیہ آگے کر دی اور کہا۔ اس کی ایک چٹکی لے کر دیکھئے۔"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کہا "وہ بہت اچھی خاتون تھی مگر اس کی صورت دیکھ کر مجھ کو وہ دم کٹی بلی یاد آ گئی۔۔۔"

اس موقعہ پر مسٹر سالٹ کوٹ نے کوئی اور ذکر چھیڑ دیا اور ڈامنی کا قصہ نا تمام ہی رہ گیا اس کے تھوڑی دیر بعد کرسی پر بیٹھے بیٹھے ڈامنی کی آنکھ لگ گئی اور میں دس بجے رات تک سالٹ کوٹ سے باتیں کرتا رہا وہ تو اس وقت بھی مجھ کو رخصت ہونے نہ دیتا تھا۔ اور اس کو اصرار تھا کہ میں اس کے تیار کردہ پنچ کے دو گھونٹ پی کر جاؤں بہر حال میں نے جس طرح ممکن ہوا گلو خلاصی کی۔

دوسرے دن صبح کو میرے دوست ابھی سوئے ہی پڑے تھے کہ میں ناشتہ سے فارغ ہو کر جج صاحب کی کوٹھی کی طرف چلا اس جگہ پہنچ کر معلوم ہوا کہ لیونورا کی حالت اب تک خطرناک ہے۔ اور گو ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ وہ شفایاب ہو جائے گی تاہم اس کی بیماری کے لمبا ہونے میں کلام نہ تھا۔ جج پارڈسی بجائے خود بے تدبیر (پریشان) تھے۔ مگر اس مصیبت میں بھی یہ ایک بات ان کے اطمینان کا ذریعہ تھی کہ لیونورا کے دماغ پر بے ہوشی کا پردہ پڑا ہوا ہے وہ کبھی تو بالکل چپ ہو جاتی اور کبھی ہذیان کرنے لگتی ان موقعوں پر کالسٹنٹائن کا نام بار بار اس کے منہ سے نکلتا دوران گفتگو میں جج صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اس مصیبت میں کوئی ذریعہ کالسٹنٹائن کی مدد کرنے کا ہے؟ کیونکہ وہ لاکھ برا ہو آخر ان کی بھتیجی کا شوہر تھا جواب میں میں نے بتایا کہ درازو کے پاس فوری اخراجات کے لئے کافی روپیہ موجود ہے نہ ہوتا تو میں خود اسے دے آتا۔ اس کے علاوہ میں عنقریب جب شیو واپس جاؤں گا۔ اور جس امداد کی ضرورت ہوگی ان سے دریغ نہ کروں گا۔

"میں لیونورا کے مزاج سے اچھی طرح واقف ہوں" جج پارڈسی نے کہا "اس لئے مجھ کو معلوم ہے کہ کالسٹنٹائن کے مجرم ہونے کا یقین اس کو کسی حال

میں نہ ہوگا اس میں شک نہیں اُس کو زبردست شہادت کی بنا پر اُس کا ڈاکو ہونا تسلیم کرنا پڑا تاہم اس کا یقین کسی حال میں اس کو دلایا نہیں جا سکتا کہ وہ... میں اُس خوفناک لفظ کو منہ سے نکالنے کی جرات نہیں کر سکتا... کہ وہ قاتل ہے! اس لئے بدنصیب درازو کا انجام خواہ کچھ ہو غریب لیونورا اگر اس بیماری سے زندہ بچ گئی تو آپ کی اس مہربانی کے لئے ہمیشہ شکرگذار رہے گی جو آپ اس موقعہ پر درازو کے ساتھ کریں گے"

میں نے سارے پہلو سوچ کر یہی بہتر جانا کہ جلد از جلد جبشیو واپس چلا جاؤں اور جج صاحب سے کہا کہ میرا ارادہ اگلے جہاز پر رخصت ہو جانے کا ہے۔ لیکن معلوم ہوا کہ جہاز ابھی تین روز تک روانہ ہوگا اس لئے مجبوراً مجھے تین دن اور ٹھیرنا پڑا ان ایام میں میرے وقت کا کچھ حصہ سینیر پورٹی سی کے مکان پر بسر ہوتا اور کچھ ہوٹل میں ڈامنی اور سالٹ کوٹ کے پاس اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک جگہ کی دل گرفتگی دوسری جگہ کی دل لگی سے رفع ہو جاتی۔ میں نے کونٹ آف لورنو کو شکریہ کا خط لکھا کہ انہوں نے اس چٹھی کی ہدایات پر عمل کیا جو میں نے ڈاکوؤں کے جہاز سے لکھی تھی اور پوچھا کہ سر مینتھیو ہیسلٹین ان کے رشتہ داروں اور لینیورا اور ڈورچسٹر کا کیا حال ہے۔ چونکہ میرا ارادہ جلد از جلد سوٹیا وکٹ سے رخصت ہو جانے کا تھا۔ اس لئے میں نے لکھا کہ اس خط کا جواب مجھ کو جبشیو کے پتہ پر ہی روانہ کیا جائے۔

تین دن متواتر لیونورا سدھ بدھ بسترا سے ہذیان کرتی رہی آخر تیسرے روز ڈاکٹر نے یہ کہہ کر تسلی دی کہ اب اس کی حالت خطرہ سے باہر ہے گو اس کی کامل شفایابی میں اب بھی کافی عرصہ لگے گا اس وقت میں نے محترم جج صاحب سے رخصت کی اجازت طلب کی اور کوئی بہانہ کر کے ڈامنی اور سالٹ کوٹ سے بھی پیچھا چھڑایا کیونکہ اندیشہ تھا وہ میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو جائیں گے کوئی خاص مصروفیت ان کو درپیش نہ تھی نہ ان کا کوئی خاص پروگرام تھا جس طرف جی چاہتا اور جہاں کھانے

پینے کو وافر ملتا وہیں کو چل دیتے تھے۔

ایبیسینیا پہنچ کر میں سیدھا سینیٹر کیسلی کے دفتر میں گیا اور اُسکو لیونورا کی شدید بیماری کی اطلاع دی۔ اس نے بتایا کہ درازو آپ کی واپسی کے لئے بیتاب ہے۔ کیونکہ وہ آپ کی زبانی اپنی لیونورا کا حال سننا چاہتا ہے میں یوں بھی اس سے ملتا۔ مگر حالات موجودہ میں چونکہ جج صاحب سے اس بات کا وعدہ کر چکا تھا کہ درازو سے مل کر جو امداد ممکن ہوگی اُسے دوں گا اس لئے دوسرے روز اس سے حوالات میں ملنے کا ارادہ کر لیا کیسلی نے وعدہ کیا تھا کہ میں ضروری پاس آپ کے لئے مہیا کر دوں گا۔ مگر اس سوال پر ہمارا آپس میں فیصلہ ہو گیا کہ لیونورا کی شدید بیماری کی اطلاع درازو کے کانوں تک نہ پہنچائی جائے کیونکہ اُس بدنصیب کی اپنی پریشانیاں ہی کیا کم تھیں کہ اُن میں اس ذریعہ سے اور اضافہ کیا جاتا۔

ہوٹل میں پہنچا تو کونٹ آف لورنو کا خط آیا رکھا تھا۔ اس کے مطالعہ سے وہ حالات جن کے جاننے کی مجھ کو خواہش تھی اچھی طرح واضح ہو گئے کونٹ کے خط میں لکھا تھا۔ کہ جس وقت جہاز ایتھین پر درازو کے خوش پوش نوکر نے میرا دیا ہوا رقعہ ان کے حوالہ کیا تو انہوں نے ایک ہی نظر دیکھ کر اندازہ سے معلوم کر لیا کہ میں اس جہاز پر آزاد نہیں ہوں اس سے اس جہاز کے متعلق کئی طرح کے شکوک کونٹ کے دل میں پیدا ہو گئے مگر جیسا ناظرین کو یاد ہوگا میں نے اپنے خط میں اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ جہاز آتو کے متعلق۔۔ کیونکہ اُن دنوں جہاز ایتھین کا یہی نام تھا وہ کسی طرح کا ذکر کسی آدمی سے نہ کریں اس لئے کونٹ نے میری ہدایات پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ساحل کی طرف جاتے ہوئے رستہ میں وہ کشتی نظر آئی جس میں مسز منتھیو میسلیٹن ماتو بینی اور ڈورسٹر سوار تھے اور جو کھلے سمندر میں کھڑے ہوئے جہاز کی طرف آ رہی تھی کونٹ نے کشتیبان کو آواز دیکر روکا ہر چند وہ مسز منتھیو میسلیٹن کا صورت

آشنا نہ تھا۔ تاہم اس نے ڈور چیسٹر کو اس کے تبدیل لباس کے باوجود فوراً پہچان لیا۔ اس کے بعد اس نے سر میتھیو سے چند منٹ علیحدگی میں گفتگو کی خواہش ظاہر کی۔ بس ذرا سی تنبیہ کافی تھی مگر میری خواہش کے مطابق کونٹ نے میرا نام سر میتھیو کے روبرو نہ لیا صرف اتنا کہا کہ آپ اس شخص ڈور چیسٹر کی طرف سے محتاط رہیں جس وقت یہ باتیں ہو رہی تھیں تو ڈور چیسٹر کو سخت پریشانی لاحق تھی۔ مگر وہ کیا کر سکتا تھا۔ سر میتھیو نے واقف حال ہوتے ہی کشتی کا رُخ ساحل کی طرف پھیرنے کا حکم دیا اور دونوں کشتیاں ایک کونٹ کی اور دوسری سر میتھیو ہیملٹن کی ساتھ ساتھ چلتی ساحل پر پہنچ گئیں اُس وقت سر میتھیو کے چہرہ پر دبے ہوئے غصہ اور جوش کے آثار دیکھ کر ان کا مطلب ڈور چیسٹر نے یقینی طور پر سمجھ لیا ہوگا تاہم اتنے آدمیوں کی موجودگی میں وہ بے بس تھا خیر ساحل پر پہنچنے کے بعد کونٹ آنت لوورنو نے ڈور چیسٹر کو اس الزام میں حوالہ پولیس کر دیا۔ کہ وہ کسی زمانہ میں مارکو او برٹی کی جماعت سے تعلق رکھتا تھا۔ قدرتی طور پر سر میتھیو ہیملٹن اور خاتونوں کے دلوں میں یہ شبہ جاگزین ہو چکا تھا کہ اس سازش کی تہ میں شیطان سیرت لینوور کا ہاتھ کام کر رہا ہے اور اس کی تصدیق جلدی ہی ڈور چیسٹر کے اقبالی بیان سے ہو گئی کونٹ آنت لوورنو کا بار بار شکریہ ادا کرنے کے بعد وہ لوگ اسی روز لیگ ہارن سے عازم انگلستان ہوئے اور سر میتھیو نے رخصت ہوتے وقت کونٹ سے یہ بات کہی کہ میں نے براعظم یورپ کے سفر سے بھر پایا۔ جو کچھ اس جگہ آ کر اب تک میں نے دیکھا وہی کافی ہے۔

ادھر جب ڈور چیسٹر کو ایک ایسے جرم میں گرفتار کیا گیا جس کی سزا موت تھی تو اس نے حالت اضطراب میں ساری باتوں کا اقبال کر لیا یعنی اس نے بتا دیا کہ کس طرح لینوور نے اس کو آلہ کار بنایا تھا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ لینوور نے دراز دہ سے کہا تھا کہ اس نے ڈور چیسٹر سے اس بات کا مطلق ذکر نہیں کیا کہ جہاز ایجیٹن ڈاکوول

کا جہاز ہے بعد ازاں معلوم ہوا ہے۔ کہ کم از کم اس معاملہ میں اس نے راست بیانی کی تھی۔ لیکن جب ڈورچسٹر نے لینوور کی لکھی ہوئی خفیہ حرفوں کی چٹھی پیش کی اور اس کا مضمون پڑھ کر سنایا تو صاف ظاہر ہو گیا کہ اس کا مقصد سمر مینیقیو اور خاتونوں کو کشتی پر سوار کر کے اُس جہاز پر لے جانا تھا۔ جب پولیس کو ان حالات کا علم ہوا تو انہوں نے جان لیا کہ جہاز آٹو در حقیقت جنگی جہاز نہیں جیسا کہ وہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا۔ اور جب ایک بار شبہ پیدا ہو گیا۔ تو نہ صرف انگریزی اور فرانسیسی جہازوں کو خبردار کر دیا گیا۔ بلکہ خفیہ نگرانی کا انتظام بھی شروع ہو گیا۔ میری نسبت کونٹ آف لوورنو نے پولیس کو اس مضمون کا خط لکھ دیا تھا۔ کہ جوزف ولمٹ مرد شریف و عزت دار ہے اس کے برخلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے بعد ازاں جب لینوور خشکی پر اترا تو پولیس نے اس کو بھی اس الزام میں زیر حراست کر لیا کہ اس نے مارکو اوبرلی سے خط و کتابت کی تھی اور ایک معزز انگریز خاندان کے افراد کو جو سرزمین ٹلکی میں قیام پذیر تھا۔ مبتلائے مصیبت کرنے کی کوشش کی بعد کے حالات ناظرین کو معلوم ہی ہیں یعنی کس طرح ڈاکو جہاز کے ملاحوں کا لیگ ہارن کی پولیس سے مقابلہ ہوا اور کیونکر جہاز آٹو یا دیہقین جنگی جہازوں کے تعاقب کے باوجود فرار ہو گیا اس اثنا میں ڈورچسٹر اور لینوور کو فلارنس پہنچا دیا گیا تھا۔ جہاں ڈیڑھ ماہ کے بعد ان کے مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی اور چونکہ اس موقعہ پر میری شہادت ضروری تھی اس لئے کونٹ آف لوورینو نے اپنے خط میں مجھ کو تاکید کی کہ آپ اس موقعہ پر ضرور آئیے خط کے آخر میں اس نے اپنی اور بیگم صاحب کی طرف سے دعائے خیر لکھی۔ اور اس بات پر زور دیا کہ جب آپ فلارنس آئیں تو ضرور ہم سے ملیں ورنہ ہم سمجھیں گے آپ کا ادعائے دوستی باطل ہے۔

یہ اُس خط کا مضمون تھا۔ اور اس سے معلوم ہو گیا۔ کہ مسٹر لینوور کا گناہ آلودہ

زندگی آخر کار جیلخانہ کی چاردیواری میں ختم ہوا اس پر بھی ڈورچسٹر کی طرح جو الزام عائد ہوا اس کی سزا موت تھی اور صاف نظر آتا تھا۔ کہ اب وہ دو فو اس دنیا میں چند روز کے مہمان ہیں کونٹ آف لیورنو نے مجھ کو فلارنس آنے کی تاکید کی تھی۔ مگر میں اس کے بغیر بھی ضرور وہاں جاتا۔ کیونکہ یہ خیال بے اختیار میرے دل میں پیدا ہو چکا تھا۔ کہ جب لینیور کے برخلاف سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ تو ممکن ہے وہ اُن گہرے اسرار کے متعلق جو میری ذات سے تعلق رکھتے تھے کچھ حالات بیان کرنے پر آمادہ ہو جائے اور اس ذریعہ سے شاید مجھ کو معلوم ہو کہ کیوں ارل آف ایکلسٹن کے اشارہ ایما پر وہ میرے درپے آزار ہوا تھا۔

باب ۱۳۹

عدالت خاص کا اجلاس

دوسرے دن قریباً دوپہر کو ایک بند لفافہ سینیر کیمبلی کی طرف سے مجھ کو ملا۔ جس کو کھولکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں جیلخانہ کا پاس ہے مجھے اس کا ہی انتظار تھا۔ اس کو پاتے ہی میں دراز و سے ملنے جیلخانہ کی طرف چلدیا مگر جس وقت میں اس رنجدہ ملاقات کے لئے جیلخانہ کی طرف جارہا تھا تو صدہا درج فرسا خیالات دل میں پیدا ہونے لگے کیا نیرنگی تقدیر تھی کہ میں جس آدمی کو اتنا بہادر اور شجاع سمجھا کرتا تھا اب وہ پھانسی کی کال کوٹھڑی میں پڑا ہے دراز و کے لئے میرے دل میں بڑی عزت تھی مانا وہ ایک پیشہ ور قزاق تھا اور اس نے بہت سے کام خلاف قانون کئے تھے تاہم میں اس کے اوصاف مردانہ کا قائل ہو چکا تھا۔ مگر افسوس اب یہ سوچکر میرے دل کو بھاری صدمہ ہوا۔ کہ میں اس شخص سے ملنے چلا ہوں۔

جس نے لالچ کے بس ہو کر ایک بے گناہ کی جان لی اور جس کی زندگی کا خاتمہ گلوٹین کے تختہ پر ہو گا ہوا۔ ایسے ہی صدہا جگر پاش خیالات کا ہجوم میرے سینہ میں تھا لیکن سب سے زیادہ رنج اس بات کا تھا۔ کہ مجھے اس کے روبرو اس کی غم نصیب بیونزا کا ذکر کرنا پڑے گا جو اس کی گرفتاری کی خبر سنکر نیمجان پڑی تھی اور جس سے اس کے جیتے جی دوبارہ ملنے کی کوئی امید باقی نہ تھی۔

انہی فکروں میں چلتا میں آخر کار جیلخانہ کے بھیانک پھاٹک کے پاس جا پہنچا پہرہ دار نے پاس دیکھ کر مجھے داخلہ کی اجازت دی اور ایک سپاہی مجھ کو اس دروازہ کی طرف لے چلا۔ جو ایک سنگی ڈیوڑھی کے سرے پہ بنا تھا۔ دروازہ میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھولکر اس نے مجھے داخل ہونے کے لئے کہا اور بتایا کہ دونو قیدی اس کے اندر آپ کو ملیں گے۔

ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں کانسٹنٹائن اور اس کا نوجوان خادم پاس ہی پاس کھڑے تھے ان کو فوراً ہی میری آمد کا حال معلوم نہ ہوا کیونکہ ورازو اپنے ساتھی سے اپنے ملک کی زبان میں کچھ کہہ رہا تھا اور نوکر سر جھکائے دونو ہاتھ جوڑے اس کی تقریر سننے میں محو تھا ان کی حالت ظاہر کرتی تھی کہ بڑا آدمی چھوٹے کو تسلی دینے میں مشغول ہے اور چھوٹے کو بڑے کی ذات پر گہرا اعتماد ہے اتنے میں ورازو نے اپنا ہاتھ نوجوان کے سر پر مشفقانہ پھیرا اور اس کی اس حرکت سے میں نے معلوم کیا کہ وہ خواہ مجرم ہوں یا بے گناہ اس میں شک نہیں اُن کو ایک دوسرے سے بہت گہری محبت ہے اُن کی دوستی میں ذرا فرق نہ آیا تھا بلکہ وہ ایک دوسرے کی تکلیف میں حصہ لیکر مصیبت کے صدمہ کو کم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دفعتاً نوکر نے مجھ کو کھڑے دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے خوشی کی دبی ہوئی چیخ نکلی۔

کانسٹنٹائن نے بھی میری طرف دیکھا اور تیز چلتا میری طرف کو آیا۔ مگر نوکر نے

دو ہی قدم آگے چل کر اپنا چہرہ دونو ہاتھوں سے ڈھک لیا اور وہیں کھڑے ہو کر ہچکیاں لے لے کر رونا شروع کر دیا۔ اس طریقہ پر وہ خوشی جو میری آمد پر اس کو ہوئی تھی۔ آن واحد میں زائل ہو گئی۔ مگر اس واقعہ کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ اگر ان بدنصیبوں کی تقصیر کے متعلق کوئی شبہ اب تک میرے دل میں باقی تھا۔ تو اب بالکل دور ہو گیا اب میری نظروں میں ان کے جرموں کی پوری تصدیق ہو گئی نوکر کی یہ حرکت ثابت کرتی تھی کہ وہ مارے شرم کے آنکھ سے آنکھ ملانے کی جرات نہیں کر سکتا۔

مگر جیسا اوپر لکھا ہے درازو تیز چلتا میری طرف کو آیا اور کہنے لگا۔ "میرے عزیز دوست میں اس عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں" اس نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ آگے نکالا تھا۔ لیکن فوراً کچھ سوچ کر پیچھے کھینچ لیا اور دونو بازو چھاتی پر لپیٹ کر افسوسناک سرد مہری سے بولا "معاف کیجئے میں بھول گیا سینیر کیسیلی نے مجھ کو بتایا تھا۔ کہ آپ مجھ کو مجرم تصور کرتے ہیں۔"

"صاحب میں آپ کو اپنے دل کا حال ظاہر کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتا" میں نے کسی طرح کی سرد مہری ظاہر نہ کر کے غمناک لہجہ میں کہا۔ "مگر ہاں اتنا کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس طرح کی حالت میں دلبری کی نمائش اچھی معلوم نہیں ہوتی۔"

الفاظ کا میرے منہ سے نکلنا تھا کہ درازو کی گردن تن گئی آنکھوں میں بجلی کی چمک پیدا ہوئی اور اس کے چہرہ پر غصہ کا بادل چھا گیا۔ لیکن یہ حالت صرف ایک لمحہ رہی۔ اس کے بعد اس تیزی سے زائل ہو گئی کہ معلوم ہوتا تھا مجھ کو نظری دھوکا ہوا ہے۔ اس کے چہرہ پر پہلے سے بھی زیادہ اداسی برسنے لگی۔ گردن میں خم آ گیا نظریں نیچے جھک گئیں اور اس کی حالت اس تناور درخت سے مشابہ نظر آنے لگی جو کبھی اپنے آپ کو جنگل کا بادشاہ سمجھتا ہو مگر جس کو آندھی کا تیز جھونکا سرنگوں گرا دے۔

"میری لیونورا ...!" اس نے مری ہوئی آواز سے کہا "کیا آپ اس سے ملنے گئے

تھے...؟ سینیر کیبلی نے کل شام مجھ کو بتایا تھا کہ آپ اس کی بیماری کی خبر لائے ہیں مہربانی سے فرمائیے۔ کیا اس کی حالت خطرناک ہے یا وہ جلد شفایاب ہو جائے گی"؟

"جج صاحب نے جس ڈاکٹر کا علاج شروع کیا تھا، اس کا بیان ہے کہ اب کسی خطرہ کا احتمال نہیں"۔ میں نے محتاط لفظوں میں جواب دیا۔

"اس نیک خبر کے لئے میں خدا کا ہزار بار شکر یہ ادا کرتا ہوں" کانسٹنٹائن نے پرجوش لہجہ میں کہا "تاہم بتائیے اور مجھ سے کوئی بات چھپانے کی کوشش نہ کیجئے کیا وہ بھی مجھ کو مجرم تصور کرتی ہے"؟

"جج صاحب نے مجھ سے کہا تھا" میں نے اس کے جواب میں کہنا شروع کیا "کہ گو ان کی بھتیجی کو حالات کی شہادت سے مجبور ہو کر ماننا پڑا کہ اس کا شوہر ایک ڈاکو جہاز کا سردار تھا تاہم وہ اسباب کے ماننے کو ہرگز تیار نہیں ہے کہ وہ جرم قتل کا مرتکب ہو سکتا ہے"!

ان لفظوں کو سن کر خوشی کی وحشیانہ چیخ درازو کے منہ سے نکلی چہرہ پر رونق آگئی اور دونوں ہاتھ ملا کر اس طرح کی حالت میں کہ اس کی نگاہ اور آواز میں لامحدود مطالب چھپے تھے کہنے لگا "خدا میری جان سے پیاری لیونورا پر اس گھر سے اعتماد کے لئے صدہا برکتیں نازل کرے"!

اس تقریر کو سن کر میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا اور آنکھیں بے اختیار آبگوں ہو گئیں میں نے جلدی سے رومال آنکھوں پر پھیرا اور جب اس کے بعد دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ نوکر پھر ہمارے قریب آگیا ہے معلوم ہوتا تھا وہ ان باتوں کو گہری دلچسپی کے ساتھ سنتا ہے مگر کسی طرح کی حیرت چونکہ اس کے چہرہ سے ظاہر نہ ہوتی تھی اس لئے میں نے جانا کہ جج صاحب کی بھتیجی سے درازو کے عشق اور شادی کا حال اس کو پہلے ہی معلوم ہے۔

"اور خود سینیر لیونورا کی میری نسبت کیا رائے ہے"؟ کانسٹنٹائن نے یکایک پوچھا

"نہیں میرے خیال میں یہ ایک غیر ضروری سوال ہے۔ کیونکہ وہ ضرور ہی مجھ کو مجرم سمجھتے ہوں گے مگر کچھ ہو وہ میری پیاری لیونورا کے اعتماد میں کمی پیدا نہ کر سکینگے آہ! مسٹر ولمٹ شاید حالات ایسے پیش آئیں کہ مجھ کو اس جرم کے عوض جان دینی پڑے۔ جس کا ارتکاب میں نے نہیں کیا۔ تاہم دم آخر میں یہ خیال میرے لئے باعث تسکین ہوگا۔ کہ اس دنیا میں کم از کم ایک دل ایسا موجود ہے جو میری بے گناہی کا پورا یقین رکھتا ہے۔ اور جب میری لاش کسی نامعلوم مقام پر دفن ہو کر سڑنے لگے گی۔ جب اس کی مٹی پر خود رو گھاس اگے گی تو ایک صحرائی پھول اس گھاس کے وسط میں ظاہر ہو کر اپنی خوشبو چاروں طرف پھیلاتا رہے گا۔"

اس پر جوش تقریر کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لئے بالکل چپ ہو گیا۔ تاہم میں نے دیکھا۔ کہ نوکر سہمی ہوئی نظروں سے میرے منہ کو تکے جاتا تھا اتنے میں وہ آہستگی سے چلتا میرے پاس آیا اور اپنا ہاتھ میرے بازو پر رکھ کر غمزدہ لہجہ میں بولا "آہ مسٹر ولمٹ اس کڑی آزمایش میں سب سے زیادہ رنجیدہ خیال ہمارے لئے صرف یہ ہے۔ کہ ایک ایسا فیاض آدمی جیسے آپ ہیں ہم کو مجرم تصور کرتا ہے۔"

اس کی نگاہ اور گفتگو کا انداز معصومیت کا مظہر تھا۔ ایک لحظہ کے لئے میں اس کے لفظوں کو سن کر بے تاب ہو گیا۔ مگر جلدی ہی دروازہ کی طرف مڑ کر میں نے کہا "خدا کرے میں آپ کو بے گناہ سمجھ سکوں مگر افسوس یہ ایک غیر ممکن سی بات ہے۔"

"مسٹر ولمٹ" کانسٹنٹائن نے مجھ سے پیار آنکھیں کر کے کہا "میں جانتا ہوں کہ کوئی معجزہ ہی میری بے گناہی ثابت کر سکتا ہے... میری اور اس نوجوان کی بھی جس سے میں اپنے چھوٹے بھائی کی طرح محبت کرتا ہوں پھر یہ بھی مجھ کو معلوم ہے کہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں بے شمار بے گناہ لوگوں نے حالات کی شہادت سے مجرم قرار پا کے جانیں دی ہیں۔ بعض حالتوں میں ان بدنصیبوں کی بے گناہی کبھی ثابت نہیں

ہوئی لیکن بعض کی ان کی موت کے بعد پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے خیر مجھ کو یقین ہے کہ میری حالت میں ضرور ایسا ہوگا۔"

درازہ کی اس تقریر کے دوران میں ایک گذرے ہوئے واقعہ کی یاد میرے دل میں پیدا ہو گئی یعنی مجھ کو یاد آیا کس طرح ڈچیس ڈی پالن کے قتل کا شبہ پہلے ایک ——— اور شخص پر ہوا تھا۔ لیکن بعد ازاں وہ جرم ڈیوک کے برخلاف ثابت ہو گیا مگر فوراً سوچ آئی۔ کہ اس واردات کا حال جدا تھا درازہ کے برخلاف صریح اور صاف شہادت موجود تھی۔ اور یہ ایک ناممکن سا خیال تھا۔ کہ وہ اس وقت سچ بول رہا ہو۔

"صاف نظر آتا ہے کہ میرے الفاظ آپ کا اطمینان نہیں کرا سکتے" کانسٹان نے افسوسناک لہجہ میں کہا "اور جو بات آپ کے دل میں جاگزین ہو چکی ہے آپ اسی کو صحیح سمجھتے ہیں خیر میں اس کے لئے آپ کو الزام نہیں دیتا کیونکہ ساری دنیا مجھ کو مجرم تصور کر رہی ہے اور آپ بھی دنیا والوں کے ساتھ ہیں تاہم اس سے پہلے کہ آپ رخصت ہوں میں چند الفاظ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں بیشک ایک ڈاکو جہاز کا کپتان ہوں اور کھلی لڑائی میں دشمنوں کو شکست دے سکتا ہوں جس کا حال بھی آپ سے پوشیدہ نہیں مگر یقین کیجئے کہ اس طرح کے قتل کا ارتکاب جس کے لئے مجھ کو گرفتار کیا گیا ہے مجھ سے اس قدر ناممکن ہے جس قدر آپ سے۔ خیال فرمایئے اس بیچارے کی جان میرے لئے کیا قیمت رکھتی تھی وہ میرا دشمن نہ تھا کہ میں اس کو مارتا یہاں تک کہ ہم نے اس کو کھنڈرات میں پھرتے بھی نہ دیکھا تھا۔ لیکن دیکھا بھی ہوتا..." وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا اور اس کے بعد کہنے لگا "میرے خیال میں اس گفتگو کو جاری رکھنا لاحاصل ہے۔ کیونکہ جو کچھ میں کہتا ہوں آپ اس کو ناقابل یقین تصور کرتے رہیں گے خیر کوئی بات نہیں میں آپ کو اس کے لئے برا نہیں کہتا حالات ہی ایسے پیش آئے ہیں..."

۲۹۰۷

"مینیر و مازو" میں نے اس کے جواب میں کہا "یقین کیجئے۔ آپ کی بے گناہی کی خبر سُن کر آپ کی لیونورا سے بھی زیادہ میرے دل کو خوشی ہوگی۔ لیکن شہادت اتنی زبردست ہے۔۔۔"

اس وقت دروازہ کھلا اور پہرہ دار نے اندر آکر اطلاع دی کہ ملاقات کا وقت ختم ہو گیا۔

"میں آپ سے یہ نہیں کہتا۔ کہ دوبارہ مجھ سے ملنے کی تکلیف کریں" ورازو نے غمناک لہجہ میں کہا "بلکہ میری رائے میں اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ مجھ کو مجرم تصور کرتے ہیں۔ جتنا کم میل جول ہم میں ہو اتنا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اُس دوستی کے بعد جو ہم میں رہ چکی ہے۔ یہ بدگمانی فریقین کے لئے باعث تکلیف ہوگی۔ البتہ اگر کوئی نیک خبر آپ کو سوٹیا وکٹیا سے موصول ہو۔۔۔"

"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ اور اطمینان رکھئے کہ جیسے ہی کوئی خبر آپ کی لیونورا کے بارہ میں مجھ کو ملے گی۔ میں اسے آپ کو پہنچانے میں تامل نہ کروں گا۔ میرا ارادہ فی الحال اسی شہر میں قیام کرنے کا ہے۔ اگر کوئی خدمت ایسی ہو جو میں آپ کے لئے سرانجام دے سکوں۔۔۔"

اتنے میں پہرہ دار زیادہ بے چین ہونے لگا تھا اس لئے مجھ کو مجبوراً رخصت ہونا پڑا۔ بدنصیب ورانا بیول کی نگاہ نے دروازہ تک میرا پیچھا کیا مگر کسی کو مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے نکالنے کی جرأت نہ ہوئی دروازہ کے پاس پہنچکر میں نے پھر ایک بار ان کی طرف دیکھا حسرت و یاس کے آثار ان کے چہرہ پر برس رہے تھے۔ جیلخانہ سے نکل کر میں جب ہوٹل کی طرف جا رہا تھا۔ تو خیالات رہ رہ کر اس ملاقات کی طرف جاتے تھے۔ حیران ہوکر سوچتا تھا کیونکر یہ لوگ اپنی بے گناہی ثابت ہونے کی امید رکھتے ہیں۔ جبکہ ان کے منہ سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ ان کے جرم کی اور زیادہ تصدیق

کر رہا ہے۔ دنیا کو تو خیر یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ انہوں نے بدنصیب بیوں کو کس لئے قتل کیا ہے مگر مجھ سے یہ بات پوشیدہ نہ تھی۔ کہ دولت کے لالچ نے ان کو اس فعل شنیع پر آمادہ کیا۔ مگر کچھ ہو ان کو خطاوار سمجھتے ہوئے بھی میں ایک عجیب طرح کی بے چینی اور کسک اپنے سینہ میں محسوس کرتا تھا۔ میں نے بڑی کوشش کی۔ کہ شہادت کی زنجیر میں کوئی کمزور لڑی ایسی نظر آئے جو اُن کی بے گناہی ثابت کرنے والی ہو۔ مگر افسوس کامیابی حاصل نہ کر سکا۔

ہوٹل کی طرف جاتے ہوئے رستہ میں سینیر نورانو سے ملاقات ہوئی اس نے بڑے تپاک سے ہاتھ ملایا اور رسمی گفتگو ہونے لگی مجھ کو غمناک اور افسردہ دیکھ کر اس نے وجہ پوچھی تو میں نے بتایا کہ ایک ضروری معاملہ کی وجہ سے میں ان دو بیوپاریوں سے ملنے گیا تھا جو قتل عمد کے الزام میں گرفتار ہیں سینیر نورانو کے چہرہ پر رنج و غم کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے کہا " بڑی ہی دردناک واردات ہے اُنکے وکیل سینیر کیبلی نے مجھ کو بتایا تھا کہ ان کی بریت کا کوئی امکان نظر نہیں آتا "

" کیا آپ سینیر کیبلی سے واقف ہیں ؟ " میں نے پوچھا۔

" قدرے قلیل " نورانو نے جواب دیا " لیکن آپ بہت افسردہ خاطر نظر آتے ہیں کیا یہ نامناسب ہوگا۔ کہ آپ رات کا کھانا مجھ سے مل کر کھائیں آپ اپنی جگہ اکیلے ہیں اور میرا بھی یہاں کوئی دوست نہیں آپس کے میل جول سے دل بہلا رہیگا "

میں آمادہ ہو گیا۔ اور اس کے تھوڑی ہی دیر بعد ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے وہ کارسیکن مرد شریف جس کا ذکر پیشتر کیا جا چکا ہے ہوٹل میں موجود نہ تھا اور چونکہ باقی مسافروں سے میری بہت ہی کم واقفیت تھی۔ اس لئے میں نے سینیر نورانو کی دوستی کو غنیمت جانا اس رات وقت مقررہ پر میں اس کے ہوٹل میں گیا۔ جہاں اس نے میری پرجوش تعظیم کی اور جب اس کے بعد ہم کھانے کی میز پر بیٹھے تو مختلف

مضامین پر باتیں شروع ہوئیں ہیں۔ اس شخص کی طاقت گویائی دیکھ کر بہت متعجب ہُوا وہ کئی دور دراز ملکوں کی سیاحت کر چکا تھا۔ سوسائٹی کے بہترین حلقوں سے اس کی واقفیت تھی۔ اس کی گفتگو اور کہانیاں بے حد مزیدار تھیں سب سے زیادہ قابل تعریف اس کے اخلاق کی تہذیب تھی۔ جس کا ثبوت اس کی ہر بات سے ملتا تھا۔ ایمان کی پوچھئے تو اگر میرا دل اور اور باتوں کی وجہ سے بے چین نہ ہوتا تو میرا وقت اس کی صحبت میں بڑے ہی مزے سے کٹتا۔

اس کے بعد قریباً تین ہفتے گذر گئے اور اس عرصہ دراز میں کوئی خاص قابل ذکر واقعہ پیش نہ آیا دو خط مجھ کو سینیٹر پورٹی سی کی طرف سے موصول ہوئے۔ جن میں لیونورا کی صحت یابی کی خبریں درج تھیں گو وہ اب تک بستر سے ملنے کے قابل نہ ہوئی تھی بہرحال اب پوری ہوشمند اور حالات کو سمجھنے کے قابل تھی مگر جج صاحب کے خطوں سے پایا گیا۔ کہ ساری دنیا گو درازو کو مجرم تصور کرتی ہے تاہم اس کی نظروں میں وہ اب تک بے گناہ ہے اس طویل عرصہ میں دوبارہ ہمیں درازو سے ملاقات کرنے جیل نہ گیا اور اُس کو لیونورا کی صحت یابی کی اطلاع دی گراں موقعوں پر اس نے یا اس کے ذکر نے کبھی اپنی بیگناہی کا ذکر نہ جیمس اسپنیر کسیلی سے بھی دو تین بار ملنے کا اتفاق ہُوا گر کثرت اشغال سے اُس کے ساتھ بہت ہی کم گفتگو ہوسکی نورا نو سے البتہ ہر روز میل ہوتا تھا اور عموماً ہم ملکر کھانا کھاتے تھے جتنی زیادہ دوستی ہم میں بڑھی اتنا ہی زیادہ میں اس کو چاہنے لگا۔ دوران گفتگو میں معلوم ہوا کہ وہ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں اجینئو ٹھیرا ہوا ہے اور عنقریب اس کام سے فارغ ہوکر رخصت ہوگا۔

رفتہ رفتہ وہ دن قریب آگیا جب درازو اور اس کے نوکر کے مقدمہ کی سماعت ہونی تھی یہ بیان کرنا لاحاصل ہے۔ کہ اجینئو کے لوگوں میں اس مقدمہ کی وجہ

سے بہت سنسنی پھیلی ہوئی تھی بچہ بوڑھا ہر شخص اس سے دلچسپی لیتا تھا اور ایک عجیب حسن اتفاق سے اس عدالت خاص کو جس کے روبرو مونٹی ڈورو کے خطاب اور جائداد کا مقدمہ پیش تھا۔ اسی روز مقدمہ دیوانی کی سماعت کرنی تھی جس دن درازدا اور اس کے نوکر کا فوجداری مقدمہ پیش ہونا تھا وجہ اس کی یہ تھی کہ عدالت خاص کے جج ہر ایک مقدمہ کی سماعت اس ترتیب کے ساتھ کرتے تھے جس سے وہ مقدمے ان کے فائل میں درج تھے۔ کیبلی ایک طرف فوجداری مقدمہ کی بھی پیروی کر رہا تھا۔ اور دوسری جانب دیوانی عدالت میں بھی پیروکار تھا۔ مگر اس سے کوئی خاص وقت اس کو پیش آنے کا احتمال نہ تھا۔ کیونکہ اول تو درازدا اور اس کے ساتھی کے لئے اس نے ایک لائق وکیل کی خدمات حاصل کر لی تھیں اور اسی سے مقدمہ کی تیاری کرائی تھی اس طرح فوجداری عدالت میں اس کی موجودگی کی چنداں ضرورت نہ تھی دوسری وجہ یہ ہوئی کہ دیوانی عدالت خاص کا اجلاس عدالت فوجداری کے دیوار بہ دیوار ہوتا تھا فرانس کے قصر انصاف کی طرح ایتھینز میں بھی ساری عدالتیں ایک ہی وسیع عمارت کے اندر اجلاس کرتی تھیں بس ضرورت پیش آنے پر سینیر کیبلی بڑی آسانی کے ساتھ ایک سے دوسری عدالت میں جا سکتا تھا۔

جب تک بدنصیب یونانیوں کی گرفتاری کا افسوسناک واقعہ پیش نہ آیا تھا مجھ کو ان حالات کی بنا پر جو اپنے کارسیکن دوست کی زبانی معلوم ہوئے تھے مونٹی ڈورو کے مقدمہ سے گہری دلچسپی تھی۔ لیکن جب دفعتاً درازدا اور اس کے نوکر کی گرفتاری عمل میں آئی اور میرے خیالات ان کے مقدمہ کی طرف لگ گئے تو مونٹی ڈورو کی جائداد کے مقدمہ کا خیال قدرتی طور پر ذہن سے اتر گیا۔ لیکن اس کے بعد دونوں مقدمات کا یوم سماعت قریب آیا تو وہ دلچسپی جو مونٹی ڈورو کے دیوانی مقدمہ سے مجھ کو تھی تازہ ہو گئی اور چونکہ فوجداری مقدمہ

کی سماعت اس وجہ سے گیارہ بجے سے پہلے شروع نہ ہو سکتی تھی۔ کہ کاشتکار اور اس کے بیٹے کو بطور گواہ طلب کیا گیا تھا اور وہ گیارہ سے پیشتر اجیشیو نہ پہنچ سکتے تھے اس لئے جب دس بجے کے عدالتی وقت پر مونٹ ڈورو کی جائداد کا مقدمہ اس عدالت خاص کے روبرو جو اس طرح کے معاملات کے فیصلہ کے لئے مقرر تھی پیش ہوا تو میں سیدھا اس کمرہ میں چلا گیا جہاں اس عدالت کا اجلاس منعقد تھا۔

وہیں میری ملاقات اپنے کارسیکن دوست سے ہوئی جس نے بتایا کہ میں آج ہی صبح فرانس سے واپس آیا ہوں معلوم ہوا اُس کو وہاں کوئی کام تھا۔ اس لئے مجبوراً وہاں جانا پڑا کمرہ عدالت تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ گیارہ بجے کے عمل پر جب عدالت فوجداری میں درازو اور اس کے نوکر کا مقدمہ پیش ہوگا تو بیشتر آدمی اُس مقدمہ کو سننے وہاں چلے جائیں گے دیوانی عدالت کے کمرہ میں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ سینیر کیبالی شہر کے دو نامی بیرسٹروں کے ساتھ کاغذات کے انبار عظیم کی پشت پر میز کے پاس بیٹھا ہے لیکن فریق مخالف کی طرف سے کوئی وکیل پیروی کرنے والا نظر نہ آتا تھا۔ اس کے باوجود جیسا فرانس کی عدالتوں کا دستور ہے سرکاری وکیل جس کو اس ملک کی اصطلاح میں ڈپٹی پروکیورٹیر یا سب اٹرنی جنرل کہتے ہیں مقدمہ کی کارروائی دیکھنے کے لئے موجود تھا جیسا کہ ناظرین کو یاد ہوگا یہ خاص عدالت گورنمنٹ فرانس کی طرف سے ہی مقرر ہوئی تھی اس لئے سب ضوابط اس ملک کے برتے جاتے تھے کارروائی فرانسیسی زبان میں شروع ہوئی جس کو سمجھنا میرے لئے دشوار نہ تھا مسند پر تینوں کمشنر ججوں کی طرح لمبے چغے پہن کر بیٹھے تھے اور کمرہ کی فضا کسی عام عدالت انصاف سے ملتی جلتی تھی۔

سب سے پہلے کلرک آف دی کورٹ یعنی سررشتہ دار نے کھڑے ہو کر ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں بیان کیا۔ کہ یہ مقدمہ کونٹ آف مونٹ ڈورو آبجھانی کی جائداد

ے متعلق ہے اور عدالت خاص کو اس بات کا فیصلہ کرنا ہوگا کہ کون اس جائداد اور اسکے متعلقہ خطاب کا جائز وارث اور حقدار ہے کونٹ آف مونٹی ڈورو کی اپنی جائداد کے علاوہ اس اراضی کی تقسیم بھی اس مقدمہ سے وابستہ ہے جو پیشتر سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ سے متعلق تھی اراضی کے مختلف حصوں پر فی الحال جن لوگوں کا قبضہ ہے۔ ان میں سے اب تک کسی نے اپنے دعاوی پیش نہیں کئے۔ اب فاضل عدالت اس تحریری شہادت کی بنا پر جو عنقریب پیش ہوگی اس بات کا فیصلہ کرے کہ اس اراضی کا مالک کون ہو۔"

مسٹر شنزدار کے بیٹھ جانے پر سرکاری وکیل نے ان لفظوں میں تقریر شروع کی۔

"بہت سے لوگوں نے جو فی الحال ان ہر دو قطعات اراضی کے مختلف حصوں پر قابض ہیں مجھ سے بات چیت کی ہے مگر میں نے اُن کو یہی مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ تقسیم اراضی کا فیصلہ عدالت خاص پر چھوڑ دیں جس کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے دشوار کام میں میں تاج کے نمائندہ کی حیثیت میں حتے الامکان مدد دوں گا سردست جس آدمی کی طرف سے اس اراضی کے قبضہ کا دعوے پیش ہے اس کے حقوق پر غور کرنا اور ان حقوق کے متعلق آخری فیصلہ صادر کرنا فاضل عدالت کا کام ہے اگر اس نئے مدعی کا دعوے خارج ہوگیا تو جو لوگ فی الحال ان زمینوں پر قابض ہیں وہی ان کے مالک سمجھے جائیں گے اور معاملہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیگا۔ لیکن اگر اس کے برعکس اس کا دعوے پایہ ثبوت کو پہنچ گیا تو پھر عدالت کے فیصلہ کے مطابق اور گورنمنٹ فرانس کے اس حکم کے تحت میں جس کے مطابق یہ عدالت خاص قائم ہوئی تھی ان لوگوں کو اپنے قطعات سے دست بردار ہونا پڑیگا اور ان کا فرض ہوگا کہ پرامن طریقہ پر کسی طرح کی مزاحمت کے بغیر اپنی اپنی زمینیں اس آدمی کے حوالہ کردیں جس کے حق میں فاضل عدالت فیصلہ صادر کریگی"

یہاں پر سرکاری وکیل کی تقریر ختم ہوئی۔ اور ان دو وکیلوں میں سے ایک جنکی خدمات کیسلی نے حاصل کی تھیں۔ اور وہ جو بظاہر ان دونوں میں سینیر تھا اُٹھا۔

اور عدالت کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اس مقدمہ کی تنقید کے طور پر جو عنقریب آخری فیصلہ کے لئے فاضل عدالت کے روبرو پیش ہوگا میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ شخص جس کو مونٹی ڈورو کی اراضی اور خطاب کے متعلق دعوٰے پیش کرتا ہے وہی سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کی اراضی کا بھی جائز وارث اور حقدار ہے۔ اس بارہ میں اس کے حقوق ثابت کرنے کے لئے اس قسم کی تحریرات پیش کی جائیں گی۔ جن سے معلوم ہوگا کہ جب ڈیڑھ سو سال پیشتر سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کی تباہی کا ہولناک واقعہ پیش آیا تو اس زمانہ کے جنیوی حکام نے خانقاہ کی کل اراضی کونٹ آف مونٹی ڈورو کے حوالہ کردی تھی۔ میرے اس بیان کی تصدیق صاحب رجسٹرار بستیا اس زمانہ کے رجسٹر اور دستاویزات کے ذریعہ سے کریں گے علاوہ بریں میرے دوست سینیر کیسبلی رجسٹر کے اندراج اور متعلقہ دستاویزات کی نقول بھی پیش کریں گے جن کو انہوں نے بڑی تلاش و جستجو سے اپنے دفتر کے پرانے کاغذات میں تلاش کیا ہے ان نقول پر اس زمانہ کے افسران مجاز کے دستخط اور مہریں ثبت ہیں اس بات کی تصدیق۔ کہ وہ دستخط اور مہریں صحیح ہیں۔ بستیا کے رجسٹرار صاحب کی طرف سے ہوگی جو بعض اور دستاویزات اپنے ساتھ لائیں گے جو اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں اور جن پر اسی طرح کے دستخط اور مہریں ثبت ہیں میرے لئے یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ سینیر کیسبلی جس دفتر کے مالک ہیں وہ گذشتہ ڈھائی سو سال سے قائم چلا آتا ہے پیشتر ان کے اسلاف کام کرتے تھے اب یہ اس کے مالک ہیں جس قدر باعزت ان کے بزرگوں کا نام تھا ویسا ہی نام اب سینیر کیسبلی کو حاصل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ سینیر کیسبلی کے آباؤ اجداد سالہا سال تک خاندان مونٹی ڈورو کے قانونی مشیر رہے اور اس تعلق کا خاتمہ اس وقت تک ہوا تھا جب آخری کونٹ

آف مونٹ ڈورو کی موت سانحی حالات میں پیش آئی۔ میں یہ ضروری حالات محض اس لئے عدالت کے روبرو عرض کرتا ہوں کہ معلوم ہو جائے کہ وہ نقول جو عنقریب پیش ہوں گی کیونکر سینیر کسیلی کے قبضہ میں آئیں اس مختصر تقریر کے بعد میں رجسٹرار بتیاسے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بطور گواہ پیش ہوں وہ بیان کردہ طریقہ پر ان نقول کی تصدیق کریں گے اور مجھ کو پورا یقین ہے کہ اس شہادت کی بنا پر جو پیش کی جائیگی۔ فاضل عدالت کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جو آدمی مونٹ ڈورو کی عدالت کا مالک و قابض ہو۔ وہی سینٹ بار تھولومیو کی جائداد کا بھی حقدار ہے"۔

وکیل موصوف اس لمبی تقریر کے خاتمہ پر بیٹھ گیا تو میرے کارسیکن دوست نے دبی آواز میں مجھ سے کہا"میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا تھا کہ سینیر کسیلی بڑا ہوشیار آدمی ہے اور وہ کسی معاملہ میں غلطی نہیں کر سکتا"۔

"مگر کیا باعث ہے کہ وہ آدمی اب تک حاضر نہیں ہوا جس کو جائداد کے متعلق اپنے حقوق پیش کرنے ہیں؟" میں نے اپنے دوست سے پوچھا بڑی دیر سے میں حاضرین کے چہروں کو بغور دیکھ رہا ہوں اور گو دلچسپی کے آثار کئی شخصوں کے چہروں پر پائے جاتے ہیں تاہم وہ فکر و تشویش ان میں سے کسی کے چہرہ پر نظر نہیں آتی جو ایک ایسے زبردست مقدمہ کے فیصلہ کے انتظار کا لازمی حصہ سمجھی جا سکتی ہے"۔

"اطمینان فرمائیے" کارسیکن نے دبی آواز سے کہا"سینیر کسیلی جو کام کرتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور مد نظر ہوتی ہے"۔

میں نہیں جانتا کیوں ایک نئی طرح کا شبہ اس وقت میرے دل میں پیدا ہونے لگا۔ میرا کارسیکن دوست اول سے آخر تک اس معاملہ میں غیر معمولی دلچسپی لیتا تھا۔ اور اس کو اس معاملہ کے سارے پہلو معلوم تھے یہ شبہ جو میرے دل میں پیدا ہوا یہ تھا۔ کہ ممکن ہے وہی اس جائداد کا اصلی دعویدار ہو۔ اور کسی مصلحت سے اس راز کو چھپانا چاہتا ہو۔ بس

خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے چھپی نظر وں سے اس کے چہرہ کو تکا۔ گہرا سکون اس پڑا رہی تھا۔ کوئی علامت اس طرح کی مجھ کو نظر نہ آسکی جو اس شبہ کی تصدیق کرنے والی ہوتی اس کے باوجود جو خیال ایک بار دل میں پیدا ہوا تھا۔ وہ فوراً زائل نہ ہو سکا۔ اور میں اس مقدمہ کی کارروائی میں غیر معمولی دلچسپی لینے لگا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں ایک پستہ قد بڈھا ہجوم کو چیرتا مسند کی طرف بڑھا چلا آ رہا ہے اس کے چند قدم پیچھے ایک خوردسال لڑکا بہت پرانا سا الخوردہ رجسٹر جس پر پیتل کے تیغے لگے تھے بغل میں دابے اور ایک ہاتھ میں پرانی دستاویزات کا لپٹا ہوا پلندہ لئے چلا آتا تھا مرد ضعیف جو عزت دار اور شریف تھا۔ گواہوں کے کٹھرہ میں داخل ہوا اور جب اس نے عدالت خاص کے کمشنروں اور وکیلوں کو سلام کیا تو اس سلام کا جواب اہلکاروں کی طرف سے ایسے خلیقانہ انداز سے دیا گیا۔ کہ یہ معلوم کرنا دشوار نہ تھا۔ وہ لوگ اس کو بڑی مدت سے جانتے ہیں۔

معلوم ہوا یہ جزیرہ کارسیکا کا رجسٹرار ہے اور بستیا میں جہاں اہل جنوا کی حکومت کے زمانہ میں اس جزیرہ کا صدر مقام تھا کل پرانی اور قیمتی دستاویزات اسی کی نگرانی اور حفاظت میں رکھی رہتی ہیں حلف دیا جانے کے بعد اس نے وہ مختلف کاغذات پیش کئے جن کا حوالہ فاضل وکیل نے پیشتر دیا تھا۔ اور کمشنران عدالت نے ان میں سے ہر ایک کاغذ کا بغور معاینہ کیا اس کارروائی کے خاتمہ پر سینیر کیبلی نے وہ نقول پیش کیں جو اس کی تحویل میں تھیں ان کو بھی کمشنروں نے گہرے انہماک کے ساتھ دیکھا ہر طرح مطمئن ہونے کے بعد وہ بھاری رجسٹر اور ساری تحریریں سرکاری وکیل کے حوالہ کر دی گئیں۔ جس نے خوب اچھی طرح ان کی جانچ کی بعد از اں رجسٹرار سے متعدد سوالات پوچھے گئے اور اس نے ہر ایک بات کا جواب سینیر کیبلی کے حق میں دیا سرکاری وکیل نے واشئے بیش کی۔ کہ شہادت ہر لحاظ سے اطمینان بخش ہے۔ اور تینوں کمشنروں نے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد آخری فیصلہ تحریر کیا جس کو صدر عدالت نے پڑھ کر سنایا۔

"ان دستاویزات کی بنا پر جو عدالت کے روبرو پیش کی گئی ہیں"۔ صدر اجلاس نے گہری سنجیدہ آواز سے کہا "ہم اس مقدمہ کی شق اول کا جو بغرض انفصال پیش ہوا ہے۔ یہ فیصلہ صادر کرتے ہیں کہ سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے متعلق جسقدر جائداد اور اراضی تھی اس پر از روئے قانون خاندان مونٹی ڈورو کا حق ہے۔ اور اب اس کے بعد دوسرا سوال زیر غور لیا جائے گا"۔

جسوقت سررشتہ دار عدالت اس فیصلہ کو صلقۂ تحریر میں لاچکا تو ان دو بیرسٹروں میں سے جن کی خدمات سینیر کیسلی نے حاصل کی تھیں دوسرا بیرسٹر اٹھا اور عدالت خاص کو مخاطب کر کے اس طرح تقریر شروع کی۔

"میں فاضل عدالت کی توجہ ان واقعات کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جو مجھ کو عنقریب عرض کرنے ہیں اس مطلب کے لئے مجھ کو اُس زمانہ سے آغاز کرنا پڑتا ہے۔ جب آخری کونٹ آف مونٹی ڈورو حیات تھا۔ اس کا ایک اکلوتا بیٹا تھا۔ جو عام حالات میں اس کی جائداد کا وارث بنتا اس نوجوان کی زیست کے متعلق جس کا نام پیڈرو تھا ناقابل رد ثبوت عنقریب پیش کئے جائیں گے اور وہ ایسے ثبوت ہیں جن کی تصدیق ان دستاویزات کے ذریعہ سے بھی ہوتی ہے جو سینیر کیسلی کو خاندان مونٹی ڈورو کے متعلق اپنے دفتر میں ملے ہیں۔ حالات سے پایا جاتا ہے کہ نوجوان پیڈرو کونٹ آف مونٹی ڈورو کا بیٹا اپنے باپ کے سختیوں سے پریشان اور اس کے گناہ آلودہ زندگی سے نفور ہو کر باپ کی زندگی میں ہی کسی طرف کو چلا گیا تھا۔ ان خطوط سے جو اس نے موجودہ سینیر کیسلی کے اس بزرگ کے نام لکھے تھے جو اس زمانہ میں دفتر کا مالک تھا پایا جاتا ہے۔ کہ وہ بڑا نیک طبیعت فیاض نیک چلن اور شریف نوجوان تھا ان سب باتوں کی تصدیق ان خطوں کے مطالعہ سے ہو سکیگی جو عنقریب عدالت کے روبرو پیش کئے جائیں گے۔ ان حالات میں یہ بات چنداں باعث حیرت نہیں کہ پیڈرو ایسا شخص

باپ کی بداعمالیوں سے متنفر ہو کر ترک وطن کر گیا۔ اور بعد ازاں کونٹ کے انتقال پر بھی وہ اس کے خون آلودہ خطاب اور جائداد کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوا وہ کوئی فرضی نام اختیار کرکے اٹلی روانہ ہو گیا۔ جہاں اس کی شادی ایک جرمن خاتون کے ساتھ ہوئی جو اپنے باپ کے ہمراہ اس ملک کی سیر و سیاحت کر رہی تھی بعد ازاں اپنی بی بی اور خسر کے ساتھ ہی وہ ہینوور چلا گیا اور اس جگہ کے حاکم کے ماتحت ایک بلند فوجی عہدہ پر فائز ہوا۔ مخفی نہ رہے۔ کہ پیڈرو کی شادی اس کے باپ کی زندگی ہی میں ہوئی تھی اور جب اس کے بعد اپنے باپ کی سانحی موت کی اطلاع اسکے کانوں تک پہنچی تو وہ بھیس بدل کر اصل حقیقت معلوم کرنے اس جزیرہ میں واپس آیا۔ اس جگہ آنے کے بعد اس نے اپنی صحیح شخصیت صرف ایک آدمی پر ظاہر کی یعنی اس زمانہ کے سینیر کیسلی پر اور اس یادداشت سے جو سینیر کیسلی کے دفتر میں محفوظ ہے پایا جاتا ہے کہ اس نے مونٹی ڈورو کے خطاب اور جائداد کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا۔ اس نے بیان کیا کہ میری شادی ایک ممتاز گھرانے میں ہو چکی ہے اور میں فوجی خدمات سرانجام دے رہا ہوں پس اگر میں مونٹی ڈورو کا خون آلودہ خطاب اور اس سے متعلق لعنت زدہ جائداد اپنے قبضہ میں لے لوں تو اس سے میری اور میرے رشتہ داروں کی سخت بدنامی ہوتی ہے اس نے سینیر کیسلی سے اس بارہ میں حلف لیا کہ وہ اس کے بارہ میں کسی سے ذکر نہ کریں اس کی تعمیل تو کی گئی۔ لیکن اس زمانہ کی ڈائری میں سب باتیں بطور یادداشت درج کر لی گئیں چنانچہ اس یادداشت کی بنا پر جو بڑی مشکل سے دستیاب ہوئی ہے سینیر کیسلی کو اس خاندان کا سراغ ملا جس میں عنبر پیڈرو کونٹ آف مونٹی ڈورو کے ولی عہد نے شادی کی تھی۔

اس لمبی تقریر کے دوران میں گہری خاموشی کمرہ عدالت کے ہر حصہ میں چھائی

ہوئی تھی جب یہ تقریر ختم ہوئی تو میں نے پھر ایک بار اپنے کارسیکن دوست کی طرف دیکھا اور اس کے خط و خال سے معلوم ہوا کہ وہ اس معاملہ میں غیر معمولی دلچسپی لے رہا ہے۔ لیکن گہرے اشتیاق کے وہ آثار جو مجھے اس کے چہرہ پر نظر آئے تھے فوراً ہی زائل ہو گئے۔

اتنے میں فاضل وکیل نے دوبارہ تقریر شروع کی اور کہا عدالت عالیہ کی توجہ ان واقعات کی طرف دلانے کے بعد میں ایک نہایت ضروری بیان کا حوالہ عرض کرتا ہوں جو عنقریب زیر بحث آئے گا۔ جب فرانس کی پارلیمنٹ نے جزیرہ کارسیکا کی اراضی کے تصفیہ کا قانون پاس کیا اور شاہ لوئیس فلپ نے اپنے فرمان کے مطابق اس عدالت کے قیام کی اجازت دی تو سینیر کسیلی نے جو اس وقت حاضر عدالت ہیں از سر نو جائداد مونٹی ڈورو کے متعلق اصلی حقدار کی تلاش شروع کی۔ اس جگہ میں عدالت کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ کام سینیر کسیلی نے صرف ذاتی منفعت کے خیال سے اپنے ذمہ نہ لیا تھا۔ بلکہ اُن کا اصلی مدعا یہ تھا۔ کہ اگر خاندان مونٹی ڈورو کا کوئی نام لیوا اب تک حیات ہو۔ تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر یہ ساری جائداد اور اس سے متعلقہ خطاب اس کے حوالہ کیا جا سکے۔ جو از روئے انصاف دونو چیزوں کا مالک ہے۔ اس فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے سینیر کسیلی نے سوچا کہ کوئی آدمی اپنے بزرگوں کے گناہوں یا تقصیروں کا ذمہ وار نہیں ہوتا۔ بالفرض کونٹ آف مونٹی ڈورو نے برا کام کیا۔ تو اس کا ذمہ وار وہ تھا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے نے خطاب اور جائداد سے مُنہ موڑا تو اس میں بھی ذمہ واری اس کی ذات تک محدود تھی۔ ڈیڑھ صدی کے عرصہ طویل کے بعد اگر اس خاندان کا کوئی آدمی اب تک زندہ اور حیات ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اسے اس کے اسلاف کی غلطیوں کے باعث اس کے جائز

حقوق سے محروم رکھا جائے۔ ان حالات کو مدنظر رکھ کر سینیر کیبلی نے اُس یادداشت کی بنا پر جو اُن کے بزرگوں نے چھوڑی تھی جرمنی میں تحقیقات شروع کی کہ کیا اس خاندان کا کوئی آدمی اب تک زندہ اور باقی ہے؟ بڑی مشکلوں کے بعد۔ بہت سا روپیہ خرچ کرکے انہوں نے معلوم کیا۔ کہ کونٹ آف مونٹی ڈپورہو کے اکلوتے بیٹے ہیڈرو نے کئی بچے چھوڑے تھے۔ جن میں سے دو لڑکے اور باقی سب لڑکیاں تھیں۔ اب سینیر کیبلی کی توجہ ان دو لڑکوں کی طرف گئی اور انہوں نے یہ تحقیق کرنا شروع کیا۔ کہ ان کی اولاد کا کیا ہوا؟ اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ ہیڈرو کے بڑے لڑکے کا نام ہرمین اور چھوٹے کا کارل تھا معلوم ہوا ہرمین یعنی بڑا جرمنی سے روانہ ہوکر اٹلی میں آباد ہو گیا تھا۔ وہیں اس نے شادی کی اور بعض مالی وجوہات سے اپنی بی بی کا خاندانی نام اختیار کر لیا اس سلسلہ میں یہ بھی دریافت ہوا کہ یہ شخص ایک بار کاسیکا میں آیا اور کچھ عرصہ لبستیا میں رہا تھا۔ مگر حالات سے پایا جاتا ہے۔ کہ اُسے اس خطاب اور جائداد کا حال جو اس کے ورثہ میں آسکتی تھی بالکل معلوم نہ ہو سکا اس کے بڑے لڑکے کی شادی لبستیا کی ایک کارسیکن خاتون سے ہوئی پھر وہ لوگ فرانس جاکر آباد ہو گئے۔ بس اس سے آگے اس خاندان کا کوئی پتہ نہیں چلتا اور گو سینیر کیبلی کے کارکنوں نے بڑی چھان بین کی تاہم وہ اس بارہ میں کوئی سراغ نہ پا سکے"

اس قدر تقریر کے بعد فاضل وکیل دم لینے کے لئے رُک گیا لیکن فوراً ہی سلسلہ جاری رکھ کر کہنے لگا۔

"اس خاندان کے بڑے بیٹے کے اس قدر حالات بیان کرنے کے بعد اب میں چھوٹے یعنی کارل کا ذکر کرتا ہوں اس تحقیقات میں سینیر کیبلی کے کارندوں کو اس سے بہت زیادہ دقتوں کا سامنا ہُوا جتنا بڑے لڑکے کی حالت میں ہوا تھا لیکن

خوشی کی بات ہے کہ ایک بار صحیح سراغ ملجانے کے بعد باقی حالات معلوم کرنا بہت دشوار نہ ہوا۔ انہوں نے معلوم کیا کہ کارل ہینوور سے رخصت ہوکر انگلستان چلا گیا کیونکہ جیسا فاضل عدالت کو معلوم ہوگا۔ اس زمانہ میں انگلستان کی بادشاہت ہینوور کے فرمانرواؤں کے ہاتھ آگئی تھی۔ انگلستان پہنچکر کارل بحری فوج میں شامل ہوا اس نے اعلےٰ رتبہ پایا اور جب اس کا انتقال ہوا تو اس کا اکلوتا لڑکا وارث بنا اس لڑکے کی شادی ایک انگریز خاتون سے ہوئی جس کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی یہاں پر یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ مونٹ ڈورو کی جائداد صرف اولاد نرینہ کے لئے وقف نہیں بلکہ لڑکیاں بھی اس کی وارث ہوسکتی ہیں اس لئے اولاد نرینہ کے پیدا نہ ہونے سے جائداد کی وراثت کا سلسلہ نہیں ٹوٹتا اس لڑکی کی شادی ارمنی کے ایک مالدار تاجر سے ہوئی جو اس زمانہ میں کاروبار کے سلسلہ میں انگلستان گیا ہوا تھا شادی کے بعد وہ اپنے شوہر کے ہمراہ مشرق کو روانہ ہوگئی اس وقت کے بعد اس خاندان کے مورثوں کے نام اور ان کے حالات سینیر کیبلی نے پوری طرح تحقیق کئے ہیں اور کچھ عرصہ پہلے تک میرے دوست کا پختہ اعتقاد تھا کہ اس خاندان کا آخری جانشین ہی مونٹ ڈورو کے خطاب اور جائداد کا حقدار سمجھا جائے گا۔ چنانچہ قریباً ایک ماہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ سینیر کیبلی نے اس بارہ میں ایک درخواست بھی فاضل عدالت کے روبرو گذارنی تھی کیونکہ ان کا پختہ اعتقاد تھا کہ اس خاندان کی بڑی شاخ جو ہرمین سے تعلق رکھتی تھی ختم ہوچکی ہے"۔

"ہم کو یاد ہے کہ اس طرح کی ایک درخواست سینیر کیبلی کی طرف سے پیش ہوئی تھی"۔ صدر عدالت نے مسل کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔

"مگر اتفاق کی بات ہے"۔ وکیل نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ کہ اس درخواست

کے پیش کئے جانے کے تھوڑا ہی عرصہ بعد خلافِ توقع ایک صاحب سینیر کیبلی کے دفتر میں گئے اور انہوں نے اپنے آپ کو خاندان کی بڑی شاخ کا نام لیوا یعنی ہرمین کا جانشین ظاہر کیا سینیر کیبلی کو اس بات سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ کہ حق دار وارث بڑی شاخ کا آدمی ہو یا چھوٹی کا اُن کا مدعائے خاص تو محض یہ تھا کہ یہ دبیریہ جائداد اور اُس سے متعلقہ خطاب جس کا حق ہے اس کو ملجائے۔ بس انہوں نے اس بارہ میں تحقیقات شروع کی کہ نئے دعوٰے دار کے پیش کردہ حقوق کہاں تک جائز اور درست ہیں اور اس تحقیقات کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہ صاحب سینیر کیبلی کی نظروں میں جائز وارث قرار پائے معلوم ہوا کہ وہ ہرمین کے وارث اور جانشین ہیں یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ ان کا خاندانی نام وہی ہے۔ جو ان کے بزرگ ہرمین نے اطالوی خاتون سے شادی کرنے کے بعد اختیار کیا تھا۔ پھر اس کے علاوہ صاحب موصوف نے کئی دستاویزات بھی سینیر کیبلی کو دکھائیں جن کے مطالعہ سے ہر طرح کا شک و شبہ رفع ہو گیا اس کے متعلق مفصل حالات عنقریب عدالت کے روبرو عرض کئے جائیں گے

بہرحال میں جس بات پر زور دینا چاہتا ہوں یہ ہے کہ نئے دعوٰے دار صاحب کئی ہفتوں سے کارسیکا میں مقیم ہیں لیکن انہوں نے اس وقت تک اپنی شخصیت چھپائے رکھنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کی جائداد اور خطاب کے متعلق ان کے حقوق خاص عدالت کی طرف سے تسلیم کرلئے جائیں وہ نہیں چاہتے کہ وقت سے پہلے اپنے آپ کو ظاہر کر کے لوگوں کی حیرت و استعجاب کا نشانہ بنیں میرے خیال میں وہ اس وقت بھی حاضر عدالت ہیں یا اگر نہیں تو آس پاس ہوں گے اور جس وقت ان کو طلب کیا جائے گا فوراً حاضر ہو جائیں گے"

وکیل کی اس لمبی تقریر کے خاتمہ پر میری نظر پھر ایک بار اپنے کارسیکن دوست کی طرف گئی اور ایک لمحہ کے لئے مجھے پورا یقین ہو گیا کہ جو شبہ میرے دل میں

پیدا ہوا تھا صحیح ہے میں نے اس کے چہرہ کے آثار سے معلوم کیا کہ وہی خاندان مونٹی ڈورو کی جائداد کا اصلی وارث ہے لیکن جب وہ اس کے بعد بھی اپنی جگہ پر بیٹھا رہا اور اس نے کوئی لفظ منہ سے نہ نکالا بلکہ تیز اور فکرمند نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے میں مشغول رہا۔ تو مجھے یہ سوچکر بڑی حیرت ہوئی کہ اگر یہ شخص جائداد کا اصلی وارث نہیں تو پھر کون ہے؟

عین اس موقعہ پر کمرہ عدالت میں سنسنی سی پیدا ہوئی اور خلقت کا ہجوم اس طرح ادھر ادھر ہٹنے لگا گویا کسی آدمی کے داخل ہونے کے لئے رستہ پیدا کر رہا ہے۔ لیکن میں خلقت کے انبوہ کثیر کی وجہ سے فوراً ہی اس آدمی کو نہ دیکھ سکا۔ اتنے میں بیرسٹر کے الفاظ جو اس نے نووارد کو داخل ہوتے دیکھ کر کمشنران عدالت سے کہے تھے مجھ کو سنائی دیئے وہ کہہ رہا تھا "لیجئے وہ صاحب آگئے جو مونٹی ڈورو کے خطاب اور جائداد کے اصلی وارث ہیں"

میں جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور گردن نکال کے اس آدمی کی صورت دیکھنے کی کوشش شروع کرنے لگا مگر آپ میری حیرت اور پریشانی کا اندازہ کر سکتے ہیں جب میری نگاہ سینیر توراذ کے پہچانے ہوئے چہرہ کی طرف گئی! وہ اس میز کی طرف آرہا تھا جس پر سینیر کسبلی اور دو نو بیرسٹر بیٹھے تھے۔ اس گہرے اخلاق کے ساتھ جو اس کے عادات کا حصہ تھا اس نے ججان عدالت اور سرکاری وکیل کو سلام کیا۔

اتنے میں وہی وکیل جو مقدمہ کے اس حصہ کی پیروی کر رہا تھا دوبارہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا "سینیر البرٹی تورالو آپ کا اسم گرامی ہے اور یہی وہ نام تھا جو آپ کے بزرگ ہرمین نے اطالوی خاتون سے شادی کرنے کے بعد اختیار کیا تھا"

خلقت کی دبی ہوئی آواز مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح چاروں طرف سے سنائی

دینے لگی مگر اس سے پہلے کہ یہ شور رفع ہوتا میرا کار سیکن دوست جو میرے پہلو میں بیٹھا تھا اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیز چلتا اس مقام کی طرف گیا جہاں سینیر تورانو کھڑا تھا پھر ڈرامیٹک انداز سے ایک ہاتھ اس کے شانہ پر رکھ کر کہنے لگا "تم فریبی اور جعلساز ہو۔ اور میں تم کو ہر دو الزامات میں گرفتار کرتا ہوں"!

باب ۱۴۰

خونی خنجر

قلم میں طاقت نہیں کہ اُس سنسنی کا حال تحریر کر سکے جو ان عجیب و حیرت انگیز الفاظ کو سُن کر کمرہ عدالت کے ہر حصہ میں پھیلی حالت اتنی عجیب تھی کہ بادی النظر میں واقعات کی صحت پر شک ہوتا تھا میری اپنی یہ کیفیت تھی کہ بڑی دیر تک اس نظارہ پر خواب کا گمان کرتا رہا آخر کار جب رفتہ رفتہ طاقت ضبط بحال کرنے کے قابل ہوا جو فرط حیرت سے بالکل زائل ہو گئی تھی۔ تو دیکھا کہ سینیر تورانو جس کا چہرہ لاش کی طرح زرد۔ ہونٹ بے رنگ اور آنکھیں فرط حیرت سے کھلی تھیں اذیت کی نگاہوں سے اُس کار سیکن کی طرف دیکھ رہا ہے جس نے اس کو گرفتار کیا تھا۔ خود سینیر کیسیلی کو واقعات کی اس غیر متوقع رفتار پر کچھ کم حیرت نہ تھی۔ بلکہ میں خیال کرتا ہوں جسقدر آدمی کمرہ عدالت میں موجود تھے سب اُس عجیب نظارہ کو دیکھ کر اتنے متعجب ہوئے۔ کہ اس مقدمہ فوجداری کا خیال جو پاس ہی دوسرے کمرہ میں شروع ہو چکا تھا۔ ہر ایک کے دل سے محو ہو گیا۔

عقل باور نہ کرتی تھی کہ یہ شخص تورانو اتنا مہذب شریف اور خوش کلام۔ جس کی عرصہ قلیل کی ملاقات نے میرے اندر دوستانہ جذبات پیدا کر دیئے تھے جعلسازی کا

مرتکب ہو سکتا ہے! بات کسی طرح قرین قیاس معلوم نہ ہوتی تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی آنکھوں کی شہادت پر شک کرنا بھی محال تھا میری نظروں کے روبرو دو نو آدمی مستغیث اور مجرم آمنے سامنے کھڑے تھے۔ لیکن آخر الذکر میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اس الزام کی تردید میں جو عاید کیا گیا تھا۔ ایک لفظ تک منہ سے نکالتا دو یا تین منٹ کے عرصہ تک بڑی ہی بری حیرت کی وجہ سے عدالت خاص کا کام بالکل رکا رہا حتیٰ کہ سرکاری وکیل نے اٹھ کر کارسیکن مردِ شریف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔" آپ نے اس شخص پر جعلسازی کا الزام عاید کیا ہے کیا اس کا مطلب یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس جعلسازی کا تعلق موجودہ مقدمہ سے ہے؟ کیونکہ اگر ایسا ہو تو فاضل ججوں کو غالباً ہوگا کہ اس معاملہ کی بذات خود سماعت کریں لیکن اگر جرم کا تعلق موجودہ مقدمہ سے نہیں ہے۔ بلکہ جعلسازی کسی اور ہی دستاویز کے متعلق کی گئی ہے تو پھر صحیح طریق عمل یہ ہوگا۔ کہ ملزم کو صاحب مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے جو ایسے مقدمات کی سماعت کے مجاز ہیں"

"وہ جعلسازی جس کا فوراً تو مرتکب ہوا ہے"۔ کارسیکن نے جواب دیا" مقدمہ زیر سماعت ہی سے علاقہ رکھتی ہے میرا اپنا تعلق پیرس کی خفیہ پولیس سے ہے اور آپ ان کاغذات کو دیکھ کر اب اور میں اپنا اطمینان کر سکتے ہیں کہ جو کاروائی میں اس وقت کر رہا ہوں اس کا اختیار کہاں تک مجھ کو حاصل ہے"

اتنا کہنے کے بعد کارسیکن نے چند کاغذات سررشتہ دار عدالت کو پیش کئے جس نے ان کو صدر عدالت کے حوالہ کر دیا بعدازاں تینوں کمشنروں نے بغور ان کو پڑھا

" تحریر ضابطہ کے عین مطابق ہے"۔ آخر کار صدر عدالت نے فیصلہ سنایا "اور یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ جرم کا تعلق مقدمہ زیر سماعت سے ہے ہم اس کی کاروائی فوراً شروع کرتے ہیں"

"پھر بیٹے میری ایک درخواست ہے" کارسیکن نے جلدی سے کہا۔ "وہ کُل دستاویزات جو نورانو نے سینیر کیسلی کو اپنے وکیل کی حیثیت میں دی ہیں عدالت کو اختیار ہے کہ انہیں اپنے قبضہ میں لے لے۔"

"میں بطور خود وہ کاغذات پیش کرتا ہوں" کیسلی نے اس موقعہ پر کہا۔ "فاضل عدالت کو اس معاملہ میں کسی طرح کا حکم صادر کرنے کی حاجت نہیں۔"

جب یہ باتیں ہو رہی تھیں تو بدنصیب نورانو بیرسٹروں کی میز کے پاس ہی ضعف جانی کی حالت میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس طرح بیشتر حاضرین عدالت اس کی صورت دیکھنے کے ناقابل ہو گئے۔ لیکن جس جگہ میں کھڑا تھا۔ وہاں سے اس کی صورت اب بھی کچھ کچھ دکھائی دیتی تھی اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اور اس کی عام حالت انتہائی پریشانی ظاہر کرتی تھی جس وقت سینیر کیسلی نے سارے کاغذات سرکاری وکیل کو دیدیئے تو کارسیکن نے اپنا قصہ ان لفظوں میں بیان کرنا شروع کیا۔

"کئی سال گذرے ایک آدمی کے برخلاف جس کا نام نورانو تھا دھوکے بازی کے جرم میں پیرس کی عدالت فوجداری میں مقدمہ چلا اور اس کو عرصہ معینہ کے لئے کالے پانی کی سزا دیکر حکم سنایا گیا کہ جہازوں پر مشقت کرے۔ اس نے اپنی سزا کا عرصہ ٹولون میں پورا کیا۔ اور وہاں سے جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہوا انگلستان روانہ ہو گیا۔ اس جگہ اس کی زندگی دغا اور فریب کے ساتھ بسر ہوئی اس نے کئی شخصوں کو دھوکہ دیکر لوٹا اور پھر براعظم یورپ کو واپس آ گیا۔ مختلف ملکوں کی سیر و سیاحت کرنے کے بعد جہاں اس کا کام خلق خدا کو ٹھگتے پھرنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ وہ چند ماہ پیشتر دوبارہ پیرس میں نمودار ہوا شاید اس نے سمجھا۔ کہ پولیس کا محکمہ اس

عرصہ دراز میں اُس کی شخصیت کو بالکل فراموش کر چکا ہوگا۔ کسی نہ کسی طریقہ پر اس کی اطلاع محکمہ کو بھی مل گئی اس کی نقل و حرکت پر جاسوس مقرر ہوئے اور پایا گیا۔ کہ اس کے پاس اخراجات کے لئے کافی روپیہ موجود ہے۔ اور وہ لین دین کے معاملہ میں سولہ آنے کھرا ہے تو بھی اس تحقیقات کے دوران میں کچھ ایسے حالات تحقیق ہوئے۔ جن سے پایا گیا کہ اب کی مرتبہ وہ کوئی گہری چال چل رہا ہے۔ ایک دن ہمارے آدمی نے اس کو ایک اسٹام فروش کی دوکان پر کھڑے دیکھا جہاں سے اس نے کئی سال پہلے کے اسٹام خریدے لیکن یہ بات بالکل معلوم نہ ہو سکی کہ وہ ان تمسکات سے کیا کام لینا چاہتا ہے اتنا تو خیر معلوم تھا۔ کہ اُس کی نیت ضرور فاسد ہوگی تو بھی جب تک کوئی خاص الزام اس کے برخلاف عائد نہ ہو کسی طرح کی قانونی کارروائی عمل میں لانا محال تھا۔ اس عرصہ میں اس کی نگرانی کا سلسلہ بدستور جاری رہا لیکن چند ہفتے گذرے۔ وہ یکایک پیرس سے روپوش ہوگیا اور ہمارے آدمی انتہائی کوشش کے باوجود معلوم نہ کرسکے کہ وہ کہاں گیا۔ عام خیال یہ تھا کہ وہ انگلستان واپس چلا گیا ہے اور بعد ازاں باتوں میں یہ معاملہ افسران پولیس کے ذہن سے اتر گیا اس کے تھوڑے عرصہ بعد مجھے ایک خفیہ کام کے لئے اجیٹیو آنا پڑا اور چونکہ میں اسی جزیرہ کا باشندہ ہوں اس لئے وہ کام خصوصیت سے میرے سپرد کیا گیا میں اس کام کی نوعیت ظاہر کرنا نہیں چاہتا نہ میرے خیال میں اس کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا اس مقدمہ سے کوئی واسطہ نہیں مختصر یہ کہ مجھے یہاں آئے چند ہی ہفتے گذرے تھے کہ سینئر نورانو سے ملنے کا اتفاق ہوا میں ایک شریف آدمی کے ساتھ بازار سے گذر رہا تھا۔ کہ نورانو ہم کو ملا۔ جس سے اس انگریز مرد شریف کی قدرے قلیل واقفیت تھی مبادا غلط فہمی پیدا ہو۔ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ انگریز جس کا نام لینا

میری رائے میں غیر ضروری ہے پورا عزت دار ہے اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کو تورانو کی اصل حقیقت بالکل معلوم نہ تھی ورنہ وہ اس سے کسی طرح کا میل جول نہ رکھتا۔ خیر تورانو نے مجھ کو نہیں پہچانا۔ مگر میں نے اس کو دیکھ کر اسکی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ سینیر کسیلی کے دفتر میں گیا۔ جس سے فوراً یہ شبہ میرے دل میں جاگزین ہوا کہ ممکن ہے وہ خطاب مونٹی ڈورو کے دعوے دار کی حیثیت میں کوئی نیا دام فریب بچھانا چاہتا ہو چونکہ مجھ کو معلوم تھا کہ اس مقدمہ کی سماعت میں ابھی کچھ عرصہ صرف ہوگا اور یہ بھی تحقیق ہو چکا تھا۔ کہ ابیسینیا آنے سے پہلے تورانو اس جزیرہ کے شہر لبستیا اور دوسرے مقامات میں گیا تھا۔ پس میں نے ارادہ کیا۔ کہ اس مہلت سے فائدہ اُٹھا کر جسقدر معلومات ممکن ہو سکیں فراہم کروں اس مطلب کے لیے میں سب سے پہلے لبستیا گیا لیکن وہاں اس کے سوا کوئی بات معلوم نہ ہو سکی کہ تورانو مارسیلز کی بندرگاہ سے جہاز پر سوار ہو کر اس جگہ آیا تھا یہ سراغ پا کر میں مارسیلز پہنچا۔ اور وہاں کچھ اس طرح کی نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ جن کی بنا پر مجھے پیرس جانا پڑا کھوج لگاتے لگاتے مجھ کو ایک پرانے ممتک نویس کا پتہ ملا۔ جو مفلس اور نادار تھا اور جس کو انعام کا لالچ دیکر تورانو نے وہ دستاویزات تحریر کرائی تھیں جن کی بنا پر وہ اپنا دعوے پیش کرنا چاہتا تھا اس دوران میں یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ گو اس شخص کا نام واقعی تورانو ہے۔ اور خاندان مونٹی ڈورو کی بڑی شاخ کے آدمیوں کا نام بھی تورانو تھا۔ تاہم اس کا اس خاندان سے کوئی تعلق نہیں نہ اس کا پہلا نام البرٹ ہے۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ ایک بار

ناموں کا یکسانیت معلوم کرلینے کے بعد اس شخص نے اس نام کے دوسرے خاندان کے خطاب اور جائداد پر قبضہ کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اس مطلب کے لئے اس نے جعلی کاغذات تیار کرائے اور میں عنقریب اس بارہ میں فاضل عدالت کا پورا اطمینان کرادوں گا کہ وہ سارے کاغذات جو اُس نے سینیر کسیلی کو لاکر دیئے اور جو فی الحال عدالت کی تحویل میں ہیں درحقیقت جعلی ہیں ان کو اس بڈھے تمسک نویس نے نورانو کی مہیا کردہ نقول کی بنا پر تیار کیا تھا۔ اور نورانو کا مدعا یہ تھا۔ کہ اس ذریعہ سے اس خطاب اور جائداد پر قبضہ کرے جس کا درحقیقت اُسے کوئی حق حاصل نہیں یہ باتیں پیرس میں تحقیق کرکے میں فوراً جینشو پہنچا اور سیدھا عدالت کے اجلاس میں چلا آیا۔ میں اگر چاہتا تو ان واقعات کی اطلاع براہ راست سینیر کسیلی کو دیکر جعلساز نورانو کو زیر حراست کرا سکتا تھا۔ مگر اس وقت تک میرے پاس کوئی فیصلہ کن ثبوت اس بات کا موجود نہ تھا۔ کہ ملزم اُن کاغذات سے کیا کام لینا چاہتا ہے اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے مجھے اس وقت کا انتظار کرنا پڑا حتیٰ کہ وہ جعلی کاغذات نورانو کی طرف سے عدالت کے روبرو پیش ہوں اور وہ خطاب اور جائداد کے مدعی کی حیثیت میں خود بھی حاضر ہو۔ خاتمہ پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔ "

مگر فقرہ ناتمام ہی تھا کہ کمرہ عدالت کا دروازہ یکایک کھلا اور جندرمہ فوج کے دو سپاہی ایک سن رسیدہ عورت کو جو شکل و صورت اور لباس سے کاشتکار معلوم ہوتی تھی دونوں طرف سے گھیرے کمرہ میں داخل ہوئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ داستان کے اس حصہ کو جاری رکھا جائے میں سلسلہ بیان ملانے کے خیال سے یہ تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسی عرصہ میں فوجداری عدالت میں جس کا اجلاس پاس والے کمرہ میں منعقد ہو رہا تھا کیا کارروائی ہوئی

جیسا کہ پیشتر لکھا جا چکا ہے درازو اور اس کے نوکر کے مقدمہ کی سماعت گیارہ بجے شروع ہوئی تھی ٹھیک وقت مقررہ پر دونوں ملزموں کو حاضر عدالت کیا گیا دوران سماعت میں میں خود تو حاضر نہ تھا تاہم جو حالات بعد کو سننے میں آئے ان کی بنا پر معلوم ہوا کہ ملزم کانسٹنٹائن درازو کے چہرہ سے استقلال کا اظہار ہوتا تھا۔ یعنی کسی طرح کی پریشانی اس کی کسی ادا میں بالکل نہ پائی جاتی تھی۔ البتہ اس کا ساتھی افسردہ و مایوس تھا۔ اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی کہ وہ درازو پر اس طرح کا گہرا اعتماد رکھتا ہے جیسا کسی چھوٹے بھائی کو اپنے بڑے بھائی پر ہو سکتا ہے۔ چونکہ خون کا مقدمہ تھا۔ اس لئے گورنمنٹ مستغیث تھی۔ اور اس کی طرف سے سرکاری وکیل پیروی کر رہا تھا افتتاح کی رسمی کارروائی کے بعد سب سے پہلا گواہ پیش ہوا۔ جو اس کاشتکار کا بیٹا تھا جس کی جھونپڑی میں ہم ٹھیرے تھے ضمناً میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ سینیر کسلی نے ملزموں کی پیروی کے لئے دو لائق بیرسٹروں کی خدمات حاصل کر لی تھیں اور وہ دونوں اس وقت حاضر عدالت تھے۔ کاشتکار کے بیٹے نے وہ سارے حالات تفصیل کے ساتھ بیان کئے جو قبل ازیں اس داستان میں مذکور ہو چکے ہیں لازمی طور پر وہ حالات ملزموں کے خلاف تھے لیکن گواہ نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں بعض ایسی باتیں کہیں جن کو ہر شخص نے حیرت کے ساتھ سُنا اور جنہوں نے مقدمہ کا رنگ بالکل ہی بدل دیا۔

"میں پیشتر بیان کر چکا ہوں اور یہ بات مقدمہ کی مسل پر بھی آ چکی ہے" نوجوان نے سلسلہ بیان جاری رکھ کر کہا "کہ جس آلہ کی مدد سے جرم کا ارتکاب ہوا وہ موقعہ واردات پر مل سکا تھا لیکن ایک ماہ پیشتر میں صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا تھا۔ کہ گو ملزموں کے برخلاف شہادت زبردست ہے تاہم اس آلہ کو تلاش کرنا بھی واجب ہے جس سے بدنصیب مقتول کو ہلاک کیا گیا تھا۔ مکان پر واپس جا کر میں نے

اس بات کا ارادہ کر لیا کہ آلہ قتل کی تلاش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گا۔ ماہ گذشتہ میں کئی بار مجھ کو اس تلاش کے سلسلے میں خانقاہ کے کھنڈروں میں جانے کا اتفاق ہوا مگر کامیابی حاصل نہ ہو سکی کل سہ پہر کا ذکر ہے کہ میں اپنی آخری کوشش سے مایوس ہو کر واپس جانے کی فکر کر رہا تھا۔ کہ کھنڈروں کے ایک ڈھیر کے پاس میرے پاؤں کی ٹھوکر لمبی گھاس میں کسی چیز سے لگی۔ میں نے جھک کر اس کو اٹھایا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک لمبا اور تیز خنجر ہے اسے ہاتھ میں لے کر جھونپڑی میں واپس گیا۔ تو معلوم ہوا کہ عدالت کا چپراسی میرے اور والد کے نام سمن لے کر آیا تھا۔ اس سے پایا گیا کہ ہمیں بطور گواہ طلب کیا گیا ہے، چونکہ چپراسی سمن کی تعمیل کر کے واپس چلا گیا تھا اسلئے اپنی دریافت کا حال میں اس سے بیان نہ کر سکا اس وقت شام کے چھ بج چکے تھے۔ میں نے والد سے صلاح کی کہ ہم آدھا سفر آج رات اپنی گاڑی میں طے کریں۔ اور اس کے بعد باقی آدھا فجر دم اٹھ کر طے کر لیں روانگی کے وقت ہم نے خنجر اپنے ساتھ لے لیا قلعہ مونٹی ڈوروے کے کھنڈروں کے قریب ایک بڈھے میاں بی بی رہتے ہیں جن سے ہمارا دُور کا رشتہ ہے ان کی جھونپڑی سڑک کے کنارہ واقع ہے اس لئے ہم رستہ میں تھوڑی دیر ان کے ہاں ٹھیر گئے قدرتی طور پر ہماری گفتگو کا رُخ اس سوال کی طرف پھر گیا کہ ہم کس لئے اجیشیو جا رہے ہیں باتوں باتوں میں میں نے وہ خنجر بھی اُن کو دکھایا۔ جسے ہم اپنے ساتھ لیتے آئے تھے انہوں نے فوراً اس کو پہچان لیا اور جب غور کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ٹھیک وہی خنجر ہے جو انہوں نے پیشتر دیکھا تھا۔ ان کی زبانی جو حالات سننے میں آئے انہوں نے معاملہ کا رُخ بالکل ہی بدل دیا اور ہم نے فیصلہ کیا۔ کہ عورت کو اپنے ساتھ اجیشیو لے آئیں اور ہم اس کے شوہر کو بھی ساتھ لاتے مگر وہ اتنا ضعیف ہے کہ کہیں آ جا نہیں سکتا ہم یقیناً بہت سویرے اسجگہ پہنچ جاتے مگر رستہ میں گاڑی کو حادثہ پیش آگیا اس لئے

ہم ٹھیک اس وقت عدالت میں حاضر ہوئے جب اردلی میرا نام لے کر آواز دے رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہم اس واقعہ کی اطلاع ملزموں کے وکیل کو پیشتر نہ دے سکے اب میں وہ خنجر پیش کرتا ہوں اور وہ بوڑھی عورت جس کا ذکر میں نے کیا ہے عنقریب اپنی زبانی سب حالات عدالت کے روبرو بیان کرے گی۔"

یہ سمجھنا دشوار نہیں ہوسکتا۔ کہ کاشتکار کے بیٹے کے اس بیان سے کمرہ عدالت میں کتنی عظیم سنسنی پیدا ہوئی نہ صرف ملزم اور ممبران جیوری حیرت سے ایک دوسرے کے منہ کو تکتے تھے بلکہ جج اور وکیل بھی متعجب نظر آتے تھے۔ جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہوا کانسٹنٹائن درازو نے اس موقعہ پر نوکر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر گرمجوشی سے دبایا اور خود اُس نوجوان کے منہ سے بھی بڑبڑاتے ہوئے کچھ اس طرح کے الفاظ نکلے گویا خدا کا شکریہ ادا کر رہا ہے جس نے عین وقت آخر میں اپنے بعید از فہم طریقہ پر ان حالات میں تبدیلی پیدا کی جن میں وہ دونو گھرے ہوئے تھے اتنے میں وہی خنجر پہلے جج صاحب کو دکھایا گیا پھر انہوں نے سرکاری وکیل کو دکھایا مخفی نہ رہے کہ اس وقت تک دونو نانیوں کی بے گناہی کے متعلق کوئی لفظ کسی کے منہ سے نہ نکلا تھا تاہم کاشتکار کے بیٹے نے جو شہادت دی اس کے لہجہ سے پایا جاتا تھا۔ کہ عنقریب بعض اہم انکشافات ظہور میں آئیں گے۔ جن سے معاملہ کی نوعیت، بالکل ہی بدل جائیگی

اتنے میں بڑھی عورت کو لاکر گواہوں کے کٹہرہ میں کھڑا کر دیا گیا اور اس نے حلف لینے کے بعد حسب ذیل بیان دیا

"جہاں تک یاد ہے کوئی ڈیڑھ مہینہ گذرا ایک آدمی ہماری جھونپڑی میں آیا اور کہنے لگا۔ کہ مجھ کو دیہات کے منظر سے نہایت دلچسپی ہے۔ اور میں قلعہ مونٹ ڈورہ کے

کھنڈروں کا نقشہ تیار کرنا چاہتا ہوں اس لئے اگر آپ لوگ اجازت دیں تو میرا ارادہ
کچھ عرصہ آپ کے ہاں قیام کرنے کا ہے ہم اس کو جگہ دینے پر آمادہ ہو گئے اور وہ اس
دن کے بعد ہماری جھونپڑی میں رہنے لگا آدمی نہایت خوش وضع اور شریف تھا
اور ہم دونو میاں بی بی کو اس سے غیر معمولی اُنس ہو گیا اس کے پاس ایک معمولی
دستی بیگ تھا۔ اور وہ پیدل ہی ہماری جھونپڑی میں آیا تھا۔ اس لئے ہمیں بالکل
معلوم نہ ہو سکا کہ وہ ان نواحات میں کس طرح آیا تھا۔ اس کی عادت تھی۔ شرونت
خاندان مونیٹ ڈوروا اور سینٹ بارتھیو لومیو کی خانقاہ کے متعلق حکایتیں سنتا اور
بیان کرتا۔ بلکہ میں نے دیکھا کہ وہ میری، اور میرے شوہر کی زبانی ان حکایتوں کے
متعلق بعض تاریخوں کی تصدیق کرنے کی بھی کوشش کرتا۔ اور پوچھتا تھا۔ کہ
ان تاریخوں کا حال آپ لوگوں کو اپنے بزرگوں کی زبانی کیا معلوم ہوا تھا۔ ایک
دن کا ذکر ہے وہ کسی کام کے لئے باہر گیا۔ میں نے اس کا بیگ کھول کر دیکھا
جسے وہ سہواً مقفل کرنا بھول گیا تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک نہایت
نفیس خنجر اور ایک جوڑی پستولوں کی اُس بیگ کے اندر رکھی ہے۔ میں نے یہ
چیزیں اپنے شوہر کو بھی دکھائیں لیکن محض رفع استعجاب کے لئے۔ ورنہ ایک ایسے آدمی
پاس جو کارسیکا کے غیر آباد حصوں کی سیاحت کرتا پھر رہا ہو اس طرح کے اسلحہ کا موجود ہونا
کوئی غیر معمولی بات نہ تھی مجھ کو یاد ہے کہ واردات کی رات کو وہ آدمی بڑی دیر کر کے
آیا تھا۔ مگر ہم نے اس کا چنداں خیال نہ کیا۔ کیونکہ اس سے پہلے تین چار موقعوں پر وہ
اسی طرح رات گئے آیا کرتا تھا اگلے روز اس سے پہلے کہ قتل کی واردات کی خبر
ہمارے سننے میں آتی وہ ہماری جھونپڑی سے رخصت ہو گیا۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ
ہمارے دلوں میں اس کے برخلاف کسی طرح کی بدگمانی قطعاً نہ تھی اس کے علاوہ ہمنے
جلد ہی یہ سن لیا۔ کہ دو آدمی جرم قتل میں گرفتار ہو چکے ہیں اور وہ زیو نانی ہیں۔“

فوجداری عدالت کی کارروائی اس منزل پر پہنچ چکی تھی کہ حاضرین میں اس عجیب وغریب واقعہ کے متعلق چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ جو دیوانی مقدمہ کے سلسلہ میں عدالت خاص میں پیش آیا تھا معلوم ہوا کہ سینیر تورانو نام کا ایک آدمی جعلسازی کے الزام میں گرفتار ہوا ہے۔ ہوتے ہوتے یہ نام کاشتکار عورت کے کانوں تک بھی پہنچا اور وہ فوراً بول اٹھی۔ کہ یہ تو اس آدمی کا نام ہے جو ہمارے ہاں آکر ٹھیرا تھا اس سے بڑی سنسنی پھیلی حتیٰ کہ جج کو یہ حکم صادر کرنا پڑا کہ کمرہ کے سب دروازے بند رکھے جائیں تاکہ کوئی آدمی باہر جا کر اس واقعہ کی اطلاع کسی اور آدمی کو نہ دے سکے۔

" اس گواہ کو دوسرے کمرہ میں لے جاؤ۔ جہاں دیوانی عدالت کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے"۔ جج صاحب نے اس کے بعد حکم صادر کیا" اور اس سے کہو کہ یہ اس آدمی کو پہچانے جس کے بارہ میں وہ کہتی ہے اس نے ان کے ہاں کچھ عرصہ قیام کیا تھا"

بس یہ وہ حالات تھے جن میں بڑھی عورت کو دو سپاہی نرغہ میں لئے اس عدالت کے اجلاس میں داخل ہوئے جہاں پر اسرار کارسیکن نے سینیر تورانو کو جعلسازی کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ اور جہاں اس واقعہ سے بے حد سنسنی پھیلی ہوئی تھی۔ جیسا قبل ازیں میں نے لکھا ہے کارسیکن افسر کے منہ سے نکلا ہوا فقرہ ناتمام ہی تھا کہ یہ عورت کمرہ عدالت میں داخل ہوئی۔ یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ اس وقت تک مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ عدالت فوجداری میں کیا کارروائی ہوئی ہے۔ اور میں اپنے جی میں سوچ ہی رہا تھا۔ کہ مجھ کو عدالت فوجداری میں جا کر معلوم کرنا چاہیئے کہ دراز و اور اس کے ساتھی کا مقدمہ کس منزل پر ہے کہ اس بڈھی عورت کے داخلہ سے رک گیا۔ میرے لئے یہ سمجھنا بہت دشوار نہ تھا کہ اس عورت کی آمد عدالت کی کارروائی میں کوئی نیا انقلاب پیدا کرنے والی ثابت ہوگی۔ اور میرا خیال ہے

کہ جتنے آدمی حاضرِ عدالت تھے وہ سب اپنے دلوں میں یہی سوچ رہے ہوں گے مختصر یہ کہ دو سپاہیوں کو اس عورت کے ساتھ ساتھ داخل ہوتے دیکھ کر ہر ایک آدمی ہمہ تن شوق بن کر کھڑا ہو گیا۔ یہ نہ جانتے ہوئے بھی کہ کونسی نئی کارروائی عمل میں آنے والی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس عورت کے اندر آتے ہی نورانو بڑے زور سے چونکا اور مضطربانہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے ساتھ ہی عورت نے گہرے جوش کی حالت میں انگلی سے اس کی طرف اشارہ کیا اور گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہنے لگی "یہی وہ آدمی ہے ۔۔۔!"

اس کے بعد جو نظارہ پیش آیا قلم میں طاقت نہیں کہ اس کی تفصیل بیان کر سکے بدنصیب نورانو کے منہ سے درد و کرب کی دبی ہوئی چیخ نکلی۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ اُس عورت کو دیکھتے ہی جان گیا۔ کہ اس کی آمد کیا معنی رکھتی ہے۔ اس کے گنہگار ضمیر نے یقیناً اُس کو بتا دیا ہوگا۔ کہ اُس کی اصل حقیقت اب چھپائے نہ چھپے گی۔ چہرہ پر مردنی چھا گئی۔ ہاتھ پیر کانپنے لگے اور اتنی طاقت اس کے جسم میں باقی نہ رہی کہ وہ کسی طرح کی آواز منہ سے نکال سکتا یہ حالت دیکھ کر چند سپاہیوں میں سے ایک نے اس کا بازو بڑی مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اور کہا "تم کو جرم قتل میں گرفتار کیا جاتا ہے!"

قتل!۔۔۔ اُف رحم خدا۔ اب معلوم ہوا کہ اس بدنصیب کے برخلاف کیا الزام عائد کیا جا رہا ہے مگر اس سے پیشتر کہ اُس بدحواسی پر غالب آسکتا جو سپاہی کے منہ سے نکلے ہوئے لفظ نے جسم پر طاری کر دی تھی بدنصیب قیدی کی آنکھیں تارا بن کر ایک طرف کو لگ گئیں اور دیوانوں کی طرح بے مدعا اشارے کرتے ہوئے بولا "لیون!۔۔۔ آہ لیون کی روح! خدا کے لئے مجھ سے دُور رہ اور میرے پاس نہ آ۔ تیرے خون چکاں زخموں کو دیکھ کر میرے بدن میں لرزہ پیدا ہوتا ہے!"

جتنے آدمی کمرہ عدالت میں جمع تھے سب کے سب ان لفظوں کو سن کر دہشت زدہ ہو گئے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ بجلی کی تیز لہر ہر فرد بشر کو متاثر کرتی ہوئی گذر گئی اپنی اس وقت کی حالت میں نہیں جانتا۔ کن لفظوں میں بیان کروں حیران ہو کر سوچتا تھا۔ کہ خداوندا یہ عالم خواب ہے یا بیداری؟ تورانو۔۔۔ کیا نیک دل تورانو سچ مچ لیون کا قاتل ہے؟ اور درازو اور اس کا نوکر کیا وہ بے قصور ہیں؟ یہ سوچکر میری پیشانی عرق انفعال سے تر ہو گئی کہ میں اس وقت تک ان دو بے گناہوں کو جرم قتل کا مرتکب سمجھے ہوئے تھا۔ مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیلتا معلوم ہوا۔ دماغ میں چکر آگیا اور بالکل یہ حالت ہو گئی جیسے غش کرنے لگا ہوں۔ لیکن حالت کی یہ تبدیلی شدت غم کی پیدا کی ہوئی نہیں بلکہ فرط مسرت کا نتیجہ تھی مجھ کو بتایا گیا تھا۔ کہ درازو اور اس کے ساتھی کی بیگناہی کوئی معجزہ ہی ثابت کر سکتا ہے۔ لیکن خدا کے رنگ دیکھئے وہی ناقابل یقین معجزہ جس کے ظہور میں آنے کی کوئی امید نظر نہ آتی تھی عمل میں آگیا اور ان کی بے گناہی ثابت کرنے کا ذریعہ بنا!

اس کے تھوڑی دیر بعد دو سپاہی بدنصیب تورانو کو جو حقیقی معنوں میں نیجان تھا کشاں کشاں کمرہ عدالت سے باہر لے گئے دروازہ کے پاس پہنچکر اُس کو غش آگیا مگر سپاہیوں کو کیا اسکی حالت پر رحم آسکتا تھا؟ وہ اسی حالت میں اس کو اٹھا کر ایک علیحدہ کمرہ میں لے گئے خلقت کے ہجوم نے اُن کے پیچھے وہاں جانے کی کوشش کی۔ مگر کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی اس وقت میں نے فوجداری عدالت کے کمرہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ میں چاہتا تھا جسقدر جلد ممکن ہو حالات کی اس خوشگوار تبدیلی پر اپنے دو نیپولینی دوستوں کو مبارکباد دوں۔ مگر خلقت کا انبوہ اتنا کثیر تھا۔ کہ میرے لئے اندر گھسنا محال

وغیر ممکن ہوگیا۔ مجبوراً مجھے اُس بڑے ہال میں انتظار کرنا پڑا جس سے مختلف عدالتوں کے دروازے کھلتے تھے۔

چند منٹ کے بعد میں نے ان سپاہیوں میں سے ایک کو جو تورانو کو گرفتار کر کے لے گئے تھے ادھر سے گذرتے ہوئے دیکھا اس کی زبانی معلوم ہوا کہ قیدی کو ہوش آ گیا ہے اور اس نے اضطراب و پریشانی کی حالت میں جرم کا اقبال بھی کر لیا ہے چنانچہ ایک مجسٹریٹ اب اس کا اقبالی بیان قلمبند کر رہا ہے۔ اس بیان کے مفصل حالات جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے مجھ کو بہت عرصہ بعد معلوم ہوئے تھے مگر داستان کا سلسلہ ملانے کے خیال سے میں اُن کو یہیں درج کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ چند ماہ پیشتر تورانو کی ملاقات لندن میں سینبر لیون سے ہوئی تھی یہ وہ وقت تھا جب بدنصیب لیون کو ایبیشیو میں تقسیم اراضی کی عدالت خاص کے قیام کا حال معلوم ہو چکا تھا لیون کی زبانی تورانو کو اُن حقوق کا علم ہوا۔ جو لیون کو سینٹ بارتھولومیو کی اراضی پر حاصل تھے۔ اس قصہ کے دوران میں قدرتی طور پر خاندان مونٹی ڈورو کا حال بھی زیر بحث آیا اس وقت پہلی مرتبہ تورانو کو معلوم ہوا کہ جزیرہ کارسیکا میں اراضی کا ایک وسیع قطعہ اور اس کے متعلق کونٹ کا خطاب لاوارث پڑا ہے۔ اس نے اس کے بارہ میں تحقیقات شروع کی۔ تو معلوم ہوا کہ اس کا اپنا نام خاندان مونٹی ڈورو کی اس بڑی شاخ کے اختیار کردہ نام سے ٹھیک ملتا ہے جس کا خاتمہ سالہا سال پیشتر مارسیلز میں ہو چکا تھا یہ بات تورانو نے لیون کی معرفت نہیں بلکہ اپنے طور پر براہ راست دریافت کی تھی لیون بے چارہ ان حالات سے بالکل لاعلم تھا۔ اس دریافت کے فوراً بعد تورانو نے عملی کام شروع کر دیا۔ وہ سیدھا پیرس گیا۔ جہاں اس نے وہ جعلی کاغذات تیار کرائے جن کا ذکر پیشتر آ چکا ہے اور ان کو ساتھ لے کر مارسیلز ہوتا ہوا کارسیکا

روانہ ہو گیا۔ اس جگہ پہنچکر وہ سب سے پہلے مونٹی ڈورو کے کھنڈروں کا گشت کرنے گیا تاکہ اس ذریعہ سے جسقدر روایتیں قابل دریافت ہوں۔ فراہم کر لی جائیں۔ کیونکہ عدالت خاص کے روبرو وہ اپنا بیان نہایت مکمل صورت میں دینا چاہتا تھا۔ جس وقت وہ سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے کھنڈروں میں داخل ہو رہا تھا۔ تولیون اس کو مل گیا۔ یہ اُسی نہ بھولنے والے دن کی دوپہر کا واقعہ ہے۔ جس کی رات کو قتل کی واردات ہوئی تھی ملاقات سراسر خلاف امید تھی کیونکہ تورانو کو بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ لیون بھی اسجگہ آیا ہوا ہے۔ یکایک اس کو خیال آیا کہ مجھ کو ابھی سے اپنے آپ کو مونٹی ڈورو کے خطاب و جائداد کے وارث کی حیثیت میں پیش کر دینا چاہیئے ورنہ جب میں نے عدالت کو اس سلسلہ میں سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کا دعوٰے پیش کیا۔ تولیون کو اس بات پر تعجب ہوگا یہ سوچکر تورانو نے مختصر لفظوں میں اپنے دعوے کا ذکر اس سے کیا لیون کو یہ کھٹکا مدت سے لگا ہوا تھا۔ کہ شاید خاندان مونٹی ڈورو کا کوئی آدمی دعوے دار بن کر نکل آئے اب تورانو کو یہ دعوٰے پیش کرتے دیکھکر اس کے ہوش اُڑ گئے مگر اس نے کوشش کر کے ضبط کیا اور نخوت آمیز لہجہ میں کہنے لگا " آپ شاید مجھ سے مذاق کر رہے ہیں ورنہ یاد ہوگا کہ چند ماہ پیشتر آپ کو ان قطعات اراضی کے بارہ میں کچھ بھی حال معلوم نہ تھا اور میری زبانی سارے حالات سُن کر آپ نے تعجب ظاہر کیا تھا"۔ تورانو یہ جواب سن کر بہت سٹ پٹایا اب اس کو معلوم ہوا کہ مقابلہ ایک خطرناک دشمن سے ہے۔ پس اس نے فوراً ہی یہ کہہ کر مصالحت کی کوشش شروع کی کہ میں سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کے دعوے سے دست بردار ہونے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ آپ کمرہ عدالت میں کوئی بات ایسی نہ کہیں جو مونٹی ڈورو کے خطاب اور جائداد کے متعلق میرے حقوق میں رخنہ اندازی کرنے والی ہو۔ ان لفظوں کو سن کر لیون کو فوراً معلوم ہو گیا کہ یہ تو محض چھٹا ہوا جعلساز فریبی آدمی ہے اس نے مصالحت سے صاف انکار

کر دیا۔ نوراتو کو جب اس طرح دال گلتی نظر نہ آئی تو اس نے ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنے کی کوشش شروع کی۔ لجاجت سے کہنے لگا "میں نے بڑی حماقت کی کہ آپ کے مقابلہ پر اُٹھا۔ خدا کے لئے میری خطا بخشئے اور وعدہ کیجئے۔ کہ آپ میری موجودگی یا اس وقت کی گفتگو کا حال کسی سے بیان نہ کریں گے۔ اپنی طرف سے میں اس بات کا حلف لینے کو آمادہ ہوں کہ کل ہی اس جزیرہ سے رخصت ہو جاؤں گا۔ اور آئندہ کبھی اس قسم کا دعوے پیش کرنے کی جرات نہ کروں گا"۔ لیون طبعاً نیک دل اور فیاض آدمی تھا۔ نوراتو کی منت سماجت سے اس کا دل پسیج گیا اور اس نے کہا کہ اگر آپ اپنے اقرار پر ثابت قدم رہ کے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اس جزیرہ سے رخصت ہو جائیں اور پھر کبھی اس طرح کا جھوٹا دعوے پیش کرنے کی جرات نہ کریں تو خیر میں اپنی طرف سے اس معاملہ کو رفت گذشت کرنے کا وعدہ کرتا ہوں اس مرزا ہتیارنے جھوٹی قسمیں کھا کے اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کا اقرار کیا۔ مگر دل ہی دل میں اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ جونہی موقعہ ملا اس خطرناک دشمن کو رستہ سے ہٹانے اور اس کا قصہ پاک کرنے کی کوشش کروں گا۔ یہ سوچکر وہ اس جھونپڑی میں گیا جس میں اس کا قیام تھا خنجر نکالا اور دشمن پر وار کرنے کے موقعہ کا انتظار کرنے لگا۔ اس رات اس نے لیون کو تنہا کھنڈروں کی طرف جاتے دیکھا اور اس کے تعاقب میں ہو لیا۔ کھنڈروں میں پہنچکر اس کے لئے کوئی اندھیرا مقام تلاش کرنا اور وہاں سے بے خبر لیون پر وار کر کے اس کو ہلاک کر دینا بہت دشوار نہ تھا۔ لیون بدنصیب کی جان تو شاید ایک ہی وار میں نکل گئی ہو گی۔ تاہم قاتل نے اپنے فعل شنیع کے متعلق ہر طرح مطمئن ہونے کی خاطر اس پر لگاتار وار کئے اور پے در پے کچوکے دیکر اس کا بدن چھلنی کر دیا۔ وہ اسی کام میں مشغول تھا کہ گھوڑے کے سموں کی کھٹر کھٹراہٹ اور گاڑی کے پہیوں کی آواز اس کے کانوں میں آئی۔ آدمی تھا کائر اور پہلے ہی تھرڈلا۔ ان آوازوں کو سنکر

اور مکر چاندنی میں بیوی کی خون آلودہ لاش کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ وہیں خنجر پھینک۔ پائینچے چڑھا کر بھاگا۔ اور اس ڈر کے مارے۔ کہ اگر خون آلودہ پیش قبض میرے پاس پایا گیا۔ تو جرم کا شبہ میرے ہی برخلاف ہوگا۔ اس کو بھی وہیں ایک طرف پھینک دیا۔ یہی وہ وقت تھا جب کانسٹنٹائن مدازو اور اس کا نوکر گاڑی پر سوار ہو کے کھنڈروں سے دفینہ لینے گئے تھے۔ کس طرح اس کے بعد قاتل روپوش ہوا اور دونو بدنصیب یونانی گرفتار ہوئے اور کس طرح حالات کی شہادت ان کے برخلاف فیصلہ کن نظر آنے لگی۔ اس کا حال ناظرین کو معلوم ہے وہ میرے ہاتھوں اعادہ کا محتاج نہیں

اسقدر حالات بیان کرنے کے بعد میں پھر ایک بار سلسلہ داستان شروع کرتا ہوں۔ کم و بیش آدھ گھنٹہ مجھ کو صدر ڈیوڑھی میں انتظار کرنا پڑا۔ اس کے بعد فوجداری عدالت کے کمرہ کا دروازہ کھلا۔ بے شمار خلقت باہر نکلی اور میرا دیرینہ کارسکین دوست جس کے بارہ میں اب مجھ کو معلوم ہو چکا تھا۔ کہ پیرس کی خفیہ پولیس کا افسر ہے مجھ سے آملا۔ اس نے مجھ کو بتایا کہ نورانو نے اقبال جرم کر لیا ہے اور چونکہ اس کے بیان سے دونو یونانیوں کی بے گناہی ثابت ہو گئی ہے اس لئے ان کو رہا کر دیا گیا ہے۔

"افسوس میرے پاس وقت نہیں کہ نورانو کا بیان شروع سے آخر تک مفصل آپ کو سنا سکوں"۔ کارسکین نے کہا "مجھ کو فی الفور عدالت دیوانی میں پہنچنا چاہیئے جہاں سینیر کسیلی نے مجھ کو بلایا ہے۔ میں نہیں جانتا وہاں میری موجودگی کی اب کیا ضرورت پیش آئی ہوگی تاہم آیئے میں آپ کو اپنے ساتھ وہیں لے چلتا ہوں"

"معاف کیجئے" میں نے جواب دیا۔ "مجھ کو اب اس مقدمہ سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی میں جلد از جلد دونو یونانیوں سے مل کر ان کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں"

"وہ وکیلوں کے کمرہ میں آپ کو ملیں گے"۔ کارسکین نے کہا۔ "سینیر کسیلی

اور وہ بیرسٹر بھی موجود ہیں جن کی خدمات ان کی صفائی کے لئے حاصل کی گئی تھیں۔ مگر دیکھئے بے شمار خلقت اس طرف کو آرہی ہے۔ ہمیں اس کے آگے نکلنا چاہیئے۔ سینیر کسیلی نے خود یہ بات مجھ کو کہلوائی تھی۔ کہ میں آپ کو تلاش کر کے ساتھ لیتا آؤں"

" آہ اگر ایسا ہے تو پھر مجھے انکار نہیں" میں نے جلدی سے کہا " امید کرنی چاہئے کہ دونو یونانی بھی عنقریب وہیں آجائیں گے" یہ کہکر میں اپنے کارسیکن دوست کے ساتھ ساتھ چلتا اس کمرہ میں پہنچا۔ جہاں عدالت دیوانی کا اجلاس منعقد ہوا تھا۔

تینوں کمشنر عارضی وقفہ تفریح کے بعد دوبارہ اپنی نشستوں پر بیٹھنے لگے تھے سرکاری وکیل بھی اپنے مقام پر پہنچ چکا تھا اور خلقت کا ہجوم از سر نو کمرہ میں جمع ہونے لگا تھا۔ اتنے میں سینیر کسیلی وہیں آگیا مگر دروازہ اور اس کا نوکر چونکہ اس کے ساتھ نہ تھے اس لئے میں نے پاس جاکر پوچھا کہ وہ دونو کہاں ہیں؟ کیونکہ میں حالات کی اس خوشگوار تبدیلی پر ان کو سب سے پہلے مبارکباد دینا چاہتا تھا۔

" اطمینان فرمائیے وہ تھوڑی دیر میں ہی یہاں آجائیں گے" سینیر کسیلی نے جواب دیا "فی الحال وہ بیرسٹروں کے تبدیل لباس کے کمرہ میں کھانا کھا رہے ہیں۔ میں اُن سے کہتا آیا تھا کہ کھانے سے فارغ ہو کر اس کمرہ میں آجائیں کیونکہ مجھ کو معلوم تھا آپ ان سے ملنے کو بے تاب ہوں گے خیر صبر کیجیئے اور چونکہ کمشنران عدالت مقدمہ کی سماعت جاری رکھنے کو بے تاب ہیں اس لئے مجھ کو تھوڑی دیر کے لئے اجازت دیجیئے"

اتنا کہہ کر سینیر کسیلی اس میز کی طرف گیا جس پر دونو بیرسٹر بیٹھے کاغذات کو ٹھیک ٹھاک کر رہے تھے اس نے ایک کو دبے لفظوں میں کچھ باتیں سمجھائیں جس کے بعد وہ بیرسٹر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کمشنران عدالت کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اب میں ازسرِ نو وہ بحث شروع کرتا ہوں جو پیشتر اس مقدمہ کے سلسلہ میں ہو رہی تھی۔۔۔"

"لیکن میرے خیال میں اب آپ کے لئے تقریر جاری رکھنا بے سود ہے"۔ صدرِ عدالت نے کہا۔ "کیونکہ مقدمہ ختم ہو گیا ہم اپنی نشستوں پر دوبارہ محض اس خیال سے آبیٹھے ہیں کہ جو تھوڑی بہت ضابطہ کی کارروائی باقی رہ گئی ہے۔ وہ پوری کی جا سکے۔"

بیرسٹر نے اندازِ تسلیم سے سر جھکایا اس کے بعد کہنے لگا "ہرچند ایسی باتیں اہم ہیں جو میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ پیرس کی خفیہ پولیس کے جس نامی افسر نے ملزم نورانو کو بے نقاب کیا تھا اس کا بیان ہے کہ اس تحقیقات کے سلسلہ میں جو ملزم کے عہدِ ماضی کے متعلق کی جا رہی تھی محض اتفاقیہ طور پر نورانو نام کے جعلی خاندان کا پتہ چل گیا۔ اور یہ بات جو پہلے مشکوک تھی اب پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ خاندان مونٹی ڈورو کی بڑی شاخ جس کا اختیار کردہ نام نورانو تھا۔ عملی طور پر ختم ہو چکی ہے اور اس کا کوئی نام لیوا اب دنیا میں باقی نہیں۔ اس کا ثبوت افسر مذکور کو مارسیلز میں ملا تھا جہاں ملزم نورانو نے جو قاتل جعلساز اور خدا معلوم اور کن کن جرموں کا ارتکاب کنندہ ہے کارسیکا آنے سے پیشتر کچھ تفتیش حصولِ مدعا کے لئے کی تھی اپنی چھان بین کے سلسلہ میں خفیہ پولیس کے افسر کو وہ سراغ ملا جس کی بنا پر اسے پیرس جانا پڑا اور وہیں اس نے اس مشاق نویس کا پتہ لگایا جس سے جعلی دستاویزات لکھائی گئی تھیں بہرحال جیسا میں عرض کر رہا تھا۔ خاندان مونٹی ڈورو کی بڑی شاخ جس کا نام ہرمین تھا اور جس کے ایک بزرگ نے کسی اطالوی خاتون سے شادی کر کے نورانو کا نام اختیار کیا تھا صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہے البتہ چھوٹی شاخ کا مرل کے جانشینوں کا سلسلہ اب تک قائم چلا آتا ہے اور اس خاندان کا ایک نام لیوا اب حیات ہے میرے اس بیان کی تصدیق سینیر کیسلی ناقابلِ تردید شہادت کے ذریعہ سے عنقریب

گریننگ۔ اگر بدنصیب تورالو اپنے اس دعوے کو اطمینان بخش طریق پر ثابت کر سکتا۔ کہ وہ خاندان مونٹی ڈورو کی بڑی شاخ کا وارث ہے تو پھر کارل کے وارث کا ذکر کرنے کی حاجت پیش نہ آتی لیکن اب چونکہ وہی اس وسیع جائداد اور مغرور خطاب کا مالک ہے۔ اسلئے اس کا معاملہ خاص عدالت کی نظروں میں لانا ضروری معلوم ہوتا ہے پندرہ منٹ پہلے تک وہ اس بات سے قطعاً لاعلم تھا۔ کہ وہ اس خطاب اور جائداد کا مالک ہے لیکن اب یہ خوشخبری اس کے کانوں تک پہنچا دی جا چکی ہے۔ اور میں عنقریب اس شخص کو عدالت کے روبرو پیش کروں گا۔ جو مونٹی ڈورو کے خطاب کا حقدار اور اس خاندان کی جائداد کے علاوہ سینٹ بارتھولومیو کی اراضی اور اس کے متعلقات کا واحد وارث ہے "

اتنا کہہ کر وکیل مذکور نے عدالت کے اس اردلی کو اشارہ کیا جو ایک بند دروازہ کے قریب جو پاس والی فوجداری عدالت کی سمت میں کھلتا تھا کھڑا تھا اشارہ پاتے ہی اردلی نے وہ دروازہ کھول دیا اور کانسٹنٹائن درازو اپنے نوکر کو ساتھ لئے داخل ہوا :

اتنے میں عدالت دیوانی کا وسیع کمرہ پھر ایک بار خلقت کے ہجوم سے پُر ہو چکا تھا۔ کیونکہ یہ خبر بجلی کی تیزی رفتار سے ہر طرف پھیل گئی تھی کہ جائداد مونٹی ڈورو کا مقدمہ تورالو کی گرفتاری کے ساتھ ختم نہیں ہوا بلکہ ایک نیا ہی رنگ اختیار کیا جاتا ہے قدرتی طور پر حاضرین کی یہ دلچسپی اس وقت حد انتہا کو پہنچ گئی جب سینیر کیسیلی کے وکیل نے بیان کیا کہ خاندان مونٹی ڈورو کی جائداد کا نیا وارث عنقریب پیش ہوگا۔ الفاظ میں طاقت نہیں کہ وہ اُس عظیم سنسنی کا سواں حصہ بھی ظاہر کر سکیں جو اس وقت کمرہ عدالت کے ہر حصہ میں پھیلی جب سینیر کیسیلی نے جلدی سے آگے بڑھکر درازو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا " سب سے پہلے میں آپ کو حالات

کی اس خوشگوار تبدیلی پر مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ ایسا کرنا میرا حق افضل ہے بیس منٹ پیشتر میں نے ہی سب سے پہلے یہ اطلاع آپ کو دی تھی کہ اس گھڑی کے اندر اندر جو گذر رہی ہے یہ عدالت آپ کو کونٹ آف مونٹی ڈورو اور وسیع جائداد کا مالک تسلیم کرے گی!

تقدیر کی نیرنگیاں عجیب ہیں اور اس دنیا میں بارہا اس طرح کے حیرت انگیز واقعات دیکھنے میں آتے ہیں عقل جن کو باور نہیں کر سکتی۔ موجودہ حالت کو دیکھئے وہ نوجوان جو کچھ عرصہ پیشتر ایک ڈاکو جہاز کا سردار تھا اور بعد ازاں قتل عمد کا ملزم گردانا گیا۔ اب لامحدود دولت کا مالک اور کونٹ آف مونٹی ڈورو کے معزز خطاب کا حامل تھا! مقدمہ کی کارروائی اس کے بعد بھی جاری رہی یعنی مختلف شہادتیں پیش ہوئیں عدالت نے خوش نصیب درازو کے حق میں فیصلہ صادر کیا اور خلقت کے ہجوم نے اس وقت جب نیا کونٹ آف مونٹی ڈورو کمرہ عدالت سے باہر نکلا بڑے زور سے چیئرز دیئے جن کے شور کو عدالت نے بھی روکنے کی کوشش نہ کی۔ مگر میں نہیں چاہتا کہ اس داستان کو مقدمہ کے خشک حالات سے لمبا کرنے کی کوشش کروں میں اس تاریخی یادگار دن کے حالات کو یہیں پر ختم کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھ کو اس سلسلہ میں بعض اور واقعات کا حال جو اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور دلچسپ ہیں نئے باب میں پیش کرنا ہے

باب ۱۴۰

عورت کا پیار

میں اپنے یونانی دوستوں کے ساتھ ہوٹل کے کمرہ میں بیٹھا تھا۔ ہم تینوں ہی اس جگہ موجود تھے درازو اور اس کے نوکر کو ان کی معجزنما رہائی پر میری پہلی مبارکباد کمرہ عدالت ہی میں

دی جا چکی تھی۔ مگر اب پھر ایک بار میں نے ان کو دلی مبارکباد دی اور انہوں نے پچھلے جوش سے میرا شکریہ ادا کیا۔ تینوں کے دل خوشی سے معمور تھے میرا ان کی بے گناہی ثابت ہونے پر اور ان کی بریت کی وجہ سے اس کے علاوہ ان کی حالت میں خوشی کا ایک اور سبب وہ مبارک فیصلہ بھی تھا جو خاص دیوانی عدالت نے دراز و کے حق میں صادر کیا تھا۔ اور جس کے مطابق کونسٹ آف مونٹی ڈورو کا خطاب اور اس خاندان اور خانقاہ سینٹ بارتھو لومیو کی کل اراضی اس کو مل چکی تھی۔ لیکن آقا اور نوکر دونوں میں اس خوشی کا اثر مختلف طریقوں پر ظاہر ہو رہا تھا۔ نوجوان خادم کی طرف سے اس کی کم سنی کے باعث اس کا اظہار پر وحشت طریق پر ہوتا تھا۔ لیکن دراز و کے چہرہ پر سکون و اطمینان کے آثار گہری نقاہت کے ساتھ ملے ہوئے نظر آتے تھے۔

میں اس نظارہ کو مدت العمر نہ بھولوں گا۔ جو میرے یونانی دوستوں کے کمرہ میں داخل ہونے اور دروازہ بند کرنے کے بعد پیش آیا وہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ پھر یکے بعد دیگرے اس طرح مجھ سے لپٹ گئے گویا مدت کے بچھڑے ہوئے دو بھائی آپس میں ملے ہوں۔ اور جب آخر کار جوش کا اظہار ان طریقوں پر ہو چکا تو کانسٹنٹائن دراز و کھڑکی کے پاس جا کر تھوڑی دیر تک فکر مند نگاہوں سے باہر کی طرف دیکھتا چپ چاپ کھڑا رہا۔ ہماری طرف اس کی پیٹھ تھی لیکن گو اس کی آنکھیں بازار کی طرف لگی تھیں تاہم میرے لئے یہ جاننا مشکل نہ تھا کہ درحقیقت بازار کا نظارہ اس کے لئے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا اور اس کے خیالات کی رو بہت دور پہنچی ہوئی ہے یقیناً وہ اپنے دل میں اس قادر مطلق کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔ جس نے حیرت انگیز طریقہ پر نہ صرف اس کی بے گناہی ثابت کی بلکہ اس کو دولت اور عزت سے بھی مالا مال کر دیا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ خدا نے اپنی ناقابل فہم حکمت سے پہلے اس پر سخت ترین مصیبتیں نازل کیں تاکہ گناہ آلودہ دور زندگی کی جو آلائش اس کی روح میں باقی

تھی پوری طرح صاف ہو جائے اور جب اس کے بعد وہ اس امتحان میں کامیاب ہوا تو اس کے لئے وہ سب وسیلے مہیا کر دیئے۔ جو کسی نیک اور شریف آدمی کے سچائی اور نیکی کی راہ پر چلنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

لیکن یہ سب واقعات قبل ازیں پیش آ چکے تھے۔ ہم میں سے ہر ایک کی طرف سے جوش کا اظہار ہو چکا تھا اور اب ہم نسبتاً پرسکون اور مطمئن اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے تھے تاکہ مستقبل کے بارہ میں اپنے طریق پر عمل اچھی طرح غور کر سکیں۔

”میرے عزیز دوستو“ میں نے درازوا اور اس کے ذکریا ایک ساتھ مخاطب کرکے کہا۔ ”میں نے حوالات میں تم سے کہا تھا۔ کہ تمہاری بے گناہی کے ثبوت پر سب سے زیادہ خوشی میرے دل کو ہوگی یقین کرو کہ میرا یہ بیان غلط یا مبالغہ آمیز نہ تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی اگر میں نے حالات سے مجبور ہو کر عارضی طور پر تم دونوں کو خطاوار سمجھا تو اس میں قصور اس شہادت کا تھا۔ جو تمہارے برخلاف موجود تھی۔ میری اپنی خطا کچھ نہ تھی۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اپنی بیگناہی سے واقف ہوتے ہوئے تمہارے دلوں کو یہ جان کر سخت صدمہ ہوا ہوگا۔ کہ تمہارا ایک عزیز دوست تم کو مجرم تصور کرتا ہے۔ لیکن میں مجبور تھا۔ بارہا میں نے اپنے جی کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ میرا عزیز دوست درازوا اور اس کا نیک باطن ساتھی اس فعل شنیع کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ لیکن ہر بار شہادت کے انبار نے میری آرزوؤں اور خواہشوں کو ملیامیٹ کر دیا۔“

”پیارے بھائی ولمٹ“ کونٹ آف مونٹی ڈوروو نے ... کیونکہ کانٹ ہی درازو کا صحیح خطاب اب یہی تھا جوش سے تھرائی ہوئی آواز سے کہا جو کچھ ہوا اس کے لئے ہم تم کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے اور گو یہ صحیح ہے کہ جب پہلی مرتبہ تم حوالات میں ہم سے ملنے کے لئے آئے تو میرے جی کو اس خیال سے سخت صدمہ ہوا تھا کہ تم

میرے اتنے عزیز دوست ہو کر مجھ کو بے وجہ مجرم تصور کرتے ہو۔ اور یہ صدمہ میری حالت میں خلاف فطرت انسانی بھی نہ تھا۔ کیونکہ آدمی کی روح اپنی بیگناہی سے واقف ہو تو دوستوں کو بدگمان دیکھ کر سب سے زیادہ سخت صدمہ محسوس کرتی ہے لیکن پھر میں نے یہ کہہ کر اپنے دل کو سمجھایا۔ کہ آدمی حالات کا غلام ہے اگر اتنی زبردست شہادت ہمارے برخلاف موجود ہے کہ ہمارا گہرا دوست ولمٹ بھی ہم کو مجرم تصور کرتا ہے تو اس میں خطا اس کی نہیں اپنی شومی تقدیر کی ہے"۔

"اپنی طرف سے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں" نوجوان نوکر نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا" کہ اس غلط رائے کے باوجود جو آپ نے ہمارے برخلاف قائم کی تھی۔ آپ کے صادق دوست کانسٹنٹائن نے کبھی آپ کی طرف سے رنج محسوس نہیں کیا۔ بلکہ جب کبھی موقعہ پیش آیا۔ آپ کا ذکر تعریفی لفظوں میں ہی کیا"۔

"بے شک یہ امر واقعہ ہے" کونٹ آف مونٹی ڈورو نے کہا" مگر میرے عزیز دوست ولمٹ مجھ کو یقین ہے۔ کہ آئندہ کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آئے گا۔ جو ہماری دوستی میں خلل اندازی کر سکے تم نے مختلف موقعوں پر اتنی مہربانیاں ہم پر کی ہیں اور اپنی دوستی کے اتنے مکمل ثبوت دیئے ہیں کہ میں تا زیست آپ کے احسانوں کو نہ بھولوں گا۔ اس وقت بھی جب تم میرے جہاز پر قیدی کی حیثیت میں رہتے تھے اور جب اس حراست میں تمہارا جی اسی طرح کڑھتا تھا۔ جیسے کچھ عرصہ پیشتر جیل کی چاردیواری میں میرا کڑھتا رہا ہے۔ تم نے کبھی مجھ سے اظہار نفرت نہیں کیا۔ بلکہ اپنی طبعی فیاضی سے ہمیشہ مجھ سے دوستانہ برتاؤ کرتے رہے پھر اس کے بعد جب میرا جہاز اینقین ٹائی رول کا مقابلہ کرنے لگا تھا۔ تو کس قدر رضامندی اور فیاضی سے تم نے اُس کام کو سرانجام دینے کا وعدہ کیا۔ جو میں نے یہ ہی خیال تمہارے ذمہ ڈالا تھا۔ کہ شاید اس لڑائی میں میری جان بھی ضایع ہو جائے۔ تمہاری سیرچشمی کا ایک اور ثبوت اس وقت مجھ کو ملا جب تم نے اُس فقیہ

یں حصہ لینے سے انکار کیا جو کھنڈروں میں ہمکو ملا تھا آہ میرے عزیز بھائی ولمٹ میں اس حقیقت کو فراموش نہیں کر سکتا کہ تمہارے جیسا نیک سیرت انسان ہی اتنا زبردست ایثار کر سکتا تھا ورنہ اسقدر حوصلہ ہر ایک آدمی میں پایا نہیں جاتا۔ پھر اسکے بعد گو تم اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ درانزو خونی اور قاتل ہے تم نے میری عزیز ازجان لیونورا کو اس واقعہ کی خبر پہنچانے کا فرض اپنے ذمہ لیا تاکہ اس ذریعہ سے اس صدمہ کی شدت کو کم کر سکو جو لیونورا کو اس واقعہ کی اطلاع کسی اور ذریعہ سے پاکر ہو سکتا تھا اس مطلب کے لئے تم حوالات میں مجھ سے ملنے گئے اور اپنی تکلیف کی پروا نہ کر کے اس کام کو سرانجام دیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم میری ان باتوں کو بے صبری کے ساتھ سنتے ہو تاہم میں ان واقعات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے میرے دل میں تمہاری عزت دہ چند کر دی ہے پس یہ ایک غیر ممکن سی بات ہے کہ میں کبھی تمہارے احسانات بھولوں"

"بے شک ایسا کبھی نہ ہوگا" نوجوان نادم نے جس کی آنکھوں سے گہری ممنونیت کا اظہار ہوتا تھا، پرجوش لہجہ میں کہا۔

"اور اب میرے عزیز ولمٹ" کونٹ آف مونٹی بڈرو نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "میں ایک درخواست تم سے کرتا ہوں خدا کے لئے اس کو ماننے سے انکار کرنا۔ وہ درخواست محض یہ ہے کہ جو بے حساب دولت کھنڈروں میں مجھ کو ملی ہے اس میں تم بھی اپنا حصہ لو کیونکہ وہ تمہارے ہی سعی و استقلال سے حاصل ہوئی ہے پھر اس کے علاوہ میں اس دفینہ کے سوا اور بھی بے حساب دولت حاصل کر چکا ہوں وسیع اراضی میرے قبضہ میں آگئی ہے اور جب اس کو زیر کاشت لایا گیا تو اس قدر پیداوار کی امید ہے جو میری ضرورتوں سے بہت زیادہ ہوگی۔ ان حالات میں تم اگر اس دولت میں اپنا حصہ لے لو تو مجھ پر اس کا کوئی خاص اثر نہ پڑے گا۔ تمہارے سابقہ اعتراضات بھی اب قائم نہیں رہے۔ کیونکہ میں

سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کی جائداد کا جائز وارث اور حقدار ہوں اور اس دولت کو جو وہاں سے دستیاب ہوئی ہے اپنی مرضی کے مطابق صرف کر سکتا ہوں۔"

میں اپنے دوست کی تقریر کو چپ چاپ سنتا رہا گو میں نے شروع سے ہی اس بات کا فیصلہ کر لیا تھا کہ مجھ کو اس کا کیا جواب دینا چاہیے "دیکھئے میں مبنت عرض کرتا ہوں" آخر کار میں نے کہا "آپ اس معاملہ میں اتنا اصرار نہ کریں جو فیصلہ پیشتر میں نے کیا تھا میں اب تک اس پر قائم ہوں پھر اس کے علاوہ میری حالت کا علم بھی اچھی طرح آپ کو ہے اگر واقعات صحیح طریقہ پر پیش آتے رہے تو چند ماہ کے عرصہ میں نہ صرف میری دلی مراد پوری ہو جائے گی بلکہ روپیہ پیسہ کی بھی کوئی کمی نہ رہے گی۔ لیکن اگر بدنصیبی سے وہ امید جو میرے دل کو لگی ہے پوری نہ ہو سکی یعنی اگر میری بہترین آرزوؤں کو ناکامی کا منہ دیکھنا نصیب ہوا تو پھر میرے عزیز دوست دولت اور مفلسی کی حالتیں میرے لئے یکساں ہیں کیونکہ اُس صورت میں میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کسی دور افتادہ مقام پر چلا جاؤں گا۔ اور وہاں اپنی کوشش سے معاش پیدا کر کے زندگی کے بقیہ دن پورے کرونگا یا گمنامی میں زیست بسر کر کے جان دے دوں گا یہ میرا اٹل اور آخری فیصلہ ہے اس لئے پھر ایک بار تم سے کہتا ہوں کہ اس معاملہ پر زیادہ زور نہ دو اور اس بحث کو یہیں چھوڑ دو۔ اس سے اس خوشی میں خلل واقع ہوتا ہے۔ جو اس وقت ہم سب کو محسوس ہو رہی ہے۔"

عین اس وقت ہوٹل کے ایک نوکر نے اندر آ کر خبر دی کہ آپ کی ہدایات کی تعمیل کر دی گئی ہے کوئی باقاعدہ جہاز آج یہاں سے سوٹیا وکشیا کو نہ جائے گا البتہ ایک بادبانی کشتی روانہ ہوگی۔ اس میں آپ کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ آپ ایک گھنٹہ کے عرصہ میں رخصت کے لئے تیار ہو جائیں۔"

یہ پیغام جو ہوٹل کے نوکر نے لا کر مجھ کو دیا کسی قدر تشریح طلب ہے۔ یہ بیان

کرنے کی حاجت نہیں کہ جس وقت کانسٹنٹائن کی بے گناہی ثابت ہو گئی اور خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے اسکو ایک معزز خطاب کا حامل اور وسیع جائداد کا مالک بنا دیا تو وہ اسبات کے لئے بے تاب ہوا کہ ان واقعات کی اطلاع جسقدر جلد ممکن ہو اس کی جان سے پیاری بیوٹورا کو پہنچائی جائے لیکن وہ بذات خود سوٹیا وکٹ یا نہ جا سکتا تھا کیونکہ ایک ڈاکو جہاز کے سردار کی حیثیت میں کچھ عرصہ وہاں رہنے کے باعث وہ قانون کی نظروں میں رہزنی کا ملزم تھا پس میں نے اس کا قائم مقام بنکر سوٹیا وکٹ یا جانا منظور کیا اور میرے دوست نے پھر ایک بار گہری ممنونیت ظاہر کی لیکن چونکہ خلقت کا ہجوم جہاں کہیں کانسٹنٹائن دراز و اور اس کے ساتھی کو دیکھتا وہیں مبارک سلامت کے نعروں سے ان کو گھیر لیتا تھا اس لئے بندرگاہ تک پیدل جانے کی بجائے ہم عدالت سے گاڑی کرایہ کر کے سیدھے ہوٹل میں آ گئے تھے میں نے جہاز کی نشست کا انتظام کرنے کے لئے نوکر کو بندرگاہ پر بھیجدیا تھا اور وہ ٹکٹ وغیرہ لیکر کے یہ پیغام لے کر آیا تھا۔

نوکر یہ اطلاع دے کر کمرہ سے نکلا ہی تھا کہ فوراً واپس آگیا۔ اور کہنے لگا کہ ڈیوڑھی میں کئی صاحب جمع ہیں اور کونٹ آنٹونی ڈورو اور ان کے ساتھی کو مبارکباد دینے کے لئے اندر آنا چاہتے ہیں ان کو فوراً بلا لیا گیا۔ معلوم ہوا کہ کاشتکار اس کا بیٹا۔ وہ بوڑھی عورت جس کی دی ہوئی شہادت پر دراز و اور اس کے ساتھی کی بیگناہی ثابت ہوئی تھی۔ پیریس کی خفیہ پولیس کا وہ افسر جس نے دراز و کو گرفتار کیا تھا اور اس جیلخانہ کا داروغہ ہیں جس میں دو ڈیونانی زیر حراست رکھے گئے تھے کونٹ ان میں سے ہر ایک سے دوستانہ اخلاق کے ساتھ ملا اور اس نے بوڑھی عورت سے انتہائی فیاضی کے ساتھ وعدہ کیا کہ میں تم لوگوں کو اس قدر مالی امداد دوں گا جس سے تم میاں بی بی عمر بھر کے لئے مستغنی ہو جاؤ گے آخرکار یہ لوگ رخصت ہو گئے

تو اُس وقت دراز دسے میں نے کہا کہ اب جہاز کی روانگی کا وقت قریب ہے۔ اس لئے مجھ کو رخصت کی اجازت دیجئے لیکن آپ میرے ساتھ نہ چلئے کیونکہ لوگوں میں مقدمہ کے حالات سے بھاری سنسنی پیدا ہو چکی ہے۔ اور ہر شخص آپ سے ملنے اور آپکی صورت دیکھنے کو بیتاب ہے۔ پس اگر آپ میرے ساتھ گئے تو ناحق آپ کو لوگوں کی حیرت واستعجاب کا نشانہ بننا پڑے گا۔ لیکن الفاظ میرے منہ میں ہی تھے۔ کہ دروازہ بڑے زور کے ساتھ کھلا۔ خوشی کی وحشیانہ چیخ کمرہ کے ہر حصہ میں پھیل گئی اور اس کے ایک لمحہ بعد لیونورا اور کونٹ آف مونٹی ڈورو ناقابل بیان جوش کی حالت میں ایک دوسرے کو لپٹ گئے۔ اس کے ساتھ ہی قابل احترام جج پورٹی سی نے میرے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لئے اس وقت ہر شخص کا دل واقعات کی رفتار پر خوشی حیرت اور جوش سے اسقدر معمور تھا۔ کہ بڑی دیر تک کسی کے منہ سے ایک لفظ تک نہ نکل سکا ہم سب اس طرح کھڑے ایک دوسرے کے منہ کو تکتے تھے گویا چند بیجان تصویریں ہوں

یہاں پر میں چاہتا ہوں کہ داستان کے سلسلہ کو آگے لے جانے سے بیشتر ان حالات کا ذکر کردوں جن میں جج صاحب اور ان کی بھتیجی اس جگہ اجینشیو میں وارد ہوئے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ جیسا سینیر پورٹی سی نے کہا تھا لیونورا کسی حال میں یہ ماننے کے لئے تیار نہ تھی۔ کہ اس کا کانسٹنٹائن جرم قتل کا مرتکب ہو سکتا ہے اب بے شک اس نے سنا تھا کہ وہ ڈاکوؤں کے جہاز کا کپتان اور جری سپاہی ہے اس بارہ میں جو فیصلہ کن شہادت اس کی نظروں میں لائی گئی وہ ایسی نہ تھی کہ اس معاملہ کی نسبت کسی طرح کا شک و شبہ کیا جا سکتا تاہم لیونورا کہتی تھی کہ خواہ زمین پھٹ جائے سورج مغرب سے نکلنے لگے اور بہتے سمندر پہاڑوں کی صورت اختیار کر لیں مگر یہ بات میں کسی حالت میں ماننے کو تیار نہیں ہو سکتی کہ میرا ایمان

سے پیارا کانسٹنا ٹن خونی اور قاتل ہے! عورت ذہین تھی اس کے مزاج میں ضد کا عنصر بھی شامل نہ تھا وہ حالات کی شہادت سے آنکھیں بند کرنا بھی نہ چاہتی تھی تاہم اسکی شوہر پرستی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے کسی حال میں تیار نہ ہو سکتی تھی کہ وہ کانسٹنا ٹن کو ایک ایسے فعل شنیع کا مرتکب سمجھے۔ اس کی بے گناہی کا یقین اسکا جزو ایمان تھا۔ جس طرح کوئی راسخ الاعتقاد شخص حالات دنیوی کی پرواہ نہ کر کے اپنے معبود کو ہمیشہ افضل و اعلےٰ سمجھتا رہتا ہے اور انتہائی آفتوں میں بھی اس کا ایمان و اعتماد ڈگمگا نہیں سکتا اسی طرح لیونورا کے دل میں کانسٹنا ٹین کی بے گناہی کا یقین اس چٹان کی طرح مضبوط تھا جس کو سمندر کی نہ تھمنے والی لہریں اپنے تھپیڑوں سے کبھی متزلزل نہیں کر سکتیں۔ پس یہ امر واقعہ ہے کہ لیونورا کے یقین بیگناہی میں ذرا فرق نہ آیا تھا وہ جانتی تھی کہ اس کے شوہر پر ایک خوفناک الزام عائد کیا گیا ہے یہ بھی اس کو معلوم تھا کہ شہادت اتنی زبردست ہے کہ شاید اسکے سچائی کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے تاہم یہ ساری باتیں اس کے اعتماد میں فرق پیدا نہ کر سکتی تھیں اس کی نظروں میں وہ اس جرم سے قطعاً بے قصور تھا۔ بلکہ رفتہ رفتہ اس کی بے گناہی کے یقین نے اتنا گہرا اثر اُس کے دل پر کیا۔ کہ اس نے ایک ڈاکو جہاز کا افسر ہونے کا خیال بھی زائل ہوتا گیا۔

مقابلہ میں اس کے چچا کو کانسٹنا ٹن کے مجرم ہونے کا پورا یقین تھا لیکن وہ چونکہ لیونورا کی دلشکنی نہ چاہتا تھا اس لئے اس کی موجودگی میں اس نے کبھی اپنے خیالات کا اظہار نہ کیا اُسے اپنی عزیز بھتیجی کی حالت پر بے حد رحم آتا تھا جو محض اس گہری محبت کی وجہ سے جو اس کو کانسٹنا ٹن دمازو سے تھی اس کو بے خدا سمجھے جا رہی تھی مگر وہ اس معاملہ میں اس سے بحث کر کے اس خیال کو اس کے دل سے نکالنے کی کوشش کرنا نہ چاہتا تھا۔ بتدریج اس کی بیماری رفع ہوتی گئی اور جب

آخر کار صحت حاصل کرنے کے بعد بدن میں اتنی توانائی آگئی کہ وہ چل پھر سکتی تھی تو اُس وقت اس نے اپنے چچا کے ساتھ اجیشیو جانے کے لئے اصرار کرنا شروع کیا کسی نہ کسی طرح یہ خیال اس کے دل میں جاگزین ہو چکا تھا کہ وہ قادر مطلق اپنے ناقابل فہم طریقوں پر کوئی ذریعہ کانسٹنائن کی بے گناہی ثابت کرنے کا پیدا کر دے گا بہرحال وہ اس امتحان کی گھڑی میں اپنے عزیز شوہر کے قریب تر رہنا چاہتی تھی تا کہ اگر وہ بریت حاصل کر سکے تو وہ سب سے پہلے اُس کو مبارک باد دے اور اگر بدقسمتی سے ایسا نہ ہوا اور عدالت اس کو وہ سزا دے جس کا وہ اس کی نظروں میں ہرگز مستوجب نہ تھا یعنی اگر وہ گہرا اعتماد جو اس کو خدا کے عدل و انصاف پر تھا، بے بنیاد ثابت ہو مختصر یہ کہ اگر بدترین حالات پیش آئیں اور کانسٹنائن کو ایک سزا یاب قاتل کی ذلیل موت نصیب ہو تو پھر اس صورت میں وہ جیلخانہ میں اس کے پاس جا کر اسکی آخری ساعت میں تسکین و تقویت کا ذریعہ بننا اور اس کو اپنی اٹل وفاداری کا یقین دلانا چاہتی تھی بڈھے سینیر پورٹی سی کی اپنی رائے یہ تھی کہ حالات پیش آمدہ میں ان کا اجیشیو جانا فریقین کے لئے رنج و تکلیف کا موجب ہوگا اور اس سے فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہو سکیگا۔ تاہم ہکو اپنی بھتیجی سے بہت گہری محبت تھی اس کو اس کی حالت زار پر بے حد رحم آتا تھا وہ اس کے محسوسات کو ٹھیس لگانا کبھی نہ چاہتا تھا بلکہ اس عقیدت کی دل ہی دل میں بہت تعریف کرتا تھا جس سے وہ درازہ کی بیگناہی کا یقین اپنے دل میں جاگزین کئے ہوئے تھی پس اُس نے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا اور لیونورا کو ساتھ لے کر جہاز پر سوار ہو۔ اجیشیو چلا آیا جب وہ دونو جہاز سے اتر کر گھاٹ پر پہنچے تو ان کے دل زور سے دھک دھک کر رہے تھے کہ نہ معلوم کس قسم کی منحوس خبریں سننے میں آئینگی مگر ان کی حیرت اور خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب اجیشیو پہنچتے ہی سب سے پہلی خبر اُن کے کانوں میں یہ پہنچی

کہ وہ دونوں یونانی جن پر قتل کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا بے گناہ قرار پا کر بری کر دیئے گئے۔
بیون کے اصلی قاتل کا پتہ چل گیا۔ اور خدا نے گویا کانسٹنٹائن کو ان مصیبتوں کا اجر دینے کیلئے
جو بلا وجہ اس کو برداشت کرنی پڑی تھیں ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ وہ نہ صرف کونٹ
آف مونٹی ڈورو کے قدیم خطاب بلکہ اس خاندان کی وسیع جائداد اور اس کے ساتھ ہی سینٹ
بارتھولومیو کی خانقاہ کی اراضی کا بھی وارث قرار پا گیا ہے!

دنیا کی تاریخ میں لاتعداد مثالیں ایسی دیکھی جاتی ہیں جن میں عورت نے سچی محبت
کے اثر سے دنیوی حالات کی پرواہ نہ کر کے اپنے محبوب کی بے گناہی کا سچا یقین رکھا۔
اور اس کا وہ اعتقاد ہی بالآخر اس شخص کی بے گناہی ثابت کرنے کا ذریعہ بنا۔ خدا نے یہ
طاقت عورت ہی کو دی ہے کہ وہ یاس میں بھی امید کا دامن نہیں چھوڑتی اور اس کی
بلند خیالی جو اس کے جان و دل کا مالک ہے ناممکنات کو ممکن سمجھنے لگتی ہے۔ اس قسم کی بے شمار
مثالیں چھپی ہوئی تاریخوں، لکھی ہوئی کہانیوں اور زبانی روایتوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ان
کے علاوہ لاتعداد واقعات اور بھی ہیں جو دنیا کی نظروں میں نہیں آئے اور جن کا علم ایک
حلقہ خاص تک محدود رہا مگر ان سب مثالوں میں جو اس وقت تک ظہور میں آئی ہیں
خواہ وہ مشہور ہوئیں یا قعر گمنامی میں پڑی رہیں۔ یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی
ہے کہ سچی محبت کی ایسی زبردست نظیر اور اس محبت کی اتنی گہری تاثیر جیسی اس واقعہ
سے ظاہر ہوتی ہے جس کو میں قلمبند کر رہا ہوں بہت کم کسی کے دیکھنے سننے میں آئی
ہوگی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر کانسٹنٹائن کو اپنے خطاب پانے اور بے شمار اراضی اور
دولت کا مالک بننے سے کبھی خوشی حاصل ہوئی ہوگی تو اس کا صحیح موقعہ وہ تھا جب وہ
لیونورا کو چٹانی رستے پر [illegible] کان میں [illegible] خزانہ [illegible] کہنے کے قابل ہوا
کہ میری جان سے پیاری لیونورا تو [illegible] دار رہی ہے اب میرے
اقبال [illegible] برابر کا [illegible] اس قاتل [illegible] کہ [illegible]

یہ تاج امارت رکھوں اور اپنے آئندہ طرز عمل سے اُن ساری تکلیفوں کی پوری تلافی کر سکوں جو تمہارے دل کو میرے عہد ماضی کا حال سن کر ہوئی تھیں بے شک میں کسی زمانہ میں ڈاکوؤں کا سردار تھا لیکن اب تیری خاطر نیکیوں کا سردار ہوں گا!

دن کا باقی حصہ بڑی خوشی اور خورسندی سے بسر ہوا اس مصیبت بھری دنیا میں سچی خوشی کے لمحے انتہا سے زیادہ محدود ہیں اور کسی خوش نصیب انسان کو اوقات بعید ہی میں نصیب ہو سکتے ہیں اسی طرح کا ایک موقعہ وہ تھا۔ جب ہم رات کے کھانے کی میز پر آمنے سامنے بیٹھے تھے دلی اطمینان اور سچی خوشی کی چمک ہر ایک کی آنکھوں میں موجود تھی۔ بات بات پر ہنسی قہقہے اڑتے تھے نوجوان خادم بھی ہمارے پاس تھا لیکن اب ایک نوکر کی حیثیت میں نہیں بلکہ ایک دوست کی مانند کیونکہ درانزہ اُس کو اپنا چھوٹا بھائی قرار دے چکا تھا اور واقعہ یہ ہے کہ ان دونوں میں اتنی ہی گہری محبت تھی جتنی دو بھائیوں میں بھی مشکل ہو سکتی ہے اس وقت جب میں نے حسین لیونورا کے خوشنما رخساروں پر گلابی رنگ دیکھی جب اس کی موٹی سیاہ آنکھوں میں سچی مسرت کے شعلے رقصاں نظر آئے۔ جب دلی اطمینان کا تبسم اس کے سُرخ ہونٹوں پر نمودار ہوا تو میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ سچی محبت اور سچی خوشی ہی اس دنیا کے دو بہترین طبیب ہیں چند گھنٹوں کی خوشی نے اس نازنین کے بدن اور پردہ دماغ پر وہ خوشگوار اثر پیدا کیا جو مہینوں کی تیمارداری اور بیش قیمت ادویہ کے مسلسل استعمال سے کبھی ظاہر نہ ہو سکتا تھا۔

جج پورٹی سی اپنی بھتیجی کے ساتھ اس جگہ آتے ہوئے ایک نوکر اور خادمہ ساتھ لیتے آئے تھے۔ ان کے لئے اسی ہوٹل میں جداگانہ کمرے حاصل کیے گئے کانسٹنٹائن سے لیونورا کی شادی رسمی طور پر اس سے پہلے ہی ہو چکی تھی لیکن اب جج صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ مذہبی رسم جو اُس وقت ادا ہوئی تھی اب ایتھنز کے گرجا میں پوری طرح

کی جائے اور کالسٹنائن درازہ کو نٹ آف مونٹی ڈورو کی حیثیت میں لیونورا کو بیاہ کر لے
کونسل کا خطاب دے اس رات کھانا کھانے کے بعد میری جج صاحب سے بڑی دیر تک
باتیں ہوتی رہیں ہمیں کالسٹنائن کے سابقہ حالات زندگی پر ایک نظر بازگشت ڈالی تو معلوم
ہوا کہ چار ملک ایسے ہیں جو اس کے جرم قزاقی کے متعلق اس کے برخلاف کارروائی عمل
میں لا سکتے ہیں۔ یعنی یونان روما ٹسکنی اور آسٹریا۔ یونان کے متعلق ہم نے سوچا کہ اگر ان
حالات کی پوری کیفیت تحریری درخواست کے ذریعہ سے شاہ آٹو والئے یونان پر واضح
کی جا سکے جن میں کالسٹنائن کو بحری قزاقی کی زندگی اختیار کرنی پڑی تھی تو یقین ہے۔ وہ
اس کو معافی دیدیں گے اور اس طرح کوئی شخص آئندہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کو اس بات
کا طعن نہ دے سکے گا۔ کہ آپ ایک جلاوطن امیر ہیں ریاست ہائے روما کے بارہ میں یہ سوچا
گیا کہ جج صاحب کا اپنا اثر اس سفارش کے ساتھ ملکر جو میں کونٹ آف ٹوولی کونٹ اپولینیو
اور کارڈینل انٹونیا گریونیا کے ذریعہ سے کرا سکوں گا۔ یقین کامل ہے کہ کالسٹنائن کو
ویسی ہی معافی اس جگہ بھی دلا سکے گا جیسی ایتھنز سے ملنے کی امید تھی رہ گیا ٹسکنی اور
آسٹریا کا سوال تو اس میں کونٹ آف لوورنو کا اثر بہت کچھ کر سکتا تھا ٹسکنی میں یقیناً
اور اس ذریعہ سے آسٹریا میں بھی۔ اس کے علاوہ کونٹ آف مونٹی ڈورو اب چونکہ کسی
گمنام آدمی کی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ بلکہ وہ ایک خطاب یافتہ اور عزت دار امیر تھا اور
طاقتور حکومت فرانس کی حفاظت اس کو حاصل تھی۔ اس لئے ہم کو یقین کامل تھا کہ ہماری
یہ امیدیں فرضی اور موہوم ثابت نہ ہونگی۔

ان قابل یادواقعات کے دو مہینے بعد [illegible] کا حال [illegible] بیان کیا جا چکا ہے یعنی
کسیلی وہ تمام قانونی دستاویزات لے کر [illegible] کالسٹنائن کے ورثہ کی تصدیق کرنے والی تھیں
اور جن پر عدالت خاص کے کمشنروں کے دستخط ثبت ہو چکے تھے [illegible] آیا اور
[illegible] کا ملاقات اس نے میری [illegible] کالسٹنائن کے حوالہ [illegible] ہو گیا امیر عزیز

یونانی دوست خاندان مونٹی ڈورو کی جائداد اور سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کا بلا شرکت غیرے واحد مالک بن گیا۔ جائداد پر قبضہ پاتے ہی سب سے پہلا کام جو اس نے کیا یہ تھا۔ کہ سینیر کیسلی کو اپنے مختار کی حیثیت میں اس بات کی عام اجازت دیدی کہ جو جو قطعات اراضی اب تک جس جس آدمی کے پاس چلے آئے ہیں آئندہ بھی اسی کے پاس رہیں۔ البتہ اُن لوگوں کو لگان میں ہر ممکن رعایت دی جائے کیونکہ آپنے مزارعین پر کسی طرح کی سختی کرنا اسکو منظور نہ تھا۔ جس کاشتکار عورت کی شہادت نے مقدمہ فوجداری میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کیا تھا اس کے شوہر کو کونٹ نے زر نقد کی معقول رقم بطور امداد دی بلکہ اس کے علاوہ جس جھونپڑی میں میاں بی بی رہتے تھے اور اس سے ملحق جو چھوٹا سا باغ تھا وہ بھی ہمیشہ کے لئے بلا معاوضہ ان کو دے دیا اس جگہ میں یہ بات بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ کانسٹنٹائن کو خاندان مونٹی ڈورو سے اپنے دور کے رشتہ کا حال پہلی مرتبہ سینیر کیسلی کی بانی معلوم ہوا تھا ورنہ اُسے خواب میں بھی اس کا خیال نہ آیا تھا۔ کہ اُس کے بزرگ کبھی اس خاندان سے تعلق رکھتے تھے درحقیقت امتداد زمانہ سے یہ بات اس کے اسلاف کو بالکل ہی فراموش ہوگئی تھی۔

سینیر کیسلی کے رخصت ہو جانے کے تھوڑی دیر بعد میں کانسٹنٹائن دراز دو کے نوکر کو ساتھ لے کر کرایہ کی گاڑی میں سینٹ بارتھولومیو کے کھنڈروں کی طرف روانہ ہوا کیونکہ اب وہ دفینہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کی جائز ملک تھا۔ اور ہم اس پر جلد از جلد قبضہ پانا چاہتے تھے کھنڈروں میں جانے سے پیشتر ہم اپنے دوست کاشتکار کے مکان پر گئے کانسٹنٹائن نے انہیں بہت سی چیزیں مول لے کر دی تھیں۔ جو ہم نے تحفہ کے طور پر گھر والوں کو دیں اس کے بعد اپنی آمد کا مدعا بیان کیا۔ جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں دفینہ کی دریافت کی حکایت کو انتہائی حیرت کے ساتھ سنا گیا مگر کاشتکار اور اس کے بیٹے فوراً ہماری امداد کے لئے آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ ہم سب مل کر کھنڈروں کی

۲۹۵۷

طرف چلے اس جگہ پہنچکر ہم اس خونی مقام سے قصداً دور رہے جہاں بدنصیب بلیون کی موت واقع ہوئی تھی ہم میں سے کسی کے دل میں اس بات کی خواہش نہ تھی کہ اس مقام کو دیکھے جہاں ایک انسان کی ناگہانی موت نہایت دردناک حالات میں واقع ہوئی تھی۔ جس تہہ خانہ میں دفینہ رکھا تھا اس جگہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ ہر ایک چیز جوں کی توں پڑی ہے اور ہماری حفاظتی تدابیر کے باعث کسی نے اس سامان کو ہلایا تک نہیں سب سے پہلے ہم نے اس مٹی کو ہٹایا جو ہم نے بطور احتیاط تہہ خانہ کے منہ پر ڈالی تھی۔ پھر اس کے نیچے گئے اور اب کی مرتبہ تعویذ کے لینے میں کسی وقت کا سامنا نہ ہوا۔ جب مختلف چیزیں نکالی گئیں تو کاشتکار اور اس کے بیوی بچے بڑی حیرت سے ساتھ دیکھا کو ان کی طرف سے کسی طرح کی ترغیب کا اظہار مطلق نہ ہوا کاشتکار اپنا چھکڑا ساتھ لیتا آیا تھا۔ کل سونا چاندی اور جواہرات اس پر لاد کر ہم کاشتکار کی جھونپڑی تک لے گئے اور وہاں سے ان چیزوں کو اس گاڑی پر لادا جس پر سوار ہو کر ہم اس جگہ تک آئے تھے۔ ان تحائف کے علاوہ جو ہم نے پیشتر ازیں بھیجے تھے اور جو آتی دفعہ کاشتکار نے ہم کو دیئے تھے میں نے اس موقعہ پر دفینہ کے چند جواہرات اپنی ذمہ داری پر کاشتکار کے کنبے میں تقسیم کئے خانقاہ سینٹ بارتھولومیو کے بھولے ہوئے خزانہ کی چیزوں کو پا کر یہ لوگ بہت خوش ہوئے اور جب اس کے دوسرے دن میں درانزو کے نوکر کو ساتھ لے کر رخصت ہوا تو وہ لوگ بڑی دیر تک ہمارا شکریہ ادا کرتے رہے۔

میں نے لکھا ہے کہ ہم نے واپسی کا سفر دوسرے دن صبح کے ناشتہ کے بعد شروع کیا تھا۔ اس میں یہ مصلحت تھی کہ اتنا قیمتی سامان لے کر رات کے اندھیرے میں سفر کرنا خطرناک ہوتا روانگی سے پہلے میں نے کچھ اسلحہ بھی ساتھ لے لئے لیکن خدا کا شکر ہے کہ سفر بخیر و خوبی ختم ہوا اور کوئی واقعہ ناخوشگوار پیش نہ آیا میں نے گارڈ یا باں سے اس فیصلہ کے مطابق جو پیشتر کونٹ آف مونٹی ڈورو کے ساتھ ہوا تھا۔ یہ بات کہہ

دی تھی کہ وہ سید عاشہر کے سب سے بڑے ساہوکار کی کوٹھی کی طرف چلے چنانچہ وہ سب خزانہ اس ساہوکا کی حفاظت میں اس کی تجوریوں میں بند کر دیا گیا۔

مگر جب شیو پہنچکر ایک بڑی رنجیدہ اور افسوسناک خبر اور سننے میں آئی معلوم ہوا کہ بدنصیب نورا نے شب گذشتہ کو حوالات میں اپنے بازو کی ایک رگ فصد لے چیرلی جس سے اتنا خون بہا کہ وہ صبح تک مرگیا معلوم ہوا کہ جب مجرم پہرہ دار نے حوالات کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ لاش گرم ہے اسی وقت ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ مگر اس نے بتایا کہ زندگی کا خاتمہ ہو چکا اور امداد لاحاصل ہے۔ اس طرح اس آدمی کی موت واقع ہوئی جسے قدرت نے کئی طرح کی ذہنی اور شخصی خوبیاں عطا کی تھیں جو اگر راہ صراط پر چلتا تو سوسائٹی کا زیور ثابت ہوتا مگر جس نے عہد شباب کی بری عادتوں سے اپنے آپ کو تباہ کر لیا اور وہ اخلاقی سہارا زائل ہو جانے کے بعد جو ہر انسان کو تحریص کے بس ہونے سے روکتا ہے جرم و گناہ کی زندگی بسر کرکے آخر کار اس بری حالت میں مرا اس نے اپنی زندگی کے آخری ایام اس قماباز کی طرح بسر کیے جو بڑے سے بڑا داؤ لگا کر اپنی کھوئی ہوئی دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جب وہ اس آخری کوشش میں ناکام رہا۔ تو عالم یاس میں اپنی جان پر کھیل کر مرگیا۔

اس واقعہ کے چند روز بعد کونٹ آف مونٹی ڈور و اور لیو نورا کی شادی دھوم دھام سے ہوئی شہر کے بیشتر عمائد اکابر کے علاوہ سینیئر کسیلی اس کی بی بی اور دو بیٹیاں اس تقریب پر موجود تھیں اس وقت میرا نوجوان یونانی دوست جتنا خوبصورت نظر آیا اور لیو نورا کے حسن نے جو تازگی اور دلفریبی حاصل کی اس کی تفصیل بیان کرنا لاحاصل ہے لیو نورا کے گھنے سیاہ بال دلھن کی نقاب کے نیچے کتنے خوشنما معلوم ہوتے تھے اور بے داغ سپید لباس اس کے بدن پر کتنا سجتا تھا۔ سن رسیدہ جج کو اتنی

۱۹۵۹ء

خوشی حاصل ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا وہ از سرِ نو جوان ہو گیا ہے اجینثیو کے مضافات میں ایک عالیشان کوٹھی ہر قسم کے سامان اور شیشہ آلات سے سجی ہوئی شادی شدہ جوڑے کی وقتی رہائش کے لئے کرایہ پر لے لی گئی کیونکہ کونٹ آف مونٹی ڈرو کا ارادہ جلد از جلد اس مقام پر جہاں اس کے اسلاف کا قلعہ واقع تھا مکان تعمیر کرانے کا تھا اس ذریعہ سے وہ اپنے مزارعین کے وسط میں رہ کر اس بے حساب مال و دولت سے جو اس کے ورثہ میں آئی ان لوگوں کی بہتری اور خوشحالی کے طریقے عمل میں لانا چاہتا تھا۔

جس وقت کونٹ اور کونٹس آف مونٹی ڈرو اس کوٹھی میں آباد ہو گئے جو اُن کی عارضی سکونت کیلئے مضافات اجینثیو میں کرایہ پر لی گئی تھی تو شہر اور گرد و نواح کے بڑے بڑے آدمی تھے وہ سب ان سے ملاقات کرنے آئے حتیٰ کہ وہ جج صاحب بھی جو تھوڑا عرصہ پیشتر فوجداری مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر ہوئے تھے تشریف لائے اس واقعہ سے جو اخلاقی سبق حاصل ہوا وہ محتاج بیان نہیں۔ اس کے معنی صاف لفظوں میں یہ تھے کہ کانسٹنٹائن کی زندگی پیشتر خواہ کیسے ہی حالات میں کیوں نہ بسر ہوئی ہو حال کی مشکلات نے اس کی سابقہ خطاؤں کی پوری تلافی کر دی تھی۔ اور شہر اجینثیو کے سر آوردہ اکابر یہ علاوہ اس نازنین کی خاطر جو کانسٹنٹائن کی بیاہتا بیگم تھی اس کے شوہر کی سابقہ خرد گیریوں کو نظر انداز کرنے پر آمادہ تھے پھر اس کے علاوہ لوگوں کی یہ آمد و رفت اس بات کا بھی ثبوت تھی کہ ہر شخص سفیر لیڈی کو بھی عزت و احترام کی نظروں سے دیکھتا ہے اس طرح جب شہر کے بڑے بڑے اور ... والے لوگوں نے ایک بار ملاقات کا سلسلہ شروع کر دیا تو باقی آدمی بھی جن کا اصول ہمیشہ کی تقلید کرنا ہوتا ہے کونٹ اور کونٹس سے ملاقات کرنے کے لئے آنے لگے اور عرصہ قلیل میں ہی وہ دونوں شہر کے برگزیدہ حلقہ میں ہر دلعزیز بن گئے کانسٹنٹائن کا نوکر جو پہلے پہلے نواب نوکر نہیں اس کے چھوٹے بھائی کی حیثیت رکھتا تھا اور خود

سینیبر پورڈ سی بھی انہی کے پاس رہتے تھے۔ گزارا کرنے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے کر ملازمت سے علیحدگی حاصل کر لی تھی گورنمنٹ نے ان کو معقول پنشن دینی منظور کی اور محترم جج صاحب نے اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی بقیہ زندگی عزیز بھتیجی اور اس کے شوہر کے پاس رہ کر ہی گزاریں گے۔ چنانچہ تھوڑی مدت بعد ایک ہفتہ میں نے کاسیوکا میں قیام کیا۔ اس کے بعد جلد واپس آنے کا وعدہ کرتے ہوئے عارضی طور پر رخصت لی۔ ابھی ابھی مسٹر لینوور اور ڈورجیسٹر کے برخلاف فوجداری کا جس مقدمہ کی سماعت ہو رہی تھی اس میں قریباً پندرہ روز کی مہلت باقی تھی اور کورٹ آف لوورنی کی تحریر کے مطابق اس مقدمہ پر حاضر عدالت ہونا پڑتا تھا پس میں نے کورٹ اور کورٹس آف ہونہی ڈورو اور سینیبر پورڈی سی سے رخصت مانگی اور جہاز پر سوار ہو کر سوٹیاوکٹیا روانہ ہوا

باب ۱۴۲

لینوور اور ڈورجیسٹر کا مقدمہ

میرا ارادہ پہلے روم اور انگلینڈ جانے کا تھا فلارنس جانے کی فی الحال کوئی خاص جلدی نہ تھی کیونکہ میری موجودگی صرف مقدمہ کے سلسلہ میں ہی درکار تھی خیر سوٹیاوکٹیا پہنچ کر میں نے سب سے پہلے ہوٹل والوں سے اپنے دوست مسٹر کلیگ مٹین اور مسٹر سالٹ کورٹ کے بارہ میں دریافت کیا۔ جن سے قریباً ایک ماہ پیشتر علیحدگی ہوئی تھی معلوم ہوا کہ وہ چند روز پہلے کسی طرف کو رخصت ہو گئے اور گو یہ بات صحیح طور پر معلوم نہ تھی کہ وہ کہاں گئے تاہم ہوٹل والوں نے خیال ظاہر کیا کہ ان کا ارادہ لنڈن کی طرف جانے کا تھا۔ اس سے میں نے اندازہ کیا کہ غالباً مستقبل قریب میں پھر ان کا شرف نیاز حاصل ہوگا۔ میں نے صرف چند گھنٹے سوٹیاوکٹیا میں قیام کیا

کیونکہ اس جگہ میرا کام اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ جج صاحب کی ہدایت کے مطابق ان کی کوٹھی سامان اور گاڑی بکوا کر ان کے نوکروں کو جواب دوں۔ اس کوٹھی میں مقیم تھے اجیشیو بھیجوں میں نے کوٹھی اور سامان کی فروخت کے بارہ میں ضروری انتظام شہر کے ایک معتبر ایجنٹ کے سپرد کیا اور نوکروں کی روانگی کا بندوبست کر کے روانہ ہو گیا۔

واپس شہر میں پہنچا تو گہری شام ہو گئی تھی اس جگہ جو کام مجھے کرنے تھے ان کو ناچار دوسرے دن پر ملتوی کرنا پڑا۔ اگلے روز سب سے پہلے میں قصر ڈولی میں گیا جہاں کونٹ والمیکو نٹ، لیڈی انٹونیا اور ڈیوک لینو سے ملاقات ہوئی۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ وہ سب مجھے تپاک کے ساتھ ملے بلکہ فرانسسکو ریڈیپو نے تو مجھے پاکر علیحدگی میں مسکراتے ہوئے بیان کیا کہ جان سے پیاری انٹونیا سے میری شادی کل ہونے والی ہے اس لئے آپ عین موقعہ پر تشریف لائے ہیں میں نے اپنے دوستوں سے وہ سارے واقعات بیان کئے جو اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں پیش آئے تھے جو میرے شہر روما سے رخصت ہونے کے بعد گذرا تھا میں نے سوچا کہ اب اپنے دوست کانسٹنٹائن کے معاملات کو چھپانے کی کوئی خاص مصلحت باقی نہیں رہی کیونکہ وہ ساری باتیں نہ صرف افواہوں کے ذریعہ سے بلکہ اخبارات کی وساطت سے بھی ہر جگہ مشہور ہو چکی تھیں۔ مگر ان واقعات سے میرے تعلق کا حال بہت کم لوگوں کو معلوم تھا۔ خیر اب میرے عزیز دوستوں کو میری زبانی سارے حالات سنکر بڑا تعجب ہوا وہ میرے بیان کو گہری دلچسپی کے ساتھ سنتے رہے اور خاتمہ پر کونٹ آف ڈوولی نے مسکراتے ہوئے کہا "میرے عزیز ولمٹ جب کبھی آپ نے کسی معاملہ میں حصہ لیا تو گو وہ معاملہ ابتدا میں کتنا ہی ہیبتناک اور تاریک کیوں نہ ہو آپ کی موجودگی نے انجام کار اس کو نیک خاتمہ پر پہنچا دیا"

میرے لئے یہ سمجھنا دشوار نہ تھا کہ کونٹ کے لفظوں کا اشارہ اس واقعہ کی طرف ہے۔ جو کونٹ کے اپنے خاندان میں پیش آیا تھا یعنی کس طرح میری وساطت سے

سٹنّن کے گھر میں پریشانی اور غمگینی کے بعد راحت اور خورمی کا دور ہوا میرے دل کو یہ جگر بھی خوشی حاصل ہوئی کہ میری ما کوششوں سے وہ سب غلط فہمیاں دور ہوئیں جو کسی زمانہ میں کونٹ کے خاندان میں تفرقہ پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی نظر آتی تھیں۔

جب اور اور باتیں ہو چکیں تو میں نے کونٹ آف ٹوولی سے درخواست کی کہ آپ سرکار شاہی سے میرے عزیز دوست کونٹ آف مونٹی ڈوریو کو معافی دلوانے کی کوشش کریں کیونکہ وہ ایک بار اپنا جہاز لے کر حکومت روما کی ایک بندرگاہ میں وارد ہوا تھا۔ چونکہ کسی ایسے جہاز کے برخلاف جس پر رومی جھنڈا لہراتا ہو۔ جہاز مذکور کی طرف سے کوئی جرم سرزد نہ ہوا تھا اس لئے کونٹ نے مجھے یقین دلایا کہ اس طرح کی معافی حاصل کرنا بہت دشوار نہ ہوگا میں سینیر لوپر ڈیسی کی طرف سے حکومت روما کے وزیر انصاف کے نام ایک معرفی خط لایا تھا۔ وہ خط پیش کرتے ہوئے میں کونٹ سے درخواست کی کہ آپ وزیر مذکور سے میری ملاقات کا انتظام کرا دیں بعد ازاں جب وزیر موصوف سے ملنے کا اتفاق ہوا تو وہ بڑے اخلاق کے ساتھ پیش آیا اور اُس نے وزیر اعظم سے کہہ کر کانسٹنٹائن کے لئے معافی دلوانے کا پختہ وعدہ کیا۔ بعد ازاں میں کونٹ کے ہمراہ کارڈینل گریونیا سے ملنے گیا۔ انہوں نے بھی میرا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

اس کے دوسرے دن ایولینو اور انٹونیا کی شادی کی رسم ادا ہوئی کیا ناظرین کو یاد ہے کن لفظوں میں میں نے لیڈی انٹونیا کے حسن کی تعریف کی تھی؟ اگر وہ الفاظ اب آپ کو یاد نہ رہے ہوں تو میں درخواست کرتا ہوں کہ اس قصہ کے باب ۴۰ کی آخری چند سطور کا ملاحظہ از سر نو کر لیجئے فی الحال میں اسی قدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ شادی کے موقعہ پر لیپ فورا کی طرح انٹونیا کا حسن بھی دہ چند ہو کر چمکا اور دلی مسرت نے فرانسسکو ایولینو کو اتنا شکیل دہ جیہہ بنا دیا کہ میں حیران ہو کر سوچتا تھا۔ کیا یہ وہی غمزدہ صورت ہے جسے پہلی بار میں نے تصویر کشی کے کمرہ میں دیکھا تھا؟ شادی کی رسم موصوم دھام

کے ساتھ ادا ہوئی اس موقعہ پر شہر روما کے معززین شریک ہوئے کارڈینل گریونیا نے خود رسم شادی ادا کی اور گرجا کے سامنے خلقت کا بے شمار ہجوم تھا۔ اس لئے کونٹ اوف کونٹس آف اپولینو کو باہر آتا دیکھ کر مسرت کے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔ بعدازاں قصر ٹوولی میں دعوت شادی کا اہتمام ہوا اور میں خود ستائی کرتا ہوا محض اسقدر لکھ دینا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ میری خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔

اس واقعہ خوشگوار کے چند روز بعد کونٹ آف ٹوولی نے ایک سربمہر لفافہ مجھ کو دیا جس میں کانسٹنٹائن دراز دکتا اس حال کونٹ آف مونیٹی ڈورہ کے کل جرموں کی خطا پوشی کی گئی جو اس نے حکومت روما کے قوانین کے خلاف کئے خصوصیت کے ساتھ جرم قزاقی کی تمام معافی مندرج تھی۔ میں نے کونٹ کا اس کوشش کیلئے جو اس نے اس معاملہ میں کی تھی دلی شکریہ ادا کیا اور اپنے دوستوں سے رخصت کی اجازت لے کر سفری گاڑی کے ذریعہ سے فلارنس روانہ ہوا جسوقت میں رستہ میں اس خانقاہ کے پاس سے گذرا جس کے قریب انٹونیا مجھ کو ملی تھی تو اس خاتون کے فرار کے وقت سے لیکر بعد کے کل حالات کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اس وقت مجھ کو یہ سوچکر بڑی مسرت ہوئی کہ میری کوشش کے ذریعہ سے مدت کے بچھڑے ہوئے عاشق و معشوق آپس میں مل گئے خیال آیا کہ گذشتہ پندرہ روز کے عرصہ میں مجھے دو شادیوں میں حصہ لینے کا موقعہ ملا ہے اور وہ خود میری ہی کوششوں کا نتیجہ ہیں چند ماہ کے اندر میری اپنی امیدواری کا عرصہ قریب الختم تھا اس وقت مجھ کو ایسیلیز ہال میں جاکر اپنی قسمت کا فیصلہ سننا ہوگا۔ خیال کے آتے ہی میرا دل اسقدر زور سے دھک دھک کرنے لگا کہ خدا معلوم میری واپسی کا نتیجہ شادی کی صورت اختیار کرے یا نا امیدی کی۔ اگر پہلی صورت پیش آئی تو میرے برابر خوش نصیب آدمی اس دنیا میں کون ہوگا۔ اور دوسری صورت میں مجھ سے زیادہ بدنصیب... لیکن بحیثیت مجموعی میں اس بارہ میں ناامید اور مایوس نہ تھا میری زندگی کا صرف ایک واقعہ ایسا تھا جس کو یاد کرکے دل پریشان

ہونے لگتا تھا یعنی عہدِ شباب … بلکہ یوں کہنا چاہیئے لڑکپن کے اُس ناجائز عشق کا واقعہ جو ذرا سی حماقت بدنصیب لیڈی کیلینتھ سے ہُوا تھا۔ گو اُس میں بھی۔ جیسا ناظرین سے پوشیدہ نہیں تحریک میری نہیں بلکہ اس خاتون کی تھی۔ عام حالات میں سر سینتھیو ہیسلٹین کے اس واقعہ سے خوشگوار سے واقف ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔ مگر مسٹر لبنوور کی شیطنت سے کوئی بات بعید بھی نہ تھی ہر قسم کے وعدوں کے باوجود عین ممکن تھا کہ وہ اس واقعہ کا حال کینہ توزی سے سر سینتھیو کے کانوں تک پہنچا دے جب یہ خیال آتا تو دل بے اختیار سینہ میں ڈوب جاتا۔ لیکن پھر یہ سوچکر اطمینان بھی ہونے لگتا کہ میں نے جو خیانت شدہ سر سینتھیو کی سر انجام دی ہیں کیا وہ میری زندگی کے اُس ایک بدنما داغ کو دھونے کے لیے کافی نہیں؟ جس سعی و استقلال سے میں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر سر سینتھیو ہیسلٹین اور اُن کے رشتہ داروں کو پہلے ڈاکوؤں کے چنگل سے چھڑایا۔ اور بعد ازاں لیگ ہورن میں متعدد مصیبت ہوتے ہوتے بچایا اگر اس کی کوئی قدر و قیمت ممکن تھی۔ تو یقینی طور پر میرے اس ایک گناہ کی آلودگی بآسانی ان واقعات سے دھل سکتی تھی۔

گاڑی چراغ جلے فلارنس کی حدود میں داخل ہوئی اس جگہ پہنچکر میں نے سب سے پہلے لبنوور اور ڈیڈر جیسٹر کے مقدمہ کے بارہ میں حالات دریافت کئے معلوم ہوا اس کی سماعت چند یوم تک شروع ہوگی مجھ کو یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ میں عین وقت پر آگیا میں نے ایک ہوٹل میں قیام کیا کیونکہ گو کونٹ آف لوورنو نے اپنے خط میں تاکیداً لکھا تھا۔ کہ آپ سیدھے میرے مکان پر آئیں تاہم اول تو براہ راست کسی کے گھر جانا معیوب ٹھہراتی اور بے کسی کو تکلیف دینا اور بھی نا واجب معلوم ہُوا خیر دوسرے دن صبح کے ناشتہ سے فارغ ہوکر میں اس عالیشان محل کی طرف روانہ ہوا جس میں کونٹ آف لوورنو اور اُن کی خوبصورت بیگم رہا کرتے تھے اُنہوں نے

میرا بڑا پرتپاک خیر مقدم کیا لیکن اس بات سے قدرے ناراض بھی ہوئے کہ کیوں میں براہ راست ان کے مکان پر نہ گیا۔ خیر اسی وقت ایک نوکر کو اسباب لانے ہوٹل میں بھیجا گیا۔ اور انہوں نے وہیں مجھ کو ٹھیرا لیا۔ معلوم ہوا کونٹس کے والدین لارڈ اور لیڈی رنگ ولڈ چند ہفتے پیشتر انگلستان روانہ ہو گئے ہیں بعد ازاں میں نے کونٹ کے بڑے بھائی مارکوئیس آف کاساوز کے بارہ میں دریافت کیا تو فرمایا کہ گرینڈ ڈیوک کی عنایت سے مارکوئیس اب پھر وائنا کے دربار میں عہدہ سفارت پر مامور ہیں۔

کونٹ اور کونٹس آف لوورنو کے روبرو بھی مجھ کو سارے حالات بیان کرنے پڑے۔ جو پیشتر میں نے روما میں اپنے دوستوں کے آگے بیان کئے تھے۔ میری درخواست پر کونٹ فوراً اس بات پر آمادہ ہو گیا کہ کانسٹنٹائن کے لئے حکومت ٹسکنی سے ایسا ہی معافی نامہ حاصل کیا جائے جیسا حکومت روما سے حاصل ہوا تھا۔ علاوہ بریں اسی روز اس نے ایک ضروری خط اپنے بھائی مارکوئیس کے نام وائینا کے پتہ پر لکھا جس میں کونٹ آف مونٹی ڈورو کے سارے حالات بیان کئے اور درخواست کی کہ گورنمنٹ آسٹریا سے بھی ایک ایسا ہی معافی نامہ طلب کیا جائے۔ اس جگہ میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جہاز نائی رول کا واقعہ عام طور پر کسی کو معلوم نہ ہوا تھا۔ سب لوگ یہی سمجھے ہوئے تھے کہ اس کو کھلے سمندر میں کوئی حادثہ پیش آیا اور وہ غرقاب ہوا اس طرح جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے کوئی بات وزارت آسٹریا کو کونٹ آف مونٹی ڈورو کے برخلاف متعصب بنانے والی نہ تھی۔

اب میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش شروع کی چیلخانہ میں لیونورا کا کیا حال ہے اس مطلب کے لئے کونٹ آف لوورنو نے اس چیلخانہ کے گورنر سے جس میں بدنصیب کبرا اور مسٹر ڈورچیسٹر زیر حراست تھے۔ میرا تعارف کرایا معلوم ہوا انکو جدا جدا کوٹھڑیوں میں رکھا گیا ہے کیونکہ لیونورا کو ڈورچیسٹر کے برخلاف اس وجہ سے

بے حد غصہ تھا کہ کیوں اس نے بزدلی سے بنگ ڈارن میں ہر ایک بات کا اقبال کر لیا۔ معلوم ہوا ڈورجیسٹر کی حالت سخت نازک ہے اور اس کی ہمت بالکل جواب دے گئی ہے البتہ لیونڈر کی اکڑ فوں میں ابھی تک ذرا فرق نہیں آیا۔ اپنے زمانہ حراست میں ڈینوور نے متعدد خطوط مختلف مقامات کو لکھے تھے ان کا مضمون تو معلوم نہ ہو سکا البتہ ان کے نام کے پتے جیل کے رجسٹر میں درج تھے ان کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایک خط ارل آف ایکلسٹن کے نام اور ایک سر میتھیو سیلیمین مسز لینیو اور مس ایبل بلنگ کے نام لکھا گیا تھا۔ ارل آف ایکلسٹن کے خط پر لندن کا پتہ درج تھا اور بیرونٹ اور خاتونوں کے خطوں پر یہ پتے نہیں ہال کا۔ افسران جیل خانہ نے ان خطوں کو کھولے بغیر اس لئے روانگی کی اجازت دیدی کہ گو لیونڈر پر سنگین الزام عاید تھا تاہم جب تک وہ مجرم ثابت نہ ہو اس کو اصطلاحاً بے گناہ ہی سمجھا جاتا تھا۔ ان پتوں کو دیکھ کر یہ اندیشہ بے اختیار میرے دل میں پیدا ہوا کہ میرے نام نہاد ماموں نے لیڈی کیتھرائن سے میرے تعلق کا قصہ ضرور بیرونٹ اور خاتونوں کے کانوں تک پہنچا دیا ہوگا۔ صرف ایک امید اب دل میں باقی تھی اور وہ یہ کہ ممکن ہے اس نے بیرونٹ سے کسی طرح کی مدد مانگی ہو اور چونکہ آدمی طبعاً مکار تھا اس لئے ممکن تھا اس نے کوئی اس طرح کی خبر درج کرنے سے گریز کیا ہو جو ناخوشگوار اثرات پیدا کرنے والی اور اس کی آئندہ تنزلی کی دلیل تھی تاہم یہ ایک مبہم سی امید تھی۔

آخر کار وہ دن آگیا جب مقدمہ کی سماعت شروع ہونی تھی اور میں اسکی کارروائی سننے کورٹ آف اولڈ بیلی کے [illegible] عدالت میں گیا۔ کچہری کا کمرہ خلقت کے ہجوم سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ چونکہ اس مقدمہ کے ذریعہ سے [illegible] کی خوفناک جنایت کی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ ہوتی تھی اس لئے سب لوگ اس میں خاص دلچسپی لیتے تھے جس چبوترے پر عدالت کی نشست تھی اس کے [illegible] قریب ایک [illegible] سے [illegible]

پڑھیں اور کونٹ پاس ہی پاس بیٹھ گئے اور جب اس کے بعد کسی نہ کسی طریقہ پر یہ خبر لوگوں میں مشہور ہوئی کہ یہی وہ نوجوان انگریز ہے جس نے کونٹ آف لیور فو کو مدد دے کر گرفتار کروایا اور مہربانی کر کے فنڈ اور اس کی خوفناک جماعت کو منتشر کرایا تھا تو ہر شخص کی آنکھیں بے اختیار میری طرف اُٹھنے لگیں۔

عدالت کا اجلاس شروع ہوتے ہی ایک بغلی دروازہ کھلا اور پولیس کی ایک جماعت دونوں ملزموں کو زیر حراست اندر لائی۔ ڈورسیٹر کی صورت تو بالکل پہچانی نہ جاتی تھی اس کا چہرہ بالکیسر جواب دے گیا پیٹھ کبڑی ہو گئی اور جب کبھی اس کی نظر اپنے ساتھی کی طرف جاتی تو اس کا بدن زور زور سے کانپنے لگتا تھا۔ لیور فو کی حالت میں گو چہرہ کی زردی نمایاں تھی تاہم اس کی آنکھوں کی چمک پھرت اب بھی استقلال کی مظہر تھی دونوں ملزم کٹہرہ میں کھڑے کر دیئے گئے اور سپاہی ان کی پشت پر کھڑے ہو گئے۔

ڈورسیٹر نے ایک گھومتی ہوئی نظر کمرہ عدالت میں ڈالی ایک لحظہ کے لئے مجھ سے اس کی چار آنکھیں ہوئیں لیکن فوراً ہی گردن جھک گئی البتہ لیور فو کی حالت اس سے مختلف تھی جس وقت اس نے میری طرف دیکھا تو اس کے ہیبت ناک چہرہ پر غصہ اور جوش کے آثار نمودار ہوئے اور جب میں نے اپنی آنکھیں دوسری طرف پھیر لیں تو اس نے اس طرح خلقت کے ہجوم ممبران جیوری بیرسٹروں اور عدالت کی طرف دیکھا گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ مجھے تم میں سے کسی کی ذرا بھی پرواہ نہیں میں نے اس خیال سے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا تھا کہ ایک تو اس بدنصیب کے زوال پر اظہار مسرت کرنا کم ظرفی کی دلیل ہوتا دوسرے میں نہ چاہتا تھا کہ وہ کمبخت یہ سمجھے [illegible] گھورتی ہوئی نظروں سے مرعوب یا مغلوب ہو گیا ہے اس کے تھوڑی دیر بعد جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حسب سابق [illegible]

نکال کر ہاتھ میں لے چکا تھا۔ اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ وہ عدالت کی کارروائی کی یادداشت ساتھ ساتھ لکھتے جانا چاہتا ہے میں یہ سوچ کر حیران تھا۔ کہ یہ کارروائی اس کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے جبکہ اس کے برخلاف مقدمہ اتنا صریح و صاف ہے لیکن پھر خیال آیا کہ غالباً وہ اس ذریعہ سے اپنے استقلال کا ثبوت دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

غرض سررشتہ دار نے مسل پیش کی اور الزامات پڑھ کر سنائے۔ پہلا الزام دونوں قیدیوں کے برخلاف یہ تھا کہ انہوں نے مختلف اوقات میں مارکو اوبرٹی کی جماعت سے خط و کتابت کی دوسرا الزام صرف ڈورچیسٹر کے برخلاف یہ تھا۔ کہ وہ اپنے اقبالی بیان کے مطابق ایک زمانہ میں ڈاکوؤں سے براہ راست تعلق رکھتا تھا اور اس نے کوہستان ایپی نائن میں صرف اس لئے سکونت اختیار کی تھی۔ کہ بھولے بھٹکے مسافروں کو ڈاکوؤں کے برج سے دور رہنے کے بہانہ سے اُن کے دام میں پھنسانے کی کوشش کرتا رہے لینوور کے برخلاف ایک الزام یہ تھا۔ کہ اس نے رشوت دیکر یا دینے کا وعدہ کر کے مارکو اوبرٹی اور اس کی جماعت کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ایک انگریز خاندان کے افراد کو جن کے پاس حکومت لشکنی کے پروانہ جات راہداری موجود تھے جو ریاست ہائے لشکنی کی حدود سے گذر رہے تھے اور قوانین لشکنی کے زیر حفاظت تھے گرفتار کر کے قید کر لیا جائے عام الزام دونوں ملزموں کے برخلاف یہ بھی تھا۔ کہ انہوں نے اسی انگریزی خاندان کے افراد کو یونان کے بحری قزاقوں کے حوالہ کرنے کی کوشش کی اور اس مقصد کے لئے مختلف ذریعے تلاش کئے لینوور پر ایک خاص الزام اور تھا یعنی یہ کہ وہ بحری قزاقوں کے اس جہاز پر اپنی مرضی سے سوار ہوا اور اس وقت بھی اس جہاز پر موجود تھا۔ جب وہ حکومت لشکنی کی حدود میں لنگر انداز ہوا چونکہ یہ جرم قزاقی کی حد میں آتا تھا اس لئے باقی الزامات کے علاوہ لینوور پر قزاقی کا الزام بھی عائد ہوا تھا۔ ... حوالہ دیا گیا۔ جو ہر دو ملزموں کے برخلاف عائد کئے گئے تھے ...

صورت میں جو سزا ان کو دی جا سکتی تھی وہ بھی بیان کی از روئے قانون جج صاحب کو اس بات کا اختیار حاصل تھا کہ وہ اپنی قوت تمیز سے مدد لے کر ملزموں کو موت تک کی سزا دے سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ لیونورا اور ڈورجیسٹر دونوں کو [illegible] جس قدر ممکن سخت ہونے والی تھی اس میں یہ بہت ممکن تھا کہ کسی ایک کو یا دونوں کو سزائے موت دے دی جائے!

جس وقت سررشتہ دار یہ سب باتیں پڑھ کر سنا رہا تھا تو ڈورجیسٹر کے منہ پر ہوائیاں سی چھوٹنے لگیں اور یہ حالت اس کی ہو گئی کہ ضعف جانی سے لڑکھڑا کر وہ ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر لیونورا نے غصہ نفرت اور حقارت کی قہر آلود نظر اپنے ساتھی پر ڈالی بلکہ ایک بار تو ایسا معلوم ہوا کہ وہ بدنصیب ڈورجیسٹر پر حملہ کر کے اس کو جان سے مار دینا چاہتی ہے۔ یہ حالت دیکھ کر پولیس کا ایک سپاہی دونوں قیدیوں کے بیچ میں کھڑا ہو گیا تاکہ ایسا نہ ہو لیونورا جس کے سر پر موت کی تلوار لٹک رہی تھی غصہ اور جوش سے اندھا ہو کر اپنے ساتھی ملزم کا خون کر دے۔

الزامات کی فہرست پڑھی جا چکی تو جج صاحب نے مختلف سوالات پوچھنے شروع کئے۔ سب سے پہلے انہوں نے ڈورجیسٹر کو مخاطب کیا اور گو عام قاعدہ یہ ہے کہ ملزم کو عدالت کے ہر ایک سوال کا جواب کھڑے ہو کر دینا پڑتا ہے تاہم بدنصیب ڈورجیسٹر کی حالت زار دیکھ کر عدالت نے خاص رعایت کے طور پر اس کو بیٹھے بیٹھے جوابات دینے کی اجازت دیدی۔

"ملزم ڈورجیسٹر" جج صاحب نے کہا "کیا تم اس اقبالی بیان کو جو تم نے لیگ ہارن میں پولیس کے روبرو دیا تھا واپس لینا چاہتے ہو یا اس کی تصدیق کرتے ہو؟"

"یور ایکسلنسی میں اپنے بیان کے ہر ایک لفظ کی تصدیق کرتا ہوں" ڈورجیسٹر نے کانپتی ہوئی آواز سے جواب دیا "ایسا کرتے ہوئے میں اپنے آپ کو عدالت کے رحم پر چھوڑتا ہوں اور اگر فاضل عدالت مجھ بدنصیب کی حالت پر رحم کھا کر جان بخشی کر دے

تو میں کوشش کروں گا ... ؟"

"ان سب باتوں کا فیصلہ اپنے وقت پر ہوتا رہے گا" جج صاحب نے بے صبری کا اشارہ کرکے کہا "فی الحال امر دریافت طلب یہ ہے کہ کیا تم کسی زمانہ میں مارکو اوبرٹی اور اس کی جماعت سے تعلق رکھتے تھے"؟

"جی میں پیشتر اس کا اقرار کر چکا ہوں اور اب پھر کرتا ہوں" ڈور چیسٹر نے جس کی آواز دہشت اور پریشانی کی وجہ سے تھرائی ہوئی تھی جواب دیا۔

"اور کیا یہ صحیح ہے" جج صاحب نے پوچھا "کہ تمہارے ساتھی لیبوور نے تم کو اس بات کے لئے اکسایا تھا کہ ایک معزز انگریز خاندان کے افراد کو ڈاکوؤں کے جہاز پر پہنچا کر تباہ کرانے کا ذریعہ بنو؟"

"حضور یہ بالکل صحیح ہے" ڈور چیسٹر نے تسلیم کیا "میں نے لیگ ہارن میں اپنا جو بیان لکھوایا تھا۔ اس کا ہر ایک لفظ صحیح ہے۔"

اس جگہ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ عدالت سے ڈور چیسٹر کی یہ باتیں اطالوی زبان میں ہوئی تھیں کیونکہ ڈور چیسٹر اس زبان سے پوری طرح واقف تھا لیکن جب اس کے بعد لیبوور کی باری آئی تو ایک ترجمان کی خدمات حاصل کی گئیں جو فرانسیسی زبان میں لیبوور سے ہر ایک بات پوچھتا اور عدالت کے روبرو بیان کرتا جاتا تھا۔ اس شخص نے سب سے پہلے ڈور چیسٹر کے بیان کا خلاصہ لیبوور کو سنایا اور اس وقت شیطان سیرت کبڑے نے جن قہر آلود نظروں سے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا الفاظ میں طاقت نہیں کہ اس کو واضح کر سکیں۔

اتنے میں جج صاحب نے ترجمان کی وساطت سے کہا "تم نے اپنے ساتھی ملزم کا بیان سن لیا۔ کیا تم گواہوں کو طلب کرنے سے پیشتر اپنے طور پر کوئی بیان دینا چاہتے ہو؟"

جواب میں لینوور نے حقارت سے منہ پھیر لیا اس پر جج صاحب نے حکم صادر کیا کہ مقدمہ کی کارروائی معمولی طریقہ پر جاری رکھی جائے۔

سب سے پہلے میری شہادت ہوئی مجھ کو گواہوں کے کٹہرہ میں داخل ہونے کے لئے مجبور نہ کیا گیا بلکہ عدالت نے جب دیکھا کہ میں گرینڈ ڈیوک کے بھتیجے کونٹ آف لوورنو کا دوست ہوں تو مجھ سے جہاں تک ممکن تھا رعایت کا سلوک کیا۔ میں نے لینوور کی طرف قصداً نظر نہ ڈالی کیونکہ جیسا میں نے پیشتر لکھا تھا میری نظروں میں اس کے زوال پر خوش ہونا از حد کمینہ حرکت تھی اس کے ساتھ ہی مجھ کو ایک ناخوشگوار فرض ادا کرنا تھا اور میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس کو بے لاگ طریقہ پر ادا کروں گا۔ مجھ سے ترجمان کی معرفت پوچھا گیا کہ آپ کو مارکو اوبرٹی اور اسکی جماعت کے لینوور سے تعلقات کے کس قدر حالات معلوم ہیں؟ جواب میں میں نے وہ ساری تفصیلات بیان کیں جو ناظرین کو معلوم ہیں یعنی کس طرح چند ماہ پیشتر مجھ کو لیپ توجہ میں مسٹر لینوور کی بیماری کا حال معلوم ہوا۔ کس طرح اس کی پاکٹ بک دیکھنے کا موقعہ ملا۔ کیونکر اس سازش کا حال جانا گیا جو سر منتھیو ہیسلٹین اور خاتون کے برخلاف کی گئی تھی اور کس طرح وہ ہنڈی پاکٹ بک میں رکھی ہوئی ملی جو مارکو اوبرٹی کو اس کی خدمات کے صلہ میں زر نقد کے عوض روانہ کی جانی تھی اس سلسلہ میں یہ بھی میں نے بتایا کہ میں نے اپنے آپ کو لینوور کا کارکن ظاہر کر کے ڈاکوؤں کے برج تک رسائی حاصل کی اور سر منتھیو ہیسلٹین اور ان کے رشتہ داروں کو بچایا میں جب اس قدر بیان دینے کے بعد بیٹھ گیا تو کونٹ آف لوورنو اٹھا اور اس نے میرے بیان کے بیشتر حصہ کی تصدیق کی اس دوران میں ایک دفعہ میری نظر لینوور کی طرف گئی تو میں نے دیکھا اس کا چہرہ لٹھے کی چادر کی طرح سپید تھا اور آنکھوں سے غصہ اور جوش کے شعلے نکل رہے تھے۔ تاہم وہ چپ رہا اور اس نے کوئی لفظ منہ سے نہ نکالا۔

بعد ازاں لیگ ہارن کے ایک افسر پولیس کی شہادت ہوئی جس نے دونو ملزموں

کی گرفتاری کا حال بیان کر کے ڈورچیسٹر کے اقبالی بیان کی تصدیق کی۔ خفیہ حرفوں میں لکھی ہوئی چٹھی بھی عدالت میں پیش کی گئی۔ اور ڈورچیسٹر نے وہ طریقہ عدالت کو سمجھایا جس سے اس چٹھی کا مضمون پڑھا اور سمجھا جا سکتا تھا چنانچہ وہ مضمون سررشتہ دار عدالت نے صاف لفظوں میں پڑھ کر سنایا۔

اتنے میں جج صاحب نے ڈورچیسٹر سے پوچھا کہ ملزم لینیو ور نے کس مطلب کے لئے مسز ہیجیو ہیسلٹین اور خاندان کو ڈاکوؤں کے جہاز پہنچانے کی سازش کی تھی؟ لیکن چونکہ اس موقعہ پر کونٹ آف لوور نے کھڑے ہو کر یہ اعتراض کیا کہ خاندان ہیسلٹین کے معاملات اس مقدمہ کے سلسلہ میں زیر بحث نہ آنے چاہئیں اس لئے جج صاحب نے سوال پر زور دینے کی حاجت نہ سمجھی ڈورچیسٹر کی طرف سے کوئی وکیل پیروی کرنے والا موجود نہ تھا۔ اور چونکہ وہ اپنے جرم سے اقراری تھا اس لئے کسی وکیل کی حاجت نہ تھی البتہ لینیو ور کی طرف سے ایک بیرسٹر بحث کرنے کے لئے اٹھا۔

اس شخص نے ایک لمبی تقریر ملزم کی صفائی میں کرنی شروع کی لیکن میں اس جگہ اس کا ضروری خلاصہ قلمبند کرنا ہی کافی سمجھتا ہوں اس تقریر کے دوران میں اس نے کہا کہ ڈورچیسٹر کا اقبالی بیان پڑھ لینے کے بعد میں نے شروع میں ہی یہ بات سوچ لی تھی کہ استغاثہ کی طرف سے جو شہادتیں میرے مؤکل کے برخلاف پیش ہونگی ان کی تردید غیر ممکن ہے۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے کسی گواہ پر جرح کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی بلکہ میں نے ملزم لینیو ور کو بھی سمجھا دیا تھا کہ وہ اس معاملہ کا سیاہ و سپید میرے ہاتھ میں دیکر آپ بالکل خاموش رہے اور اراکین جیوری کو مخاطب کرتے ہوئے وکیل نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا کہ مجھے اس سے انکار نہیں کہ استغاثہ کی شہادتوں سے دو باتیں پوری طرح ثابت کر دی ہیں۔ ایک یہ کہ لینیو ور نے مسز ہیجیو ہیسلٹین اور اس کے رشتہ داروں کی گرفتاری اور عارضی حراست کے لئے مار کو اوبرٹی

کی مدد حاصل کرنے کی ترکیب سوچی اور بعد ازاں اس کوشش میں ناکام رہ کر پھر ایک بار ان لوگوں کو ڈاکوؤں کے ایک جہاز پر سوار کرا تا چاہا لیکن میں جس بات کی طرف آپ لوگوں کی توجہ خصوصیت سے دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ نوٹس صادر کرتے وقت ان باتوں کو ان کی اصلی روشنی میں دیکھا جائے میں مانتا ہوں کہ از روئے قانون جو شخص ڈاکوؤں یا قزاقوں سے کسی طرح کا تعلق رکھے یا ان سے خط و کتابت کرے وہ خود بھی ڈاکو اور قزاق سمجھا جاتا ہے کم از کم قانون اس کو اسی رنگت میں دیکھتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ از روئے اخلاق کیا یہ جرم اتنا ہی سنگین ہے جتنا رہزنی یا قزاقی کا؟ حقیقت یہ ہے کہ میرے موکل لیبوورٹ نہ تو کسی طرح کی لوٹ مار کے خیال سے مارکو اور برنی کی جماعت سے ساز باز کی تھی اور نہ بحری قزاقی میں حصہ لینے کی غرض سے قزاقوں کے جہاز سے تعلق پیدا کیا تھا میں یہ ماننے کے لئے ہر وقت تیار ہوں کہ اس کا مدعا بعض خانگی و نجی معاملات کے متعلق اس ذریعہ سے مسز میبل سیلیٹن پر دباؤ ڈالنا تھا اور میں اس بارہ میں اس کے طرز عمل کی مناسبت ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہیں چاہتا تاہم مجھ کو بلا تامل کہنا پڑتا ہے کہ ملزم کا جرم قانون کی نظروں میں کچھ ہی کیوں نہ ہو وہ درحقیقت اتنا سنگین نہیں ہے کہ وہ دفعہ اس پر عائد کی جائے جو ڈاکوؤں رہزنوں اور قزاقوں کی سزا دہی کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ لہٰذا میں عدالت سے رحم کی استدعا کرتے ہوئے اپنے موکل کی طرف سے فاضل اراکین جیوری سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر قانون کی انتہائی سزا جو اس جرم کے لئے مقرر ہے تجویز نہ کر سکے لمبے عرصہ کی قید کی سزا اس کو دیدی جائے تو بشریت اور انصاف کا تقاضا بوجہ احسن پورا ہو جائیگا۔

وکیل نے یہ تقریر اطالوی زبان میں کی تھی مگر کونٹ آف لوور نے اس کا خلاصہ مجھ سے بیان کر دیا اور یہ بھی کہا کہ حالات پیش آمدہ میں اس سے بہتر صفائی غیر ممکن تھی وکیل صاحب کے بیٹھ جانے پر میں نے لیبوورٹ کی طرف دیکھا اب اس کے

چہرہ کی سختی کسی قدر کم ہو گئی تھی اور اس کی آنکھوں میں امید کی چمک پائی جاتی تھی معلوم ہوتا تھا پیشتر اس کو بالکل معلوم نہ تھا کہ اس کے وکیل نے صفائی کا کونسا پہلو سوچا ہے پس جب اس نے ترجمان نے جو ملزموں کے بالکل پاس کھڑا تھا۔ اس تقریر کا ماحصل لینوور سے بیان کیا تو وہ پہلے کی نسبت پرامید نظر آنے لگا۔

وکیل صفائی کی تقریر کے بعد جج صاحب نے مقدمہ کا خلاصہ اراکین جیوری کے روبرو بیان کیا جیسا کہ معمول ہے انہوں نے وکیل صفائی کی فاضلانہ تقریر کی تعریف کی اور اپنی طرف سے کہا کہ عدالت اسے بے شک معقول تصور کرتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس میں درحقیقت وہ زور نہیں ہے جو فاضل وکیل نے اپنی فصاحت کے ذریعہ سے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

"مان لو" جج صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا کہ لینوور کا مدعا ڈاکوؤں سے مل کر لوٹ مار کرنا یا قزاقوں کے جہاز پر جا کر پرامن جہازوں کو روکنا نہ تھا۔ مگر اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اس نے ایک ایسے کام کے لئے جو قانون کی نظروں میں سراسر ناجائز تھا ڈاکوؤں اور رہزنوں کی مدد حاصل کی! کسی خاندان کے نجی معاملات میں دخل نہ دیتے ہوئے بھی یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ لینوور نے اس ذریعہ سے مسز تھیمبیہ سیلیٹن کو کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور کرنا چاہا۔ جسے وہ اپنی مرضی سے کرنا نہ چاہتے تھے۔ فرض کرلو وہ مسز تھیمبیہ سے زبردستی روپیہ وصول کرنا چاہتا تھا یا کسی دستاویز پر ان کے دستخط حاصل کرنا اس کو مطلوب تھا یا وہ انہیں کسی حق خاص سے دست بردار ہی پر مجبور کرنا چاہتا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کیا یہ باتیں لوٹ مار کے جرم سے مختلف یا کم سنگین ہیں؟ جیسا فاضل وکیل نے بیان کیا ہے اس معاملہ میں قانون اور اخلاق کا اختلاف نہیں بلکہ اتفاق ہے اور آپ لوگ (ممبران جیوری) اگر اس پہلو کو بھی مدنظر رکھیں تو معلوم ہوگا ملزم کا جرم کم سنگین نہیں پس آپ لوگوں کا فرض ہے کہ

سب سے پہلے اس سوال پر غور کریں کیا وہ الزامات پایہ ثبوت کو پہنچ گئے یا نہیں جو ملزم لینو ور پر عائد کئے گئے ہیں اور اس سے دوسرے درجہ پر یہ کہ کیا ایسا آدمی کسی رعایت کا مستحق سمجھا جا سکتا ہے؟ دوسرا ملزم ڈور حیسٹر اپنے جرم سے اقبالی ہے اور آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا فتوےٰ اس بیان کو مدنظر رکھ کر صادر کریں۔"

ممبران جیوری نے صرف چند لمحے آپس میں مشورہ کیا پھر اس جماعت کے لیڈر نے یہ تحریری فتوےٰ سررشتہ دار کے ہاتھ میں دیدیا۔ "ہماری رائے میں وہ جملہ الزامات جو ملزم لینو ور پر عائد کئے گئے تھے پایہ ثبوت کو پہنچ گئے ہیں لیکن یہ مانتے ہوئے بھی کہ وہ شدید سزا کا مستوجب ہے ہم چاہتے ہیں کہ ملزم کے وکیل کی درخواست کے مطابق اُس سے رحم کا سلوک کیا جائے دوسرا ملزم ڈور حیسٹر قصور وار ہے۔"

جب سررشتہ دار اس فتوےٰ کو پڑھ کر سنا چکا اور ترجمان نے اس کا خلاصہ ملزم لینو ور سے بیان کر دیا۔ تو تقریباً ایک لمحہ کے لئے گہری خاموشی کمرہ عدالت کے چاروں طرف پھیل گئی جج صاحب نے تھوڑی دیر مسل کے کاغذات کی ورق گردانی کی پھر ملزموں کو مخاطب کرکے ان الفاظ میں فیصلہ سنانا شروع کیا۔

"ملزم ڈور حیسٹر عدالت نے تمہارے اقبالی بیان اور اس پشیمانی کو مدنظر رکھ کر جس کا اظہار تمہاری طرف سے اب تک ہوا ہے نیز اُس امداد کا خیال کرکے جو تم نے دوسرے ملزم کے برخلاف شہادت دے کر اُس کے جرم کو پایہ ثبوت تک پہنچانے میں دی ہے تم کو اس جرم کی انتہائی سزا نہیں دی ۔۔۔ مگر اس کے ساتھ ہی تم نے جو افعال بد کوہستان اپنی ناسترہیں رہ کر اور ڈاکوؤں کے ساتھ مل کر کئے ہیں وہ چونکہ سخت سزا کے مستوجب ہیں اس لئے عدالت کا فیصلہ یہ ہے کہ تم کو شہر کے کسی آباد مقام پر دو گھنٹے تشہیر کرنے کے بعد باقیماندہ زندگی کے لئے کسی جزیرہ میں زیر حراست رکھا جائے۔"

اس فیصلہ کو سن کر بدنصیب آدمی کے منہ سے کراہٹ کی آواز نکلی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا پولیس کے سپاہی اس کو اسی حالت میں اٹھا کر باہر لے گئے آخر سب منصفوں کی وہ لہر جو اس واقعہ سے پیدا ہوئی تھی رفع ہوئی تو جج صاحب نے لینوور کے برخلاف فیصلہ سنایا۔

"تمہاری حالت میں اس عدالت نے جیوری کی سفارش رحم کو مد نظر رکھ کر وہ انتہائی سزا تجویز نہیں کی جس کے تم درحقیقت مستوجب تھے اس کے باوجود تمہارا جرم بے حد سنگین ہے اور اس کی سزا بھی سخت ہونی چاہیئے۔ نہ صرف تم نے ایک مرد ضعیف و کہن سال کو اپنی مطلب براری کے لئے رہزنوں اور قزاقوں کے جنگل میں لانے کی کوشش کی بلکہ دو بے بس اور بے خطا شریف زادیوں کو بھی قابل رحم نہ سمجھا پس عدالت کا فیصلہ یہ ہے کہ تم کو عرصہ بیس سال کے لئے کسی جیل خانہ یا قلعہ میں زیر حراست رکھا جائے تاکہ تم اس جگہ رہ کر اپنے افعال بد سے توبہ کر سکو۔"

فیصلہ سنائے جانے کے فوراً بعد ایک سپاہی نے لینوور کو بازو سے پکڑ لیا اور اس کو ملزموں کے کٹہرے سے باہر لے آیا۔ اسی طرح اس مقدمہ کا خاتمہ ہوا اگر میرے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ مجھے یہ سوچ کر دلی خوشی ہوئی کہ بدنصیب ملزموں کی سزائے موت نہیں دی گئی۔

چوبیسویں باب ختم ہوئی

جلد ۲۵

گردش آفاق

حیرت انگیز سوشل ناول

اس سلسلہ میں حسب ذیل پر ملاحظہ فرمائیے

فسانہ لندن (سلسلہ اول و دوم) تخت و پیشاور خونی نقاب وغیرہ

مصنف

جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس

مترجم

تیرتھ رام فیروزپوری

لال بہادر سس

۲ ۔ پارسنز روڈ ۔ نونکھا ۔ لاہور

عرف مسرور تی مطابع سٹیم پریس چھپہ اضلاع ... باہتمام ملک غلام محمد پرنٹر چھپا ۔ اور

بابو پیارے لال پبلشر نے شائع کیا

قواعد خریداری

۱- اس سلسلہ کی مستقل خریداری کی سالانہ قیمت [illegible] ہے جو خواہ بذریعہ منی آرڈر یا وی۔پی پیشگی آنی چاہیے۔ ماہ بماہ یا ششماہی کا کوئی حساب نہیں۔ جو اصحاب ہمارے سرکولیشن کے ناولوں کے بھی مستقل خریدار ہیں ان سے بطور رعایت صرف [illegible] سالانہ لیا جائیگا وصول شدہ روپیہ کسی حالت میں واپس نہ ہوگا۔

۲- خریداری کسی ایک جلد سے شروع ہو سکتی ہے۔ لیکن قیمت بہرحال ایک سال کی پیشگی وصول کی جائے گی۔ اور اس کے عوض بارہ ماہوار پرچے یا ان پرچوں کے مجموعے بھیجے جائیں گے۔

۳- سابقہ ادا کردہ قیمت کا حساب ختم ہونے پر اگر نئی قیمت کے آغاز سے پہلے خریدار کی طرف سے اطلاع موصول نہ ہو کہ وہ آئندہ اس سلسلہ کی خریداری جاری رکھنا نہیں چاہتے تو اس کو یہ نا قابل تردید سمجھ کر اگلا پرچہ مزید سالانہ قیمت کے لئے وی۔پی روانہ ضرور ہوگا۔ جس کا وصول نہ کرنا ہر ایک خریدار کا اخلاقی فرض سمجھا جائے گا۔

۴- ہر ایک پرچہ بالعموم مہینے کے وسط تک شائع ہو جاتا ہے اور تمام خریداروں کے نام باقاعدہ اور بڑی احتیاط سے روانہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے چند پرچے رستے میں ضائع ہو جائیں۔ لیکن اس صورت میں عدم رسیدگی کی اطلاع اسی مہینے کے اندر اندر آجانی چاہیے۔ بہترین صورت یہ ہے کہ مہینے کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے اگر اس وقت تک پرچہ وصول نہ ہو۔ تو ایک اطلاعی خط اس دفتر کے نام روانہ کر دیا جائے اس مہینے کے گزر جانے پر عدم رسیدگی کی شکایت قابل قبول نہ ہوگی۔ سوائے غیر ملکی خریداروں کے جو آئندہ ماہ کی پانچ تاریخ تک شکایت روانہ کر سکتے ہیں۔

باقی دیکھیے سرورق صفحہ ۳

جملہ حقوق بحق لالہ نرائن دت سہگل محفوظ ہیں

حیرت انگیز سوشل ناول

گردش آفاق

پچیسویں ۲۵ جلد

جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس کی زبردست تصنیف

جوزف ولمٹ

کا دلکش ترجمہ

تیرتھ رام فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ نظارہ پرستان۔ انصاف وغیرہ

لال برادرس

۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

ملاپ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ملک غلام محمد پرنٹر چھپا اور لالہ نرائن دت سہگل پبلشر نے شائع کیا

رینالڈس کے ناولونکا سلسلہ

خریداروں کے اصرار پر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ رینالڈس کے ناولوں کا سلسلہ جو گردش آفاق سے شروع ہوا تھا مستقل طور پہ جاری رکھا جائے۔ موجودہ ناول گردش آفاق کی مقبولیت نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہندوستان میں رینالڈس پرستوں کی جماعت ابھی ندرد وں پہ ہے۔ آئے دن اس قسم کے استفسا موصول ہوتے ہیں کہ آئندہ اس سلسلہ میں اور کون کون سے ناول شایع ہوں گے۔ اس عام قدردانی کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کیا گیا ہے کہ رینالڈس کے جسقدر ناول قابل ترجمہ باقی ہیں ان سب کے یکے بعد دیگرے موجودہ سلسلہ کے فاضل مترجم منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری سے ترجمہ کرا کے مسلسل شایع کیا جائے۔ چنانچہ عنقریب اس سلسلہ کے بے نظیر ناول

غرور حسن اور **محلات شاہی کے اسرار**

عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب صورت میں مسلسل شایع ہوں گے اور ان کے بعد اس مصنف کے باقی ناول بھی اسی طرح پیش ہوتے رہیں گے اس کے لئے بڑی ضرورت آپ کی ہمدردی و امداد کی ہے۔ خود مستقل خریداری قبول کیجئے اور دوستوں کو بھی آمادہ فرمایئے کیونکہ اسی طرح یہ کار عظیم پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے آپ کے لئے مستقل خریداری کا یہ نہایت نادر موقعہ ہے۔ ضرور اس علمی کوشش کی سرپرستی کیجئے۔ وہ وہ جواہر ریزے پیش کرنے کی تجویز ہے۔ کہ آپ گردش آفاق اور اس کے ہیرو جوزف ولمٹ کو یقیناً بھول جائیں گے *

گردش آفاق

دور رابع

پچیسویں جلد

باب ۱۴۲

قید خانہ

عدالت کی کارروائی سہ پہر کے تین بجے کے قریب ختم ہوئی تھی اس کے بعد چونکہ میرے دوست کونٹ آف بودرنو کو اپنے چچا گرینڈ ڈیوک کی خدمت میں حاضر ہونا تھا۔ اس لئے میں شہر فلارنس کے بازاروں کی سیر کرنے چلا میں اس روز کے واقعات پر غور کرتا ایک بازار سے گذر رہا تھا۔ کہ ناگاہ کسی نے پیچھے سے میرا نام لیکر آواز دی مڑکر دیکھا تو سالٹ کوٹ اور ڈامنی ایک لحظہ کے عرصہ میں وہ میرے پاس آ گئے اور باری باری میرا ہاتھ اس زور سے ہلایا کہ بازو درد کرنے لگا۔ بارے یہ عمل ختم ہوا تو ڈامنی نے اپنی نسوار کی ڈبیا نکالی اور مجھ کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگا "یہ سکاٹ لینڈ کے اصلی پہاڑی تنباکو کی سب سے بڑھیا نسوار ہے ایک چٹکی لے کر دیکھئے۔ مجھے ٹھیک یاد نہیں ہے۔ کہ آپ تنباکو کو اس صورت میں بھی استعمال کیا کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ ہاں اتنا معلوم ہے۔ کہ آپ پائپ خوب پیتے ہیں۔"

"ڈامنی کیا فضول کہتے ہو" سالٹ کوٹ نے کہا "پینے کا تو ذکر کیا۔ ہمارے دوست ولمٹ نے کبھی پائپ کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" مسٹر کلینک مینن نے جلدی سے تسلیم کیا۔ "لیکن میرا دوست ڈکن آف ل ہیڈ پائپ پیا کرتا تھا اس لئے میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ مسٹر ولمٹ بھی ضرور پیتے ہوں گے اور اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آ گیا۔ کہ ایک روز جب بیوہ گلن کمٹ مچھلی تلنے میں مشغول تھی تو اس نے مجھ سے کہا تھا..."

"کہیئے مسٹر ولمٹ سوٹیاوکشیا سے رخصت ہونے کے بعد آپ نے کہاں کہاں کی سیر کی؟" سالٹ کوٹ نے قطع کلام کرتے ہوئے پوچھا۔ "اب کس جگہ قیام ہے اور فلارنس میں کب تک ٹھیرنے کا ارادہ ہے؟" "ہم آج ہی قریباً ایک گھنٹہ گذرا اس شہر وارد ہوئے ہیں اور سیدھے لیگ ہارن سے اسجگہ آئے ہیں چنانچہ لنچ کھانے کے بعد جس میں مرغ کے دو چوزے گوشت کا ایک بہت بڑا سنبوسہ ٹارٹ اور کئی متفرق چیزیں شامل تھیں ہم نے سوچا چلو بازار کی سیر کر آئیں تاکہ شام کے کھانے کے لئے ذرا بھوک تیز ہو جائے۔"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کہا "لیکن اگر ہوٹل والوں [illegible] لئے کالپس کی ڈش تیار نہ کی تو میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ کل ہی سکاٹ لینڈ چلا جاؤں گا ایڈنبرگ پہنچکر میں یقیناً بیوہ گلن مکبٹ کے مکان پر ہی ٹھیرتا۔ مگر بدقسمتی سے وہ اب مر چکی ہے اور ہاں... اس سلسلہ میں یاد آگیا کہ ایک روز جب وہ گوشت پکا رہی تھی تو..."

"مسٹر ولمٹ شام کا کھانا آپ ہمارے ساتھ ملکر ہی کھائیں" سالٹ کوٹ نے مجھے بازو سے پکڑتے ہوئے کہا۔ "ہم نے یہاں آکر سنا ہے کہ آج ہی فوجداری عدالت میں دو انگریزوں کا مقدمہ پیش ہوا تھا جن کو عمر قید کی سزائیں دی گئی ہیں... مگر کیوں آپ اس قدر چونکتے کیوں ہیں؟"

بات دراصل یہ تھی کہ جس وقت مسٹر سالٹ کوٹ لینو ورا اور ٹوڈ ہیسٹر کے مقدمہ کا

ذکر کر رہا تھا تو میری نگاہ ایک آدمی پر جا پڑی جو سڑک کے دوسری جانب اپنے خیالات میں محو چلا جاتا تھا۔ اور گو اس نے مجھے نہیں دیکھا تاہم میں نے اس کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ ارل آف ایگلسٹن ہے!

"وہ صاحب جو سڑک کے دوسری جانب چلے جا رہے ہیں" میں نے سالٹ کوٹ کو کی توجہ اس طرف دلاتے ہوئے کہا۔ "میں ان سے کچھ گفتگو کیا چاہتا ہوں"

"اوہ کیا لارڈ ایگلسٹن سے؟" سالٹ کوٹ نے کہا "وہ تو اسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں جس میں ہمارا قیام ہے وہ تقریباً اسی وقت گاڑی سے اترے تھے جب میں اور ڈامنی ہوٹل میں آ کر پہنچے"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے جلدی سے کہا مگر سالٹ کوٹ کیا بات ہے تم مجھ کو بدستور ڈامنی کے نام سے مخاطب کئے جاتے ہو۔ حالانکہ اب میرا پورا نام مسٹر کلیک منین آف کلیک منین کاشن ہے اور اگر میرے پیش رو نے اس اس خطاب کو استعمال نہ کیا اور کلیک منین کا بڑا گدھا کہلانا ہی کافی سمجھا..."

"تو لازم ہے کہ آپ بھی اسکی تقلید کریں" سالٹ کوٹ نے قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہا "یہ خطاب آپ پر صادق بھی خوب آتا ہے خیر مسٹر ولمٹ آپ آج شام کا کھانا ضرور ہم سے ملکر کھائیں یقین ہے لارڈ ایگلسٹن سے بھی ملاقات کا موقعہ نکل آئیگا"

"لیکن یہ تو بتائیے کیا لارڈ ایگلسٹن تنہا سفر کر رہے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"جی نہیں ایک خاتون بھی ان کے ساتھ ہے" سالٹ کوٹ نے جواب دیا "وہ ایک نہائت خوبصورت لیڈی ہے..."

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا "مجھے یاد ہے قریباً ایسے ہی الفاظ میں نے ایک روز اس وقت کہے تھے۔ جب میرا دوست

بیلی آف ہیڈ اپنی دادی کے ساتھ گیلو گیٹ کے بازار سے گذر رہا تھا۔ اس خاتون کی عمر میرے خیال میں ستانوے سال کے قریب تھی۔۔۔"

"اور وہ اتنی ہی خوبصورت تھی۔ جتنی کہ لیڈی انکلسٹن کیا یہ آپ کے کہنے کا مطلب ہے؟" سالٹ کوٹ نے قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہا "واہ حضرت واہ آپ نے خوب پہچان نکالی مگر آپ نے مسٹر ولرٹ آپ نے ہمارے ساتھ مل کر کھانے کا وعدہ کر لیا ہے۔۔۔"

میں نے ارل آف انکلسٹن سے ملنے کا قصد مصمم کر لیا تھا پس سارے حالات سوچ کر یہی بہتر معلوم ہوا کہ اپنے دوستوں کے پاس رہوں کیونکہ اس طرح ارل سے ملاقات ہونے کی صورت میں یہی ظاہر ہوگا۔ کہ ہم اتفاقیہ ایک دوسرے سے ملے ہیں یہ نہ پایا جائیگا۔ کہ میں قصداً ان سے ملنا چاہتا تھا۔ پس میں نے سالٹ کوٹ اور ڈامنی کی دعوت قبول کی مگر اس کے ساتھ ہی کہا۔ کہ میں کونٹ آف لورنو کے مکان پر ٹھیرا ہوں ان کو اس بات کی اطلاع دینا ضروری ہے کہ میں شام کا کھانا اپنے دوستوں سے مل کر کھاؤں گا پس اگر آپ لوگوں کو فرصت ہو تو میرے ساتھ ساتھ چلئے ان کے مکان پر ہو کر ہوٹل کو چلیں گے وہ فوراً آمادہ ہوگئے، اور قریباً چھ بجے تک ہم اسی طرح چہل قدمی کرتے رہے رستہ میں جب کبھی میں کوئی بات کہتا یا سالٹ کوٹ کوئی لفظ منہ سے نکالتا تو ڈامنی کو جھٹ کوئی گذرا ہوا واقعہ یاد آجاتا گویا اس کی عادت تھی وہ اس واقعہ کی تفصیل بھی پوری نہ کر سکتا۔ میں نے اپنے دوستوں سے پوچھا۔ کہ آپ لوگوں کا ارادہ کب تک یوروپ کی سیر کرنے کا ہے؟ معلوم ہوا کہ وہ جلد از جلد سکاٹ لینڈ کو واپس جانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ سالٹ کوٹ کا جی کوہستانی جھیلوں کی مچھلی کے ذائقہ کو ترس گیا تھا اور ڈامنی کا لیس کی ڈش کے لئے بے قرار تھا۔ مگر یہ دونوں چیزیں

ایسی تھیں جو فلارنس کے ہوٹل میں کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکتی تھیں ارل آف کلیسٹی کے بارہ میں میں نے سوچا کہ ضرور وہ لینوور کی خاطر یہاں آیا ہے اور اس سلسلہ میں یہ خیال بھی دل میں آیا کہ ممکن ہے حالات کا اجتماع مجھے عہد ماضی کے متعلق کسی طرح کے خاص حالات سے واقف کر سکے۔

خیر ہم پھرتے پھراتے چھ بجے اس ہوٹل میں پہنچے جس میں میرے دوست قیام پذیر تھے اور میں اس داستان کے پڑھنے والوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گو ان حضرات نے دوپہر کو مرغ کے دو سالم چوزے بہت سا گوشت ایک سنبوسہ اور کئی متفرق چیزیں نوش کی تھیں اور رات کے کھانے پر نہ تو کالپس کی ڈش موجود تھی اور نہ سکاٹ لینڈ کی پہاڑی جھیل کی مچھلیاں۔ تاہم مسٹر سالٹ کوٹ اور ڈامنی نے خوب ہی پیٹ کے ارمان نکالے ہم نے کافی روم میں کھانا کھایا لیکن اسجگہ لارڈ ایسٹو کلیسٹو سے ملنے کی چونکہ کوئی امید نہ تھی اس لئے میں یہ سوچنے لگا کہ اس ملاقات کی صورت کیونکر پیدا ہو جس کے لئے مجھے اتنی بے قراری تھی۔

میں کونٹ آف لوورنو کے مکان پر اس مضمون کا رقعہ چھوڑ آیا تھا۔ کہ میں رات کا کھانا فلاں ہوٹل میں کھاؤں گا۔ فواکھات کا دور بمشکل ختم ہوا تھا۔ کہ کونٹ کا نوکر میرے نام ایک رقعہ لیکر آگیا اس نے زبانی یہ بھی کہا کہ اس کا مضمون اشد ضروری ہے۔ میں نے اپنے دوستوں سے خط کھولکر پڑھنے کی اجازت طلب کی اور جب اسکے بعد لفافہ چاک کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ رقعہ کے نیچے مسٹر ڈورچسپٹر کے دستخط ہیں۔ تحریر اس قسم کی تھی۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ راقم نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے لکھی ہے مضمون مختصر تھا اور اس میں بمنت مجھ سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ آپ کل کسی وقت ضرور مجھ سے ملیں کیونکہ میں ایک اشد ضروری معاملہ پر آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں اس سے آگے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ملاقات فلاں سے فلاں وقت تک ہو سکتی ہے

میں نے فوراً ارادہ کر لیا کہ کل وقت مقررہ پر ضرور اس شخص سے ملوں گا مگر اپنے جی میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ خدا جانے وہ کس مضمون پر مجھ سے گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ کیا اس ملاقات کا تعلق بھی میری گذری ہوئی زندگی کے واقعات پر اسرار سے ہے اور کیا وہ گہرے بادل جو اب تک میرے عہد ماضی پر چھائے ہوئے تھے۔ عنقریب پھٹنے والے ہیں؟

میں نے اوپر لکھا ہے کہ ڈور چیسٹر کا بھیجا ہوا رقعہ اس وقت مجھ کو ملا جب میں اپنے دوستوں کے ساتھ کھانے سے فارغ ہو کر اٹھا ہی چاہتا تھا اس واقعہ کو پیش آئے چند ہی منٹ گذرے تھے کہ کافی روم کا دروازہ کھلا اور ارل آف اکلیسٹن خلاف امید نمودار ہوا اس کے ایک ہاتھ میں بند لفافہ تھا جسے اس نے ہوٹل کے نوکر کے حوالہ کرتے ہوئے بعض ہدایات اطالوی زبان میں اس کو دیں میں اس زبان سے گو پوری طرح واقف نہ تھا تاہم اتنی شد بد ضرور تھی کہ میں ارل کی تقریر کا مطلب سمجھ گیا جو یہ تھا۔ کہ اس خط کو فوراً ہی کسی معتبر آدمی کے ہاتھ بھجوا دیا جائے اس کام سے فارغ ہو کر ارل کمرہ سے رخصت ہوا چاہتا تھا۔ کہ اس کی نگاہ اس میز کی طرف گئی جس کے گرد ہم تینوں بیٹھے تھے۔ اور اس نے فوراً مجھے پہچان لیا۔ میں نے ارل کے انداز سے معلوم کیا کہ مجھ کو دیکھتے ہی اضطراب و پریشانی کے آثار اس کے چہرہ پر نمودار ہوئے لیکن فوراً ہی ضبط کر کے وہ اس مقام کے پاس آیا جہاں میں بیٹھا تھا۔ اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگا۔

"مسٹر ولمٹ مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ آپ اس شہر میں آئے ہوئے ہیں۔ کیا آپ ابھی تک سیر و تفریح کے لئے سفر کرتے پھر رہے ہیں؟"

"مائی لارڈ یہ بات نہیں"۔ میں نے جواب دیا اور یہ الفاظ کہہ کر معنی خیز نظروں سے اس کے منہ کو تکتے ہوئے دبی آواز میں اتنا اور کہا "میں جس مطلب کے لئے اس شہر میں وارد ہوا ہوں اس کا حال آپ سے پوشیدہ نہیں ہو سکتا"۔

"بے شک مجھ کو معلوم ہے کہ ایک مقدمہ میں آپ کی شہادت کی ضرورت تھی" اس نے کہا اور پھر فوراً ہی گفتگو کا رخ بدل کر "مگر آیئے میں آپ سے چند منٹ علیٰحدگی میں باتیں کیا چاہتا ہوں"

"میں حاضر ہوں" میں نے فوراً جواب دیا اور بعد ازاں اپنے سکاٹش دوستوں سے مخاطب ہو کر میں نے ان سے عارضی رخصت طلب کی۔

ارل آف ایکلسٹن بجائے اس کے کہ مجھ کو اس کمرہ میں لے جاتا جہاں وہ اپنی بیگم کے ساتھ ٹھیرا ہوا تھا ایک علیٰحدہ کمرہ میں لے گیا۔ اس نے ہوٹل کے نوکر سے کہا کہ ہم یہاں چند منٹ علیٰحدگی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں کسی کو اندر نہ آنے دینا نوکر نے مودبانہ تعمیل کا وعدہ کیا اور جب آخر کار ہم اس کمرہ میں تنہا رہ گئے تو میں نے دیکھا کہ ارل کے چہرہ پر پھر ایک بار اضطرابی کیفیت نمودار ہوئی معلوم ہوتا تھا وہ مجھ سے گفتگو کرنا چاہتا تو ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ سوچ کر پریشان ہے کہ اس کا آغاز کیونکر کرے تھوڑی دیر تو وہ فکر مند نظروں سے میرے منہ کو تکتا رہا۔ گویا میرے چہرہ کے آثار سے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کو کسی قدر حالات کا علم ہے جیسا کہ کہا جا سکتا ہے میرے سینہ میں خیالات کا ہجوم تھا۔ تاہم میں نے اس قدر ضبط سے کام لیا کہ چہرہ پر کسی طرح کے آثار پیدا نہ ہونے دیئے۔

لمبے وقفہ سکوت کے بعد جو ہم دونوں کے لئے باعث پریشانی ثابت ہونے لگا تھا آخر کار ارل نے مجھ سے پوچھا "جوزف کیا تم اسی ہوٹل میں ٹھیرے ہوئے ہو؟"

"جی نہیں" میں نے جواب دیا "میں کونٹ اور کونٹس آف لورنو کا مہمان ہوں اس ہوٹل میں میں ان دو اصحاب سے ملنے کے لئے آیا تھا جن کے پاس آپ نے مجھے بیٹھا ہوا دیکھا تھا"

"اور کیا تمہارا ارادہ اس شہر میں لمبا قیام کرنے کا ہے؟" ارل نے دریافت کیا

"مائی لارڈ میں کچھ عرض نہیں کرسکتا اس کا دارومدار حالات پر ہے۔"

"اور وہ حالات کیا ہیں؟" ارل نے جس کی آواز میں لغزش کا اثر پیدا ہو گیا تھا پوچھا۔

"مجھے اس کا جواب دینے سے انکار نہیں۔" میں نے اسپر کہا۔ "ایک رقعہ تھوڑی دیر گزری میرے نام آیا تھا جس میں... لیکن آپ خود ہی دیکھ لیجئے یہ ہے۔"

اتنا کہہ کر میں نے ڈورچیسٹر کا خط آگے کردیا ارل نے بے تابانہ اس کو میرے ہاتھ سے چھینا جب وہ اس کا مضمون جلد جلد پڑھ چکا تو میں نے دیکھا کہ اس کے چہرہ کا رنگ فق ہوگیا اور چند منٹوں کے لئے انتہائی زردی اس کے رخساروں پر چھا گئی بعد ازاں قریباً ایک لمحہ وہ گہری فکر کی حالت میں خاموش رہا اس کے بعد اس نے کہا "کیا اس کے علاوہ کوئی اور مصروفیت بھی تمکو فلارنس میں درپیش ہے؟"

ارل کو اس طرح پے در پے سوالات پوچھتے دیکھ کر مجھے بہت غصہ آیا تاہم میں نے ضبط کرکے کہا۔ "مائی لارڈ اگرچہ میں آپ کے سوالوں کا جواب دینے پر مجبور نہیں ہوں اور از روئے اخلاق بھی آپ کو اس قسم کے سوالات مجھ سے نہ پوچھنے چاہئیں کیونکہ آپ ہی نے مجھ کو اس کمرہ میں آنے کے لئے کہا تھا اور جن لفظوں میں آپ نے مجھ کو بلایا ان کا مطلب یہی سمجھا جاسکتا تھا کہ آپ کوئی بات مجھ سے پوچھنا نہیں بلکہ کچھ بتانا چاہتے ہیں۔ تاہم میں آپ کے استعجاب کو رفع کئے دیتا ہوں جان لیجئے کہ میرا ارادہ کل مسٹر ڈورچیسٹر اور مسٹر لینیو ور سے ملنے کا ہے کیونکہ کوئی غیبی آواز مجھ سے کہہ رہی ہے کہ اب وہ وقت دور نہیں جب وہ کل اسرار جن میں میری زندگی کے واقعات اب تک پوشیدہ رہے ہیں حل ہو جائیں گے اس سلسلہ میں ایک بات مجھ کو معلوم بھی ہوگئی ہے یعنی یہ کہ لینیو ور صاحب جیسا کہ اس کا دعوےٰ تھا میرا ماموں نہیں ہے..."

"جوزف... کیا کہتے ہو؟" ارل نے اس طرح لڑکھڑاتے ہوئے کہا گویا میں نے

اس پر کوئی جسمانی وار کیا ہو۔ مسٹر لینوور تمہارا ماموں نہیں ہے!... میں باور نہیں کر سکتا۔"

"آپ کو اختیار ہے جو جی چاہے سمجھیئے" میں نے استقلال کے ساتھ کہا مگر اس میں شک نہیں کہ لینوور سے میرا کوئی رشتہ نہیں ہے اور میں اس کے لئے خدا کا شکر گذار ہوں ایک ایسے بدنما بدسیرت آدمی کا رشتہ دار کہلانا میری نظروں میں انتہائی بدنصیبی ہے لیکن اس حقیقت سے واقف ہونے کے بعد میرے لئے یہ جاننا اور بھی اشد ضروری ہو گیا ہے کہ کس لئے یہ شخص اپنے آپ کو میرا ماموں ظاہر کرتا تھا اور کس کے ایما پر اس نے ایسا کیا تھا؟ آپ سے پوشیدہ نہیں کہ میں نے پہلی مرتبہ اس کو ڈیلمیر میں اس وقت دیکھا تھا جب وہ رشتہ داری کا حق لے کر مجھے وہاں سے اپنے ساتھ لے جانے آیا تھا۔ اب تک یہ راز سربستہ رہا ہے مگر اب جس حالت میں وہ ہے یعنی اس بڑھاپے میں جبکہ اس کو حبس دوام کی سزا دی جا چکی ہے جس سے اس کا زندہ بچ کر نکلنا محال وغیر ممکن ہے میں امید کرتا ہوں کہ وہ ان حالات کو چھپانے کی ضرورت نہ سمجھیگا جن کی بنا پر اس نے میرے بھی خواہ کے بھیس میں مجھ پر طرح طرح کے جور و ستم توڑے یا اس سے بھی ہزار گنا بہتر ہو" میں نے التجائی نظروں سے ارل کے چہرہ کو تکتے ہوئے کہا کہ خود آپ اس پردہ کو جس نے میرے عہد ماضی کو اب تک چھپائے رکھا ہے از راہ عنایت چاک کر دیں کیونکہ اس پختہ یقین کو کہ آپ اگر چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں میں آپ کے ہزار ہا انکاروں کے باوجود اپنے دل سے نکال نہیں سکتا۔"

میری اس لمبی تقریر کے دوران میں ارل کے چہرہ پر کئی مرتبہ فکر و اضطراب کی علامات نمودار ہوئیں ایک دو بار اس کا ہونٹ بھی تھرایا چند مرتبہ اس نے اپنا ہاتھ اس طرح اونچا اٹھایا گویا مجھے روکنا چاہتا تھا۔ لیکن پھر کچھ سوچکر ایسا نہ کر سکا آخر جب میں نے اپنا فقرہ پورا کر لیا تو وہ بڑی آہستگی سے ایک طرف ہٹ کر آتشدان کا سہارا لے کے کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے ایک ہاتھ سے پیشانی تھام کر

قریباً دو یا تین منٹ گہری فکروں میں ڈوبا ہوا خاموش رہا آخر کار اُس نے گردن اٹھائی اور میری طرف دیکھتے ہوئے نرم لہجہ میں بولا "جوزف کیونکر تم کو معلوم ہُوا... میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کیونکر تم نے جانا کہ لینوور درحقیقت تمہارا ماموں نہیں ہے؟"

"مائی لارڈ میرے پاس اس یقین کی معقول وجوہ موجود ہیں" میں نے جواب دیا "چنانچہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے الفاظ تردید خود اس کی زبانی سُنے تھے..."

"کیا لینوور کی زبان سے؟" ارل نے بے تابانہ پوچھا اور میں یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا کہ الفاظ بے اختیاری کی سی حالت میں اس کے منہ سے نکلے کچھ شک نہیں اسوقت جذبات کا ہجوم اس کے سینہ میں تلاطم برپا کر رہا تھا۔ گو اس حالت میں بھی اس کیطرف سے ضبط کی انتہائی کوشش عمل میں لائی جا رہی تھی۔

"مائی لارڈ میں آپ سے پوری صاف بیانی کرتا ہوں" میں نے کہا "مگر اس کے ساتھ میری بھی درخواست ہے کہ آپ مہربانی سے کوئی بات مجھ سے چھپانے کی کوشش نہ کریں واقعہ یہ ہے کہ مسٹر لینوور نے جسوقت ایک اور آدمی سے گفتگو کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے تھے۔ کہ وہ میرا ماموں نہیں ہے تو اسے بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ میں جوزف ولمٹ پاس ہی ایک مقام پر کھڑا اس کی گفتگو سن رہا ہوں اس لئے مجھ کو پختہ یقین ہے کہ جو کچھ اس نے کہا بالکل صحیح تھا"

میرے ان لفظوں کو سُن کر ارل کے چہرہ پر از سرِ نو رونق آ گئی اور اُس کی حالت ظاہر کرنے لگی کہ وہ اپنے اضطراب و بدحواسی پر پوری طرح غالب آ چکا ہے۔ دفعتاً نخوت سے گردن اُٹھا کر اس نے کہا "خیر یہ ایسی باتیں ہیں جو میری ذات سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں..."

"اوہ مائی لارڈ آپ یہ کیا فرماتے ہیں!" میں نے بے تابانہ کہا "اگر واقعی ان باتوں کا آپ سے کوئی تعلق نہ تھا تو پھر کس لئے آپ نے میرے معاملات میں دخل اندازی کی؟

کیوں آپ نے میرے حالات جاننے پر اصرار کیا۔ اور مجھ کو گفتگو کے بہانہ سے اس جگہ
لانے میں آپ کا مدعا کیا تھا؟ مائی لارڈ میں دوبارہ اصرار کے ساتھ پوچھتا ہوں کہ اگر
میرے معاملات کا واقعی آپ سے کوئی تعلق نہیں تو پھر میری باتیں سن کر کبھی گھبرانا
کبھی پیچ و تاب کھانا۔ کیا معنی رکھتا ہے؟ آپ کی بلا سے بینو ورمیرا کوئی ہو یا نہ ہو
اس سوال کے متعلق آپ کا اضطراب کیا معنی رکھ سکتا ہے؟ معاف کیجئے آپ کے
انکار سے میرا اطمینان نہیں ہوتا۔ لاتعداد باتیں ایسی ہیں جن کی یاد اب تک میرے دل میں
باقی ہے۔ اور جو ظاہر کرتی ہیں کہ آپ اگر چاہیں تو میرے حالات پر....."

"جوزف خدا کے لئے جاؤ" ارل نے جلدی سے میرا قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں
اب کل تم سے ملوں گا۔ میں کونٹ آف لورنو کے پتہ پر خط بھیجکر تمہیں اس بات سے
مطلع کر دوں گا کہ میں کسی وقت تم سے ملاقات کر سکتا ہوں"

اتنا کہہ کر اور مجھ کو جواب کا موقعہ دیئے بغیر ارل آف اکلیشن نے جلدی سے
میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر مصافحہ کے طور پر ملایا اور کمرہ سے رخصت ہو گیا میں
چند منٹ حیران و ششدر وہیں کھڑا سوچتا رہا کہ کیا بات تھی اور کیا ہو گئی۔ اور
اس کے بعد کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر بحالت مجبوری میں پھر اسی کمرہ میں گیا۔ جس میں
ڈامنی اور سالٹ کوٹ بیٹھے تھے مگر دل بیحد پریشان تھا اس لئے میں بہت دیر
ان کے پاس نہ ٹھہر سکا سالٹ کوٹ نے مجھ کو فکرمند اور پریشان دیکھ کر وجہ پوچھی مگر میں
نے ناسازی طبع کا بہانہ کر کے ٹال دیا اور پیش از وقت ہی ان سے رخصت ہوا۔

جیسا میں نے لکھا ہے یہ بات پورے یقین کے ساتھ میرے دل میں جاگزین
ہو گئی تھی کہ میرے عہد ماضی کے بارہ میں کوئی اہم دریافت عنقریب عمل میں آنے والی ہے
اس لئے جی بے حد اداس تھا ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود خیالات کہیں
کہیں جا رہے تھے ہوٹل سے رخصت ہوا تو آرام کی خواہش مطلق نہ تھی اس لئے کونٹ

کے مکان پر جاکر بستر پر لیٹنے کی بجائے فلارنس کے بازاروں کا گشت کرنے لگا لاتعداد خیالات فرضی اور قیاسی میرے سینہ میں ہیجان کر رہے تھے خصوصیت کے ساتھ میں یہ سوچکر بے حد متعجب تھا۔ کہ کس لئے ارل آف ایکلسٹن نے پہلے مجھ کو تنہائی میں بلایا اور اس کے بعد کوئی کارآمد بات ظاہر کئے بغیر اس سرد مہری سے رخصت کر دیا اس سلسلہ میں یہ سوال بھی دل میں پیدا ہوا کہ کیا وہ کل کی ملاقات کے بارہ میں اپنا وعدہ پورا کرے گا یا اس نے محض مجھ کو ٹالنے کے لئے ایک فرضی اور جھوٹا وعدہ کیا ہے؟

اسی حالت میں پھرتے پھرتے رات کے ساڑھے دس بج گئے مجھے ہوٹل سے رخصت ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گذر گیا تھا۔ چونکہ دیر تک پھرتے رہنے کی وجہ سے ٹانگیں دکھنے لگی تھیں اس لئے جی چاہا کہ کونٹ کے مکان پر چلکر آرام کروں کل کا حال کل دیکھا جائیگا اس طرح کی ذہنی کیفیت مجھ پر طاری تھی۔ کہ مجھے بالکل معلوم نہ ہو سکا۔ میرے قدم کس طرف اٹھتے جا رہے ہیں حتےٰ کہ اس بے خبری کی حالت میں میں اس بازار سے گذرنے لگا جسمیں وہ جیل خانہ واقع تھا جہاں بدنصیب لینو اور ڈورچسٹر زیر حراست تھے جب میں قیدخانہ کی اونچی سیاہ دیوار کے پاس سے گذر رہا تھا۔ تو یہ خیال بے اختیار دل میں پیدا ہوا کہ اس وقت ان دو بدنصیبوں پر کیا گذر رہی ہوگی۔ جن کی سیاہ کاریوں نے انجام کار ان کو اس خوفناک محبس میں پہنچایا جس سے ان کے زندہ نکلنے کی قطعاً کوئی اُمید نہ تھی۔ انہی خیالات کی الجھن میں بازار کے ایک موڑ سے گذر رہا تھا کہ چند قدم آگے جیلخانہ کا پھاٹک پرشور آواز کے ساتھ کھلتا اور بند ہوتا سنائی دیا اور کوئی آدمی باہر کی سیڑھیوں سے جلد جلد اتر کر میری طرف کو آیا اور تیز چلتا مجھ کو دیکھے بغیر آگے نکل گیا۔ مگر میں نے اس عرصہ قلیل میں ہی معلوم کر لیا کہ وہ ارل آف ایکلسٹن تھا!

اتنی حیرت اور سراسیمگی مجھے اس کو آدھی رات کے وقت جیل کے پھاٹک سے نکلتے دیکھ کر ہوئی کہ بیان نہیں کرسکتا فوراً خیال آیا کہ اس کی آمد ضرور میرے حالات زندگی پر اثر ڈالنے والی ہے۔ اس ادھیڑبن میں میں تھوڑی دیر وہیں کھڑا ارل کی غائب ہوتی ہوئی صورت کو دیکھتا رہا اور آخر اُس وقت میرے حواس بجا ہوئے جب وہ مجھ سے کافی دور آگے جاکر اندھیرے میں غائب ہوگیا اسوقت خیال آیا کہ اس طرح بے بسی میں کھڑے ہوکر اس کی طرف تکتے رہنے کی بجائے کیا ہی بہتر ہوتا۔ کہ میں اُسے روک کر اس کی پراسرار آمد کا مطلب پوچھتا اس خیال کے پیدا ہوتے ہی میں تعاقب کے خیال سے اُس سمت میں ہولیا جدھر وہ گیا تھا۔ لیکن خدا معلوم وہ کس طرف کو چلا گیا کیونکہ میں انتہائی دوڑ دھوپ کے باوجود اس کو نہ پاسکا اس کے بعد خیال آیا۔ کہ مجھے اسی وقت ہوٹل میں جاکر ارل سے ملاقات پر اصرار کرنا اور اس طرح سب حال پوچھنا چاہیئے لیکن پھر سوچا کہ آدھی رات کے وقت میرا یہ طرز عمل بے محل سمجھا جائے گا پس اپنے جی کو یہ سمجھا کر کہ کل جسقدر جلد ممکن ہوگا۔ لارڈ ایگلسٹن سے ملکر سب حال پوچھوں گا۔ میں کونٹ آف لیورنو کے محل کی طرف چلا۔

صبح کو آنکھ کھلی تو خیال آیا کہ ڈورچسٹر نے اپنے رقعہ میں مجھ کو جیلخانہ میں بلایا۔ اور بعض اہم حالات بیان کرنے کا وعدہ کیا تھا ارل کی ملاقات کا خیال پس پشت ڈال کر میں نے سب سے پہلے ڈورچسٹر سے ملنا ضروری سمجھا۔ بمشکل گیارہ بجے تھے کہ میں نے جیلخانہ کے پھاٹک پر پہنچ کر گھنٹی بجائی پہرہ دار مجھ کو ایک حجرہ تاریک میں لے گیا۔ جہاں وہ غم نصیب آدمی جس نے مختلف اوقات میں پادری یا کھنڈی پارسا اور ڈاکوؤں کے معاون کے پارٹ پورے کئے تھے بیٹھا نظر آیا ہرچند اس کے پیروں میں بیڑیاں نہ تھیں تاہم اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی کہ صدمات کے ہجوم نے اس کے جسمانی قوا کو بالکل شکست و ریخت کردیا ہے اور اس پر وہ کسل

طاری ہے جو اس کی طبی علالت اور انجام کار پیش از وقت موت کا موجب ثابت ہوگا اس کے باوجود جب میں نے اس کے چہرہ کو غور کے ساتھ دیکھا تو معلوم ہوا کہ جو افسردگی اور مایوسی کل کمرہ عدالت میں حکم سزا سننے کے بعد اس پر طاری تھی وہ اب باقی نہیں ہے اس وقت اس کی آنکھوں میں ایک عجیب طرح کی شیطانی چمک اور انداز میں وہ ڈھٹائی اور دلیری پائی جاتی تھی جو ہمیشہ سے اس کا خاصہ تھی یہ کیفیت دیکھ کر مجھے اپنا دل سینہ میں ڈوبتا معلوم ہوا اور میں اپنے جی میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ ضرور ارل آف ایگلسٹن اس موذی سے ملا ہے۔ اور اس نے اپنی باتوں سے اس کو اتنا بہکایا ہے کہ اس کی موجودہ حالت اس وقت کی حالت سے بالکل ہی مختلف ہوگئی ہے جب اس نے میرے نام رقعہ لکھ کر بھیجا تھا۔

میری طرف سرد مہری کی نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈورچیسٹر نے مجھے ایک بنچ پر بیٹھ جانے کا اشارہ کیا میں اس کے کہنے مطابق بیٹھ تو گیا تاہم جتنا زیادہ میں نے اس کی حالت پر غور کیا اتنا ہی یہ یقین میرے دل میں پختہ ہوتا گیا کہ وہ تاسف اور پشیمانی جو کل رقعہ کی تحریر کے وقت اس کے دل پر طاری تھی اب قطعاً نابود ہوگئی ہے چونکہ مجھے کسی نہ کسی طریقہ پر مطلب براری کرنی تھی اس لئے میں نے اپنی مایوسی کا اظہار کئے بغیر محض اتنا کہا "مسٹر ڈورچیسٹر آپ نے مجھ کو بلایا تھا۔ اب میں آگیا ہوں بتایئے وہ کیا حالات ہیں جو آپ مجھ پر ظاہر کیا چاہتے ہیں؟"

ایک عجیب طرح کا پھیکا اور پر اسرار تبسم آپ کے ہونٹوں پر نمودار ہوا اور وہ کہنے لگا "مسٹر ولمٹ کل میں سخت پریشان اور بدحال تھا حالت اضطراب میں میں نے وہ رقعہ آپ کو لکھ دیا حالانکہ بعد کو غور کرنے پر معلوم ہوا کہ میں کسی طرح کے حالات سے جو آپ کے مفید مطلب ہوں واقف نہیں ہوں"

اس جواب کو سن کر مجھے اپنا خون سرد ہوتا معلوم ہوا رکتی ہوئی آواز میں میں نے

کہا "مسٹر ڈورحیسٹر صریحاً آپ مجھے ٹالنے کی کوشش کر رہے ہیں میں پوچھتا ہوں ان تلخ تجربات کے بعد جو آپ کو اپنے گناہ آلود دور زندگی کے سلسلہ میں ہوئے ہیں۔ کیا اب بھی ریاکاری اور دھوکا دہی کی ہوس دل میں باقی ہے کوئی بات ضرور تھی جسے آپ ظاہر کرنا چاہتے تھے مجھے اس کا پورا یقین ہے ..."

"تو خیر آپ اپنے یقین میں مگن رہیئے" مرد سیاہ کار نے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔ اگر کوئی بات مجھے آپ پر ظاہر کرنی بھی تھی تو میں اس کے متعلق اب اپنا ارادہ بدل چکا ہوں"

میں نے دیکھ لیا کہ ان تلوں میں تیل باقی نہیں ہے تو بھی مجھے چونکہ اپنی غرض درپیش تھی اس لئے نہ چاہتا تھا کہ کوئی اس طرح کا موقعہ پیش آئے جس میں آپس کا بگاڑ انتہائی صورت اختیار کرے اس مصلحت کو مدنظر رکھ کر میں نے نرم لہجہ میں کہا۔ "مسٹر ڈورحیسٹر خدا کے لئے مجھ کو اس امید میں جو خود آپ نے پیدا کی تھی۔ مایوس نہ کیجئے کیا آپ نے اس سے پہلے میرے حق میں کم برائیاں کی ہیں کہ اب نئے سرے سے بہ سلوک روا رکھا جاتا ہے اولڈہم ہیرس اور کوہستان ایپی نائنز کے واقعات یاد کیجئے اپنا طرز عمل دیکھئے اور میرے درگذر پر نظر ڈالئے کیا آپ بھول گئے کہ آخری مرتبہ آپ نے مجھے ڈاکوؤں کے جنگل میں پھنسا کر مروا ہی ڈالا تھا وہ تو کہئے زندگانی باقی تھی اس لئے بچ کر آ گیا آپ کو چاہیئے اس زمانہ تعزیر میں خدا کو حاضر جان کر اپنی بدعہدیوں اور برائیوں کی جو تلافی ممکن ہو کریں میں آپ کو ملامت کرنے نہیں آیا بلکہ پوری فراخدلی سے آپ کو معافی دینے کے لئے آمادہ ہوں میں ان سب باتوں سے درگذر کرتا ہوں جو آپ کی طرف سے میرے حق میں ہوئی ہیں اس سے بڑھ کر میں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں" میں نے فوری خیال کے زیر اثر کہا "کہ میں اس مصیبت میں جو آپ کے سر پر نازل ہوئی ہے جہاں تک ممکن ہوگا امداد سے دریغ نہ کروں گا

عدالت فوجداری نے جو سزا آپ کو دی تھی اس کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ آپ کو سربازار تشہیر کیا جائے کونٹ آف لوورنو میرے دوست ہیں اور ان کا وزیر داخلہ پر رسوخ ہے میں صدق دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ ان کی وساطت سے میں آپ کی سزا کے اس حصہ کو معاف کرانے کی پوری کوشش کروں گا...''

مگر الفاظ میرے منہ سے نکلے ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور جیلخانہ کا داروغہ اندر آیا اس کو دیکھ کر ڈورچسٹر مودبانہ کھڑا ہو گیا داروغہ نے اس کی موجودگی نظر انداز کرتے ہوئے میری طرف دیکھا اور چونکہ اُس سے میرا تعارف پیشتر کونٹ آف لوورنو کی وساطت سے اس وقت ہو چکا تھا جب میں نے فلارنس آکر ڈورچسٹر اور لیونورہ کے بارہ میں حالات جاننے کی کوشش کی تھی اس لئے اس نے مجھے دیکھ کر سلام کیا پھر اطالوی زبان میں ڈورچسٹر کو مخاطب کر کے کچھ تقریر کی جس کا لہجہ بے حد موثر تھا۔ میں اُس تقریر کا مطلب تو نہ سمجھ سکا البتہ اس کے بعض جملے جو میری سمجھ میں آئے اُن سے پایا گیا کہ اُس نے اپنی تقریر میں برطانی سفیر ٹسکنی کے وزیر داخلہ اور ارل آف ایگلسٹن کا ذکر کیا اور ایک بات یہ بھی میرے دیکھنے میں آئی کہ اس تقریر کو ڈورچسٹر نے گہرے اطمینان کے ساتھ سنا اور آنسوؤں کے قطرے اس کے رخساروں پر بہنے لگے اس نے آگے بڑھ کر داروغہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا اور قریباً ایک لمحہ بڑے زور سے دبائے رکھا اس طریقہ پر وہ بظاہر داروغہ کا اُس اطلاع کے لئے جو اُس نے اُسے لاکر دی تھی شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا لیکن یہ بات خدا کو ہی بہتر معلوم ہے کہ اُس کی طرف سے ممنونیت کا یہ اظہار حقیقی تھا یا بناوٹی کیونکہ اس میں تو کچھ کلام نہیں کہ یہ مرد ریاکار بناوٹ اور ظاہرداری کا پتلا تھا رخصت ہونے سے پیشتر داروغہ جیل نے پھر مجھ کو سلام کیا اس کے بعد بھاری دروازہ بند کر کے چلا گیا۔

اس کے رخصت ہو جانے کے بعد مسٹر ڈورچسٹر نے ایک لمبی آہ بھری اور مجھ سے

کہا مسٹر ولمٹ آپ نے کونٹ آف لوورنو کے ذریعے میرے حق میں جس سفارش کا ذکر کیا تھا اب اس کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ میری سزا کا وہ حصہ ایک اور صاحب کی کوشش کے ذریعہ سے معاف کر دیا جا چکا ہے۔"

"مسٹر ڈورچسٹر آپ کے ہم وطن کی حیثیت میں نیز تعلقات بشریت کو مدنظر رکھتے ہوئے" میں نے کہا "مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہوئی ہے کہ حکام نے اس سزا کی معافی منظور کر لی جو انتہائی ذلت اور ندامت کا موجب ہوتی۔ یقین کیجیے میں یہاں اس خیال سے نہ آیا تھا کہ آپ کے زوال پر اظہار مسرت کروں کیونکہ یہ بات میری فطرت کے خلاف ہے اس کے علاوہ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ میں طبعاً کینہ توز نہیں ہوں مگر آپ کو بھی چاہیئے کہ اس نیک ارادہ کو پس پشت نہ ڈالیں جو آپ نے آزمائش کی گھڑی میں مجھے کسی طرح کی ضروری واقفیت بہم پہنچانے کے بارہ میں کیا تھا وہ سب حالات جو آپ کو معلوم ہیں ظاہر کر دیں۔"

"مسٹر ولمٹ" ڈورچسٹر نے ایک لحظہ تامل کے بعد کہا "میں آپ سے کسی طرح کی عداوت نہیں رکھتا بلکہ سچ پوچھیئے تو جو معافی آپ نے دی ہے میں اس کو سچے دل سے قبول کرتا ہوں۔ مجھے ان لوگوں سے اپنی خطائیں بخشوانے کی بڑی خواہش ہے جن کو میری وجہ سے نقصان پہنچا مگر اس کے ساتھ ہی میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ فی الحال میں کسی طرح کے حالات آپ پر ظاہر نہیں کر سکتا۔ کل اُس رقعہ کی تحریر کے وقت جو غیبی تحریک اس بارہ میں مجھ کو ہوئی تھی وہ بھی زائل ہو گئی ہے بس خدا کے لیئے اس بحث کو چھوڑ دیجیئے کیونکہ میں بے حد علیل ہوں۔"

ڈورچسٹر کے ان لفظوں کو سن کر مجھے اپنا دل سینہ کے اندر بیٹھتا معلوم ہوا تاہم میں نے کہا "دیکھئے اس طرح ضد نہ کیجیے آپ کو اپنی موجودہ حالت سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے آپ نے بیماری کا ذکر کیا ہے اس بات کو سوچیئے کہ نہ معلوم کب

سلسلہ میں موت کب واقع ہو جائے اپنی عاقبت کے خیال سے آپ کو چاہیئے کہ اگر کسی شخص کو آپ کے ہاتھوں نقصان پہنچا ہے تو اس نقصان کی تلافی جیتے جی کر دی جائے۔ میرے خیال میں آپ کو یہ بتلانے کی حاجت نہیں ہے کہ آپ نے بغیر کسی وجہ کے ایک سے زیادہ موقعوں پر مجھے نقصان پہنچایا۔ کیا یہ میرا حق نہیں کہ اس نقصان کی تلافی کیلئے اصرار کروں یا کیا یہ آپ کا لازم نہیں کہ اپنے نیک ارادہ کی تکمیل سے گریز نہ کریں؟"

"مسٹر ولمٹ" ڈورچیسٹر نے انتہائی سرد لہجہ میں اب کہا "خدا کے لئے جانیئے اس بحث کو طول دینا بیکار ہے میں نے جو فیصلہ کر لیا اس میں سرمو تبدیلی نہ ہو گی۔"

"خیر آپ کی مرضی" میں نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے مجبور ہو کر کہا۔ "میں جا تو رہا ہوں مگر رخصت ہونے سے پہلے ایک بات کہنا فرض سمجھتا ہوں آپ کے طرز عمل نے ثابت کر دیا ہے کہ جن حالات میں آپ نے وہ رقعہ مجھے لکھا تھا وہ اپنے افعال گذشتہ پر ندامت یا پشیمانی سے تعلق نہ رکھتے تھے کل آپ نے یہ سوچا تھا کہ چونکہ میں کونٹ آف لیورنو کا دوست ہوں اس لئے آپ میری وساطت سے اپنی سزا میں کچھ کمی کرا سکیں گے اسی لئے آپ نے وہ رقعہ میرے نام لکھا اور مجھ سے درخواست کی کہ میں بعض ضروری حالات سننے کے لئے آپ سے ملوں مگر جب اس کے بعد ارل آف ایکلسٹن آپ کے پاس آیا۔۔۔ دیکھ لیجئے میں حالات سے لاعلم نہیں ہوں مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ایک رات کے عرصہ میں کون کون سے واقعات پیش آچکے ہیں۔۔۔ خیر جیسا میں کہہ رہا تھا جب ارل آف ایکلسٹن نے آپ سے ملاقات کی اور آپ سے یہ اقرار لے لیا کہ آپ ان حالات کے متعلق بالکل خاموش رہیں گے۔ جن کے اظہار کا وعدہ آپ نے مجھ سے کیا تھا تو آپ نے فوراً اپنے بدل لی خیر ارل نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اس نے رات رات کے عرصہ میں معلوم کہاں کہاں دوڑ دھوپ کر کے سزا کے ایک حصہ کی معافی دلا دی اور اب یہ جانتے ہوئے کہ آپ کو میری امداد کی حاجت نہیں ہے آپ انکار کئے جاتے ہیں اور جو تلافی اس موقعہ پر آپ ان نقصانات کی کر سکتے تھے جو آپ کی وجہ سے مجھ کو پہنچے اس سے پہلو تہی کرنے

ہیں۔ مجھ کو افسوس ہے کہ میں نے جوش حق پرستی میں اہل آف ایکلیسٹن کے روبرو سب حال ظاہر کر دیا آپ اس کو میرے ناسمجھی کہہ لیجیئے تو حماقت کہیئے تو اس میں شک نہیں میں نے اپنے پیروں آپ کلہاڑی مارلی اور اس کا ثمر جلدی ہی مجھ کو مل گیا بدی جھوٹ اور گناہ سے بھری ہوئی اس دنیا میں ایماندار اور راست باز آدمیوں کے لئے قطعاً گنجائش نہیں ہے یہ وہ تلخ سبق ہے جو مجھ کو شب گذشتہ کے واقعات نے سکھایا ہے"

اتنا کہکر میں تھوڑی دیر اور ٹھیرا کہ شاید اب بھی یہ کورباطن شخص رقت کے لمحوں میں اظہار حقیقت پر آمادہ ہو سکے شاید میرے الفاظ اتنے موثر ثابت ہوں کہ اسکی بگڑی ہوئی سیرت کو سیدھی راہ پر لاسکیں لیکن وہ بالکل چپ رہا اور مجھ کو بادل ناخواستہ مایوس و دل گرفتہ کوٹھری سے باہر نکل آنا پڑا پہرے باہر نکلتے ہی پہرہ دار نے دروازہ بند اور مقفل کر دیا جس کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ "دوسرا قیدی مسٹر لینوور کہاں ہے اور کیا میں اس سے ملاقات کر سکتا ہوں؟"

اس نے جواب دیا "ملاقات کے لئے قیدی کی رضامندی لازم ہے"

"تو پھر آپ مہربانی سے خود اُس سے ملکر دریافت کرلیں کہ کیا وہ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے؟" میں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک سکہ چپکے سے اس کے ہاتھ میں دیدیا۔

روپیہ اس طرح کے موقعوں پر ہر طرح کی سختیوں کو دور کرنے میں تیل کا کام دیتا ہے پہرہ دار فوراً رخصت ہو گیا اور جلدی ہی یہ جواب لایا کہ مسٹر لینوور آپ سے ملنے کو رضامند ہے۔ اس کے ایک لمحہ بعد میں جب اس ناہنجار کبڑے کی کوٹھری میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ دیوار کی طرف پیٹھ کئے ایک چوبی تپائی پر بیٹھا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے کچھ اس طرح کی نظروں سے اس نے میری طرف دیکھا۔ کہ میرے لئے یہ معلوم کرنا غیر ممکن ہو گیا کہ وہ میرے بارہ میں کیا خیالات دل میں رکھتا ہے تو بھی میں اس امید کو دل میں جگہ دیئے

بغیر نہ رہ سکا کہ جیلینا نہ کی جراست نے اگر اُس کی طبعی خشونت کو بالکل ہی رفع نہ کر دیا ہو تو اس میں کچھ کمی ضرور واقع ہو گئی ہو لیکن خیال دل میں پیدا ہوا ہی تھا کہ فوراً زائل ہو گیا کیونکہ ناگہاں اس بندر نما چہرہ پر ایک عجیب طرح کی سیاہی پھیلتی دکھائی دی اس نے وحشیانہ انداز سے دانت نکالے اور اپنے معروف سخت لہجہ میں کہنے لگا "تم آ گئے! مجھ کو پہلے ہی اُمید تھی کہ تم یہ دریافت کرنے آؤ گے کہ کیا میں نے لیڈی کیلنتھ کے معاملہ کو اب تک چھپائے رکھا ہے یا ظاہر کر دیا؟ اچھا تو کان کھول کر سنو میں نے اس واقعہ کی کل تفصیلات مسٹر مینفیو، مسز لینو ورا اور اُنیل پر پوری طرح واضح کر دی ہیں۔"

ان لفظوں کو سُن کر میرے دل کو بھاری صدمہ ہوا۔ ایک ثانیہ کے لئے دنیا میری نظروں میں اندھیر ہونے لگی تاہم میں نے ضبط کی کوشش کر کے جہاں تک ممکن تھا پرسکون لہجہ میں کہا "مسٹر لینو رجو کچھ تم نے کہا وہ تمہاری فطرت کے عین مطابق تھا مگر اس کے باوجود میں اس معاملہ میں بالکل مایوس نہیں ہوں اس دنیا میں ایسا آدمی کون ہے جس کی زندگانی فرشتہ وار بسر ہوئی ہو؟ کیا عجب عین وقت آخر میں میری اس ایک کمزوری کو نظر انداز کر دیا جا سکے تاہم مجھے جس بات کا رنج ہے وہ یہ ہے کہ مصیبت نے تمہارے بگڑے ہوئے مزاج کو راہ راست پر لانے کی بجائے اور زیادہ بدی پر مائل کر دیا۔ بدنصیب آدمی اس حالت میں بھی تم اپنی کینہ توزی سے باز نہ آ سکے آخر میری ذات سے کیا نقصان تم کو پہنچا ہے کہ تم ہر موقع و محل پر میرے حق میں برائی کئے جاتے ہو؟"

"تمہاری ذات سے کیا نقصان مجھے پہنچا ہے" لینو ور نے جس کا چہرہ غصہ اور جوش سے اپنی اصلی ہیبت ناک صورت اختیار کر چکا تھا میرے لفظوں کو دہراتے ہوئے کہا "یوں کہا ہوتا۔ کہ مجھ کو تمہاری ذات سے کیا نقصان نہیں پہنچا کیا وہ تم ہی نہیں تھے جو ہر بار میری راہ میں حائل ہو کر میری بہترین تجویزوں کو ملیا میٹ کرنے کا

ذریعہ ثابت ہوتے ہیں؟ کیا وہ تمہارے سوا کوئی اور تھا جس کی منحوس آمد نے پسنوجہ میں میرا بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا؟ اور کیا وہ تمہاری ہی ہستی ناپاک نہ تھی جس نے... نہ معلوم کس ذریعہ سے جہاز ایمپنین پر میری سوچی ہوئی تجویزوں کو شکست و ریخت کیا؟ صحیح حالات کا تو مجھ کو علم نہیں تاہم اتنا یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ ناہنجار دراز دیا تو بے وقوف تھا یا دھوکے باز... یا شاید یہ دونوں اوصاف رکھتا ہو بہرحال اتنا میں نے دیکھا ہے کہ جہاز پر اس کا تمہارا ساتھ گہرا دوستانہ تھا۔ اگر کوئی رہی سہی کسر باقی تھی تو وہ تم نے عدالت میں میرے برخلاف شہادت دیکر پوری کر دی اور اب نمک ریزی کے طور پر تم ان سب کمینہ حرکتوں کے بعد بھولے بن کر مجھ سے دریافت کرنے آئے ہو کہ میں نے تمہارے حق میں کیا برائی کی ہے؟"

"مسٹر لینوڈ" میں نے کہا۔ اگر تم غور کر کے دیکھو تو معلوم ہو گا کہ مختلف اوقات میں میں تمہارے رستہ میں حائل نہیں ہوا بلکہ خود تم نے اس طرح کے سامان پیدا کئے کہ مجھ کو مجبوراً دخل انداز ہونا پڑا۔ یاد ہو گا سب سے پہلے تمہیں نے اپنے آپ کو میرا ماموں ظاہر کر کے مجھے اپنی حفاظت میں لینے کی کوشش کی تھی..."

"آہ مجھ کو معلوم ہے کہ تم کسی نہ کسی ذریعے سے اس حقیقت سے خبردار ہو گئے ہو کہ میں تمہارا ماموں نہیں ہوں مگر اس سے کیا؟ اور اتنا کہہ کر سیاہ نصیب کبرٹسے نے مجھ کو چڑانے کے لئے دانت نکال لئے اور ایک اس طرح کا لخت طنزیہ قہقہہ لگایا جو میرے کانوں کو نہایت ہی ناخوشگوار معلوم ہوا۔

"اس سے پایا جاتا ہے کہ لارڈ ایلکسٹن تم سے ملاقات کر گیا" میں نے کہا۔ "گویا مجھ کو ستانے کا عمل اگرچہ فی الحال کسی مصلحت سے بند ہے تاہم دھوکے اور فریب کی کارروائیاں جاری ہیں بدنصیب آدمی! مجھ کو تمہاری حالت پر بے حد رحم آتا ہے میں نے غلطی سے یہ جانا تھا کہ جیلخانہ کی حرارت تمہارے مزاج کی سختی کم کرنے میں مددگار ثابت ہو گی اور تم اپنے

فعلوں پر شرمسار ہونے لگو گے مگر افسوس یہ خیال خام تھا۔ آہ اگر تم کسی وقت سوچو۔ کہ کتنی برائیاں تم نے میرے حق میں وقتاً فوقتاً کی ہیں تو مجھ کو یقین ہے کہ اپنی شرارتوں کا نقشہ تمہاری پیشانی پر عرقِ انفعال پیدا کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ تم کو یہ سوچکر از خود ندامت ہونے لگے گی۔ کہ میں نے تم سے کتنی بردباری کی اور تم نے اس کا مجھے کیا اجر دیا۔ کیا تم بھول گئے۔ کہ میں اگر چاہتا تو مختلف اوقات میں تمہارے برخلاف قانون کی امداد حاصل کرکے حوالات کرا سکتا تھا...“

”اوہ میں ان گیدڑ بھبکیوں کو خوب سمجھ سکتا ہوں“ ناہنجار کرٹے نے حقارت سے جواب دیا۔ ”جو کچھ تم نے کیا وہ مجھ پر بطور احسان نہیں بلکہ ایبل کی خاطر کیا تھا۔ جس سے تم کو عشق ہے میں خوب سمجھ سکتا تھا۔ کہ اس کی وجہ سے تم کبھی میرے برخلاف کوئی کارروائی نہ کرو گے رہ گیا لیڈی گیلنڈ کا معاملہ تو جب تک مجھے اپنا فائدہ نظر آیا میں نے اس کو چھپایا۔ لیکن جب مزید پردہ داری کی مصلحت باقی نہ رہی جب مجھے سر میتھیو ہیمپلٹین کی ناراضگی یا خوشنودی کی پروا بھی باقی نہ رہی تو میں نے سب حال لکھ کر اس کو تمہاری بدمعاشیوں سے واقف کر دیا۔“

لینوورے نے یہ الفاظ میری پریشانی اور اذیت کے مزے لے لے کر کہے اور یہ امر واقعہ ہے کہ اس کے لفظوں سے مجھے اپنے سینہ میں خنجر سا چبھتا معلوم ہوا تاہم میں نے کہا۔ ”خدا کے لئے بد زبانی نہ کرو۔ تم خوب جانتے ہو کہ اس معاملہ میں خطا میری نہ تھی۔ جس کو تم بدمعاشی کے مکروہ نام سے موسوم کرتے ہو وہ ایک نوجوان لڑکے کی ناتجربہ کاری حماقت یا بہت سے بہت عارضی کمزوری تھی۔ مگر اس ذکر کو چھوڑو۔ خدا اس بیچاری کو غریق رحمت کرے میں اس کی برائی کرکے اس کی روح کو عذاب پہنچانا نہیں چاہتا۔“

”اس لئے کہ تم اس کے دلدادہ تھے“ لینوورے نے طنز آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"مسٹر لینووڑ" میں نے اس گفتگو سے تنگ آ کر کہا "مجھ کو معلوم نہیں کہ لارڈ انگلسٹن نے تم سے فائدہ رسانی کے کیا کیا وعدے کئے ہیں اور تم کس لالچ اور امید پر میرے عہد ماضی کو ڈھکے رکھنا چاہتے ہو۔ ہاں ایک بات کہتا ہوں۔ اگر کبھی تمہاری زندگی میں کوئی لمحہ ایسا تھا جب تمہیں اپنے گناہوں سے عبرت حاصل کر کے ان برائیوں کی جو تم سے سرزد ہوئی ہیں تلافی کرنی لازم تھی تو وہ لمحہ اب ہے جو چیز میں تم سے بمنت طلب کرتا ہوں وہ تم کو از رہے انصاف مجھ سے بیان کرنی چاہیئے تھی تم کو معلوم ہے اور میں بھی خوب واقف ہوں کہ کئی طرح کے اسرار میرے عہد ماضی پر محیط ہیں مجھ سے کئی شخصوں کا برتاؤ اتنا انوکھا اور عجیب رہا ہے کہ میں جانتا ہوں میری زندگی میں کوئی خاص ہی بھید ہوگا جس کی وجہ سے سب کچھ ہوتا رہا ہے اگر تم اب بھی چھپ رہو گے تو میں تو خیر کچھ نہیں کر سکتا تاہم اتنا مجھ کو یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی وقت ضرور ایسا آئے گا . . ."

"نہیں جوزف نہیں! . . . کبھی نہیں!" لینووڑ نے جس کے چہرہ پر سختی کے ہیبتناک آثار پیدا ہو گئے تھے جوش میں بھر کر کہا "اگر تم مجھ سے دس ہزار بھلائیوں کے وعدے کرو تو بھی میں ایک لفظ تک ایسا نہ کہوں گا جو تمہارے دل کو تسکین دینے والا ہو کیونکہ مجھے تم سے نفرت ہے . . . ناقابل بیان نفرت ہے۔ میری قسمت میں تو خیر اب دائمی حراست لکھی ہے مگر اطمینان رکھو تم بھی ان حالات سے لاعلم رہ کر مرو گے جن کے جاننے کے لئے تم اپنی آدھی زندگی سے دست بردار ہونے پر آمادہ ہو گے . . . مگر ٹھیرو" اس نے یکا یک رک کر ایک فوری خیال کے زیر اثر کہا "کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ میری پوری سزا معاف کرا دو کیا تمہارا کونٹ آف لوور نو یا اتنا اثر و رسوخ کونٹ میں اتنی طاقت ہے کہ وہ میرے لئے جیل کے دروازے پھر ایک بار کھلوا دے؟"

"میرے خیال میں اس سوال کا پیش کیا جانا ہی فضول ہے" میں نے کہا "اول تو میں کونٹ آف لوورنو سے یوں ہی اس قسم کی درخواست نہ کرتا لیکن تمہاری حالت میں تو میں اس لئے بھی ایسا نہیں کر سکتا کہ جو سزا تم کو دی گئی ہے تم اس کے ہر طرح مستوجب تھے اس کے علاوہ کونٹ آف لوورنو خود بھی ..."

"بس تو خدا کے لئے اس بے فائدہ تقریر کو بند کر دو" لینوورو نے نفرت سے منہ پھیرتے ہوئے کہا "مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ تمہارا جواب کیا ہوگا مگر احمق نوجوان کیا تو نہیں سمجھ سکتا کہ جب تو میرے حق میں کوئی رعایت کرنا نہیں چاہتا تو میں تیری نسبت کوئی راز کیونکر ظاہر کر سکتا ہوں؟ جا خدا کے لئے جا۔ میرا جسم خاکی شکے جیل کی چار دیواری میں بند ہے لیکن میری روح اب بھی ناقابل مغلوب ہے کوئی طاقت اس کو دبا اور کچل نہیں سکتی اور اب جا میں اس گفتگو کو طول دینا نہیں چاہتا"

افسردہ و دل گرفتہ میں اس مرد سیاہ کار سے رخصت ہوا اور گونہ رنج و اذیت میرے دل کو تھی ایک اپنی مایوسی اور ناکامی کی وجہ سے اور دوسرے یہ دیکھ کر کہ فطرت انسانی کی سفاہت کس حد انتہا تک پہنچ سکتی ہے جو الفاظ اس نے کہے بالکل صحیح تھے وہ اس سانپ کی طرح تھا جسے سنگ مرمر کے ڈبہ میں بند کر دیا گیا ہو مگر جو اس میں رہ کر بھی اتنا ہی زہریلا ہو جتنا اس کے باہر تھا۔

جیلخانہ سے نکلا تو جی بے حد پریشان تھا میں کئی طرح کی امیدیں لے کر یہاں آیا تھا لیکن آ کر حاصل کیا کیا؟ مایوسی۔ افسردگی۔ پریشانی اور سب سے بڑھکر یہ رنج کہ ناہنجار لینوورو نے میرا وہ راز بھی ظاہر کر دیا جس کے انکشاف سے میں اتنا ڈرتا تھا ڈوڈ چیسٹر اپنی بات سے پھر گیا اور لینوورو سے پہلے ہی کیا امید تھی کہ اب اس نے رہی سہی آس بھی توڑ دی وہ کمبخت لیڈی کیلنتھ کا راز ظاہر نہ کرتا تو بھی ایک بات تھی اس انکشاف نے گویا میرے سینہ میں زہر کا بجھا ہوا خنجر بھونک دیا بازار میں نکلا۔

تو اضطراب کی آندھی میرے دماغ میں چل رہی تھی قدم اٹھانا دوبھر تھا یہی جی چاہنے لگا کہ کہیں بیٹھ کر جی کو سہارا دوں اور اپنے خیالات پراگندہ کو جمع کروں چند قدم آگے ایک دوا ساز کی دوکان تھی میں سوڈا واٹر کی بوتل پینے کے بہانہ سے اُس میں داخل ہوا میرا دماغ اسقدر چکرا یا ہوا تھا۔ کہ اندر جاکر میں فوراً ہی اس آدمی کو پہچان نہ سکا جو پہلے سے دکان میں کھڑا کوئی چیز مول لے رہا تھا۔ مگر جب اس نے میری آواز سُنی تو فوراً پیچھے مڑا اور اس وقت میں نے دیکھا کہ وہ ارل آف اکلیسٹن ہے!

میں اس کو دیکھ کر فوراً سنبھلا مگر اس سے پہلے کہ میں یہ سوچ سکتا مجھے اس کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے اُس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر غیر معمولی عجلت سے وہ چھوٹی سی بوتل دوسرے ہاتھ میں لی جو دوا ساز نے کاغذ میں لپیٹ کر اسے دی تھی اور جیسے اس نے اپنی واسکٹ کی جیب میں رکھ لیا سوڈے کی سرد بوتل پینے سے دماغ کو فرحت ہوئی میں جب تک اسے پینے میں مشغول تھا ارل وہیں دوکان کے اندر کھڑا رہا اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ میری فراغت کا منتظر ہے اور چونکہ میں بھی اس سے ڈورچیسٹر کے بارہ میں کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا اس لئے بوتل ختم کر کے میں اس کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گیا۔

اکٹھے ہم دوکان سے باہر نکلے اور ساتھ ساتھ بازار میں چلنے لگے شروع میں تھوڑی دیر گہری خاموشی چھائی رہی اس کے بعد ارل نے یہ کہہ کر مہر سکوت توڑی "جوزف کیوں تم اتنے افسردہ و غمناک نظر آتے ہو کیوں تمہارا چہرہ اتنا زرد ہے...؟"

"مائی لارڈ اس کا جواب اپنے دل سے پوچھیئے" میں نے کہا "یاد ہوگا آپ نے اور بیگم صاحب نے مجھ سے اس بات کا حلفیہ وعدہ کیا تھا۔ کہ آئندہ آپ لوگ مجھے کبھی تنگ

نہ کریں گے لیکن جس صورت میں میں دیکھتا ہوں کہ اس وعدہ کے برخلاف آپ اپنی پرانے طریقوں پر کاربند ہیں ...“

”جوزف میں تمہارے لفظوں کا مطلب نہیں سمجھا“۔ ارل نے اپنے چہرہ پر ملامت اور حیرت کے آثار پیدا کرتے ہوئے کہا ”میں نہیں جانتا تم کیا کہنا چاہتے ہو؟“

”مائی لارڈ میں یہ کہنا چاہتا ہوں“ میں نے فوراً جواب دیا کہ جو طریق عمل آپ نے کل رات کی ملاقات کے بعد میرے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے معاملہ میں برتا ہے وہ شرافت سے بعید اور ... مجھ کو یہ کہنے کے لئے معاف کیجئے بیحد شرمناک ہے میری فراخدلی دیکھئے کہ آپ پر بھروسہ کر کے ڈورچیسٹر کی چٹھی آپ کو دکھا دی اور اپنا طریق عمل دیکھئے کہ میری اس سادہ لوحی سے فائدہ اٹھا کر آپ سیدھے اس سے ملنے گئے اور اس سے وعدہ وعید کر کے ان حالات کے بیان کے متعلق جو وہ ظاہر کرنا چاہتا تھا اس کے ہونٹوں پر خاموشی کا قفل لگا دیا؟“

ارل نے گردن تان لی پھر فاخرانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا ”مسٹر ولمٹ تم میرے درگذر سے بیجا فائدہ اٹھاتے ہو میرے تحمل کو دیکھو اور اپنی زبان درازی پر غور کرو مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ بعض مجنونانہ خیالات میری نسبت تمہارے دماغ میں جاگزین ہو چکے ہیں تم جب کبھی مجھ سے ملتے ہو اسی طرح طعن وتشنیع کیا کرتے ہو میں تم کو بچہ سمجھ کر ہمیشہ بات ٹالتا رہا ہوں ...“

”مائی لارڈ یہ حیلہ سازیاں بے سود ہیں“ میں نے پرجوش لہجہ میں کہا ”آپ لاکھ میٹھے بنیں میں اس حقیقت کو فراموش نہیں کر سکتا۔ کہ مجھے آپ کے ہاتھوں لاتعداد تکلیفیں پہنچی ہیں ...“

”جوزف خاموش!“ ارل نے ہلکے منت آمیز لہجہ میں کہا۔ ”کیا تم چاہتے ہو اس جگہ سر بازار ہمیں آپس میں جھگڑتا دیکھ کر بہت سے لوگ اکٹھے ہو جائیں؟ کوئی تم کو برا جانے

کوئی مجھ کو برا سمجھے اپنے جوش کو سنبھالو اور اگر تمہیں کچھ کہنا ہے تو ادھر اس گلی میں آ کر کہو ایک لمحہ پیشتر تم نے ڈورچیسٹر کے معاملہ میں مجھ پر تہمت باندھی تھی مگر میں چند لفظوں میں اصل حقیقت واضح کرتا ہوں کئی سال گذرے یہ شخص ایک مرد عزت دار تھا۔ اور انفیلڈ میں فراغت کی زندگی بسر کرتا تھا۔ میں تب سے اس کو جانتا ہوں۔ تم کو بھی یاد ہوگا۔ کہ شادی کے رجسٹر کا ایک ورق اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا جس میں میری اور کلارا کی شادی کا اندراج تھا۔ تم نے لا کر مجھے دیا تھا کیا ایک ایسے آدمی کے لئے جو حالات کے اثر سے مبتلائے مصیبت ہو چکا ہو تھوڑی سی خدمت بجا لانا میرا فرض نہ تھا؟"

"اس آدمی کی خدمت جو شادی کے رجسٹر کا ورق قطع کر کے ایک نہایت شرمناک جرم کا مرتکب ہوا کیا یہ آپ کا مطلب ہے! اس نے تو آپ پر یہ احسان کیا کہ شادی کا اندراج ہی مٹا دینے کی کوشش کی اور آپ اس کی خدمت گذاری کو راتیں حرام کرتے ہیں معاف کیجئے۔ یہ محض ایک نمائش ہے جسے میں کسی حال میں صحیح تسلیم نہیں کر سکتا۔۔"

"نہیں جوزف نہیں" ارل نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں نے جو سلوک اس آدمی سے کیا ہے وہ میری اپنی شرافت طبعی کی دلیل ہے میں اس کی مصیبت زدہ حالت دیکھ کر برداشت نہ کر سکا۔ اس لئے میں نے پرانے تعلقات کی بنا پر اس وقت نازک میں اس کی مدد کی رجسٹر کا ورق پھاڑنے سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچ سکتا تھا اس کی حالت زار تھی اس لئے جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں نے کر دیا۔۔۔"

"اس وقت جب حضور نے میرا دکھایا ہوا خط پڑھ لیا تھا" میں نے طنز کے ساتھ کہا "اس کے علاوہ میں پوچھتا ہوں کہ اگر آپ نے ڈورچیسٹر پر یہ احسان بغیر منشا کیا تھا تو پھر کس لئے اس نے دفعتاً میری نسبت اپنا ارادہ بدلا؟ نہیں مائی لارڈ میں اب دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں کہ اس خاموشی کی تہ میں اس معاہدہ کو نہ دیکھ سکوں جو آپ کے اور اس کے درمیان ہوا ہے آپ نے کوشش کر کے اس کو تشہیر سے بچایا

اور اب اس نیکی کے بدلے وہ اُس راز کو چھپاتا ہے جسے آپ کسی وجہ سے ظاہر کرنا نہیں چاہتے مائی لارڈ کئی بار جی میں آتی ہے کہ آپ کو خوب جی بھر کر کوسے دوں مگر کیا کروں...۔"

فقرہ نا تمام ہی رہ گیا۔ میرے سینہ میں جذبات کا ہجوم تھا۔ خیالات پر جوش نے ذریعہ اظہار نہ پاکر سینہ میں تلاطم برپا کر دیا اور آنکھوں سے سیل اشک بہ نکلا خوش قسمتی سے ہم اس وقت ایک علیحدہ مقام پر کھڑے تھے اس لیئے کوئی دیکھنے والا موجود نہ تھا ارل میری اس حالت سے بہت متاثر ہُوا اور اس نے منت آمیز لہجہ میں مجھ کو جی ٹھکانے کرنے کے لئے کہا۔ اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا اور کہنے لگا "جو فضول کچھ وہمی خیالات تمہارے دماغ میں جاگزین ہیں وہی تم کو اسقدر پریشان کر رہے ہیں خدا کے لئے ان کو تمام دل سے نکال دو میں ہر طرح تمہارا بہی خواہ ہوں اور جو امداد درکار ہو دے سکتا ہوں...؟"

"مائی لارڈ مجھے دوست یا مددگار کی حاجت نہیں ہے"۔ میں نے ہلکی تھرائی ہوئی آواز سے کہا۔ "میری آرزو صرف ایک ہے... جسے آپ بخوبی سمجھتے ہیں... یعنی اپنی پیدایش کا راز جاننے کی"۔

آن واحد میں ارل کا رویہ تبدیل ہو گیا پھر وہی نخوت اور سرد مہری کا انداز اس نے اختیار کر لیا۔ اور اسی حالت میں کہنے لگا "مسٹر ولمٹ میں ان مجنونانہ سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہوں نہ میرا ان معاملات سے کوئی واسطہ نہ تجھ میں ان کے سمجھنے کی قابلیت...!"

"مائی لارڈ آپ کو اختیار ہے جو جی چاہے کہیں"۔ میں نے تنگ آکر جواب دیا۔ "تاہم اس کا مجھ کو یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب یہ کل اسرار حل ہوں گے اور اصل حقیقت آشکارا ہو جائے گی اس یقین کو میں کبھی اپنے دل سے نکال نہیں سکتا جو بات مجھ کو پریشان کر رہی ہے وہ صرف حالت انتظار ہے۔ مجھ کو حقیقی خوشی تبھی

حاصل ہو گی جب یہ راز پوری طرح حل ہو جائیگا۔ اور میں نے اپنی زندگی میں کچھ ایسے گناہ بھی نہیں کئے کہ وہ قادرِ مطلق مجھ کو ہمیشہ سچی خوشی سے محروم رکھیگا آپ نے اب تک اس راز کو چھپانے کی بہت کوشش کی ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے مگر ایک وقت آئے گا جب حق کی فتح ہو گی اور خدا اپنے ناقابلِ فہم طریقوں پر خود ایسے اسباب ہیا کر دے گا۔ کہ وہ ساری الجھنیں جو نئے الحال بڑھتی جاتی ہیں خود بخود دور ہو جائیں گی "

اتنا کہہ کر میں ارل کو جواب کا موقعہ دیئے بغیر وہاں سے رخصت ہوا اور کونٹ آف لودرنو کے مکان کی طرف ہو لیا۔

باب ۱۴۴

دادی آرنو کی کوٹھی

اس جگہ پہنچکر معلوم ہوا کہ کونٹ اپنی لائبریری میں بیٹھے ہیں۔ میں نے وہاں جا کر ان کو ان سارے واقعات سے مطلع کیا جو اس روز پیش آئے تھے کونٹ میری زندگی کے حالات سے پہلے ہی واقف تھا اور میرا کوئی راز اس سے پوشیدہ نہ تھا فی الحقیقت جیسا کہ میں نے پیشتر کسی موقعہ پر لکھا ہے ہم نے ایک بار گفتگو کرتے ہوئے ان امرا پر تبادلہ خیالات بھی کیا تھا جو میری زندگی پر محیط تھے اب اس نے سارا حال سنکر چند لمحے غور کیا اور میں نے جانا کہ وہ وہی رائے دیگا جو میرے حق میں بہتر اور مفید ہو گی۔

"میرے عزیز دوست" آخر کار اس نے کہا "سر منبھو ہیسلیٹن کے متعلق کوئی آواز مجھ سے کہتی ہے کہ وہ لیڈی کیلنہ ڈونڈا اس کے معاملہ میں آپ کی کمزوری

سے ضرور درگذر کریں گے میرے دوست آدمی کمزوریوں کا پتلا ہے اور جب عہد شباب میں جوش کی آندھی اٹھتی ہے تو کونسا پتہ ایسا ہے جو ہل نہیں جاتا۔ جس شخص نے تم سے اپنی نواسی کی شادی کا اقرار کیا اور اپنے پاس سے مالی امداد دے کر دنیا دیکھنے کو باہر بھیجا وہ یقیناً ایک فراخ اور فیاض دل اپنے سینہ میں رکھتا ہے۔ کیا ہوا اگر اس کی مجنونانہ الحواسیوں نے عارضی طور پر اس کے نیک ارادت کو چھپائے رکھا اس کی طبعی فیاضی یقیناً اسے درگذر پر مائل کرے گی اس لئے میں کہتا ہوں۔ کم از کم اس معاملہ میں لینوور کی عہد شکنی کو اپنی ذہنی تکلیف کا ذریعہ نہ بننے دیجئے "

" سر سٹیفن ہیلسٹین کے مزاج سے مجھ کو بھی جہاں تک واقفیت ہے اس کی بنا پر کہتا ہوں کہ وہ بے شک میری اس خطا کو بخش دیں گے" میں نے کہا "اس لئے جیسا آپ نے فرمایا ہے میں اس واقعہ کو نظر انداز کر دوں گا اور مجھ کو یقین ہے۔ کہ خدا اس معاملہ میں میری آرزو بر لانے کا کوئی نہ کوئی وسیلہ ضرور پیدا کر دے گا "

" رہ گئے باقی معاملات" کونٹ آف لودرنو نے کہا۔ "تو جو حالات آپ نے بیان کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈورچیسٹر اور لینیوو آپ کی زندگی کے بعض حالات سے درحقیقت واقف ہیں اور اگر چاہیں تو ان کو ظاہر بھی کر سکتے ہیں ساتھ ہی اس میں بھی کلام نہیں کہ ان واقعات کے انکشاف کا ارل آف انگلسٹن کی ذات پر اثر پڑنا یقینی ہے پس سارے پہلو نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس نتیجہ پر پہنچنا پڑتا ہے کہ ارل جہاں تک اس کے بس میں ہے ڈورچیسٹر اور لینیوور کو ان حالات کے اظہار سے روکے گا ممکن ہے وہ اس سلسلہ میں ان کے لئے مزید رعایتیں حاصل کرنے کا وعدہ بھی ان سے کرے مگر میں اس کا انتظام کر دوں گا۔ کہ وہ آئندہ اس بارہ میں کچھ نہ کر سکے خیر اس میں شک نہیں کہ وہ کچھ عرصہ اور یہیں ٹھیرے گا تاکہ آپ کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتا رہے اور ان لوگوں کو اظہار واقعات پر آمادہ ہونے کا موقعہ

نہ ٹے پس میں جو بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس طرح کے موقعوں پر اگر مکاری کا جواب مکاری سے دیا جائے تو کچھ عیب نہیں داناؤں نے کہا ہے کہ لوہے کو لوہا ہی خوب نرم کرتا ہے اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ ہم ایک ایسی چال چلیں جس سے ہمیں ارل کے آئندہ طرز عمل کو جاننے کا موقعہ مل سکے۔"

"آپ کمیرے مشفق اور دوست ہیں" میں نے جواب دیا" جو مشورہ آپ دیں گے میں اس کے مطابق عمل کرنے کے لئے حاضر ہوں"

اُس صورت میں سب سے پہلے آپ فلارنس سے رخصت کا بہانہ کریں"۔ کونٹ آف لورنو نے کہا" یہ اس لئے ضروری ہے کہ ارل آف اکلیسٹن کو پورا یقین ہو جائے کہ آپ نے حالات جاننے کی کوشش میں ناکام رہ کر اس بارہ میں ہر طرح کی جدو جہد ترک کر دی ہے۔ جب اس کو اس بات کا پورا یقین ہو گیا تو ظن غالب ہے۔ کہ وہ فلارنس سے رخصت ہو جائیگا۔ لینوسا اور ڈورچسٹر سے واقعہ میں اس کو ذرا بھی ہمدردی نہیں وہ محض اپنی مطلب براری کے لئے ان کی حمایت کر رہا ہے۔ پس جونہی وہ رخصت ہوا ہمارے لئے عمل کا موقعہ خوب ہوگا۔ اس وقت ہم ان دونو موذیوں کو اس بات کا پورا یقین دلا سکیں گے۔ کہ جسے تم اپنا محسن سمجھے ہوئے تھے وہ اپنا مطلب نکال کر چپ چاپ رخصت ہو گیا اس طرح ان کو جھونجل میں لاکر اُن کی زبانی آپ کے مفید مطلب حالات جاننا یقیناً سہل ہوگا۔ ہم اُن سے وعدہ امداد بھی کریں گے اور اگر مجھ سے کچھ ہو سکا تو میں آپ کی خاطر دریغ نہ کروں گا یہ میری صلاح ہے فرمایئے آپ اس تجویز سے کہاں تک اتفاق کرتے ہیں؟"

میں نے اپنے دوست کی بیان کردہ ترکیب کو ہر طرح سے پسند کیا اور کونٹ آف لورنو نے سلسلۂ تقریر جاری رکھ کر کہا۔

"وادی آرنو میں میرے ایک نہایت عزیز دوست کی پرفضا کوٹھی واقع ہے جس کا

فاصلہ شہر سے تقریباً دو میل ہے گرداگرد وسیع اور کشادہ باغات اور عین دریا کا کنارہ ہے۔ میرا دوست ایک کام کے لئے فرانس گیا ہوا ہے مگر کوٹھی میں اس کے دو یا تین نوکر موجود ہیں اور وہ میرے حکم کی تعمیل سے کبھی انکار نہ کریں گے۔ اب میں جو مشورہ آپ کو دینا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ اُس کوٹھی میں جا کر موقعہ کے حسب حال چند روز یا چند ہفتے اس میں قیام کریں بڑی کشادہ جگہ ہے اس میں لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہتے ہوئے آپ سیر و تفریح کا سلسلہ بخوبی جاری رکھ سکیں گے نوکر بھی معتبر اور وفادار ہیں نگران کو مزید تاکید کر دی جائیگی کہ وہ اس کوٹھی میں آپ کی موجودگی کا حال کسی پر ظاہر نہ کریں اور مجھ کو یقین ہے وہ اس بارہ میں خاموش رہیں گے حبشی ! بہتر ہے آپ وہاں چلے جائیں کیونکہ اس کے بعد ہی ارل آف ایکلیسٹن اپنا آئندہ پروگرام عمل میں لانا شروع کرے گا۔"

میں نے کونٹ آف لورونو کی پیش کردہ تجویز سے پورا اتفاق کیا اور اس نے اسی وقت نوکر کو حکم دیا کہ وہ اس کا گھوڑا تیار کر کے لائے تاکہ وہ کوٹھی میں جا کر نوکروں کو ضروری ہدایات دے سکے اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر میں ڈامنی اور مسٹر سالٹ کوٹ سے ملنے اُس ہوٹل میں گیا جس میں ارل آف ایکلیسٹن اور اس کی بیگم قیام پذیر تھے میرے دونو دوست دروازہ کے باہر کھڑے دو تین خوشنما سواریوں کو تعریفی نظروں سے دیکھ رہے تھے عین اس وقت جب میں ان سے ملا تو ارل بھی کسی ضرورت سے پھاٹک سے باہر نکلا سکیں میں نے دکھانے کے لئے یہی ظاہر کیا کہ مجھے اس کی موجودگی کا علم نہیں چنانچہ اونچی آواز میں جو اس کے کانوں تک بخوبی پہنچ سکتی تھی میں نے ڈامنی اور سالٹ کوٹ سے کہا حضرات میں آپ سے رخصت ہونے آیا ہوں کیونکہ میرا ارادہ آج رات یا کل صبح فلارنس سے روانہ ہو جانے کا ہے۔"

"اوہ کیا آپ اس شہر سے رخصت ہو رہے ہیں؟" سالٹ کوٹ نے پوچھا "میرا خیال تھا آپ کا ارادہ ایک یا دو ہفتے اسجگہ قیام کرنے کا ہے۔"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک" ڈامنی نے ہلاس کی ایک چٹکی نتھنوں میں ٹھونستے ہوئے کہا "معلوم ہوتا ہے مسٹر ولمٹ اس ملک کے کھانوں سے اکتا گئے اور وہ اصلی کالپس کی پوسٹش پہاڑی جھیل کی مچھلیوں اور پرسٹن پان بیر کے لئے بے تاب ہیں اس سے مجھکو خیال آتا ہے ..."

"ڈامنی کیا فضول کہتے ہو" سالٹ کوٹ نے قطع کلام کر کے کہا "مسٹر ولمٹ سکاٹ لینڈ کے رہنے والے نہیں ہیں اور ان کو تمہارے کالپس یا پرسٹن پان بیر کی قطعاً پرواہ نہیں معلوم ہوتا ہے کوئی خاص ہی واقعہ پیش آیا ہے ..."

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک" ڈامنی نے جلدی سے کہنا شروع کیا "شاید ہمارے دوست نے کہیں سے یہ خبر سن لی ہے کہ بیوہ گلن کربٹ دراصل مری نہیں اور وہ اس سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آگیا..."

"صاحبان میں آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ بہت ممکن آپ کی صحبت کا لطف حاصل نہ کرسکا" میں نے کہا "مگر حالات ایسے ہی پیش آئے ہیں کہ غالباً آج رات یا کل صبح مجھ کو فلارنس سے رخصت ہو جانا پڑیگا!"

"فی الحال آپ کا ارادہ کس جگہ تشریف لے جانے کا ہے؟" سالٹ کوٹ نے پوچھا

"میں غالباً وائینا جاؤں گا" میں نے کہا اور اس کے بعد چھپی نظروں سے یہ دیکھ کر کہ اسل آف اکیلسٹن تھوڑے فاصلہ پر اب تک ٹہلتا پھر رہا ہے اور میرے منہ سے نکلے ہوئے ہر ایک لفظ کو پوری توجہ سے سن رہا ہے میں نے کہا "میرے دوست کونٹ آف لورنو نے اپنے بھائی مارکوئیس آف کاسانو کے نام جو وائینا کے شاہی دربار میں ٹسکنی کے سفیر ہیں ایک معرفی خط لکھ کر مجھ کو دیا ہے بہن سینیر کاسانو سے پہلے بھی کچھ واقفیت رکھتا ہوں..."

"تو اگر ہم وائینا گئے تو ضرور آپ سے ملیں گے" سالٹ کوٹ نے کہا۔

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے دخل در معقولات ہوتے ہوئے پھر ایک بار کہا۔ "ہم جب ہوا(ر) گئے تو کسی گھڑیالی سے شہر میں منادی کرادیں گے یا اخباروں میں اشتہار چھپوا دینگے۔"

"مگر اس دردِ سری کی کیا حاجت ہے؟" سالٹ کوٹ نے کہا۔ "کیوں نہ ہم براہ راست مارکوئیس آف کاسانو کے مکان پر چلے جائیں گے۔ تاہم میں جو بات پوچھنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ کو رخصت کی اتنی جلدی کیوں ہے؟"

"بات دراصل یہ ہے مجھے اس شہر سے نفرت سی ہوگئی ہے۔" میں نے دکھاوے کے بے حد مشتعل لہجہ میں کہا اور اس کے بعد فوراً ہی اپنے لفظوں میں ترمیم کرکے "یا نہیں سچ تو یہ اس قدر احسان فراموش نہ بننا چاہیئے اس شہر میں رہتے ہوئے میرے دوستوں نے ہمیشہ مجھ سے اچھا سلوک کیا ہے مگر بعض حالات ایسے پیش آئے ہیں کہ میں صوبہ ٹسکنی کے اس خوشنما صدر مقام میں زیادہ عرصہ نہیں ٹھیر سکتا۔۔۔"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے حسب معمول کہا اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈالا میرا خیال تھا۔ وہ نسوار کی ڈبیہ نکالنے لگا ہے مگر کچھ ایسی بدحواسی اس پر مسلط تھی کہ وہ اس کی بجائے اپنا بٹوہ نکال لایا پھر تقریر جاری رکھ کر اس نے کہا "شاید ہمارے دوست کو بلیٹ کا اندیشہ ہے۔۔"

"ڈامنی کیسی فضول باتیں کہتے ہو" سالٹ کوٹ نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولمٹ ایسے آدمی نہیں ہیں کہ ان کو مالی مشکلات کا سامنا ہو یا وہ ان کی وجہ سے شہر چھوڑنا چاہیں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو میں نوٹوں کی ایک تھیلی جو فی الحال میرے لئے بیکار ہے ان کو پیش کرتا ہوں اور عام اجازت دیتا ہوں کہ وہ ان نوٹوں کو سال ڈیڑھ سال اپنے پاس رکھیں اور اس طرح مجھ کو ان کی حفاظت کے فرض سے سبکدوش کریں۔"

سالٹ کوٹ کی اس تقریر نے میرے دل پر گہرا اثر کیا اور میں اپنے سادہ لوح مگر نیک دل دوستوں کے لئے سچی شکرگزاری محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ خیر میں نے ان کو بتایا۔ کہ مجھے

کسی طرح کی مالی مشکلات کا سامنا نہیں ہے نہ میں ان کی وجہ سے فلارنس سے رخصت ہوتا ہوں۔

"اس کے برعکس" میں نے کہا "میرے پاس اتنی زرنقد موجود ہے جو میری فوری ضرورت سے بھی زیادہ ہے جن حالات کی مجبوری سے میں اس شہر سے رخصت ہوتا ہوں وہ محض نجی اور ذاتی ہیں۔ اس کے باوجود میں آپ لوگوں کی عنایت کا تہ دل سے ممنون ہوں اور اب مجھے رخصت کی اجازت دیجئے الوداع!"

میں نے ڈامنی کلیک مینن اور مسٹر سالٹ کوٹ سے مصافحہ کیا اور رخصت ہوا اس سارے عرصہ میں ہر چند مجھ کو معلوم تھا کہ ارل آف ایکلسٹن تھوڑے فاصلہ پر منڈلاتا پھر رہا ہے تاہم میں نے اس کی موجودگی کو اس طرح نظر انداز کئے رکھا گویا مجھے اس کا ذرا بھی علم نہیں ہے۔ ہوٹل سے چلکر میں سیدھا کونٹ آف لوورنو کے مکان پر گیا تو اپنے جی میں اس خیال سے خوش تھا کہ حالات نے ارل کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا اچھا موقعہ دے دیا کہ میں فوراً اس شہر سے رخصت ہوتا ہوں میرے پہنچنے کے تھوڑا عرصہ بعد کونٹ بھی کوٹھی کا پھیرا کر کے آ گیا اور اس نے مجھ کو بتایا۔ کہ اس نے وہاں میرے لئے سارا انتظام مکمل کر دیا ہے۔ اور اب میں جسوقت چاہوں وہاں جا سکتا ہوں آخری فیصلہ یہ ہوا کہ میں اس دن شام کو کونٹ کی اپنی بند گاڑی میں رخصت ہو جاؤں اور وہ گاڑی رات بھر اس کوٹھی میں رہے تاکہ اگر ارل آف ایکلسٹن میری حرکات کی جاسوسی بھی کرانا چاہے۔ تو اس کو پورا الیقین ہو جائے کہ میں فلارنس سے بہت دور پہنچ گیا ہوں۔

تیاری کرتے کراتے رات کے نو بج گئے اس وقت آخر کار میں نے کونٹ اور کونٹس آف لوورنو کو ملرضی الوداع کہی اور گاڑی پر سوار ہوا لیکن جونہی گاڑی بازار کے موڑ پر پہنچی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جانب ایک لبادہ پوش صورت کھڑی ہے

جس کے قد و قامت سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ارل آف ایلسٹن بذات خود چھپ کر میری نقل و حرکت دیکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ غیر گاڑی مختلف بازاروں سے ہوتی ہوئی کھلی شاہراہ پر پہنچ گئی تو اس وقت پھر ایک بار میں نے پچھلی کھڑکی سے دیکھ کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کیا کوئی اور گاڑی ہمارے تعاقب میں آ رہی ہے یا نہیں۔ لیکن سڑک حد نگاہ تک خالی تھی اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ارل نے پیچھا کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور اس کو میری روانگی کا پورا یقین ہو گیا ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد میں اُس کوٹھی میں پہنچ گیا جو میرے دوست نے ازراہ عنایت میرے عارضی قیام کے لئے تجویز کی تھی اور جو خود کر اس میں رہتے تھے انہوں نے میرا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

رات کو تو باہر جانے کا موقعہ نہ تھا مگر جب دن چڑھا اور میں ناشتہ سے فارغ ہو کر کوٹھی سے باہر نکلا تو گرد و نواح کے منظر کی دلفریبی اور خوشنمائی دیکھنے کا موقعہ ملا کوٹھی طرز حال کی بنی ہوئی کشادہ مگر ہلکی تھی اور اُس میں کل سامان نئی طرز کا رکھا تھا دریائے آرنو کے ساحل سے اُس کا فاصلہ ایک سو گز کے قریب ہوگا۔ ایک نہایت کشادہ پُر فضا لان دونو کے بیچ حائل تھی جس میں جا بجا پھولوں کے تھالے سجے تھے اور خوشنما کیاریاں لب جو تک پہنچی ہوئی تھیں چاروں طرف ہرے بھرے میدان اور باغات تھے اور جیسا کہ کرٹ آف لوورنو نے مجھ کو بتایا تھا۔ کوٹھی کے گرد اونچی سبز جھاڑیوں کی ایک دیوار سی بنی ہوئی تھی لاتعداد سایہ دار گھنی روشیں سیر و تفریح کے لئے موجود تھیں اور جھاڑیوں کی حد فاصل کے اندر رہتے ہوئے ورزش اور دیگر کھیلوں کے سامان مہیا تھے جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں کوٹھی کا اگواڑہ ندی کی طرف تھا اور اتنی کشادہ زمین اس سے ملحق تھی جس سے قریباً دو سو گز چوڑی اور پاؤ میل لمبی مستطیل تیار ہو سکے داہنی طرف کسی قدر فاصلہ پہ ہٹ کر ایک اور مختصر سی کوٹھی بنی ہوئی تھی۔ لیکن وہ فی الحال غیر آباد اور خالی تھی بائیں طرف حد نگاہ تک پھیلا ہوا قبرستان تھا۔

ناظرین اس لفظ کو سُن کر نہ چونکیئے وہ کوئی اس طرح کا سنسان یا افسردگی پیدا کرنے والا قبرستان نہ تھا۔ جیسے ملک انگلستان میں پائے جاتے ہیں۔ جہاں بید مجنوں کے پیڑ قبروں پر جھک کر نوحہ خوانی کرتے اور سنگ لحد راتوں کے اندھیرے میں بھیانک نظر آتے یا چاندنی میں قبروں سے نکلی ہوئی روحوں کا منظر پیش کرتے ہیں نہیں وہ اس طرح کا ہیبتناک قبرستان نہ تھا۔ بلکہ ایک نہایت پر فضا کشادہ قطعہ زمین جس کی نظیر براعظم یورپ ہی میں دیکھی جا سکتی ہے اس میں قبروں کے نشان آہنی صلیبوں کی صورت میں موجود تھے جن میں سے بعض پر سیم اور بعض پر سبز رنگ کی رنگت پھیری ہوئی تھی کہیں کہیں چھوٹے مقبرے بھی بنے تھے جا بجا پھولوں کی کیاریاں لگی تھیں اور درخت اس انداز سے لگائے گئے تھے کہ تاریکی اور سنسانی پیدا کرنے کی بجائے رنگینی اور فرحت پیدا کرتے تھے یہ وسیع قبرستان نشیب و فراز میں تقریباً تین میل کی لمبائی میں پھیلا ہوا تھا۔ اور اس کے وسط میں ایک اونچے مقام پر ایک چھوٹا سا خوشنما گرجا بھی بنا تھا اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بیشتر صلیبوں پر گلاب اور سدا بہار کے پھولوں کے ہار لٹکے ہوئے تھے جو مردہ و رفتہ عزیزوں کے لئے اس دنیا کے رہنے والوں کا بہترین تحفہ سمجھے جا سکتے ہیں ان حالات سے یقیناً واضح ہو گیا ہوگا کہ یہ قبرستان بھیانک اور پر خوف نہیں بلکہ دلکش اور پر کیف تھا فی الحقیقت وہ صحیح معنوں میں اس بہتر دنیا کا مظہر تھا جس میں رنج و غم اور اندوہ و مصیبت کی اس دنیا سے رخصت ہو کر نیک و پاک روحیں آباد ہوتی ہیں۔

غرض جیسا میں نے لکھا ہے وہ ایک دیدہ زیب مقام تھا اور جب اس کوٹھی کی منتظم عورت نے جو ایک سن رسیدہ نیک طینت خاتون تھی مجھے سونے کے لئے خاص طور پر وہ کمرہ دیا جس کی کھڑکی قبرستان کی طرف کھلتی تھی۔ اور بتایا کہ یہ اس گھر کی بہترین خوابگاہ ہے جو میں آپ کو پیش کرتی ہوں تو میں اس کے بیان کی تردید نہ

کر سکا نہ مجھے اس میں سونے سے کچھ تامل ہوا۔

کوٹھی میں ایک خاصہ اچھا کتب خانہ موجود تھا۔ جس میں اطالوی زبان کی کتابوں کے علاوہ انگریزی اور فرانسیسی تصنیفات بھی رکھی تھیں دیواروں پر خوشنما تصویریں سجی تھیں (اٹلی میں کوئی مکان ایسا نہیں دیکھا جاتا جس میں فن لطیف کے بہترین شہکاروں کے عکس آویزاں نہ ہوں) ساری باتیں دیکھ کر مجھے پورا یقین ہو گیا کہ اس گھر میں رہتے ہوئے میری زندگی بڑے آرام کے ساتھ بسر ہوگی۔ میرے اپنے غم انگیز خیالات شاید کسی وقت میری پریشانی کا موجب ہوں۔ بہرحال اس جگہ ہر طرح کی دلبستگی کا سامان مہیا تھا۔ اور میں نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا کہ اپنے افسردہ کن خیالات کو جہاں تک ممکن ہوگا۔ دبائے رکھنے کی کوشش کروں گا۔ اور ان گہرے اسرار کے انکشاف کو جو میری زندگی پر محیط تھے اس قادر مطلق کے ہاتھ میں چھوڑ دوں گا جو اپنے لاتعداد وسائل سے وہ وہ کام کر کے دکھاتا ہے جو کبھی فہم انسانی میں نہیں آ سکتے باغ میں کئی شیشے کے مکان بنے ہوئے تھے جن میں نادر و نایاب پودے اور ثمر دار پیڑ اُگے تھے کہیں کہیں تاک کی بیلیں لگی تھیں جن میں غیر معمولی لذت اور درازی کے انگوروں کے خوشے نظر آتے تھے بعض میں اس طرح کے پھلوں کی کیاریاں تھیں جو صرف بلاد مشرق ہی میں پائے جاتے ہیں جہاں قدرت مہربان ہے اور موسم اتنا سخت گیر نہیں ہوتا جتنا ممالک یورپ میں۔ بے شک یہ صحیح ہے کہ سرزمین اٹلی کی آب و ہوا مغرب کے دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں زیادہ معتدل اور خوشگوار ہے تو بھی اوقات بعید میں موسمی تلون نازک پودوں پر اثر انداز ہو کر اُن کی بالیدگی کو روکنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس لئے حفاظت کے خیال سے یہ سارے انتظامات عمل میں لائے گئے تھے دریائے آرنو اسی نام کی وادی کے وسط میں سیال پارہ کی ندی کی طرح بہتا تھا اور اُس کے دونوں کناروں پر خوشنما کوٹھیاں اور پُرفضا مکان تھوڑے تھوڑے

فاصلہ پر بنے ہوئے تھے صرف وہ قطعہ زمین غیر آباد تھا۔ جس میں قبرستان کی موجودگی کا ذکر کیا گیا ہے۔

میری آمد کے دوسرے دن شام کو کونٹ اور کونٹس آف لوورنو گاڑی پر سوار ہو کر میرے دل بہلاؤ کے لئے آئے اور اُن کی زبانی وہ نئی خبریں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ ارل آف اینگلسٹن فی الحال فلارنس ہی میں ہے دوسری یہ کہ مسٹر لینوو پر حرارت کا اثر ابھی سے ظاہر ہونے لگا ہے یعنی اس نے بیماری کی علامات ظاہر کرنی شروع کر دی ہیں اس دوسری اطلاع کو پا کر مجھے بے حد تشویش ہوئی اور یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ اگر مسٹر لینوو ران اسرار کے انکشاف کے بغیر ہی جو میری زندگی پر محیط تھے مر گیا تو میرے لئے اُن کی صحیح کیفیت معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہے گا مگر کونٹ آف لوورنو نے یہ کہہ کر تسلی دی کہ جہاں تک معلوم ہوا ہے کبڑے کی بیماری خطرناک نہیں ساتھ ہی اس نے وعدہ کیا کہ جہاں تک ممکن ہوگا میں داروغہ جیل کی معرفت اس کی حالت کی خبر رکھوں گا۔ تھوڑی دیر کوٹھی میں ٹھیر کر کونٹ اور اس کی بیگم رخصت ہو گئے اور ان کی روانگی پر پہلی مرتبہ مجھ کو تنہائی اور افسردگی کا احساس ہونے لگا

اس سے اگلے روز میں باغ کی سیر کرنے چلا خیالات کی بڑھتی ہوئی اُلجھن اُس یکسوئی میں حارج تھی جو مطالعہ کے لئے ضروری سمجھی گئی ہے۔ میں چاہتا تھا کتبخانہ میں بیٹھ کر کوئی کتاب دیکھوں مگر دل کی پریشانی ہر لحظہ بڑھتی جا رہی تھی وہ ناقابل اظہار احساس مجھ کو تھا جو کسی واقعہ ناخوشگوار کا پیش خیمہ سمجھا گیا ہے اور میں یہ سوچ بغیر نہ رہ سکا۔ کہ اگر مجھ کو چند ہفتے اس تنہائی میں رہنے پر مجبور ہونا پڑا تو میرے لئے اس کوٹھی کا قیام غیر ممکن ثابت ہوگا۔ خیر وہ دن گذر گیا اور میرا دوست کونٹ آف لوورنو ملنے کے لئے نہ آیا۔ میں نے یہ کہہ کر اپنے دل کو سمجھانے کی کوشش کی کہ لیبوڈ

کی حالت اب پہلے سے بہتر ہوگی اس کے علاوہ مثل مشہور ہے کہ اگر کہیں سے کوئی خبر نہ آئے تو یہی سمجھنا چاہیئے کہ ساری خبریں نیک ہیں۔

اگلے دن صبح کے نو بجے تھے اور میں ناشتہ کی میز پر بیٹھا ہی چاہتا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کو نٹ آف لوورنو گھوڑے پر سوار سامنے سے چلا آتا ہے اس کو اتنا سویرے تنہا آتے دیکھ کر میرا دل زور سے دھک دھک کرنے لگا اور میں سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ ضرور وہ کسی واقعہ ناخوشگوار کی خبر لے کر آیا ہے۔ کھانا اسی طرح بغیر چکھے چھوڑ کر میں اپنی جگہ سے اُٹھا اور اس سے ملنے چلا چونکہ اس کے ساتھ کوئی نوکر یا سائیس نہ تھا اس لئے کوٹھی کے نوکروں میں سے ایک گھوڑا تھامنے پھاٹک کی طرف گیا کونٹ نے اس نوکر کے روبرو کوئی بات کہنا نامناسب سمجھا کیونکہ اس کو معلوم نہ تھا یہ آدمی کن کن زبانوں سے واقف ہے لیکن میرے لئے یہ مجبوری سکوت بھی دلی تشویش کے باعث انتہا درجے روح فرسا ثابت ہوا آخرکار جب ہم کمرہ طعام میں اکیلے رہ گئے تو میں نے دیکھا کہ کونٹ کے چہرہ پر فکر و سنجیدگی کے گہرے آثار نمودار ہوئے یہ حالت دیکھ کر رہا سہا شک میرے دل سے نکل گیا اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ لینوور کی بیماری ضرور مہلک ثابت ہوئی ہے۔

میرے اپنے چہرہ کی رنگت بدلتے دیکھ کر کونٹ آف لوورنو نے کہا "عزیز دوست میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس اطلاع کو پہلے ہی سمجھ گئے جو میں لے کر آیا ہوں لینوور نے کل رات بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آج صبح دن نکلنے سے پہلے دم توڑ دیا۔"

"افسوس! افسوس! اس کی موت سے میری امیدوں پر پانی پھر گیا" میں نے غمناک لہجہ میں کہا۔ "وہ ظالم جیتے جی میرے درپے آزار تھا اب مر کر بھی میرے لئے پریشانی کا موجب بنا مگر ممکن ہے" میں نے ایک فوری خیال کے زیراثر ذرا سا خوش ہو کر کہا "ممکن ہے اس نے دم آخر میں اپنے گناہوں سے پشیمان ہو کر کچھ حالات بطور

عزیز مجھ سے ہوں اور ان سے اصل کیفیت معلوم ہو سکے۔"

"نہیں میرے عزیز ولمٹ" کونٹ آف لوورنونے کہا آپ اس امید کو دل میں جگہ نہ دیں کیونکہ داروغہ جیل قریباً ایک گھنٹہ پیشتر مجھ سے ملنے آیا تھا اور اس نے کبرٹ کی بیماری اور موت کا سارا حال بیان کیا جیسا میں نے پیشتر آپ کو بتایا تھا وہ پرسوں یکایک بیمار ہوا اور جیل کے ڈاکٹر نے رائے دی کہ اس بیماری کا سبب وہ رنج و غم ہے جو کسی لمبی قید والے مجرم کو ہو سکتا ہے کل اس کی حالت قدرے بہتر ہوگئی اور اس کا تو کسی کو بھولے سے بھی خیال نہ تھا کہ وہ اس قدر جلد مر جائے گا لیکن شب گذشتہ کو آدھی رات کے وقت جب پہرہ دار نے اس کی کوٹھڑی میں نظر ڈالی تو مریض کی حالت اتنی خراب تھی کہ اسی وقت ڈاکٹر کو طلب کیا گیا اس کے بعد لمحہ و لمحظ بلحظہ گھٹتا ہی گیا۔ اس کا آخری وقت بے ہوشی میں گذرا اور آخر کار چار اور پانچ بجے کے درمیان اس کی گناہ آلودہ روح اس کے بدنما جسم کو چھوڑ کر رخصت ہو گئی۔"

"لیکن میرے عزیز کونٹ" میں نے ایک فوری خیال کے زیر اثر سہمی ہوئی آواز سے پوچھا "ایسا تو نہیں ہے کہ اس بدنصیب نے لمبی قید سے ڈر کر خودکشی کر لی ہے؟"

"نہیں ایسا نہیں ہوا" کونٹ آف لوورنو نے پر یقین لہجہ میں کہا "جیل کے ڈاکٹر کا بیان ہے کہ اس کی موت قدرتی اسباب سے واقع ہوئی ہے جو خیال آپ کے دل میں پیدا ہوا ہے میں نے اس کو اچھی طرح سمجھ لیا مگر داروغہ کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ ارل آف ایکلسٹن اس وقت کے بعد جب آپ نے اسکو جیل سے نکلتے دیکھا تھا۔ پھر یہاں نہیں گیا۔"

ناظرین بھولے نہ ہونگے کہ میں جس وقت ڈورچیسٹر اور لینوور سے ملاقات کر کے واپس آ رہا تھا تو ایک دواساز کی دوکان پر ارل آف ایکلسٹن کو کوئی چیز مول لے کر

جلدی سے چھپاتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر کونٹ آف لوورنو سے بھی کر دیا تھا اور اب اس کے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ ارل آف انگلسٹن نے بدنصیب قیدی کو خودکشی کے لئے زہر مہیا نہیں کیا۔

"بہرحال اس واقعہ کے پیش آنے کے بعد میرا اس کوٹھی میں رہنا بے کار ہے" میں نے آخر کار افسردگی سے کہا

"مگر کیوں آپ اسقدر مایوس ہوتے ہیں؟" کونٹ نے مجھ کو تسلی دی "لینوور اگر مر گیا تو ڈور چیسٹر بہرحال زندہ ہے خدا جانے کس قدر حالات اس کو معلوم ہیں اور وہ کہاں تک ان اسرار کا انکشاف کر سکتا ہے تاہم ممکن ہے کوئی چھوٹے سے چھوٹا سراغ اسکے ذریعہ سے ایسا مل جائے جو ان گہرے اسرار کو حل کرنے کا موجب ثابت ہو جن میں آپ کا عہد ماضی چھپا ہے۔"

"اس صورت میں میرے عزیز دوست جو مشورہ آپ دیں میں اس پر عمل کرنے کو آمادہ ہوں" میں نے کہا۔

"میرا خیال یہ ہے" کونٹ آف لوورنو نے سوچ سوچ کر کہنا شروع کیا "کہ آپ فی الحال ابھی کوٹھی میں رہیں جس وقت لینوور کا جنازہ اٹھ چکے گا۔ اور ارل آف انگلسٹن بھی فلارنس سے رخصت ہو جائیگا تو میں بذات خود ڈور چیسٹر سے ملکر اس سے حالات معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"مجھے آپ کے مشورہ پر عمل کرنے سے انکار نہیں" میں نے جواب دیا۔ "مگر آپ کی رائے میں لینوور کو کب تک دفن کر دیا جائے گا؟"

"اس ملک میں لاش کو عموماً موت کے بعد تیسرے دن دفن کر دیتے ہیں" کونٹ نے جواب دیا "لیکن ان مجرموں کے جنازے جن کی موت جیلخانہ میں واقع ہو اس سے بھی کم عرصہ میں اٹھ جاتے ہیں اور یہ ایک عجیب حسن اتفاق ہے..."

"کیا؟" میں نے پر شوق لہجہ میں پوچھا۔

"یہ کہ آپ سفنے الحال اس قبرستان کے اتنا قریب ٹھیرے ہوئے ہیں جس میں اُس بدنصیب کی لاش دفن کی جائیگی جو کبھی اپنے آپ کو آپ کا ماموں ظاہر کیا کرتا تھا۔ اور جس نے آپ کی زندگی کے حالات پر اتنا گہرا اثر ڈالا بات دراصل یہ ہے" کونٹ آف لوور نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "شہر فلارنس کے ہسپتالوں اور جیلخانوں میں جتنے آدمی مرتے ہیں ان سب کو اسی قبرستان میں دفن کیا جاتا ہے ہاں ایک بات ضرور ہے یعنی دونو کے مدفن جدا جدا بنائے گئے ہیں اور دونو کے بیچ میں سبز جھاڑیوں کی ایک لمبی قطار حائل ہے ایک حصہ میں مجرموں کی لاشیں دفن ہوتی ہیں دوسرے میں ان مفلسوں کی جو ہسپتالوں میں مرکر سرکاری خرچ پر دفن ہوتے ہیں دونو میں نشان امتیاز یہ ہے کہ جہاں غربا کی لاشیں دفن ہیں وہاں ان کا رشتہ دار گاہ بگاہ پھولوں کے ہار چڑھاتے ہیں لیکن مجرموں کے مدفن پر اس طرح کی کوئی چیز نہیں دیکھی جاتی ممکن ہے۔ اُن لوگوں کے نام جرم کی تاریخ میں یادگار رہیں لیکن قبرستان میں کوئی نشان ایسا نہ پایا جائے گا جو ان کی موجودگی ظاہر کر سکے۔ بلینودر کو بھی اس قبرستان کے مجرموں والے حصوں میں دفن کیا جائے گا۔ اور کسی کو معلوم نہ ہوگا کہ وہ کس بدنصیب کی قبر ہے۔"

"آپ کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔" میں نے سارا حال سن کر کہا۔ "کہ ایک عجیب حسن اتفاق نے مجھے اس مقام کے عین قریب پہنچا دیا جہاں میری زندگی کے سب سے بڑے دشمن کی لاش دفن ہونی ہے میں اپنے کمرہ خواب کی کھڑکی سے اس مقام کو بخوبی دیکھ سکوں گا۔ جہاں اس کو سپرد خاک کریں گے اور جب میں رات کے وقت اپنے آرام دہ بستر پر سونے کے لئے لیٹوں گا تو یہ خیال یقیناً میرے دل میں پیدا ہوگا۔ کہ وہ بدنصیب جس کے دل سے دشمنی اور کینہ کا غبار دم آخر تک نہ مٹا اب ٹھنڈی اور نمناک زمین کے نیچے وہ آخری نیند لیتا ہے جس سے اس کو حشر تک جاگنا نصیب نہ ہوگا۔"

دوران گفتگو میں کونٹ آف لوورز نے یہ بھی کہا کہ ممکن ہے لینیوس کی موت اس کے ساتھی ڈورچسٹر کے دلیر کوئی اس طرح کا مفید اثر پیدا کر سکے جس کی حالات گذشتہ کے متعلق اس کی زبان کھلوانے کے لئے اشد ضرورت تھی چونکہ وہ آدمی جس سے میری بہترین امیدیں وابستہ تھیں ہمیشہ کو اس دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔ اسلئے میں نے کونٹ کی دی ہوئی امید کو ہی غنیمت سمجھا اور عارضی طور پر اسی کوٹھی میں رہنا منظور کیا۔ کونٹ مجھ سے اس بات کا وعدہ کر گئے کہ میں جلدی ہی دوبارہ آپ سے ملونگا رخصت ہو گیا۔ اُس کے چلے جانے کے بعد میں پھر ایک بار بے مدعا باغ کی سیر کے لئے نکلا مگر انتہائی کوشش کے باوجود فسردگی اور غمگینی کے اُس اثر کو دور نہ کر سکا جو لینیوس کی موت سے مجھ پر طاری ہو چکا تھا خدا کے کارخانے عجیب ہیں میں یہ سوچکر تعجب کئے بغیر نہ رہ سکا کہ حالات کے زیر اثر مجھے اُس آدمی کے لئے رنج و غم کرنا پڑا جو اس دنیا میں میرا بدترین دشمن تھا اور جس سے اگر میری روح اتنی ہی بڑی ہوتی جتنی خود اس کی تھی میں سخت نفرت کرتا۔

اس سے اگلے روز میں جب لباس تبدیل کر رہا تھا تو میری نگاہ کھڑکی سے ہوکر قبرستان کی طرف گئی اور اُس وقت میں نے دیکھا کہ دو آدمی قبر کھودنے میں مشغول ہیں چونکہ وہ قبرستان کے اُس حصہ میں زمین کھود رہے تھے جو مجرموں کے لئے مخصوص تھا اس لئے یہ جاننا مشکل نہ ہوا کہ یہ گوشۂ عافیت لینیوس کے جسد خاکی کے لئے ہی تیار ہو رہا ہے۔ جگہ جو اس مطلب کے لئے تجویز کی گئی جھاڑیوں کے ایک زاویہ کے قریب تھی اور اس کے سرہانے سرسبز پتوں کا ایک خوشنما پیڑ کھڑا تھا اس مقام کو دیکھتے ہوئے میرے خیالات کی رو ہستی انسانی کے عبرت ناک انجام کی طرف گئی کیا کیا اُمیدیں آدمی اپنے دل میں رکھتا ہے کتنے زبردست منصوبے باندھتا اور کیا سامان کرتا ہے مگر ایک پل کے لئے اُس کو اپنے حسرت ناک انجام کا خیال نہیں آتا

جب اس کی چنچل روح مٹی کا گھروندا چھوڑ کر خلائے آسمان میں پرواز کر جائے گی اور وہ جلیتا پھرتا بدن جو صدہا ترکیبیں سوچتا اور لاکھوں تجویزیں عمل میں لاتا تھا مشت خاک کی صورت میں زیر زمین دفن ہوگا دو روز پہلے تک اس بدنصیب شخص کو کیا معلوم تھا کہ یہ ویرانہ اسکی دائمی سکونت کے لئے تجویز ہوگا۔ اس درخت کی شاخیں اس کی مروحہ جنبانی کریں گی اور اس کی شاخوں پر بیٹھے ہوئے پرندے اُن کانوں کو اپنی میٹھی راگنیاں سنائیں گے جو قوت سامعہ سے بالکل محروم ہو چکے ہوں گے۔

یہ اور ایسے ہی لاتعداد خیالات میرے دل میں اس وقت پیدا ہوئے جب میں اپنے کمرہ کی کھڑکی کے پاس کھڑا گورکنوں کو کھدائی میں مشغول دیکھ رہا تھا۔ تبدیل لباس سے فارغ ہو کر میں ناشتہ کے کمرہ میں گیا کھانا بے حد لذیذ اور بھوک بھی ہوئی اشتہا کو تیز کرنے والا تھا مگر اپنی موجودہ افسردہ حالت میں میں اسے چھو بھی نہ سکا اسی حالت میں باغ کی سیر کرنے چلا گیا۔ لیکن جس طرح طبع انسانی کا خاصہ ہے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد یہ دیکھنے کے لئے لوٹ آتا تھا کہ لینوور کے دفن کی تیاریاں اب کس منزل پر ہیں سہ پہر کے دو بج گئے تھے کہ میں نے دیکھا کوئی سپید سی چیز جھاڑیوں میں سے نظر آتی ہے اور جب وہ قریب آئی تو معلوم ہوا کہ اس پادری کا سپید لباس ہے جو فاتحہ خوانی کے لئے آیا تھا وہ تابوت کے آگے آگے چل رہا تھا اور چار آدمیوں نے جنازہ کندھوں پر اُٹھا رکھا تھا یہ بیان کرنے کی میرے خیال میں کوئی حاجت نہیں کہ ان پانچ آدمیوں کے علاوہ اور کوئی شخص نوحہ خوانی کے لئے ساتھ نہ تھا۔ یہ مختصر سا جلوس وہیں آ کر ٹھہر گیا جہاں نئی زدہ قبر کھودی گئی تھی ساری رسومات جلد جلد ادا کر دی گئیں جس کے بعد تابوت قبر میں اتارا گیا پادری رخصت ہو گیا اور گورکن لاش کو مٹی دینے لگے۔

"یہ بدنصیب لینوور کا انجام ہے" میں نے پھر ایک بار باغ کا گشت کرتے ہوئے اپنے آپ سے کہا "وہ جو کسی زمانہ میں لندن کا مالدار ساہوکار تھا جسے حصہ شہر کے

تجاروں کا بادشاہ کہا کرتے تھے۔ آج ایک دورافتادہ سرزمین کی بے نام قبر میں پڑا ہے خداوندا تیرا شکر ہے کہ وہ میری پیاری انجیل کا باپ نہ تھا اور اس کے لئے بھی شکر ہے کہ مجھ سے اس کی کوئی رشتہ داری نہ تھی سنے الحقیقت اس دنیا میں کوئی فرد واحد ایسا نہیں ہے جسے اس کی موت کا دلی رنج ہو ہزار افسوس اس بدنصیب کے لئے ہے جو کسی ایک دل کے اندر بھی اپنے غم کی یاد چھوڑے بغیر دنیا سے رخصت ہو گیا۔"

انہی خیالات کی الجھن میں میں اس وقت تک باغ کی سیر کرتا پھرا حتیٰ کہ رات کا اندھیرا پھیلنے لگا اور کھانے کا وقت قریب آ گیا اشتہا تو اس وقت بھی نہ تھی۔ تاہم دکھاوے کے لئے کچھ نہ کچھ زہر مار کرنا پڑا جس کے بعد میں اپنے افسردہ کن خیالات سے مخلصی حاصل کرنے کو کتب خانہ میں چلا گیا وہاں ایک نہایت دلکش کتاب مجھے مطالعہ کے لئے مل گئی اور میں بڑی دیر تک اس کو پڑھنے میں مشغول رہا۔

باب ۔ ۱۴۵

نئی زندگی

رات کے دس بج گئے تھے کہ میں آخر کار اپنی خوابگاہ میں پہنچا۔ کتاب چونکہ بے حد دلچسپ تھی اس لئے میں اس کو بھی ساتھ لیتا گیا تاکہ اگر فوراً نیند نہ آئے تو اس کے مطالعہ سے جی بہلاتا رہوں کمرہ خواب میں پہنچا تو نیند کی ذرا بھی رغبت نہ تھی لیس میں کرسی لے کر بیٹھ گیا اور پھر اسی کتاب کو پڑھنے لگا اتنی دلچسپی مجھے اس کے مضمون سے ہوئی کہ میں اس کو ختم کر کے ہی اٹھا اور جب اس وقت گھڑی دیکھی تو معلوم ہوا ساڑھے گیارہ

بجے ہیں اپنے بستر پر لیٹنے سے پہلے گھڑی کو کوک دینی شروع کی عین اس وقت ایک اس طرح کی آواز جیسی فاصلہ پر گاڑی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے مجھ کو سنائی دی میں نے کان لگا کر سننا شروع کیا رفتہ رفتہ گھوڑوں کے سموں کی آہٹ اور گاڑی کے پہیوں کی کھڑکھڑاہٹ واضح ہوتی گئی آوازیں اتنی صاف تھیں کہ کسی طرح کی غلط فہمی ممکن نہ تھی سب سے پہلا خیال جو میرے دل میں پیدا ہوا یہ تھا کہ کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہے جس کی اطلاع لے کر میرے دوست کونٹ آف لوورنو کو اس جگہ آنا پڑا میں نے کھڑکی کے پاس جا کر پردہ ہٹایا اور باہر کی طرف دیکھنے لگا۔ گھپ اندھیری رات تھی۔ معلوم ہوتا تھا قدرت نے ساری کائنات پر سیاہ بانات کا پردہ تان رکھا ہے لیکن چونکہ ہوا بند تھی اس لئے آوازیں زیادہ قریب آ کر اور بھی واضح ہو گئیں اور اس کے بعد دفعتہً ان کا سنائی دینا بند ہو گیا جس سے میں نے اندازہ کیا۔ کہ گاڑی کسی مقام پر چلتے چلتے ٹھیر گئی غالباً وہ سڑک پر یا اس تنگ گلی میں جو کوٹھی اور قبرستان کے قطعات اراضی کو علیحدہ کرتی تھی کسی مقام پر ٹھیر گئی تھی۔

میں حیران ہو کر سوچنے لگا وہ کس کی گاڑی ہے؟ کیا گھر کے مالک واپس آ گئے؟ ... اگر میرا دوست لوورنو آیا ہوتا تو سیدھا کوٹھی کی طرف آتا۔ پھر سوچا گھر والوں کو بھی فاصلہ پر گاڑی ٹھیرانے کی کیا حاجت تھی؟ گلی کے آس پاس کوئی اور مکان بھی نہ تھا اس لئے گاڑی کا رستہ میں ٹھیر جانا اور بھی زیادہ عجیب معلوم ہونے لگا۔ دفعتاً ایک نیا خیال دل میں پیدا ہوا ممکن ہے کسی طرح کا حادثہ گاڑی کو پیش آ گیا ہو۔ گھوڑے نے ٹھوکر کھائی ہو یا گاڑی کا دھرا ہی ٹوٹ گیا ہو مگر اس صورت میں بھی اگر میرا دوست کونٹ اس پر سوار تھا تو وہ عرصہ قلیل میں پیدل کوٹھی تک آ سکتا تھا خیر وقت گذرتا گیا پانچ... دس... پندرہ منٹ گذر گئے نہ کوئی آیا نہ کسی طرح کی آواز سنائی دی۔ اب صاف ظاہر ہونے لگا کہ گاڑی کسی خاص مطلب کے لئے ٹھیری ہے۔ سوال پیدا

ہوا کہ وہ مطلب کیا ہوگا؟ خیالات کی پریشانی میں میرے دماغ کی حالت اس طرح کی ہوگئی تھی کہ میں ہر واقعہ پر اسرار کو اپنی ذات سے منسوب کرنے لگتا تھا۔ خواہ اسکی کوئی وجہ خاص ہو یا نہ ہو یہی باعث تھا کہ میں بڑی دیر تک کھڑکی کے پاس کھڑا باغ کی طرف دیکھتا رہا اور گو رات کی تاریکی میں کوئی چیز نظر نہ آتی تھی تاہم یہ امید دل کو لگی ہوئی تھی کہ ممکن ہے کوئی نہ کوئی نئی بات معلوم ہو سکے جو میرے استعجاب کو رفع کرنے والی ہو۔

جیسا میں نے لکھا ہے مجھے اس کھڑکی کے پاس کھڑے ہوئے پاؤ گھنٹہ گذر گیا۔ آخر اس وقت فاصلہ پر ایک روشنی جھلملاتی نظر آئی وہ ایک محدود دائرہ کے اندر درختوں کی پشت پر ادھر ادھر پھرتی دکھائی دیتی تھی۔ پہلے میں نے سوچا کہ شاید نظری دھوکا ہے۔ لیکن نہیں روشنی بالکل واضح اور صاف تھی اور جب آخرکار وہ ایک مقام پر ٹھیر گئی تو میں یہ نتیجہ اخذ کئے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ کسی دستی لالٹین کی روشنی ہے پھر یکایک وہ غائب ہوگئی اور اس وقت پہلی مرتبہ خیال دل میں پیدا ہوا کہ جس جگہ وہ مجھ کو نظر آئی تھی وہ اُس مقام کے بالکل قریب ہے۔ جہاں دن کے وقت لینور کی لاش دفن کی گئی تھی۔

ہیبت ناک خیالات میرے دل میں پیدا ہونے لگے کیا کچھ لوگ کفن کھسوٹنے والے قبر کھودنا چاہتے تھے؟ مانا کہ لینور ایک سیاہ کار مجرم تھا تو بھی میرے دل کو یہ سوچکر بہت اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کچھ لوگ اس کی لاش کی بے حرمتی کرنا چاہتے ہوں اُس کے جرموں کی بھی تفصیل ناظرین سے پوشیدہ نہیں دنیا کا کوئی بُرا کام نہ تھا جو اس نے نہ کیا ہو سکتے کہ وہ اگر صحیح معنوں میں قاتل نہ تھا تو کم از کم ارادہ کے لحاظ سے ضرور تھا۔ کیونکہ یاد ہوگا اس نے میری ہلاکت کے لئے ایک سے زیادہ موقعوں پر عمل کوشش کی تھی مگر اس کا جرم اور اس کی خطائیں کچھ ہی کیوں نہ ہوں میں اس کی لاش کی بیحرمتی

کا خیال گوارا نہ کر سکتا تھا خون میری رگوں میں مارے جوش کے کھولنے لگا۔ اصل حقیقت معلوم کرنے کے خیال سے میں نے جلتی ہوئی شمع ہاتھ میں لے لی اور کمرہ سے باہر نکلا۔ نوکر اوپر والے کمرہ میں سوتا تھا۔ میں نے سوچا اس کو ساتھ لے کر اصل حقیقت معلوم کرنی چاہیئے اس خیال سے میں نے اس کے کمرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا مگر کوئی جواب نہ ملا۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد گھر کی مہتمم عورت دوسرے کمرہ سے گردن نکال کر کہنے لگی۔ کہ نوکر آج رات کے لئے چھٹی لے کر تلارنس اپنے باپ سے ملنے گیا ہے۔ اور صبح واپس آئے گا۔ اگر آپ کو کوئی کام ہو تو فرمائیے۔ میں خود کر دیتی ہوں۔

میں نے سوچا عورت ذات ہے اس سے کفن کھسوٹوں کا ذکر کیا تو ڈر جائے گی۔ پس میں نے بہانہ کر کے ٹال دیا اور اس کا اطمینان کرا کے دوبارہ نیچے اترا میرے بکس میں پستولوں کی جوڑی رکھی تھی اُن کو بھر کر ساتھ لیا اور دبے پاؤں مکان سے باہر نکل کر صدر دروازے کی کنجی اس خیال سے ساتھ لے لی کہ واپسی میں کسی کو جگانے کی حاجت نہ ہو۔ چند لمحوں کے عرصہ میں میں اس گلی کے اندر جا پہنچا جو کوٹھی کے باغات کو قبرستان کی حد سے جدا کرتی تھی اور جس کے اطراف میں اونچی جھاڑیاں اُگی تھیں رات ہر چند اندھیری تھی تو بھی میری آنکھیں رفتہ رفتہ ہر ایک چیز دیکھنے کی عادی ہو گئیں اور میں نے اس مقام کو بآسانی معلوم کر لیا جہاں وہ قطعات اراضی ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے تھے دن کے وقت اپنی خوابگاہ کی کھڑکی سے باہر کا حال دیکھ کر میں نے یہ بات معلوم کر لی تھی کہ وہ مقام جہاں سے جھاڑیوں کی وہ قطار جو دونو زمینوں میں حائل تھی ایک طرف کو ہٹتی ہے۔ کوٹھی کے بغلی پھاٹک کے عین سامنے واقع ہے۔ میں اسی طرف کو ہو لیا

انتہائی احتیاط سے چلتا میں ان جھاڑیوں سے گذرا جن کے دوسری جانب قبرستان تھا۔ اور اس طرح جیسا میرا خیال تھا قطع زمین کے اس حصہ میں پہنچ گیا جو غرباکی لاشیں دفن

کرنے کے لئے مخصوص تھا۔ اس عرصہ میں میری آنکھیں رفتہ رفتہ ہر ایک چیز کو اچھی طرح دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں اور میں گرد و نواح کی چیزوں کو اُن کی دھندلی صورت میں بخوبی پہچان سکتا تھا اسی طرح گربہ قدم چلتا میں جھاڑیوں کے ساتھ ساتھ قبرستان کے دوسرے حصہ کی طرف ہو لیا جس میں مجرموں کی لاشیں دفن ہوتی تھیں اور جب اپنے اندازہ کے مطابق اس مقام کے قریب جا پہنچا جہاں لالٹین کی متحرک روشنی دکھائی دی تھی تو اور بھی زیادہ احتیاط کے ساتھ قدم اٹھانا شروع کیا۔ شبنم سے بھیگی ہوئی گھاس پر میرے پاؤں بالکل بے آواز اٹھتے تھے دفعتاً اس طرح کی آواز میرے کانوں میں آئی گویا کچھ آدمی پھاوڑے اور کدال سے زمین کھود رہے ہیں! چند قدم آگے چل کر اُن کے دبے لفظوں میں بات چیت کرنے کی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔

ان آوازوں کو سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا "کچھ شک نہیں یہ لوگ پیشہ ور مردہ فروش ہیں اسی لئے تازہ دبی ہوئی لاشیں نکالنے آئے ہیں وہ یقیناً خطرناک آدمی ہونگے میں اکیلا کیونکر ان کا مقابلہ کر سکوں گا"؟

اس کوٹھی کے سوا جس میں میں رہتا تھا اور کوئی آبادی بھی دور نزدیک نظر نہ آتی تھی۔ اور کوٹھی میں صرف دو خادمہ عورتیں رہتی تھیں جن سے کسی امداد کی توقع نہ تھی پس میں اگر مدد کے لئے شور مچاتا بھی تو کسی کے اسجگہ آنے کی امید نہ تھی۔

ایک لمحہ کے لئے میں اس خیال کے دل میں آنے سے متامل ہو گیا لیکن فوراً ضمیر نے یہ کہکر ملامت کی کہ اس طرح کے موقعہ پر بزدلی نامردوں کا شیوہ ہے پس میں نے یہ سوچکر اپنی گرتی ہوئی ہمت سنبھالی کہ میری آنکھوں کے سامنے ایک نہایت شرمناک جرم کا ارتکاب ہو رہا ہے کچھ لوگ گڑے ہوئے مردہ کو اکھاڑ کر لاش کی بے حرمتی کر رہے ہیں اور گو وہ لاش ایک ایسے آدمی کی ہے جو زندگی میں انتہا درجے سیاہ کار، اور جرم پیشہ تھا اور جس کے گناہ اتنے بے حساب تھے۔ کہ شاید عاقبت میں بھی نہ بخشے جائیں

تاہم اُس کی لاش کو ان ظالموں کے پنجے سے چھڑانا اور اس ہولناک جرم کے ارتکاب کو روکنا مجھے اپنا فرض معلوم ہوا اس مطلب کے لئے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری تھا۔ کہ اس کام کے کرنے والے کتنے آدمی ہیں اور میں کہاں تک ان کے مقابلہ میں عہدہ برآ ہوسکونگا اپنے پستولوں کو ضرورت کے لئے تیار رکھ کر میں اور بھی زیادہ احتیاط سے جھاڑیوں کے سایہ میں مقام مذکور کی طرف چلنے لگا۔

ناگاہ ایک درخت کی پھیلی ہوئی شاخیں جھاڑیوں کی لمبی قطار کے اوپر جھکی ہوئی نظر آئیں میں نے اندازہ سے معلوم کیا۔ کہ یہی وہ درخت ہے جس کے نیچے میں نے لینور کی قبر کھدتے دیکھی تھی اور اب وہ آوازیں جو بیشتر مبہم سنائی دیتی تھیں واضح اور صاف ہونے لگیں جن سے کہ کوئی شبہ اس بارے باقی نہ رہا کہ کچھ لوگ قبر کھودنے میں مشغول ہیں۔ چند منٹ کے عرصہ میں میں ٹھیک اس درخت کے پاس جا پہنچا جس کے دوسری جانب لینور کی لاش دفن کی گئی تھی۔

جھاڑیوں کی اونچائی بہت زیادہ نہ تھی زیادہ سے زیادہ میری چھاتی تک آتی تھیں بس میں سیدھا کھڑا ہوکر دوسری جانب بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ معلوم ہوا دو آدمی قبر کھودنے کے کام میں لگے ہوئے اور تیسرا کسی قدر فاصلہ پر چپ چاپ کھڑا اس ناپاک عمل کو دیکھ رہا ہے آخر الذکر نے ایک لمبا کوٹ جو اس کے پیروں تک پہنچتا تھا پہن رکھا تھا۔ اس لئے اندھیرے میں اس کی صورت دیکھنا تو ایک طرف قامت کا اندازہ معلوم کرنا بھی دشوار تھا خیر اتنا معلوم ہوگیا کہ اس بے حرمتی کے کام میں حصہ لینے والے صرف تین آدمی ہیں اور میں اپنے بھرے ہوئے پستولوں کی مدد سے ان پر غالب آنے کا یقین دل میں لئے ہوئے ہر طرح کے خطروں کو نظر انداز کرکے آگے بڑھنا چاہتا ہی تھا۔ کہ ان دو آدمیوں جو قبر کھود رہے تھے آپس میں کوئی بات کی اس کے ساتھ ہی ان میں سے ایک جلدی سے اچک کر زمین پر آرہا میں فوراً اپنے بڑھتے ہوئے قدم روک کر یہ معلوم کرنے کے لئے ٹھیر گیا۔ کہ اب لوگ کیا کرنا چاہتے ہیں اس موقعہ پر اس آدمی نے جو گڑھے سے باہر نکلا تھا اپنی اندھی لالٹین کو اس طریقہ پر گھمایا۔ کہ روشنی قبر پر پڑنے لگی ٹھیک اس موقعہ پر وہ تیسرا آدمی جو لمبے کوٹ میں لپٹا ہوا تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا۔ آگے بڑھا اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کام کس منزل پر پہنچ چکا ہے

گڑھے کے اوپر جھک کر دیکھنے لگا یہ دوسرا موقعہ تھا کہ میں ان لوگوں کی بے توجہی سے فائدہ اٹھا کر یکایک ان پر حملہ کر دینا چاہتا تھا۔ کہ میں اس موقعہ پر وہ پراسرار لبادہ پوش ذرا سا پیچھے ہٹا جس سے لالٹین کی روشنی اس کے چہرہ پر جا پڑی اور میں نے فوراً اس کو پہچان لیا مگر رحم خدا! کیا یہ ممکن تھا... کیا آپ سمجھ سکتے ہیں وہ کون تھا؟... ارل آف ایلسٹن!

خدا کو ہی بہتر معلوم ہے کہ کیوں اس کو دیکھ کر میرے منہ سے حیرت کی چیخ نہ نکلی یا کس لئے میرے بدن نے کوئی اس طرح کی تیز حرکت نہ کی جو ان لوگوں کو میری موجودگی سے خبردار کرنے والی ہوتی خیال یہ ہے کہ اس صورت کو دیکھ کر کچھ اس طرح کی سکتہ سے ملتی ہوئی حالت مجھ پر طاری ہوگئی کہ نہ میرے بدن کا کوئی عضو حرکت کر سکا نہ طاقت گویائی باقی رہی بت کی طرح ساکن میں اپنی جگہ جم کر کھڑا رہ گیا اتنے میں لالٹین پھر اندھی کر دی گئی تھی چاروں طرف وہی اگلی تاریکی چھا گئی اور مجھے ایسا معلوم ہوا گویا میری آنکھ کسی دہشتناک خواب کو دیکھنے کے بعد کھلی ہے لیکن اگر کوئی شبہ لینے جو اس کی تمامی کے متعلق میرے دل میں پیدا ہوا تھا تو وہ فوراً رفع ہوگیا۔ کیونکہ مرد سیاہ پوش نے بے صبری کے تیز لہجہ میں ان مردوں سے اطالوی زبان میں کچھ کہا اور میں نے فوراً اس کی آواز پہچان لی جو بلاشک وشبہ ارل آف ایلسٹن کی آواز تھی!

حیران دہشت شدہ میں وہیں درخت کے پیچھے کھڑا سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ ناقابل بیان دہشت میرے بدن کے ہر حصہ میں سرایت کر گئی۔ اب معلوم ہوا کہ یہ لوگ پیشہ ور مردہ فروش نہیں ہیں جو لاش کو جراحوں کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتے ہوں مگر اس کے ساتھ ہی ایک نیا سوال پیدا ہوا کہ پھر وہ آخر کون ہیں؟ اور یہ ہیبتناک سنگدلانہ کارروائی کیا معنی رکھتی ہے؟ ایک عجیب طرح کا شبہ جو منتر با اور جانفرسا میرے دل میں پیدا ہوا اگرچہ وہ اتنا عجیب تھا۔ کہ میں نے فوراً ہی اس کو غیر ممکن سمجھ کر ذہن سے نکال دیا ایک لمحہ کے عرصہ میں وہ چند شدت کے ساتھ پھر پیدا ہوا اور اب کی مرتبہ اس نے واضح صورت اختیار کر لی یہ خیال نادانستہ دماغ میں جاگزین ہوا کہ ضرور بات ہوگی دہشت زدہ ہونے کے باوجود میں شدت استعجاب سے یہ معلوم کرنے کو بے تاب ہوا

کہ ان لوگوں کا اگلا قدم کیا ہوگا۔ بدحواسی کے عالم میں ایک نئی طرح کا جوش میرے بدن کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا تھا اور اسکے زیر اثر میں دم روک کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ آخر یہ لوگ کیا کرنا چاہتے ہیں

اتنے میں اس آدمی نے جو گڑھے سے باہر نکلا تھا ٹھوس زمین پر رکھی ہوئی ایک ٹوکری سے کچھ اوزار نکالے اور اس آدمی کے ہاتھ میں دیدیئے جو اب تک گڑھے کے اندر تھا۔ پھر کچھ اس طرح کی کھنچی ہوئی آواز کانوں میں آئی جس سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ تابوت کا ڈھکنا اکھاڑ رہے ہیں۔ اُف میں بیان نہیں کر سکتا اس وقت اس آواز کو سن کر دہشت کی تھرتھری کس طرح بدن سے گزری میرے لیئے یہ نہایت کڑی آزمائش کا وقت تھا۔ میں نادانستہ ذرا سی حرکت بھی کرتا یا کسی خفیف سی ناعاقبت اندیشی کا بھی مرتکب ہوتا تو بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا تھا۔ چپ چاپ اور بے حرکت میں اپنی جگہ پر کھڑا ان لوگوں کے طریق کار کا مشاہدہ کرتا رہا۔ اچھی طرح یاد ہے کہ میرے دماغ میں زور زور سے چکر آ رہے تھے تو بھی اتنا ضبط مجھ میں باقی تھا کہ میں نے بدنصیب لینوور کی لاش کو اپنی آنکھوں سے گڑھے کے باہر نکالے جاتے دیکھا۔ اس وقت سے لے کر جب مجھے تابوت کا ڈھکنا اکھڑنے کی ہیبتناک آواز سنائی دی تھی اس لمحہ تک جب سپید کپڑے میں لپٹی ہوئی ایک بھیانک چیز فرش زمین پر پڑی ہوئی نظر آئی میرا دماغ درمیانی عرصہ کے واقعات سے محض کورا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ قلیل کے لیئے ایک پردہ سا میری آنکھوں کے سامنے چھا گیا اور میں کسی واقعہ کو پوری طرح نہ دیکھ سکا لیکن اس کے بعد دفعتاً میرے قوا پھر تازہ ہو گئے اور اب جو میں نے دیکھا تو لینوور کی لاش سپید چادر میں لپٹی ہوئی قبر کے پہلو میں پڑی تھی نہ میرے منہ سے چیخ نکلی نہ میرے بدن سے کوئی حرکت کی شاید عارضی طور پر خون بھی میری رگوں میں منجمد ہو گیا اور دہشت کے احساس نے جیسے جیتے جاگتے بدن کو پتھر بنا دیا تھا۔

اتنے میں ارل آف ایکلسٹن نے جو بیتابانہ ادھر ادھر ٹہلتا پھر رہا تھا گورکنوں میں سے ایک کو تیز جھٹکے دار آواز سے کوئی حکم دیا جسکی تعمیل میں لالٹین پھر روشن کر دی گئی اور جب ارل لینوور کی بےجان لاش کو دیکھنے کے لیئے آگے جھکا تو لالٹین کی روشنی سب سے پہلے اس کے چہرہ پر پڑی

اس وقت میں نے دیکھا کہ اس کا رنگ کاغذ کی طرح سپید اور چہرہ فکر و تشویش کے ساتھ ملی ہوئی دہشت کے آثار لئے ہوئے تھا۔ پھر ایک بار اس نے بے صبری سے کچھ کہا اور اس کے ساتھ ہی چاروں طرف اس طرح دیکھا گویا کسی کی آمد کا منتظر تھا۔ اور اندھیرے میں اس کو تلاش کر رہا تھا۔ یکایک اس کے منہ سے کلمہ اطمینان نکلا اور ایک لمحہ بعد چوتھا آدمی اندھیرے سے نکل کر اس مجرم جماعت میں شامل ہو گیا۔

ارل نے تلخ لہجہ میں اس سے پوچھا "آپ نے اتنی دیر کیوں لگائی" جس کے جواب میں نو وارد نے اندھیرے میں رستہ بھول جانے کا عذر پیش کیا۔ ہرچند وہ لوگ اطالوی زبان میں گفتگو کرتے تھے جس سے میں پوری طرح واقف نہ تھا تاہم اس ملک میں رہتے ہوئے اتنی شد بد ضرور مجھ کو ہو گئی تھی کہ میں سوال کا مفہوم اور اس کے جواب کا مطلب بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ میں نے لالٹین کی روشنی میں دیکھا اس آدمی کی عمر پچیس چھبیس سال کے قریب ہے۔ اور وہ چھریرے بدن کا خوش رو نوجوان ہے اس نے آتے ہی کام کی تیاریاں شروع کر دیں سب سے پہلے کوئی اس طرح کی چیز جیب سے نکالی جو دبیز کی موٹی پاکٹ بک سے مشابہ تھی مگر جب اس نے اسے کھولا تو لالٹین کی روشنی میں لاتعداد چھوٹی چھوٹی چیزیں اس میں چمکتی نظر آئیں جس سے میں نے جانا کہ وہ آلات جراحی کا بکس ہے اور یہ آدمی بظاہر کوئی ڈاکٹر ہے۔

اتنے میں کبڑے کی لاش سے کفن اتارا جا چکا تھا۔ اب جو میں نے پہلی مرتبہ اس کے چہرہ پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ موت کی زردی اس پر چھائی ہے مگر اس حالت میں بھی اس طرح کا گہرا سکون اس کے چہرہ پر نمودار تھا۔ گویا وہ اطمینان کے ساتھ سو رہا ہو۔ وہ سخت لکیریں یا ہیبت ناک آثار جو اس کے چہرہ کو زندگی میں بد نما بنائے تھے اب مرنے پر قطعاً زائل ہو گئے تھے ڈاکٹر نے ایک نشتر ہاتھ میں لیکر لینورے کے بازو کی فصد لی پھر جیب سے ایک شیشی نکالکر کوئی سیال چیز اس کا منہ زبردستی کھولکر اس میں ڈالی میں انتک بت کی طرح بے حرکت کھڑا تھا اور سچ پوچھئے تو اس طرح کی حالت میں جب سائینس کی مدد سے ایک ظاہرا بیجان آدمی کو دوبارہ زندہ کیا جا رہا تھا۔ مجھ سے کوئی حرکت جو اس کوشش میں مانع ثابت

ہوتی کیونکر عمل میں آسکتی تھی؟ اول تو مجھ میں قدم آگے بڑھانے کی طاقت ہی نہ تھی لیکن ہوتی بھی تو میں اس کی رغبت سے محروم تھا اس عجیب اور حیرت انگیز نظارہ کی دید نے میرے بدنی قوا و محسوسات کو بالکل معطل کر دیا تھا۔

آہستہ آہستہ لینوور کے بازو پر خون بہنے لگا اور اس کے چند منٹ بعد اس نے زندگی کی پہلی علامات نمایاں کرنی شروع کیں اس وقت مجھے یاد آیا کہ ارل آف ایکلسٹن نے دواساز کی دوکان سے کوئی چیز خریدی تھی اس دوا کا تعلق لینوور کی موجودہ حالت یا اس کی بحالی سے کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا اس پر سکتہ کی سی حالت طاری تھی جیسے رفتہ رفتہ دور کر کے زندگی کے آثار بحال کئے جا رہے تھے اس وقت ایک لمحہ کے عرصہ میں ساری حقیقت اس طرح واضح ہو گئی گویا میری آنکھوں کے سامنے سے کسی نے پردہ ہٹا دیا ہو رحم خدا کتنی عظیم عیاری اور کس قدر چالاکی لینوور کو حراست سے نکالنے کے لئے عمل میں لائی گئی تھی! اس کی موت کا ایک بہانہ تھا ورنہ حقیقت میں آثار زندگی بدن سے رخصت ہونے کی بجائے مخفی اور پوشیدہ ہو گئے تھے تو بھی کس قدر جرات اور کتنا حوصلہ اس آدمی نے اس طرح کی حالت سے گذرنے پر آمادہ ہونے کے لئے ظاہر کیا جو صحیح لفظوں میں اس کی دوسری زندگی سے مترادف تھی کتنا سخت امتحان کتنی کڑی آزمایش لینوور نے جیلخانہ سے نکلنے کے لئے قبول کی!

ایک ہیبت ناک کراہٹ بدنصیب آدمی کے منہ سے نکلی اس کا مطلب یہ تھا کہ زیست پھر ایک بار موت پر غالب آنے لگی ہے قدرت ہستی کے آثار کو فنا کے اثر پر غالب آنے میں مدد دے رہی ہے یہ آواز اسی تبدیلی کا نشان تھی۔ اب بھی جس وقت میں ان سطور کو قلمبند کر رہا ہوں وہ ہیبتناک بولی آواز قبر سے نکلی ہوئی گونج کی مانند وحشت خیز مجھے اپنے کانوں میں آتی سنائی دیتی ہے!

جس وقت لینوور اس خوفناک امتحان کی منزل سے گذر رہا تھا تو ارل آف ایکلیسٹن

اور ڈاکٹر کے درمیان بہت کم گفتگو ہوئی اور دونو گورکن تو فرط حیرت سے خاموش
اس نظارہ کو چپ چاپ دیکھا کئے اس میں شک نہیں جس مطلب کے لئے ان کی خدمات
حاصل کی گئی تھیں وہ پیشتر ان پر واضح کر دیا گیا ہوگا تو بھی اب اس حقیقی نظارہ کو دیکھ
کر یہ عالم ان کی حیرت کا تھا گویا وہ اپنے حواس پر یقین نہ کر سکتے تھے میں نہیں جانتا
یہ اس لمبے انتظار کا نتیجہ تھا جو مجھے درخت کے پاس کھڑے ہو کر کرنا پڑا یا اس ہیبت
ناک آواز کا اثر جو لینور کے منہ سے نکلی تھی امر واقعہ یہ ہے کہ ضبط کی انتہائی کوشش
کے باوجود میرا دماغ پھر ایک بار چکر میں آگیا نہ میں بے ہوش ہو کر گرا نہ میں نے کسی طرح
کی حرکت کی تو بھی ٹھیک اس طرح کی حالت میری تھی گویا کوئی آدمی حالت خواب
میں چلتے چلتے ٹھیر گیا ہو اسی طرح کئی منٹ تک میں اس عجیب اور بعید از فہم ناٹک
کی تبدیلیوں سے جو میری نظروں کے سامنے ہو رہا تھا بے خبری کی حالت میں کھڑا
رہا اور آخر کار اس وقت حالات کو سمجھنے کے قابل ہوا جب میں نے دیکھا کہ وہ لوگ ملکر
نیم جان لینور کو اس جگہ سے اٹھائے لئے جاتے ہیں ایک طرف سے ارل اور ڈاکٹر نے
اس کے بازو پکڑے اور ایک ہاتھ سے سر کو سہارا دیا ایک گورکن نے اس کے پیر
سنبھالے اور برہنہ جسم پر وہی لبادہ ڈال کر جو خود ارل نے پہنا ہوا تھا وہ اس کو اٹھا
کر لے چلے گورکنوں میں سے ایک نے کھودی ہوئی مٹی جلد جلد قبر میں ڈالنی شروع
کی میں چپ چاپ اور بے حرکت اب تک وہیں کھڑا تھا نہ پاؤں میں اتنی سکت کہ قدم
آگے بڑھاتا نہ دماغ میں اتنی طاقت کہ سوچ سکتا مجھے اس موقعہ پر کیا طریق عمل اختیار
کرنا چاہیئے حیرت سراسیمگی اور بدحواسی میرے دماغ پر مسلط تھی اور ان کے اثر سے
کل ذہنی قوا از سر نو معطل ہو چکے تھے نہیں معلوم اس حالت میں کب تک اس درخت
کے سہارے کھڑا رہا نہ یہی معلوم ہے کہ کب وہاں سے ہٹا خواب کی طرح اتنا یاد ہے
کہ ہیبتناک اور پر اسرار واقعات کی اس نہ بھولنے والی رات کو آخر کار میں گھر آگیا

احتیاط کے ساتھ چلتا جھاڑیوں کے سایہ میں اسی سمت میں ہو لیا جدھر وہ لوگ رخصت ہوئے تھے۔ لیکن چند ہی قدم آگے چلنے پایا تھا۔ کہ گاڑی کے پہیوں کی گڑگڑاہٹ نے اس بات کا پتہ دیا کہ سب لوگ رخصت ہو گئے اس وقت پہلی مرتبہ... بعد از وقت یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ میں نے اتنا عرصہ ناحق ضائع کیا اور کچھ بھی نہ کر سکا۔

کوٹھی کی طرف واپس آنے کا حال بیان کرنا عبث ہے۔ گرتا پڑتا اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتا آخر کار پھاٹک میں داخل ہوا تو دیکھا۔ کہ وہ شمع جسے میں ڈیوڑھی میں جلتا چھوڑ آیا تھا اب تک روشن ہے اُسے ہاتھ میں لے کر کھانا کھانے کے کمرہ میں گیا اور شراب کا ایک گلاس پُر کرکے لاجرعہ پی گیا۔ اس کے بعد اپنے کمرہ خواب کی طرف چلا۔ لیکن کپڑے اُتار کر لیٹنے کی بجائے کرسی پر بیٹھ کر سارے حالات پر غور کرنے لگا۔ میرے خدا کیا جو کچھ میں نے دیکھا خواب تھا یا حقیقت؟ کیا حقیقت اتنی ہیبناک دہشت انگیز اور بعید از فہم ہو سکتی ہے؟ بڑی دیر کے بعد جب آخر کار دل کو اس بات کا یقین دلانے میں کامیاب ہوا کہ جو کچھ نظر آیا واقعی پیش آیا تھا۔ اور اس کا تعلق خواب یا واہمہ سے نہیں ہے تو اس خیال سے اپنے آپ کو کوسنا اور ملامت کرنا شروع کیا کہ اتنا وقت ضائع کرکے بھی میں رتی بھر عملی فائدہ حاصل نہ کر سکا۔

آہ۔ کاش میں وقت پر آگے بڑھ کر ارل آف ایکسٹن کو روکتا یا جس وقت لیبنوور زندگی کے آثار ظاہر کرنے لگا تھا یکایک نمودار ہو جاتا! اس صورت میں کیا یہ ممکن نہ تھا۔ کہ میں ان لوگوں کو اپنے مفید مطلب باتیں ظاہر کرنے پر مجبور کر لیتا لیکن نہیں یہ میری بے وقوفی ہے کہ معاملہ کے دوسرے پہلو کو نظرانداز کر رہا ہوں۔ جو لوگ مکر و فریب میں اس حد انتہا کو پہنچ سکتے ہیں جو میرے دیکھنے میں آئی وہ کیا اپنی تجویزوں کی تکمیل میں میری جان لینے سے دریغ کرتے؟ اچھا ہوا کہ میں ان کے سامنے نہ آیا ورنہ جس گڑھے سے لیبنوور کی لاش نکالی گئی تھی۔ وہاں اب میری اپنی لاش دفن ہوتی!

اس خیال کے آتے ہی اتنی دہشت ہوئی کہ اُن ملامتوں کا سلسلہ جو میں اپنے آپکو کر رہا تھا. فوراً بند ہو گیا اور میں نے بارگاہ ایزدی میں شکرانہ ادا کیا کہ مجھ سے حالت اضطراب میں کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہوئی جو کسی ہولناک سانحہ کا ذریعہ ثابت ہوتی میرا بدن دیر تک سردی میں کھڑا رہنے سے اکڑا ہوا تھا حال کے واقعات پُر خروش نے میرے دل و دماغ پر بھی گہرا اثر کیا تھا اس لئے ذہنی اور جسمانی تھکن سے جلدی ہی آنکھ لگ گئی اور میں بے خبری کی نیند سو گیا۔

یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ صبح کو آنکھ کھلی تو خیالات کی رو سب سے پہلے اُسی واقعہ پراسرار کی طرف گئی اور میں بڑی دیر تک ان فکروں میں ڈوبا رہا کہ جو کچھ دیکھنے میں آیا کوئی ہیبتناک خواب تو نہ تھا؟ آخر جب کافی دن چڑھ گیا تو میں نے اُٹھ کر لباس تبدیل کیا اور اس کام سے فارغ ہوا ہی تھا کہ کوٹھی کی طرف آتے ہوئے گھوڑے کے سموں کی آواز سنائی دی میں نے اپنی گرم پیشانی کو تازہ ہوا دینے کے خیال سے کھڑکی کھولدی تھی اب جو اس کی راہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرا دوست کونٹ آف لورنو گھوڑے پر سوار چلا آتا ہے نیچے ہٹنے سے پیشتر میں نے ایک نظر قبرستان کی طرف ڈالی سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا درختوں کے ہرے ہرے پتوں میں چھپی ہوئی چڑیاں صبح کے سہانے راگ گا رہی تھیں پھر اسکو ان ہر طرف چھایا ہوا تھا اس دلفریب منظر کو دیکھ کر عقل باور نہ کرتی تھی کہ چند گھنٹے پیشتر اس مقام پر ایک ہیبتناک اور دہشت انگیز نہ بھولنے والا واقعہ پراسرار پیش آیا تھا۔ جس کی یاد اب بھی دل میں دھڑکن پیدا کرتی تھی۔

سیڑھیوں سے جلد جلد اتر کر میں کونٹ کا خیر مقدم کرنے آگے بڑھا مگر اس نے جونہی مجھے دیکھا حیران و ششدر رہ گیا اور اس کا تعجب حیرت خیز بھی نہ تھا کیونکہ میں اس سے پہلے اپنا بدلی ہوئی رنگت زرد چہرہ اور دُھنسے ہوئے رخساروں کو آئینہ

میں دیکھ چکا تھا بالکل اس طرح کی حالت میری تھی گویا مدت کی بیماری کے بعد حال میں صحتیابی نصیب ہوئی ہو۔

"میرے عزیز دوست ولمٹ" کونٹ نے انداز حیرت سے پوچھا "آخر کیا معاملہ ہے کہ آپ اتنے زرد چہرہ نظر آتے ہیں؟"

"سب سے پہلے یہ بتلایئے فی الحال آپ کا آنا کیونکر ہوا؟" میں نے جلدی سے پوچھا۔

"اس کا جواب مختصر ہے" کونٹ نے بتایا "کل رات ارل آف اکلیسٹن اپنی گاڑی پر رخصت ہو گیا تھا آج سویرے کونٹس بھی ایک کرایہ کی گاڑی لے کر کسی طرف کو چلدی لیکن اس طرح جدا جدا رخصت ہونا یقیناً کسی گہری چال پر مبنی ہوگا مگر اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ ارل شہر فلارنس سے رخصت ہو گیا"

"آپ کا فرمانا صحیح ہے" میں نے قدرے بدحواسی کے ساتھ کہا "مگر میرا خیال ہے کہ میرے دوست کو میرے انداز تکلم سے بھی اتنی ہی حیرت ہوئی ہوگی جتنی میرے چہرہ کے انداز سے ہوئی تھی" "رہ گیا ان کی جداگانہ روانگی کا معاملہ تو اس کی وجہ میں عرض کرتا ہوں در اصل ارل آف اکلیسٹن تنہا روانہ نہیں ہوا بلکہ وہ لینووڈر کو بھی اپنے ساتھ لے گیا"

کونٹ آف لوورنو ان لفظوں کو سن کر بڑے زور سے چونکا اور اس طرح کی عجیب نظروں سے میری طرف دیکھنے لگا۔ گویا اس کا خیال تھا کہ شاید اس آدمی کا دماغ چل گیا ہے

"میرے عزیز دوست" میں نے اس پر کہا "اطمینان فرمایئے کہ میں گو بدحواس نظر آتا ہوں تاہم مخبوط الحواس نہیں اگرچہ میرا خیال ہے کہ اس طرح کے واقعات پر اسرار دیکھنے کے بعد جو میری نظر سے گذرے ہیں کوئی آدمی بیچ بیچ دیوانہ ہو جائے تو باعث حیرت نہیں۔ مہربانی سے کان لگا کر سنیئے میں ایک ایسی عجیب و حیرت انگیز داستان آپ کو سناتا ہوں جو شاید الف لیلا کی حکایتوں میں بھی نہ پائی جاتی ہوگی"

اس کے بعد میں نے شب گذشتہ کے سارے واقعات ترتیب وار بیان کرنے شروع کئے ابتدا میں لوورنو کے چہرہ کا انداز ظاہر کرتا تھا کہ وہ میرے قصہ کو سن کر واقعی مجھ کو پاگل سمجھنے لگا ہے مگر جب اس نے میرے چہرہ کی سنجیدگی بیان کے تسلسل اور واقعات کے مربوط ہونے پر غور کیا تو ناچار اسے ان کی درستی کا قائل ہونا پڑا میں نے شروع سے لے کر آخر تک سارا حال پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا تھا کیونکہ اس سے کوئی بات چھپانے کی حاجت نہ تھی اس داستان کو سنکر وہ تھوڑی دیر چپ چاپ نظر حیرت سے میرے منہ کو تکتا رہا۔ صاف نظر آتا تھا کہ جتنی پریشانی اور سراسیگی مجھے ان واقعات کے دیکھنے سے ہوئی تھی۔ اتنی ہی اسے ان کے سننے سے لاحق ہوئی ہے یہ حالت دیکھ کر میں نے کہا "اب مائی لارڈ آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ میرے چہرہ کی زردی بے وجہ تھی اور اس کے علاوہ یہ بھی کہ اب میرے لئے اس کوٹھی میں رہ کر وقت ضائع کرنا لاحاصل اور بے سود ہے"

"میرے دوست آپ کا خیال بے شک صحیح ہے" کونٹ نے تسلیم کیا۔ "اب اس جگہ رہنے سے واقعی کچھ فائدہ نہ ہوگا بہر حال دو کام ایسے ہیں جو ہمیں فوراً کرنے چاہئیں اور ان دونوں میں جہاں تک ممکن ہے میں آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں ڈورچیسٹر سے ملکر یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ اب ارل آف اکلیسٹن کی عدم موجودگی میں ہم کہاں تک اسکی دلپر مفید اثر ڈال سکتے ہیں اور دوسری یہ کہ اگر ارل آف اکلیسٹن اور لینور اب اکٹھے ہیں تو بھی اور جدا جدا ہیں تو بھی ان کو تلاش کر کے اس ہیبتناک راز کے علم سے جو ہمیں حاصل ہے ان کو مجبور کیا جائے کہ وہ حقیقت کے اظہار پر آمادہ ہوں لیکن ٹھیرئیے ایک خیال اور بھی میرے دل میں آتا ہے"

کونٹ آف لوورنو نے تقریر جاری رکھ کر کہا "آپ نے مختلف اوقات میں جو حالات مجھ سے بیان کئے ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ کونٹس آف اکلیسٹن بھی ان سب باتوں سے واقف ہے جو اس کے شوہر کو معلوم ہیں حتیٰ کہ وہ اس بارہ میں

بھی لاعلم نہیں کہ کس لئے ارل نے آپ کے حالات کو پردہ راز میں چھپانے کی کوشش کی
میں خیال کرتا ہوں کہ اگر اُس خاتون سے ایسے وقت میں جب اُس کا شوہر اسپر افزوڈ لینے
کے لئے پاس نہیں ملاقات کی جا سکے۔ اور قبرستان کا پُراسرار واقعہ اُس کے
روبرو بیان کیا جائے تو عین ممکن ہے کہ وہ حالات کے اظہار پر مجبور ہو جائے۔"

میں نے اس نیک مشورہ کے لئے کونٹ کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا۔ "کل رات کے واقعات
کے بارہ میں آپ کی اپنی رائے کیا ہے؟"

"میرے دوست" کونٹ نے سوچ سوچکر جواب دیا "آپ کی بہتری کو مدنظر رکھ کر میں
چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کو پردہ راز ہی میں رہنے دیا جائے تاہم ایک بات ہے جو ہم کر سکتے
ہیں اور وہ یہ کہ جیلخانہ کے ڈاکٹر سے ملکر اس کی زبانی لینوور کی موت کے متعلق اگر کچھ اور
حالات جانے جا سکیں تو ان کو معلوم کیا جائے غالباً آپ نے کہا تھا کہ جس ڈاکٹر نے
کل رات لینوور کو زندہ کرنے میں مدد دی وہ چھریرے بدن کا دراز قد نوجوان تھا اور اسکی
عمر چھبیس سال کے قریب تھی؟"

"ہاں یہ میرا اندازہ ہے مگر اس طرح کے ہیبت ناک واقعات کو دیکھتے ہوئے جو
میری نظروں کے سامنے پیش آرہے تھے وہ اندازہ جہاں تک صحیح ہو سکتا ہے اس کو
آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔"

ہم تھوڑا عرصہ اور ان معاملات پر تبادلہ خیالات کرتے رہے اس کے بعد کونٹ
رخصت ہونے کے لئے اٹھا اس وقت میں نے کہا کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم قبرستان تک ہو
آئیں جو حالات میں نے آپ کو بتلائے ہیں وہ اتنے عجیب ہیں کہ میرے خیال میں موقعہ واردات
کو دیکھے بغیر آپ کا پورا اطمینان نہ ہو سکے گا۔۔۔"

"میرے عزیز دوست" کونٹ نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "ہاں کہ شروع میں مجھ کو
آپ کی باتیں سنکر کچھ بے اعتباری ہوئی تھی تاہم اطمینان رکھیئے کہ اب مجھے ان کی درستی

کا پورا یقین ہو گیا ہے۔"

"تو بھی قبرستان تک ہو آنے میں کیا حرج ہے؟" میں نے کہا "میری اپنی اس وقت تک یہ کیفیت ہے کہ ابھی سوچنے لگتا ہوں کیا جو کچھ میں نے دیکھا محض ایک ہیبتناک خواب تو نہ تھا؟ اس لئے اپنا اطمینان کرنے کے لئے نہیں تو میرے دل کی تسلی کی خاطر آپ وہاں تک ہو آئیں اس سے فائدہ نہ ہوگا۔ تو نقصان کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔"

"خیر آپ کے کہنے سے میں وہاں تک ہو آتا ہوں۔" کونٹ نے جواب دیا "چلئے میں تیار ہوں۔"

ساتھ ساتھ چلتے ہم اس جگہ کی طرف ہو لئے رستہ میں میں نے وہ مقام دیکھا جہاں سے میں جھاڑیوں کو ادھر ادھر ہٹا کر قبرستان کی زمین میں داخل ہوا تھا۔ قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ جس مقام پر چھپ کر میں نے شب گذشتہ کا پر اسرار تماشہ دیکھا تھا وہاں میرے پاؤں کے لاتعداد نشان موجود ہیں اور آگے گئے تو جھاڑیوں کے اوپر سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ جس جگہ قبر کھودی گئی تھی وہ زمین اب بالکل ہموار ہے اور اس میں کھدائی کا نشان تک نظر نہیں آتا یہ حالت دیکھ کر مجھے اپنی قوت باصرہ پر شک ہونے لگا مگر کونٹ نے یہ کہہ کر میرا اطمینان کرایا کہ معلوم ہوتا ہے گورکن اپنے فن کے استاد تھے وہ رخصت ہونے سے پہلے زمین کو پوری طرح ہموار کر گئے۔

جھاڑیاں ادھر ادھر کاٹ کر ہم آخر کار اس قبرستان میں داخل ہوئے جس میں مجرموں کی لاشیں دفن ہوتی ہیں اور جہاں ایلینورا کو غیر رسمی طور پر زندہ دفن کیا گیا تھا۔ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ گو زمین ہموار ہے تاہم ایک تو اس مقام پر جہاں قبر کھودی گئی تھی مٹی میں پاؤں دبتا ہے اور دوسرے اس پر پانی چھڑکا گیا ہے اس وقت جب کہ آفتاب پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا جب کہ ہرے ہرے درخت حد نگاہ تک فرحت انگیز نظارہ پیش کرتے تھے وہ ہیبتناک واقعہ جس کا میں چشم دید شاہد تھا آگے سے بھی زیادہ بعید از قیاس نظر آنے لگا

خیر جس وقت ہم بے مدعا پھر رہے تھے تو ناگاہ مجھکو گھاس پر کوئی چیز چمکتی نظر آئی میں نے جھک کر اُسے اُٹھایا تو معلوم ہوا کسی طرح کا آلہ جراحی ہے۔

"یقیناً یہ چیز کل رات ڈاکٹر کے بکس سے گر گئی ہوگی" میں نے جلدی سے کہا "خیر اچھا ہوا یہ مل گئی اس کو پاکر مجھے پورا یقین ہوگیا کہ جو واقعہ پیش آیا تھا وہ محض میرے جوش دیوانگی ہوئے تخیل کا پیدا کردہ نہ تھا۔"

اس کے تھوڑی دیر بعد ہم وہاں سے چل کر اس گلی کی طرف گئے جو قبرستان اور کوٹھی کے مابین حائل تھی [illegible] اس جگہ پہنچکر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک معزز شریف شخص زمین پر ادھر ادھر جھانکتا ہوا سامنے سے آرہا ہے۔

"دیکھئے یہ جیل خانہ کا ڈاکٹر ہے" گریٹ نے اس کو دیکھ کر آہستہ سے کہا "اچھا ہوا وہ مل گیا آپ ذرا آگے بڑھ کے دیکھئے وہ فرانسیسی زبان میں گفتگو کرسکتا ہے میں اس زبان میں اس سے بات چیت کرتا ہوں تاکہ آپ بھی ہماری گفتگو کو اچھی طرح سمجھ لیں۔"

اتنے میں اس شخص نے ہم کو سامنے آتا دیکھ لیا تھا۔ اس نے اپنی رفتار تیز کردی بظاہر وہ آہستہ رہنا چاہتا تھا۔ اور غالباً اس کے ضمیر کی گنہگاری کی دلیل تھی آخر کار ہم جب اس کے قریب پہنچے تو گریٹ نے اس کا نام لے کر بلایا اس نے ٹوپی اٹھا کر مودبانہ سلام کیا مگر ہم یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکے کہ خفیف اور بے تابی کی چمک اس کی آنکھوں میں پائی جاتی تھی جس کا انداز اس آدمی کا نہ تھا جو ہر طرح مطمئن ہو۔

باب ۱۴۶۰

جیلخانہ کا ڈاکٹر

جس جگہ ہم ایک دوسرے سے ملے وہاں گلی کے ایک جانب چھوٹا سا پھاٹک بنا تھا۔ کونٹ آف لوورفوادر میں اس پھاٹک کے ایک طرف تھے اور ڈاکٹر دوسری طرف کونٹ پھاٹک کے اوپر جھک گیا لیکن میں اس کے پہلو میں سیدھا کھڑا رہا آخرکار جب ڈاکٹر قریب آپہنچا تو میرے دوست نے اس کو مخاطب کرکے کہا۔

" سینیئر معلوم ہوتا ہے آپ کو اپنے پیشہ کی مصروفیتوں سے بہت فرصت رہتی ہے اس لئے آپ مویہات میں دوزنک سیر کرنے نکل آتے ہیں"

" ہاں... مائی لارڈ" ڈاکٹر نے رکتے ہوئے جواب دیا اور میں نے دیکھا کہ ایسا کرنے کے لئے اس کو اپنی پوری قوت ضبط سے کام لینا پڑا۔" بے شک یہاں قبرستان واقع ہے تاہم نظارہ کی دلفریبی میں کلام نہیں"

" آپ کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ اس قبرستان کے نظاروں کی دید کے بہت شائق ہیں"۔ کونٹ نے اس طرح کے سرسری لہجہ میں کہا جس میں ہرچند گہرے معنی پوشیدہ تھے تاہم سمجھنے والا ہی ان کو سمجھ سکتا تھا۔

ڈاکٹر ان لفظوں کو سن کر بڑے زور سے چونکا معلوم ہوتا تھا اس کا گنہگار ضمیر ان خفیہ مطالب کو بآسانی سمجھ گیا ہے۔ جو شاید کسی دوسرے آدمی کے ذہن میں نہ آسکتے لیکن جلدی ہی ضبط کرکے وہ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے بولا "نہیں مائی لارڈ میں عموماً اس جگہ نہیں آتا صرف گاہ بگاہ ان اطراف کا پھیرا کیا کرتا ہوں اور اب چونکہ میرا وقت فرصت کم ہے اس لئے اجازت دیجئے..."

یہ کہتے ہوئے اس نے اس طرح پھاٹک پر ہاتھ رکھا گویا اسے کھولنے لگا ہے مگر کونٹ آف لوورنو پیچھے ہٹنے کی بجائے اسی طرح پھاٹک پر جھکی ہوئی حالت میں کہنے لگا "سینیر اگر آپ کسی خاص کام کے لئے اس جگہ آئے ہوں تو میں اس کام کی تکمیل میں مدد دے سکتا ہوں جس کے بعد میرے خیال میں آپ کو آگے جانے کی حاجت نہ ہوگی"

ان لفظوں کو سن کر ڈاکٹر اور بھی زیادہ زور کے ساتھ چونکا۔ معلوم ہوتا تھا بجلی کی سی لہر اس کے بدن کے ہر حصہ میں پھر گئی۔ اس کی نگاہ کونٹ کے چہرہ سے ہٹ کر میری طرف گئی پھر سکون برقرار رکھنے کی نمایاں کوشش کرتے ہوئے اس نے مری ہوئی آواز سے کہا "مائی لارڈ معاف کیجئے میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا"

"حالانکہ میرے الفاظ کے معنی بالکل واضح اور صاف ہیں" کونٹ نے جواب دیا "میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کی کوئی چیز کھوئی گئی ہے تو آپ اس کی تلاش میں وقت ضائع نہ کریں کیونکہ دیکھئے وہ میرے پاس ہے" یہ کہتے ہوئے اس نے وہی نشتر جو گھاس پر پڑی ہوئی ملی تھی ڈاکٹر کو دکھائی۔

آخرالذکر کا چہرہ لاش کی طرح پیلا پڑ گیا۔ اور وہ سر سے پاؤں تک بڑے زور کے ساتھ کانپا اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن الفاظ منہ سے نہ نکل سکے اور وہ اس حالت میں پیچ و تاب کھانے لگا۔

کونٹ آف لوورنو اب تک پھاٹک پر جھکا ہوا کھڑا تھا۔ اب اس نے سیدھا ہو کر اندازِ نخوت سے گردن اٹھائی اور سخت لہجہ میں کہا "دیکھئے سب حال مجھ کو معلوم ہے اگر آپ انکار کی کوشش بھی کریں گے تو بے سود ہوگی۔ شب گذشتہ کو جو ہیبت ناک واقعہ اس قبرستان میں پیش آیا تھا اس کا حال ہم سے پوشیدہ نہیں ایک سے عینی شاہد موجود ہے ..."

"کنواری مریم میرے حال پر رحم کرے" بدنصیب آدمی نے کراہتے ہوئے کہا اور اس طرح کی رحم انگیز نظروں سے باری باری کونٹ کے اور میرے چہرہ کی طرف دیکھا کہ میں اُس کی وہ حالت مدت العمر نہ بھولوں گا۔

کونٹ آف لوورنو نے جب دیکھا کہ تیر نشانہ پر بیٹھا ہے تو اس نے ڈاکٹر کو جواب کا موقعہ نہ دیتے ہوئے ان لفظوں میں تقریر جاری رکھی "دیکھئے اگر آپ سیدھی طرح سب حال ظاہر کردیں تو ہم بھی آپ پر کسی طرح کی سختی نہ کریں گے لیکن اگر آپ نے بناوٹ سے کام لیا اور جھوٹ بولا تو پھر ہم کو اختیار ہے جیسا مناسب نظر آئے کریں سب سے پہلا سوال جو میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ کو اس واقعہ پر اسرار میں مددگار بننے کے لئے جس کی بدولت ایک سزایاب مجرم کو آزادی حاصل ہوئی ہے کس قدر رشوت دی گئی تھی؟"

ڈاکٹر نے بڑبڑاتے ہوئے اطالوی سکوں میں کوئی رقم بیان کی جو انگریزی حساب سے ڈھائی سو گنی کے برابر ہوتی تھی ساتھ ہی گڑگڑاتے ہوئے رحم کی درخواست شروع کی مگر کونٹ نے یہ کہہ کر جلدی سے قطع کلام کردیا "اطمینان رکھئے اگر آپ کوئی بات چھپانے کی کوشش نہ کریں گے تو ہماری طرف سے بھی کسی طرح کی سختی کا برتاؤ نہ ہوگا"

"مائی لارڈ میں سب حال عرض کرنے کو تیار ہوں" ڈاکٹر نے جلدی سے جواب دیا "اس جرم میں جہاں تک میرا حصہ ہے میں اُس کی تفصیل عرض کرنے کو آمادہ ہوں آپ سے پوشیدہ نہیں ہوسکتا کہ قواعد جیلخانہ کے مطابق جیل کے ڈاکٹر کو ہفتہ میں تین بار ہر ایک قیدی کا معائنہ کرنا پڑتا ہے لینوور اور ڈورچیسٹر دونو کو مقدمہ کی سماعت سے پہلے ہی جیلخانہ کی حوالات میں رکھا گیا تھا ان موقعوں پر میں گاہ بگاہ ان کو دیکھنے جاتا تھا میں نے دیکھا کہ لینوور جتنا بدصورت ہے اتنا ہی بدزبان ترش رُو اور بداخلاق

بھی ہے مجھے شروع سے ہی اس آدمی سے نفرت ہو گئی بعد ازاں جس روز عدالت نے اسکو بیس سال قید کی سزا کا حکم سنایا تو شام کو پھر مجھے اس کی کوٹھڑی میں جانے کا اتفاق ہوا مگر مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ اب وہ آدمی یکایک تہذیب و اخلاق کا مجسمہ بن گیا اس نے مجھ سے بیٹھنے کی درخواست کی اور باتوں باتوں میں میری تنخواہ اور آمدنی کے متعلق سوالات پوچھنے لگا میں نہیں جانتا کیوں میں نے ایک سزا یاب مجرم سے اس نوع پر گفتگو شروع کی لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ میں نے صاف گوئی شروع کر دی اور اس کو بتایا کہ میں ایک تنگدست آدمی ہوں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں تنخواہ قلیل ہے اور کسی طرح کی پریکٹس بھی نہیں اس گفتگو کے دوران میں لیبنوور نے کوئی بات ایسی کہی جو میرے جی کو للچانے والی تھی میں اس کی باتیں سنتا رہا مگر جب اُسنے اپنی سوچی ہوئی ترکیب واضح کرنی شروع کی تو مجھے یہ سوچکر بڑی حیرت ہوئی کہ کتنی خطرناک ترکیب اس آدمی نے رہائی کے لئے سوچی ہے ......"

"اُس کے باوجود آپ اس کی مدد پر آمادہ ہو گئے" کونٹ آدن لوورنو نے اپنی طرف سے فقرہ پورا کرتے ہوئے کہا "خیر آگے کہیئے"۔

"لیبنوور نے بیان کیا کہ ایک انگریز میرا ارل آف ایکلسٹن میرا مددگار ہے وہ میری خاطر کسی کام سے دریغ نہ کرے گا۔ خیر میں نے اس کو بتایا۔ کہ میں ایک دوا تجویز کر سکتا ہوں جس سے اڑتالیس گھنٹوں کے لئے تمہاری حالت مُردوں ایسی ہو جائے گی مگر اس سے زیادہ میں کچھ نہ کروں گا اور تمہارے قبر سے نکلے جانے کے کام میں کوئی حصہ نہ لوں گا لیبنوور ان شرطوں پر آمادہ نہ ہوا اور کہنے لگا۔ کہ میں اسی صورت میں آپ کی امداد قبول کر سکتا ہوں کہ آپ میری بیان کردہ ترکیب میں پورا حصہ لیں کہنے لگا میں ایک نہایت کڑے امتحان سے گذرنے لگا ہوں جس کا نتیجہ سوچکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں لیکن مقابلہ میں بیس سال کی لمبی قید انتہا ہیبتناک ہے کہ میں اس سے بچنے کے لئے بھی کچھ کرنے

کو تیار ہوں لیکن یہ کام ایسا نہیں ہے جو میں ایک ارل آف اکلیسٹن کے سپرد کر سکوں کیونکہ اس صورت میں مجھ کو لاتعداد خطروں کا سامنا ہوگا ممکن ہے میرے قبر سے نکالے جانے سے پیشتر وہ خود یکایک مر جائے یا بیمار ہو جائے یا اس کے دل کی حرکت ہی بند ہو جائے تو اس صورت میں کون ہے جو دوبارہ مجھ کو قبر سے نکالے گا؟ لیکن اگر آپ بھی اس کے ساتھ اس کام کے حصہ دار بنیں۔ آپ بھی اپنا فرض ایمانداری سے پورا کرنے کی قسم لیں۔ ایک طرف آپ کو ارل کی وحشت ہو اور دوسری جانب ارل کو آپ کا اندیشہ تو پھر مجھے اپنی سلامتی کا ڈر نہیں کیونکہ اس حالت میں یقیناً آپ میں سے کوئی مجھے اس قبر میں چھوڑنا قبول نہ کرے گا۔ جس میں میرا زندہ دفن رہنا قتل کے مترادف ہوگا۔ اس طرح کی لمبی چوڑی تقریر کے ذریعے لینوور نے مجھے اپنا ہمخیال بنا لیا میں روپیہ کی تنگی بے حد محسوس کر رہا تھا اس لئے بدقسمتی سے اس کی باتوں میں آ گیا۔"

"اور اس کے بعد لینوور کی تحریک پر ارل آف اکلیسٹن سے براہ راست مل کر اس معاملہ کا فیصلہ کیا گیا۔ کیا یہ صحیح ہے؟" کونٹ آف لوورنے پوچھا۔

"ہاں مائی لارڈ یہ بالکل صحیح ہے" ڈاکٹر نے تسلیم کیا۔ "اس رات ارل آف اکلیسٹن جیل میں قیدی سے ملنے آیا اور سارا معاملہ لینوور کی موجودگی میں طے ہوا اس وقت میں نے دیکھا کہ لینوور کا ارل پر کوئی بڑا زبردست دباؤ ہے گو میرے لئے یہ معلوم کرنا سخت دشوار تھا کہ اس دباؤ کی نوعیت کیا ہے۔ بہرحال ساری باتیں طے ہوئیں لینوور نے ارل سے اور مجھ سے بھی ایمانداری کے اقرار لئے اور اتنی سخت قسمیں ہمیں دیں کہ کم از کم میں تو کسی حال میں اپنے وعدہ سے منحرف نہ ہو سکتا تھا۔"

"خیر آگے کہیئے" کونٹ آف لوورنے تحریک کی "اس حکایت کا درمیانی حصہ بیان کرنے کی حاجت نہیں اور ہم یہ بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی آدمی خواہ وہ کیسی ہی مشکل میں مبتلا کیوں نہ ہو ہر طرح کا اطمینان حاصل کئے بغیر اس طرح کی

ہیبت ناک آزمایش سے گزرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔"

"مائی لارڈ میری داستان قریب الختم ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "صرف چند لفظ اور بیان طلب باقی ہیں میں نے لینوور اور ارل سے صاف صاف کہہ دیا کہ اس دوا کی تیاری سے میرا کوئی واسطہ نہ ہوگا۔ البتہ میں نے اس کا نسخہ لکھ کر ارل کو دے دیا اور بتایا کہ اسے فلاں دوا ساز کی دوکان سے تیار کرایا جائے اور اس کے متعلق یہ عذر پیش کیا جائے بعد ازاں سوچی ہوئی ترکیب کے مطابق لینوور نے بیماری کا بہانہ کیا اور میں نے دوا کے حب سے کے وہ چیز اس کو کھلا دی جو ارل نے پہلے سے مجھے لا دی تھی۔ اس کا اثر وہی ہوا جو ہونا چاہیئے تھا۔ اور چونکہ مجھی کو اس بات کا فیصلہ کرنا تھا کہ مریض درحقیقت مر گیا۔ اس لئے باقی امور میں کوئی خاص دشواری پیش نہ آئی یعنی میں نے کہہ دیا کہ مریض واقعی مر چکا ہے اور اس کی موت قدرتی حالات میں واقع ہوئی ہے۔"

اس قدر حالات بیان کرنے کے بعد ڈاکٹر چپ ہو گیا اور ایک لمحہ کے لئے گہری خاموشی چھا گئی پھر اس نے دبی ہوئی آواز سے کہا "مائی لارڈ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ شب گذشتہ کے واقعات کا ایک عینی شاہد موجود ہے ان حالات میں غالباً یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ کس طرح لینوور کے ظاہرا بے جان جسم کو از سر نو زندہ کیا گیا تھا۔"

"نہ بس اس کی حاجت نہیں ہے۔" کونٹ آف لوورنو نے مختصر طور پر کہا۔

"البتہ ایک بات اور ہے جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "یہ صحیح ہے کہ شروع میں روپیہ کے لالچ نے مجھے اس سازش میں حصہ لینے پر مجبور کیا تھا مگر جب ایک بار میں اس میں شامل ہو گیا تو پھر سائنس کی دلچسپیوں نے میرے شوق کو دو چند تیز کر دیا اور میں یہ معلوم کرنے کو بےتاب ہو گیا کہ کیا میری تجویز کردہ دوا کا اثر اسی طرح عارضی ثابت ہوگا۔ جیسا کہ خیال تھا۔ چونکہ میں آپ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ کوئی بات چھپا کر نہ رکھوں گا۔ اس لئے میں اس سلسلہ میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ارل آف

ایکلسٹن کل سہ پہر میرے پاس آیا اور اس نے اشارتاً مجھ سے کہا کہ اس سازش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی بجائے نا تمام ہی چھوڑ دیا جائے جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ تھا کہ وہ چاہتا تھا ہم بدنصیب لینور کو اسی طرح قبر میں دفن رہنے دیں اور اس کو جلانے کی کوشش نہ کریں مجھے ارل کی گفتگو سے بڑی حیرت ہوئی اور دہشت کا احساس دل پر طاری ہونے لگا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اگر تم میرا کہا مانو گے تو میں تمہیں عمر بھر کو فارغ البال کر دوں گا مگر میری روح اتنی گنہگار نہ تھی کہ میں اس ہیبت ناک سفاکی پر آمادہ ہو جاتا جو ارل آف ایکلسٹن کی طرف سے تجویز کی جا رہی تھی۔ دوسرے لفظوں میں وہ مجھے قاتل بنانا چاہتا تھا۔ اس کی مرضی یہ تھی کہ لینور کو اسی طرح تابوت میں بند اور زیر زمین دفن رہنے دیا جائے اور اسی طرح پڑا پڑا مر جائے لیکن میں اس بے رحمی کیلئے کسی حال میں آمادہ نہ ہو سکتا تھا مائی لارڈ میں سچ عرض کرتا ہوں اگر روئے زمین کی ساری دولت بھی مجھے پیش کی جاتی تو میں اس بے رحمی میں ارل کا ہمخیال بننا منظور نہ کرتا۔ اُف کتنی بھیانک اس کی تجویز تھی میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ اگر واقعی بدنصیب لینور کو اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا تو میری حالت اس قاتل سے مختلف نہ ہو گی جو کسی جیتے جاگتے آدمی کی چھاتی میں خنجر بھونک دے یا دوا کے بدلے مریض کو زہر کی خوراک دے دے اسی وقت یہ بھی مجھ کو معلوم ہوا کہ کس لئے لینور اس تجویز کی آخری تفصیل ارل کو سونپتا ہوا ڈرتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اگر میں اس سازش کا مساوی حصہ دار بننا منظور نہ کرتا تو ارل آف ایکلسٹن یقینی طور پر اس شخص کو زندہ دفن رہنے دیتا!"

"ڈاکٹر صاحب جو حالات آپ نے بتائے ہیں" کونٹ آف لورینو نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا "ان کو مدنظر رکھ کر میں چاہتا ہوں کہ آپ سے انتہائی نرمی کا سلوک کروں لیکن اپنا فیصلہ ظاہر کرنے سے پہلے میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ اگر آپ کو اس بارہ میں کچھ اور حالات بیان کرنے ہوں تو وہ بھی کہہ دیں۔"

"بس مائی لارڈ مجھے اس بارہ میں اور کوئی بات عرض نہیں کرنا ہے" ڈاکٹر نے جس کے چہرہ پر نرمی کے اظہار سے نئی رونق آ گئی تھی کہا" ارل آف ایکسٹر نے جب دیکھا کہ میں اس کی سوچی ہوئی خوفناک تجویز پر عمل کرنے کو آمادہ نہیں تو اس نے قصداً بات پلیٹ دی اور کہنے لگا آپ نے میرا مطلب سمجھنے میں غلطی کی خیر میں نے اس بحث کو طول دینا پسند نہ کیا اور بعد کی کارروائی سابقہ قرارداد کے مطابق ہوئی جس کی تفصیل پہلے ہی آپ کو معلوم ہے میرے اتفاق سے میرے تجس سے ایک چیز یہاں گر گئی اور میں اسی کو ڈھونڈنے نے اس حال میں یہاں آیا تھا مگر قدرت کو یہ بات منظور نہ تھی کہ شب گذشتہ کا راز چھپا رہ سکے مجبوراً مجھ کو سب حال آپ کے روبرو عرض کرنا پڑا"

الفاظ میں طاقت نہیں کہ وہ اس دہشت کو ظاہر کر سکیں جو ان ہیبتناک تفصیلات کو سن کر میرے دل کو ہوئی اس سے بھی زیادہ صدمہ یہ معلوم کر کے کہ ارل آف ایکسٹر کی سیاہ کاریاں کس حد انتہا تک پہنچ سکتی ہیں اور کسی طرح مطلب برآری کے لئے اس کو ایک ایسے فعل بد سے بھی عار نہیں جو صاف لفظوں میں جرم قتل سے مترادف تھا ان حالات کو سنتے سنتے واقعی میرا خون رگوں میں منجمد ہونے لگا اور میں نے دیکھا کہ اتنی ہی دہشت اور نفرت کونٹ آف لوورنو کو بھی ہوئی میری حالت محض اس لئے کونٹ سے مختلف تھی کہ ان حالات کو سن کر مجھے پورا یقین ہو گیا کہ ارل آف ایکسٹر حقیقی معنوں میں شیطان بصورت انسان ہے اور ایک بھی خوبی اس کے اندر ایسی نہیں جو لائق تعریف سمجھی جائے۔

تھوڑی دیر گہری خاموشی رہی اس کے بعد کونٹ آف لوورنو نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا" ڈاکٹر صاحب میں نے آپ سے نرمی کے سلوک کا وعدہ کیا تھا اور میں اس وعدہ کا پابند ہوں اگر آپ کو حوالہ انصاف کیا جائے تو عدالت یقینی طور پر آپ کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دے گی لیکن میں اس حد انتہا تک جانا نہیں چاہتا

اس کے باوجود جو خطا آپ نے کی ہے وہ ایسی بھی نہیں کہ اس کی سزا قطعاً آپ کو نہ ملے آپنے
بہت بُرا کیا کہ ایک مرد سیاہ کار کو جو اس سزا کا ہر طرح مستوجب تھا جو اس کو دیگئی یعنی
جیل سے نکلنے اور فرار کا موقعہ پانے میں مدد دی ایک ایسے مرد سیاہ کار کو جیل سے نکلنے
کا موقعہ دینا بالکل ایسا ہی تھا جیسے کوئی شخص بھوکے شیر کو پنجرے سے باہر نکالدے یا زہریلے
سانپ کو کھلا چھوڑ دے اس وقت کے بعد جسقدر جرم اُس ناہنجار کی طرف سے لوگوں
کے برخلاف سرزد ہوں گے ان کی ذمہ داری حقیقی معنوں میں آپ ہی کے سر ہو گی بڑا
تعجب مجھ کو اس بات کا ہے کہ آپ نے ایک ایسی ہولناک تجویز کا حصہ دار بننا کیونکر منظور
کیا۔ آپ سائنس کی دلچسپیوں کا ذکر کرتے ہیں مگر میں پوچھتا ہوں اگر آپ کی طبی ہدایت
وقت آخر میں جواب دیجاتی اگر آپ اس کو دوبارہ ہوش میں نہ لا سکتے یا بے ہوشی کی
دوا جو آپنے اسے دی تھی اس کی مقدار میں کمی بیشی ہوجاتی تو کیا ہوتا ؟ آپ قتل کے
خیال سے اتنی دہشت ظاہر کرتے ہیں مگر اس جرم کے مرتکب ہوتے وقت آپ نے بالکل نہ سوچا
کہ اگر اس طرح کی حالت پیش آئی تو آپ کا فعل قتل سے مختلف نہ ہوگا۔ ممکن تھا وہ بدنصیب
پیش از وقت ہوش میں آکر اپنی ہول انگیز حالت سے واقف ہوتے ہی تڑپ تڑپ کر مر
جاتا یا اس کی عارضی نیند دائمی ثابت ہوتی اور کوئی طاقت اس کو دوبارہ زندہ نہ کرسکتی
حیرت ہے آپ کو ان خطروں کا ذرا خیال نہ آیا... ٹھیریئے مجھے اپنی تقریر ختم کرنے دیجئے
میں جانتا ہوں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ کا عذر غالباً یہ ہے کہ آپ نے دوا تجویز کرنے
میں انتہائی احتیاط سے کام لیا تھا اور آپ نتیجہ کی کامیابی کو اپنے نسخہ کی صحت کی دلیل
تصور کرتے ہیں مگر آپ اپنے منہ سے مانیں یا نہ مانیں بہرحال اپنے دل میں ضرور آپ کو
تسلیم کرنا پڑے گا کہ تجربہ انتہا درجے خطرناک تھا اور یہ محض حسن اتفاق ہے کہ اس کا
نتیجہ کامیاب ہُوا۔ مگر کچھ ہو آپنے جو کچھ کیا وہ بہت بُرا تھا اور اسکی آپ کو سزا کچھ نہ کچھ
ضرور آپ کو ملنی چاہیئے پس میرا فیصلہ یہ ہے کہ جس روپیہ کے لالچ میں آپ اس جرم

کے مرتکب ہوئے وہ آپ کے پاس نہ رہے ابھی جا کر آپ ۵۰ روپیہ کسی خیراتی کام میں دیں اور اس کی حوالگی کی رسید مجھے لا دیں اسی صورت میں میں آپ کو قانونی سزا سے بچانے کے وعدہ کا پابند سمجھا جا سکوں گا جائیے دیر نہ کیجئے" اور یہ کہکر کونٹ آف لوور نو نے ہاتھ کے زور دار اشارہ سے ڈاکٹر کو رخصت کر دیا۔

ڈاکٹر کے چہرہ پر شکر گذاری کے آثار پیدا ہوئے اس نے انداز مومنیت سے گردن جھکائی اور مودبانہ سلام کر کے رخصت ہو گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد کونٹ آف لوورنو نے یہ معلوم کرنے کے لئے میری طرف دیکھا کہ کیا میں اس فیصلہ کو پسند کرتا ہوں یا نہیں میں نے ہر لحاظ سے اس پر اظہار پسندیدگی کیا کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ کئی ایک وجوہات سے میں ارل آف اکلسٹن کی سیاہ کاریوں کو روز روشن میں لانا نہ چاہتا تھا۔ مجھ کو معلوم تھا کہ ایسا کرنے کی صورت میں اس کی بیگم کی سخت بدنامی ہوگی اور یہ بات کسی حال میں مجھ کو منظور نہ تھی

اب میرے اس کوٹھی میں رہنے کی مصلحت باقی نہ رہی تھی اس لئے میں کونٹ کے ساتھ پیدل ہی فلارنس چلا گیا کیونکہ درمیانی فاصلہ دو میل سے زیادہ نہ تھا۔ جسے ہم نے جلدی ہی طے کر لیا۔ وہاں سے اس نے اپنے نوکروں کو بھیجکر وہ گھوڑا جس پر وہ خود سوار ہو کر گیا تھا اور میرا اسباب جو کوٹھی میں رکھا تھا منگا لیا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو ڈورجیسٹر سے ملنا چاہیئے چنانچہ اس روز دوپہر کو دو بجے کے قریب ہم اس جیلخانہ کے دروازہ پر پہنچے جس میں ڈورجیسٹر قید تھا اور پہرہ دار نے فوراً ہمیں اس کوٹھڑی میں پہنچا دیا۔ جس میں بدنصیب قیدی پھوس کے بستر پر پڑا تھا اس کے چہرہ سے نقاہت اور علالت کے آثار نمودار تھے تاہم آتا دیکھ کر وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اور میری طرف حیرت آمیز نظروں سے دیکھنے لگا۔

"تم چونکہ بیمار نظر آتے ہو" کونٹ آف لوورنو نے قیدی کو مخاطب کر کے کہا۔ "اس لئے میں تمہیں لیٹے رہنے کی اجازت دیتا ہوں مسٹر ڈورجیسٹر ہم تم کو ملامت کرنے کے

لئے نہیں آئے بلکہ محض اس خیال سے آئے ہیں کہ شاید اب بھی ہمارا کہا مان کر راہ راست پر آنا منظور کرو۔"

"مائی لارڈ میں آپ کا ادنیٰ خادم ہوں" ڈورچیسٹر نے نرم لہجہ میں کہا۔ "آپ جو حکم دیں مجھے اس کی تعمیل سے سرمو انکار نہ ہوگا۔"

"اچھا تو سنو" کونٹ آف لوورڈ نے سنجیدگی سے کہا "تم کو میرے دوست مسٹر ولمٹ کے بارہ میں بعض حالات معلوم ہیں جنہیں تم ایک بار پیشتر ظاہر کرتے کرتے رہ گئے تھے چونکہ ان حالات کے ظاہر نہ کرنے سے عملی طور پر کوئی فائدہ تم کو نہیں پہنچ سکتا اس لئے میں چاہتا ہوں تم انہیں ظاہر کر دو۔ مقابلہ میں مجھ سے جہاں تک ممکن ہوگا۔ تمہاری امداد کروں گا۔"

"لیکن میرا خیال تھا مسٹر ولمٹ اس شہر سے رخصت ہو گئے" ڈورچسٹر نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں" کونٹ نے جواب دیا "وہ تو فی الحال نہیں گئے البتہ تمہارا دوست ارل آف اکلیسٹن رخصت ہو گیا۔"

"جی ہاں مجھ کو معلوم ہے۔" قیدی نے مری ہوئی آواز سے کہا "لیکن . . . "

وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا یہ حالت دیکھ کر کونٹ نے کہا "تم کوئی بات کہنے لگے تھے لیکن پھر چپ ہو گئے۔ خیر میں سمجھ گیا۔ تمہارے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ گو ارل آف اکلیسٹن رخصت ہو گیا تاہم وہ تم سے وعدہ کر گیا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہوگا وہ تمہاری امداد و حمایت کرے گا دیکھو یہ سب باتیں مجھ کو معلوم ہیں اس سے زیادہ حالات چاہو تو وہ بھی میں تم سے بیان کر سکتا ہوں تمہاری سزایابی کے بعد ارل صرف ایک بار تم سے ملنے کے لئے آیا تھا مگر اس نے باہر سے تمہیں اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ تمہیں بھولا نہیں۔"

"مائی لارڈ جو کچھ آپ فرماتے ہیں بالکل درست ہے" ڈڈر جیسٹر نے تسلیم کیا۔ مگر ارل مجھ کو بڑی مدت سے جانتا ہے اور مجھ کو یقین ہے کہ وہ میرے لئے کوشش کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کرے گا"

"بشرطیکہ اس کو ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہو" کونٹ نے کہا "مجھ کو معلوم ہے کہ اسی کی سفارش پر برطانی سفیر نے اس ملک کے وزیر داخلہ سے کہہ سنکر تمہاری سزا کا وہ حصہ موقوف کرادیا جس کا تعلق تمہاری شہبر سے تھا مگر کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ ڈنکنی کی گورنمنٹ پر میرا رسوخ ارل سے بہت زیادہ ہے میں گرینڈ ڈیوک کا بھتیجا ہوں مجھ کو عہدہ وزارت پیش کیا گیا تھا۔ مگر میں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ پس تم آسانی سمجھ سکتے ہو کہ میں اگر چاہتا تو ارل آف ایگلسٹن کی ان کوششوں کو جو اس نے تمہارے لئے کیں اپنے ایک لفظ سے بے اثر بنا سکتا تھا۔ یاد رکھو اب بھی ارل کی کوشش تمہارے لئے ہیں، صورت میں کارگر ہو سکتی ہے کہ میری طرف سے کوئی رکاوٹ پیش نہ ہو میرے مقابلہ میں وہ تمہارے لئے کچھ بھی نہیں کرسکتا"

"مائی لارڈ میں آپ کے وسیع اختیارات سے ناواقف نہیں ہوں" ڈور جیسٹر نے لرزہ براندام ہو کر دہشت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "تاہم مجھے آپ کی فیاضی اور نیک طینتی سے پوری امید ہے کہ آپ مجھ ایسے ستم رسیدہ کے برخلاف کوئی ایسی کوشش نہ کریں گے..."

"تمہارا اندازہ بالکل صحیح ہے" کونٹ نے فاخرانہ لہجہ میں جواب دیا "جہاں تک ممکن ہو میں کسی فرد بشر کو ایذا پہنچانا پسند نہیں کرتا مگر ساتھ ہی تم کو بھی چاہیئے کہ ارل آف ایگلسٹن کے مقابلہ میں میرے وعدہ امداد پر بھروسہ کرو اور اس کے معاوضہ میں میرے اس نوجوان دوست کی جو خدمت تم سے ممکن ہے کرو۔ کیونکہ میں اس کو اپنے بھائی کی طرح عزیز سمجھتا ہوں لیکن اگر تم اب بھی میرا کہا نہ مانو گے تو پھر یقین کرو کہ میں ایسا انتظام کردوں گا جس سے ارل کی ساری کوششیں جو وہ تمہارے حق میں کرے بے سود ثابت

ہوں گی۔ تم اگر اپنے آپ کو رحم کا مستحق ثابت کرو تو منسٹر رتم سے رحم کیا جائے گا۔ ورنہ نہیں!"

ڈورسیٹر کے انداز سے پایا جاتا تھا کہ وہ اس بیان کی اہمیت کو پوری طرح سمجھ گیا ہے لیکن جیسا ناظرین کو معلوم ہے وہ بڑا مکار اور فریبی تھا اپنی موجودہ پریشان حالی میں بھی وہ عیاری سے باز نہ آیا اور تھوڑی دیر سوچ سوچ کر کہنے لگا۔

"مائی لارڈ میں آپ کو ناراض کرنا نہیں چاہتا تاہم مجھ کو یہ کہنے کی اجازت نہ دیجئے کہ اب تک جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس سے میرا اطمینان نہیں ہوا خالی وعدے سے میرے دل کو تسلی نہیں دے سکتے۔ میں لارڈ ایکلسٹن کا ساتھ اسی صورت میں چھوڑ سکتا ہوں کہ آپ میرے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں اس کی وضاحت کریں تاکہ مجھ کو بھی معلوم ہو جائے کہ میں کس حد تک یور لارڈشپ سے امداد کی توقع رکھ سکتا ہوں جب تک آپ ایسا نہ کریں میرے لئے یہی بہتر ہوگا کہ ارل کے کئے ہوئے وعدہ پر بھروسہ کروں اور یقین رکھوں کہ اس نے جس طرح اب تک میرا ساتھ دیا ہے اسی طرح آئندہ بھی دیگا۔"

ڈورچسٹر کے ان لفظوں کو سنکر کونٹ آف لوورنو گہری سوچ میں پڑ گیا میرے لئے یہ وقفہ سکوت غایت درجہ سوہان روح تھا میں سوچنے لگا۔ کہ خدا معلوم اس مصالحتی کوشش کا آخری نتیجہ کیا نکلے کیا میرا دوست اس قسم کا وعدہ کر سکے گا۔ جو ڈورچسٹر کے لئے باعث اطمینان ہو؟ اور کیا ڈورچسٹر اس کے وعدہ کو کافی تصور کریگا؟

"مسٹر صاحب" میرے دوست نے آخر کار کہا "عدالت عالیہ نے تم کو حبس دوام کی سزا دی ہے تمہاری عمر اسوقت ساٹھ سال کے اوپر ہے اور تم سمجھ سکتے ہو کہ ایک ارل آف ایکلسٹن تو کیا ایسے کئی ذی اثر امیر بھی تمہارے حق میں کوشش کریں تو گورنمنٹ اس سزا کو موقوف کرنا ہرگز منظور نہ کرے گی ممکن ہے ان کوششوں سے کچھ تخفیف عرصہ قید میں ہو جائے یعنی اس کی میعاد بیس پندرہ یا دس سال قائم کردی جائے

لیکن موجودہ کبر سنی میں تمہارے لئے اتنا عرصہ قید بھگت کر زندہ رہنا بھی محال و ناممکن ہے پس سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ عرصہ قید جو تمہارے لئے تجویز ہو کتنا ہونا چاہیئے اور کیا تمہیں اس عرصہ کیلئے کسی دور افتادہ قلعہ میں خطرناک مجرموں کے ساتھ رکھا جائے یا جیلخانہ سانٹی میں جہاں صرف خاص خاص آدمیوں کو جو آسودہ حال ہوتے ہیں اور جن کی پشت پر سر برآوردہ با رسوخ آدمیوں کا اثر کام کرتا ہے داخل کرا دیا جائے میرے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ جیلخانہ سانٹی کی قید قلعہ کی حراست کے مقابلہ میں بہشت سے کم نہیں کیونکہ وہاں قید محض برائے نام ہے ورنہ قیدیوں کو ہر طرح کی آسائشیں مہیا کی جاتی ہیں"

"مائی لارڈ جو کچھ آپ فرماتے ہیں صحیح ہے" ڈورچسٹر نے جلدی سے کہا "بے شک جیلخانہ سانٹی کی قید برائے نام قید ہوتی ہے لیکن یہ بھی تو امر واقعہ ہے کہ اس طرح کے جیلخانہ میں صرف انہی لوگوں کو رکھا جاتا ہے جن کی پشت پر بڑی اثر لوگ موجود ہوں اور وہ ان کے اخراجات کا بوجھ اپنے اوپر لے سکیں"

"یہ ٹھیک ہے" کونٹ نے تسلیم کیا "اور تمہاری بد افعالیاں اتنی کثیر ہیں کہ دنیا میں کوئی آدمی اس طرح کے موقعہ پر تمہاری مدد کے لئے آمادہ نہ ہوگا۔ لیکن میں چونکہ اپنے دوست کی خاطر ہر ممکن طریقہ پر تمہاری مدد کے لئے آمادہ ہوں اس لئے تمہارے اخراجات کا ذمہ بھی لے سکتا ہوں میں جیل خانہ سانٹی کے کل اخراجات اپنی گرہ سے ادا کرتا رہوں گا اس جگہ رہتے ہوئے تمہارے ساتھ ویسا ہی برتاؤ ہوگا جیسا کسی مرد شریف سے ہوتا ہے اچھے سے اچھے کھانے تم کو ملیں گے سیر و تفریح کے موقعے حاصل ہوں گے اور تم قید میں رہ کر بھی آزادی کے مزے لے سکو گے کیا تم ان باتوں کی خواہش رکھتے ہو؟"

"ہاں مائی لارڈ میں آپ کے احسانات عظیم کا تہ دل سے شکر گذار ہوں" قیدی نے جواب دیا

اور اس کے بعد ذرا سا رک کر" لیکن مجھے یہ کہنے کے لئے دوبارہ معاف کیا جائے کہ مجھے اس بات کا کیونکر اطمینان ہو کہ آپ کی کوششیں گورنمنٹ ٹسکنی کو میرے لئے اسقدر رعائتیں مہیا کرنے پر آمادہ کر سکیں گی؟ یہ تو خیر مان لیا کہ آپ اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے مگر آپ کی کوششوں کا بارور ہونا یا نہ ہونا یہ امر موہوم ہے"

"سنو مسٹر ڈورچیسٹر" کونٹ آف لوورنو نے سختی سے کہا "میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ دعوے بے دلیل پیش کروں میں جس بات کا وعدہ کروں گا اس کو پورا کر کے دکھاتا ایک مرد شریف کی طرح میرا فرض ہوگا ٹسکنی کے خاندان شاہی کا خون میری رگوں میں ہے دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے مگر میں اپنے اقرار سے منحرف نہ ہوں گا۔ اس لئے اطمینان رکھو کہ اگر تم میرے دوست مسٹر ولمٹ کو کوئی اس طرح کی واقفیت بہم پہنچا سکو جو واقعی اس کے حق میں مفید ہو تو میں عرصہ تین یوم کے اندر تمہارے جہاں تم نے کہا ہے وہیں پہنچائے جانے کا انتظام مکمل کر دوں گا کیا اب تم مطمئن ہو؟"

"مائی لارڈ میں اپنی بدگمانی کے لئے تہ دل سے معافی مانگتا ہوں" ڈورچیسٹر نے بعجز انکسار میں کہا "اور آئندہ اپنے آپ کو یور لارڈشپ کے رحم پر چھوڑنا قبول کرتا ہوں"

اب تک میرا دل عجیب طرح کے تذبذب میں تھا کیونکہ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ اس گفت و شنید کا آخری نتیجہ کیا نکلیگا اب اس جواب کو سن کر مجھے اپنے دل کا بوجھ ہلکا ہوتا معلوم ہوا خوشی کی لہر میرے بدن کے ہر حصہ میں پھر گئی مگر ساتھ ہی یہ سوچ کر دہشت بھی محسوس ہوئی کہ خدا جانے ڈورچیسٹر کے بیان سے کونسی نئی باتیں مجھ کو معلوم ہوں گی۔

"مسٹر ولمٹ" ڈورچیسٹر نے اب براہ راست مجھ کو مخاطب کر کے کہا "کچھ عرصہ پیشتر جب متوفی لینوور نے پہلی مرتبہ مجھ کو ان سازشوں کا حصہ دار بنایا۔ جو انہوں نے سر نیفیلڈ ہیملٹن اور ان کے رشتہ داروں کو جہاز ایشفن پر پہنچانے کے

بارہ میں سوچ رہی تھیں تو چند الفاظ اس کے منہ سے اس قسم کے میرے سننے میں آئے تھے جن سے اندازاً معلوم ہوا کہ ارل آف اکلسٹن نے آپ پر کئی طرح کی سختیاں کی ہیں۔۔۔"

" یہ صحیح ہے" میں نے دبے ہوئے جوش کی وجہ سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا "پہلے یہ شخص مسٹر ملگریو کی حیثیت میں میرا دشمن جانی تھا۔ اور اب ارل آف اکلسٹن کی حیثیت میں بھی وہ میرا دوست نہیں"

" خیر تو چند روز پیشتر" ڈورچسٹر نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "جب میں نے آپ کو کمرہ عدالت میں دیکھا تو ان لفظوں کا خیال آیا جو لینورا کی زبانی پیشتر سننے میں آئے تھے نیز ان اور کئی اور واقعات سے بھی میں نے اندازاً معلوم کیا کہ وہ حالات جو لینورا کی صحبت میں رہ کر مجھ کو معلوم ہو چکے ہیں بعض ایسے واقعات پر روشنی ڈال سکتے ہیں جو اس وقت تک آپ کے لئے پردہ راز میں پوشیدہ ہیں۔ چونکہ میں جانتا تھا کہ آپ کونٹ آف لوورڈ کے دوست ہیں" یہ کہتے ہوئے ڈورچسٹر نے لورڈ کو مودبانہ سلام کیا "اس لئے میں نے سمجھا کہ اگر آپ کے ذریعہ سے میں ہزلارڈشپ کی سفارش حاصل کر سکوں تو اس کے عوض وہ حالات جو آپ کے بارہ میں مجھ کو معلوم ہیں ظاہر کر دوں گا۔ اسی خیال سے میں نے وہ رقعہ آپکے نام لکھا تھا جس میں آپ سے یہاں آنے کی درخواست کی گئی تھی اور جس کے متعلق بعد ازاں مجھے یہ جان کر بڑی حیرت ہوئی کہ آپ نے وہ خط ارل آف اکلسٹن کو دکھایا۔ میرا مقصد آپ کو اس جگہ بلانے سے یہ تھا کہ جس قدر حالات مجھ کو معلوم ہیں وہ آپ سے بیان کر دوں اور اس طرح آپ کے لئے ایک ایسی کلید مہیا کروں جو باقی اسرار کے انکشاف کا ذریعہ ثابت ہو اور اس کے معاوضہ میں آپ سے درخواست کروں کہ آپ ہزلارڈشپ سے میری سفارش کر کے انہیں اس بات کے لئے آمادہ کریں کہ وہ میری سزا کا حصہ تشہیر موقوف کرا دیں مگر اس روز رات کو ارل آف اکلسٹن مجھ سے ملنے کے لئے آیا تو اس کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے میرا بھیجا ہوا رقعہ اس کو دکھا دیا تھا اور اس نے مجھے

اس بات کا وعدہ کیا کہ اگر تم اظہار معاملات سے باز رہو تو میں تمہاری سزائے تشہیر معاف کرا سکتا ہوں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور چونکہ میرا مقصد پورا ہو گیا تھا۔ اس لئے جب آپ دوسرے دن مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو میں آپ سے سرد مہری کا برتاؤ کر کے کوئی بات ظاہر کرنے پر آمادہ نہ ہوا تو بھی اس واقعہ سے ان شبہات کی تصدیق ہو گئی جو پیشتر میرے دل میں پیدا ہوئے تھے۔"

"لیکن وہ شبہات کیا تھے؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"سنئے میں ایک ایسا قصہ آپ سے بیان کرتا ہوں جو سالہا سال پیشتر کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے" مسٹر ڈورچیسٹر نے کہا۔

اور اس کے بعد اس نے ایک لمبی داستان بیان کی جسے میں نے اور میرے دوست کونٹ آف لوورنو نے گہری دلچسپی اور بڑھتی ہوئی حیرت کے ساتھ سنا مگر میں ان حالات کو سردست بیان کرنا نہیں چاہتا۔ ان کو آگے چل کر اپنے موقعہ پر درج کرنا بہتر ہو گا۔ جہاں اس داستان سے کئی ایک متعلقہ حالات پر روشنی پڑ سکے گی حاصل کلام یہ کہ ہم جب رخصت ہونے کے لئے اٹھے تو کونٹ نے مسٹر ڈورچیسٹر سے پھر ایک بار اس بات کا وعدہ کیا کہ میں تین دن کے اندر اندر تمہیں جیلخانہ سائنی میں بھجوا دوں گا اور وہاں تمہارے گذارہ کا معقول انتظام بھی کر دوں گا۔"

"مسٹر ولمٹ" ڈورچیسٹر نے جس کے دل پر کونٹ آف لوورنو کی نرمی کا بہت اثر ہوا تھا رخصت ہونے وقت مجھ سے کہا "ممکن ہے ہمیں پھر ایک دوسرے سے ملنے کا اتفاق نہ ہو اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ اس فائدہ کو مدنظر رکھ کر جو آپ کو ان حالات کے انکشاف سے پہنچ سکتا ہے آپ ازراہ عنایت میری وہ خطائیں بخش دیں جو باوقات مختلف مجھ سے آپ کے برخلاف سرزد ہوئی ہیں۔"

"اطمینان رکھو" میں نے اس کے جواب میں کہا "میں سچے دل سے تم کو معاف کر چکا ہوں

میرے دل میں کوئی کدورت باقی نہیں۔"

"اور میں نے بھی جسقدر وعدے تم سے کئے ہیں"، کونٹ آف لوورنو نے کہا "انکے علاوہ سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر وہ حالات جو آج تم نے بیان کئے ہیں میرے دوست کی زندگی کے واقعات گذشتہ پر روشنی ڈالنے میں مددگار ثابت ہوئے تو جیلخانہ سانٹی میں تمہاری میعاد سزا میں بھی تخفیف کرادوں گا۔"

ان لفظوں کو سن کر بدنصیب ڈورجسپٹر فرط جوش سے زمین فرش زمین پر دوزانو ہوگیا۔ اور کونٹ آف لیورنو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بڑی دیر تک سسکیاں لے لے کر روتا رہا۔ آخر کار ہم نے اس کو اٹھایا نرم لفظوں میں تسلی دی اور بعد ازاں اس سے مصافحہ کرکے رخصت ہوئے ہمیں اس کی حالت دیکھ کر پورا یقین ہوگیا کہ اس کی پشیمانی حقیقی ہے حجرہ سے باہر آئے تو کونٹ آف لیورنو مجھ سے بغلگیر ہوکر کہنے لگا "میرے عزیز دوست کوئی آواز مجھ سے کہتی ہے کہ آپ اپنی کوشش میں ضرور کامیابی حاصل کریں گے۔ قادر مطلق رحیم اور غفار ہے مجھ کو یقین ہے کہ وہ اپنے ناقابل فہم طریقوں پر ان سیاہ بادلوں کو منتشر کرنے کا سامان پیدا کر دیگا جو آج تک آپ کے عہد ماضی پر محیط تھے۔"

کونٹ کے مکان پر واپس جاکر ہم بڑی دیر تک مشورہ کرتے رہے۔ اسی دن شام کو اس نے ایک اخبار مجھ کو دیا جو وزیر اعظم اٹلی کی طرف سے اس کو موصول ہوا تھا اس میں ان کل خطاؤں کی عام معافی درج تھی جو کانسٹنٹائن درازو کنارمس حال کونٹ آف مونٹی ڈورو نے کسی زمانہ میں سلطنت کے بحری قوانین کے خلاف کی ہوں اپنے گھر میں جاکر میں نے دو خط لکھے ایک کونٹ آف مونٹی ڈورو اور دوسرا [illegible] سینیٹر لوریٹی [illegible] کے نام اور ان میں تحریر کیا کہ بعض ضروری حالات کی وجہ سے میں فوراً آپکا ساتھ دینے واپس آسکوں گا۔ اس چٹھی کے ساتھ میں نے حکومت روما [illegible] کے معافی نامہ بھی شامل کر دیئے اور آخر میں لکھا کہ اسی طرح گورنمنٹ آسٹریا کا معافی نامہ بھی حاصل کر لیا جائیگا اور اسکو ہمارے دوست کونٹ آف لورنو براہ راست آپکے پاس بھیج دینگے ایک اور خط میں نے

روما میں اپنے دوستوں کے نام تحریر کیا اور اس کے بعد اگلے روز کے سفر کی تیاریوں میں مشغول ہوا دوسرے دن ناشتہ کے بعد میں نے کونٹ اور کونٹس آف لوور کو الوداع کہی اور ایک سفری گاڑی پر سوار ہو کر شکنی کے صدر مقام سے رخصت ہو گئے۔

باب —۱۴

میلان

مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ ارل آف ایلیسٹن واقعات پر اسرار کی نذر ہونے والی رات کو لینورا کو ساتھ لے کر قبرستان سے کس طرف روانہ ہو گیا ہے تاہم۔ کونٹ آف لوور نو کی تحقیقات سے اتنا معلوم ہو گیا کہ اس کی بیگم نے جو گاڑی کرایہ کی تھی وہ میلان روانہ ہوئی اور قرار داد یہ تھی۔ کہ اسجگہ پہنچکر وہ گاڑی فلارنس واپس بھیج دیا جائیگی اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ ارل نے روانگی سے پہلے بیگم سے اس بات کا فیصلہ کر لیا ہوگا کہ میں فلاں مقام پر جاتا ہوں تم بھی وہیں آ جانا یہ سوچ کر میں نے اپنے جی میں فیصلہ کر لیا کہ مجھے بھی سیدھا میلان جانا چاہیئے سیر کی سیر بھی ہو جائیگی اور مقصد بھی پورا ہو جائیگا۔ فلارنس سے میلان کا فاصلہ ایک سو میل کے قریب ہے اور میں نے اطالوی گاڑیوں کی رفتار کا اندازہ کر کے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ رات بھر سفر کرنے کے بعد میں اگلے دن صبح کو میلان پہنچ جاؤں گا۔

فلارنس سے روانہ ہونے کے بعد پہلی دو تین منزلوں پر میں نے سرائے والوں سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کیا ارل یا کونٹس کی گاڑی اس طرف سے گذری ہے ؟ مگر کوئی بات تحقیق نہ ہوئی خیر اس سے مجھے کوئی خاص مایوسی بھی نہ ہوئی کیونکہ جیسا میں نے پیشتر بیان کیا تھا فلارنس سے لمبارڈی کی طرف جانے کے تین چار رستے ہیں جو کوہستان ایپی نائنز سے ہو کر گذرتے ہیں۔ پس عین ممکن تھا کہ وہ لوگ کسی اور سڑک کے رستے گئے ہوں۔ چونکہ مجھے اس کا پورا یقین ہو گیا تھا۔ کہ ارل نہیں تو کونٹس ضرور ادھر گذری ہوگی

اس لئے میں نے اس شہر تک سفر جاری رکھنے کا مصمم ارادہ کر لیا اور اپنے جی میں سوچا کہ اس جگہ پہنچکر کچھ نہ کچھ معلومات ان میاں بی بی کے متعلق ضرور حاصل ہو سکیں گے۔

رستہ میں کوئی خاص قابل فکر واقعہ پیش نہ آیا اور میں اپنے اندازہ کے مطابق دوسرے دن مجوزہ میلان پہنچ گیا اثنائے راہ میں میں نے سارے پہلو سوچکر اس بات کا فیصلہ کر لیا تھا کہ میلان پہنچنے کے بعد میرا طریق کار کیا ہونا چاہیئے ایک نہایت پیچیدہ معاملہ مجھ کو درپیش تھا۔ اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انتہائی احتیاط سے کام لینے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ ارل آف انگلسٹن کے مزاج سے جتنی واقفیت مجھے تھی اس کی بنا پر یہ سمجھ لینا دشوار نہ تھا۔ کہ اگر اس کے دل میں ذرا بھی شک پیدا ہو گیا کہ میں اس کے پیچھے لگا ہوں تو وہ یقینی طور پر لینووہ کو کسی ایسے مقام پر پہنچا دیگا۔ جہاں میرے لئے اس کا کھوج لگانا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہو گا۔ یہ سوچکر پہلی بات جو میں نے اپنے دل میں طے کی یہ تھی کہ ارل چونکہ اپنی شان امارت برقرار رکھنے کے لئے میلان کے کسی اچھے ہوٹل میں مقیم ہو گا۔ اس لئے مجھ کو کسی کم حیثیت سرائے میں اقامت پذیر ہونا چاہیئے وہاں سے میں بحفاظت معلوم کر سکوں گا کہ کیا ارل آف انگلسٹن اس شہر میں ٹھیرا ہے یا نہیں میری ہدایات کے مطابق گاڑی ایک معمولی درجہ کی سرائے کے دروازہ پر پہنچکر ٹھیر گئی مگر میں نے فوراً اترنے کی بجائے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے سرائے دار کو باہر بلایا اور اس سے باتوں باتوں میں معلوم کر لیا کہ اس نام یا حیثیت کا کوئی آدمی اس کے ہاں مقیم نہیں اس بارہ میں ہر طرح مطمئن ہونے کے بعد میں گاڑی سے اترا اور ایک کمرہ کرایہ لے کر اپنا اسباب اس میں رکھوا دیا۔

ناشتہ سے فارغ ہو کر میں نے دوبارہ مالک سرائے کو اپنے پاس بلوایا اور کہا "میں اس شہر میں نووارد ہوں اور ایک نہایت نازک کام کی سرانجام دہی کے لئے آیا

ہوں مجھے ایک ایسے معتبر آدمی کی خدمات درکار ہیں جو ذہین اور ہوشیار ہونے کے علاوہ پورا معتاط ہو اگر ایسا آدمی مجھے اپنی مرضی کے مطابق مل سکے تو میں اس کو معقول معاوضہ دے سکوں گا۔ بتاؤ کیا تم اس کی تلاش میں کوئی مفید مشورہ دے سکتے ہو؟"

"سینیر میں اس کام کے لئے اپنے بیٹے لیو کی خدمات پیش کرتا ہوں" سرائے دار نے فوراً جواب دیا "عمر تو اس کی بیس سال سے زیادہ نہیں تاہم جیسا آپ دیکھیں گے وہ بڑا ذکی اور ذہین لڑکا ہے۔ رہ گیا احتیاط کا معاملہ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ اس کو حکم دیں گے تو وہ اس معاملہ کے متعلق جس میں آپ اس سے خدمات لینا چاہتے ہیں اپنے ماں باپ سے بھی ایک لفظ تک نہ کہے گا"

"سفارش تو خوب ہے" میں نے اس پر کہا "بشرطیکہ وہ صحیح ہو خیر صاحب اگر تمہارا لڑکا واقعی ایسا ہے تو اطمینان رکھو میں اُسے جی کھول کر انعام دوں گا اور ممکن ہے کچھ عرصہ تمہاری سرائے میں بھی قیام کروں"

"سینیر میں دوبارہ عرض کرتا ہوں" مالک سرائے نے مودبانہ سر جھکاتے ہوئے کہا "کہ آپ کو دونو باتوں میں کبھی شکایت کا موقعہ نہ ملے گا نہ میری سرائے کے نقص انتظام کا نہ میرے بیٹے لیو کی غفلت یا سہل انکاری کا وہ نہ صرف اپنے ملک کی زبان سے پورا واقف ہے بلکہ فرانسیسی فرفر بولتا اور انگریزی میں بھی تھوڑی سی شد بد رکھتا ہے"

"بہت خوب" میں نے خوش ہو کر کہا "اگر یہ لڑکا لیو در حقیقت اس قدر اوصاف رکھتا ہے تو پھر وہ یقیناً میرے حسب حال ثابت ہو گا" اور اپنے جی میں میں نے سوچا کہ ممکن ہے اس کو سلسلہ تحقیقات میں اہل آف اکلسٹن کے نوکروں سے بھی میل جول کرنا پڑے۔ "خیر تم اُس کو میرے پاس بھیج دو"

سرائے دار سلام کر کے رخصت ہو گیا اور اس کے فوراً بعد لیو داخل ہوا یہ چھریرے بدن اور متوسط قامت کا قبول صورت لڑکا تھا۔ اس کے چہرہ پر واقعی آثار ذہانت

نویار تھے اور وہ پسندیدہ اطوار رکھتا تھا۔ میں نے اس سے فرانسیسی میں گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ اس کے باپ نے حقیقتاً اس کی تعریف میں مبالغہ آمائی نہ کی تھی۔ میں نے اس کو وفاداری اور نیک نیتی کے مضمون پر چند ایک نصیحتیں کیں ساتھ ہی کچھ طلائی سکے اپنے فیاضی کے مظاہرہ کے طور پر پیش کئے اس کے بعد اصل مطلب کی طرف آتے ہوئے اُس سے کہا۔

"سب سے پہلے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کیا ارل اور کونٹس آف ایکلسٹن نے امسال اس شہر میں مقیم ہیں جب یہ تحقیق ہو گیا تو پھر اگلا کام جو تمہیں کرنا ہوگا یہ ہے کہ مستقبل کے بارہ میں ان کے ارادے معلوم کئے جائیں یعنی کب تک ان کا منشا اس شہر میں قیام کرنے کا ہے کب وہ رخصت ہوں گے اور کدھر جائیں گے اور کیا نوکروں کے علاوہ کوئی شخص اور بھی ان کے ساتھ ہے؟ خصوصیت کے ساتھ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کیا اس حلیہ کا ایک انگریز بھی ان کے ساتھ سفر کر رہا ہے؟"

اور یہ کہتے ہوئے میں نے لینوور کی کبڑی پیٹھ بدنما چہرہ اور بھدے جسم کی پوری پوری تفصیل بیان کی گو اس کا نام نہ بتایا کیونکہ مجھ کو یقین تھا کہ اس نے مصلحت کی خاطر اپنا نام تبدیل کر لیا ہوگا لیونٹ نے سارے حالات کو گہری توجہ کے ساتھ سنا میں نے اس کو چند ہدایات دیں جس کے بعد وہ رخصت ہوگیا میرے خیال میں یہ بیان کرنیکی ضرورت نہیں کہ ارل کے آئندہ پروگرام سے واقفیت حاصل کرنے میں میرا یہ مقصد تھا کہ اگر میں لینوور کا سراغ اس جگہ نہ پا سکا تو پھر کسی دوسری جگہ اس کا پیچھا کرنے کی حاجت ہوگی۔ غالب خیال یہ تھا کہ لینوور سیدھا انگلستان جائیگا اور اس جگہ از سر نو مسٹر ہیو سیلٹن کی ایذا رسانی شروع کر دے گا میں نے سوچا کہ اگر ارل اور کونٹس نے آئندہ بھی الگ الگ سفر کیا تو پھر اس کا مطلب یہی ہوگا کہ لینوور ارل کے ساتھ ہے اور گو وہ اس شہر میں ایک ہی ہوٹل میں مقیم نہ ہوں تاہم روانگی کے وقت یقینی طور پر ایک ہی گاڑی پر سوار ہوں گے کیونکہ لینوور کے پاس جداگانہ پروانہ راہداری موجود نہ تھا اس لئے ارل اُسے اپنے نوکروں میں شامل کر کے کسی طرح حدود یورپ سے باہر لے جانے کی کوشش کرے گا ارل کے متعلق جو طریق عمل مجھ کو اختیار کرنا تھا

اس کشمکش الحال کوئی پختہ فیصلہ نہ ہو سکا خیال تھا کہ جیسا موقعہ پیش آئے گا اس کے مطابق کر لیا جائے گا۔ البتہ ایک بات کا میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا اور وہ یہ کہ ارل کے متعلق کسی طرح کی کارروائی عمل میں لانے سے پیشتر مجھے کسی نہ کسی طریقہ پر لیبو ورسے ملنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

میں نے اپنے وقت کا بڑا حصہ سرائے کی کوٹھڑی میں ہی بسر کرنا شروع کیا سرائے والے نے چند انگریزی اور فرانسیسی اخبار اور باتصویر رسالے مجھ کو لا دیئے۔ اور میں نے ان کی ورق گردانی بھی کی لیکن میرا دل چونکہ لاتعداد الجھنوں میں پھنسا تھا۔ اس لئے مطالعہ کی رغبت نہ ہوئی۔ لیبو کو رخصت ہوئے۔ تین گھنٹے ہو گئے تھے لیکن یہ عالم میری بے قراری کا تھا کہ میں نے وقت کی سست رفتار سے یہی سمجھا کہ اس کو گئے اس سے دگنا وقت ہو گیا ہے۔ اس انتظار شدید کے بعد وہ واپس آیا اور میں نے اس کے چہرہ کے انداز سے معلوم کیا کہ کوئی خاص خبر لایا ہے۔

"سینیر بن ابی شمشود، میں اس حد تک تو کامیاب ہو گیا ہوں۔" اس نے بیان کرنا شروع کیا۔ "کہ میں نے معلوم کر لیا ہے ارل اور کونٹس آف اکلیسٹن اسی شہر میں ہیں وہ چند گھنٹوں کے وقفے سے جدا جدا اس شہر میں وارد ہوئے تھے ارل اپنی گاڑی میں اور کونٹس ایک کرایہ کی سواری پر۔ دوسری بات جو میں نے معلوم کی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ کسی ہوٹل میں نہیں ٹھیرے بلکہ مضافات شہر میں ایک عمدہ مکان کرایہ پر لے کر اس میں رہتے ہیں۔"

"مگر یہ بھی تم نے معلوم کیا کہ وہ کس کا مکان ہے؟" میں نے مشتاقانہ پوچھا۔

"اس شہر کا ایک مالدار کلرما اس کا مالک ہے۔" لیبو نے جواب دیا۔ "معلوم ہوتا ہے ارل کو پہلے سے اس مکان کا حال معلوم تھا اور اس نے یہاں آنے سے پیشتر خط وکتابت کے ذریعہ سے اس کو کرایہ پر لے لیا تھا۔ میں نے یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کرایہ

نامہ کتنے عرصہ کے لئے لکھا گیا ہے مگر اس بارہ میں افسوس مجھے کامیابی نہیں ہوئی بہرحال میں اس مکان تک ہو آیا ہوں تھوڑا عرصہ میں اس کے آس پاس اس خیال سے پھرتا رہا کہ شاید ارل کے نوکروں میں سے کوئی باہر نکلے اور مجھے اس سے گفتگو کا موقع ملے مگر افسوس ایسا نہ ہوا ناچار میں اس خیال سے واپس آ گیا کہ آپ کو میری تاخیر سے تشویش نہ ہو بس اتنے ہی حالات میں نے اس وقت تک معلوم کئے ہیں"

"جو کافی پر اہمیت ہیں" میں نے لڑکے کی حوصلہ افزائی کے خیال سے کہا اس کے ساتھ ہی میں نے سوچا کہ ارل آف اینگلسٹن کا آبادی سے دور ایک علیحدہ مکان میں رہنا اس بات کی نشانی ہے کہ منحوس کبڑا اتبک اس کے ساتھ ہے اور عین ممکن ہے کہ اس کی بیماری اور نقاہت کی وجہ سے ہی ان لوگوں کو اس جگہ ٹھہرنے پر مجبور ہونا پڑا ہو یعنی وہ فی الحال سفر کی صعوبت برداشت نہ کر سکتا ہو۔

"خیر میں ابھی واپس جا کر" لیو نے جلدی سے کہا "جس طرح ممکن ہوگا ارل آف انگلسٹن کے نوکروں سے بات چیت کی کوشش کروں گا اگر ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی شناسائی ہو گئی ۔۔۔"

"کاش ایسا ہو سکے" میں نے پر جوش لہجہ میں کہا "پھر کئی ایک کار آمد باتیں معلوم کر لینا ممکن ہوگا۔ مگر ایک بات میں کہتا ہوں تمہیں اپنی کوشش میں کامیابی ہو یا ناکامی روپیہ خرچ کرنے میں بالکل دریغ نہ کرنا نوکروں کو بے شک شراب کی دعوت دینا ضرورت پیش آئے تو نقد لالچ بھی پیش کرنا مگر کسی نہ کسی طرح یہ معلوم کر کے آنا کہ وہ بدصورت شخص جس کا حلیہ میں نے تم سے بیان کیا تھا کیا اس گھر میں موجود ہے؟ ۔۔۔ یا ٹھہرو اگر وہ بیمار ہے تو ضرور کوئی نہ کوئی ڈاکٹر اس کے علاج کے لئے مکان پر آتا ہوگا۔ کیوں نہ اسکے ذریعہ سے پتہ لگانے کی کوشش کی جائے؟"

"اطمینان رکھیئے مجھ سے جہاں تک ممکن ہے کوتاہی نہ کروں گا" لیو نے جواب دیا۔ اور

اس کے بعد دوبارہ رخصت ہو گیا۔

کئی گھنٹے گزر گئے لیکن اب میرے دل کو اتنی تشویش نہ تھی جتنی پہلے لاحق تھی۔ کیونکہ کم از کم اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ میں صحیح راہ پر چل رہا ہوں اس روز میں نے پانچ بجے رات کا کھانا کھا لیا اور سات کے تھوڑی دیر بعد لبو بھی واپس آ پہنچا۔

"افسوس سینیر" اس نے آتے ہی بیان کیا "مجھے اپنی کوشش میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی۔ ارل کے نوکروں میں سے ایک مکان سے باہر آتا ہوا ملا تھا۔ اور میں نے اسکو باتوں میں لگانے کی کوشش بھی کی مگر اس نے بہت سمر رکھائی برتی خیر اتنا تحقیق ہو گیا کہ کوئی آدمی اس گھر میں یقیناً بیمار ہے کیونکہ ایک ڈاکٹر جو پاس ہی رہتا ہے مریض کو دیکھنے گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد اس ڈاکٹر کا نوکر دوا کی شیشیاں لیکر بھی آیا۔"

"خیر تمھاری کوششوں سے کچھ نہ کچھ نئے حالات تو معلوم ہو رہے ہیں" میں نے کہا "لیکن بڑی ضرورت یہ تحقیق کرنے کی ہے کہ کیا وہ کیڑا ہی بیمار ہے یا اگر وہ نہیں تو کیا وہ اس گھر میں رہتا ہے؟"

"سینیر میں نے ایک تجویز سوچ رکھی ہے" لبو نے پر خیال انداز سے کہا۔ "مگر اسکو عمل میں لانے سے پیشتر میں چاہتا ہوں کسی طرح ڈاکٹر کو باتوں میں لگا کر اس کی زبانی حالات جاننے کی کوشش کروں۔"

"آخر وہ کیا تجویز ہے جو تم نے سوچی ہے؟" میں نے دریافت کیا۔

"میں اس کا حال کل عرض کروں گا" لڑکے نے جواب دیا۔ "ابھی کئی اور ذریعے دریافت حال کے باقی ہیں اگر ان سب میں ناکامی نصیب ہوئی تو پھر لاچار وہ ترکیب عمل میں لانی پڑے گی۔"

اتنے میں رات ہو گئی تھی اور اندھیرے میں لبو کا مکان کے آس پاس پھرنا چونکہ شک انگیز ہوتا اس لئے میں نے اس کو صلاح دی کہ اس سلسلہ میں جو کچھ اور کرنا ہو

کل ہی کرنا چاہیئے۔ میں خود بھی تھکا ماندہ تھا رات کے لمبے سفر سے اعضا دکھ رہے تھے اس لئے بادمی ہی پڑ کر سو گیا اور صبح کو تازہ دم اٹھا اُس وقت میں نے لبو کو بلا کر چند ایک ضروری ہدایات اور دیں جس کے بعد وہ رخصت ہو گیا۔

دوپہر کو واپس آیا تو کہنے لگا "ڈاکٹر کے متعلق جو کچھ کیا جا سکتا تھا وہ سب میں نے کیا پہلے تو اُس لڑکے سے دریافت حال کی کوشش کی جو دوا لے کر جاتا ہے مگر اُسے کوئی کیفیت معلوم نہ تھی میں نے اس طریقہ پر اُس سے باتیں کیں کہ اُس کے دل میں کوئی شبہ پیدا نہ ہو سکا۔ خیر میں ڈاکٹر کے مکان کے آس پاس منڈلاتا پھرتا رہا اور جب وہ نوکر کسی کام کے لئے باہر گیا تو میں خود ڈاکٹر سے ملا میں نے اُسے فیس دے کر کئی طرح کی فرضی تکلیفوں اور بیماریوں کا علاج پوچھا باتوں باتوں میں اس سے دریافت حال کی کوشش بھی شروع کی اور سرسری طور پر اس مکان کا ذکر چھیڑ دیا جس میں ارل اور اس کے ساتھی مقیم ہیں۔ میں نے کہا ایک اس طرح کے سنسان مکان میں جس کے گرد اتنی اونچی فصیل ہے کون رہنے لگا ہے؟ اور ایک ایسے مقام پر رہتے ہوئے کسی آدمی کی صحت کیونکر اچھی رہ سکتی ہے ڈاکٹر اس کے جواب میں ہوں ہاں تو کرتا رہا مگر اس نے کوئی کارآمد بات ظاہر نہ کی معلوم ہوتا ہے اسے چُپ رکھنے کے لئے کوئی بھاری لالچ دیا گیا ہے۔"

"تمہارا خیال صحیح ہے" میں نے تسلیم کیا "غالباً ان لوگوں نے کوئی فرضی قصہ اس بارہ میں گھڑا ہو گا کہ فلاں فلاں وجہ سے یہ راز کسی پر ظاہر نہ ہونا چاہیئے۔"

"مگر میں ہمت ہارنے والا آدمی نہیں ہوں" لبو نے سلسلۂ تقریر جاری رکھ کر کہا "پس وہاں سے ہٹ کر میں پھر ارل کے مکان پر پہنچا اور اب کی بار ایک ادھر ہی نوکر سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ جو زیادہ خلیق ثابت ہوا اس نے میری اوسا اور باتوں کا تو خوب جواب دیا مگر جب میں نے مطلب کی طرف آنے کی کوشش شروع کی تو وہ کچھ کچھ بڑبڑاتا گھر کے اندر گھس گیا۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ڈاکٹر کی طرح گھر کے نوکروں کو بھی

چپ رکھنے کے لئے زبردست لالچ دیا گیا ہے۔ مگر ہاں ایک بات میں نے اس ذریعہ سے معلوم کر لی ہے یعنی نہ تو اول اور نہ کونٹس بیمار ہے کیونکہ میں نے اُن دونو کو گاڑی پر سوار ہو کے مکان سے باہر آتے دیکھا تھا اور جو حلیہ آپ نے بتایا تھا اس کی بنا پر اُن کو پہچان لیا۔ میں اس گاڑی کے پیچھے پیچھے ہو لیا وہ ایک بزاز کی دکان پر ٹھیری اول نے کونٹس کو سہارا دے کر اتارا اور بعد ازاں پیدل ایک طرف کو چلنے لگا اس وقت میں آپ کو حالات کی خبر دینے اس طرف کو چلا آیا۔"

"خیر یہ تو ہوا" میں نے سارا حال سن کر کہا "اب کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر ہمیں کوئی حکمت عملی اختیار کرنی پڑیگی۔ کل تم نے کہا تھا کہ میں نے اس میں ایک خاص تجویز سوچ رکھی ہے میرے خیال میں بہتر ہو کہ تم اس کی تفصیل بیان کرو۔"

"سینیر میں اس کے لئے آمادہ ہوں" لیو نے مودبانہ جواب دیا "اور سچ پوچھیے تو میں نے محض اس لئے اُس تجویز کو پس پشت ڈال رکھا تھا کہ وہ خطرناک ہے اور صرف انتہائی صورت میں اس کو اختیار کرنا پڑے گا۔"

"مگر یہ تو معلوم ہو کہ وہ ترکیب کیا ہے"؟ میں نے پوچھا۔

"سینیر آپ کو معلوم ہے" لیو نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا کہ اس زرخیز ملک لمبارڈی پر آسٹریا کی حکومت ہے اور یہ حکومت جسقدر مطلق العنان اور جابرانہ ہے اس کا حال محتاج بیان نہیں آسٹریا کی پولیس کا محکمہ سب سے زبردست ہے اور اُسے ہر معاملہ میں کامل اختیارات حاصل ہیں ذرا سا شبہ پیدا ہونے پر آسٹروی پولیس کے افسر نہایت معزز اور شریف گھروں میں اس بہانے تلاشی لینے کو گھس جاتے ہیں کہ کوئی مفرور سیاسی ملزم تو اس کے اندر پناہ گزین نہیں۔ جیسا کہ اس طرح کی حالتوں میں عموماً ہوا کرتا ہے جاسوس اور مخبروں کی کثرت ہے اور وہ آئے دن پولیس کو جھوٹی سچی خبریں بہم پہنچاتے رہتے ہیں لیکن ..." اُس نے وقفتاً رکتے ہوئے کہا۔

"یہ مضمون چونکہ خطرناک ہے ..."

"تم میری طرف سے کسی بات کا اندیشہ نہ کرو" میں نے فوراً کہا "اول تو میں طبعاً آزاد خیال ہوں اور ہر طرح کی مطلق العنانی سے عموماً اور آسٹریا کے جبر و تشدد سے خصوصاً نفرت کرتا ہوں پھر دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی راز مجھ پر ظاہر کیا جائے تو میں اس کا حال کسی دوسرے کے کانوں تک پہنچانا معیوب سمجھتا ہوں اور یہ تو محال و غیر ممکن ہے کہ میں کوئی ایسا لفظ منہ سے نکالوں جو تمہارے حق میں زحمت و تکلیف پیدا کرنے کا ذریعہ ہو۔ اس لئے جو ترکیب تم نے سوچی ہے بے خوف ہو کر بیان کرو۔ اگر وہ قابل عمل ہوگی تو میں ضرور اس کے مطابق عمل کروں گا۔ اور اگر نہ ہوئی۔ تو پھر اس کا راز ہمیشہ میرے قفس سینہ میں محفوظ رہے گا"

"اچھا تو سنئے" یو نے حوصلہ پا کر کہا۔ "دو طریقے اس ترکیب کو عمل میں لانے کے ہیں۔ جن کو میں جدا جدا بیان کرتا ہوں پھر جیسے آپ کی منشا ہو۔ اس کے مطابق کیا جائے پہلی صورت یہ ہے کہ میں کسی افسر پولیس سے مل کر اس کو یہ بتاؤں کہ ایک مفرور سپاہی ملزم اس مکان میں محفوظ ہے جس میں ارل آف اکلسٹن رہتا ہے وہ فوراً اپنے ماتحتوں کو لے کر اس پر دھاوا کر دے گا اور ایک مخبر کی حیثیت میں میں بھی اس کے ساتھ ہی ساتھ اندر چلا جاؤں گا ارل آف اکلسٹن کی طرف سے لاکھ اعتراضات ہوں ایک شنوائی نہ ہوگی کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ پولیس کے آسٹری افسر انگریزوں سے بحیثیت قوم سخت نفرت کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اگر انگلستان اس ملک کے سیاسی مفروروں کو اپنے ہاں پناہ نہ دے تو وہ آئے دن کی سازشیں جو عمل میں آتی رہتی ہیں قطعاً نابود ہو جائیں خیر جیسا میں عرض کر رہا تھا وہ لوگ جب تلاشی لینے گئے تو سارا مکان کھوند ڈالیں گے اور کوئی کمرہ یا کوئی کونہ ان کی نگاہ تجسس سے نہ بچے گا کیونکہ جیسا میں پیشتر عرض کیا ہے وہ تو انگریزوں کو پریشان کر کے بہت ہی خوش ہوتے ہیں۔

اب تو یہ ظاہر ہے کہ کوئی مفرور ملزم اس مکان کے اندر پناہ گزین نہ ہوگا اور پولیس کے اہلکاروں کو اس تلاش میں مایوسی کے سوا کچھ نہ ملے گا تاہم میں اس ذریعہ سے ان کے ساتھ اندر جا کر یہ تحقیق کر لوں گا کہ کیا وہ کبڑا شخص جس کی آپ کو تلاش ہے اس مکان کی چاردیواری میں موجود ہے یا نہیں؟ رہ گئی اہلکاران پولیس کی مایوسی تو اس کے تدارک کی ترکیب مجھے یاد ہے یعنی آپ نے جو طلائی سکے مجھ کو دیئے ہیں ان میں سے چند ایک کے ذریعہ ان کی مٹھی گرم کر دی جائیگی جس کے بعد وہ چپ چاپ واپس چلے جائینگے اس طرح ہمارا مطلب بھی پورا ہو جائے گا اور اہلکاران پولیس کی ناراضگی بھی باقی نہ رہے گی۔"

"ترکیب جو تم نے سوچی بے شک خوب ہے" میں نے سارے پہلوؤں پر غور کر کے کہا۔ "مگر اس پر عمل کرنے سے پیشتر میں وہ دوسری ترکیب بھی سننا چاہتا ہوں جس کا ذکر تم نے کیا تھا۔"

"سینیر ترکیب وہ بھی یہی ہے" لیو نے جواب دیا "البتہ طریق کار جدا ہیں اس کے متعلق میں نے سوچا ہے کہ میں اپنے تین چار دوستوں کو اپنے ساتھ ملا لوں اور ہم خفیہ پولیس کے بھیس میں مکان پر دھاوا بول دیں جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں انہیں زیادہ ہمت اور اولوالعزمی درکار ہے۔"

"مگر میں پوچھتا ہوں کیا اس طرح کی صورت میں ارل آف گلیسٹن تلاشی کا وارنٹ طلب نہ کرے گا؟"

"اطمینان رکھئے آسٹروی پولیس ان فروعات کی چنداں پروا نہیں کرتی" لیو نے جواب دیا "حکومت نے ان لوگوں کو کھلے اختیارات دے رکھے ہیں اور وہ جس گھر پر جس وقت چاہیں چڑھائی کر سکتے ہیں اس لئے وارنٹ کے متعلق اندیشہ نہ کیجئے اور دونوں صورتوں میں سے جو بہتر نظر آئے اس پر عمل کرنے کی اجازت دیجئے۔"

میں تھوڑی دیر چپ چاپ سوچتا رہا ایک نیا خیال میرے دل میں پیدا ہونے لگا تھا میں نے یہ سوچا کہ اگر میں بھی افسر پولیس کا بھیس بدل کر اس پارٹی کے ساتھ چلوں تو کیا حرج ہے؟ اگر لینیوور گھر میں نہ ہوا تو کچھ نقصان نہیں اور اگر مل گیا تو پھر خدا کو ہی بہتر معلوم ہے کہ اس ملاقات سے کیا فائدہ بخش نتیجے نکل سکیں گے۔ رہ گیا بھیس بدلنے کا معاملہ تو اس کے متعلق مجھے کوئی تشویش نہ تھی۔ کیونکہ جیسا ناظرین کو یاد ہوگا میں نے اس فن میں کمال حاصل کر کے دکھایا تھا۔ کہ کوہستان ایپی نائنز میں مارکواو برٹی کی جماعت اور خود مارکواو برٹی بھی دھوکا کھا گیا۔ یہ تو خیر مجھ کو معلوم تھا کہ بلاوجہ اپنے آپ کو افسر پولیس ظاہر کرنا جرم ہے مگر اس سے کیا؟ اخلاقی پہلو سے تو اس میں کوئی بات قابل اعتراض نہ تھی۔ اور یہ میں اچھی طرح جانتا تھا کہ اس راز کا انکشاف غیر ممکن ہے کیونکہ ارل آف انگلسٹن کو میرے برخلاف آواز بلند کرنے کی جرات کسی حال میں نہ ہوگی ساری باتیں سوچ کر میں نے آخر کار اس بارہ میں پختہ فیصلہ کر لیا پھر لیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری سوچی ہوئی ترکیبوں میں سے دوسری مجھ کو بہتر نظر آتی ہے مگر اس اضافہ کے ساتھ کہ میں بھی تمہارے ساتھ ساتھ چلوں"

ان لفظوں کو سن کر لڑکے کے چہرہ پر نئی طرح کی رونق آگئی کہنے لگا "آہ سینیر پھر ہماری کامیابی میں کیا کلام ہے میں تو خود بھی تجویز پیش کرنا چاہتا تھا مگر الفاظ منہ سے نکالنے کا حوصلہ نہ ہوا"

"خیر اب ضرورت اس بات کی ہے کہ صرف ان لوگوں کی خدمات حاصل کی جائیں جو مصلحت کوش ہوں" میں نے کہا "اور اپنے کام کو بخوبی کر کے دکھا سکیں یہ بھی میرے خیال میں ضروری ہے کہ ہمارے آدمیوں کی تعداد کافی ہو۔ کیونکہ میں انگریزوں کے مزاج سے جو واقفیت رکھتا ہوں اس کی بنا پر مجھ کو معلوم ہے کہ ارل آف انگلسٹن اور اس کے نوکر شاید مقابلہ کی کوشش کریں اور سختی پر آمادہ ہوں"

"سینیر اس کے متعلق میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ ایسا نہ کریں گے"۔ لیو نے جواب دیا۔ "ارل آف ایسٹن اس سے پہلے بھی چند بار اس شہر میں آچکا ہے اور اُسے اس ملک کے ضابطوں سے پوری واقفیت ہے۔ اس کے باوجود میں کوشش کروں گا کہ ہماری جماعت ہر طرح کے مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتی ہو۔ لیکن بڑا سوال آپ کے بھیس بدلنے کا ہے . . ."

"میں چاہتا ہوں اس کے لئے جو جو چیزیں درکار ہیں وہ تم اپنے ذریعہ سے مہیا کرو" میں نے جواب دیا۔ "بھیس بدلنے میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے پُر رعب مونچھوں اور گلمچھوں کی ضرورت ہوگی کیونکہ مجھے آسٹریا کے ایک افسر پولیس کا پارٹ ادا کرنا ہوگا جلد کی رنگت بدلنے کے لئے بھی کوئی چیز درکار ہے وہ تم کسی دواسانکے ہاں سے لے آنا لباس جیسا چاہیئے تم آپ اس کا فیصلہ کر سکتے ہو۔"

میں نے وفادار لڑکے کو اخراجات کے لئے کچھ روپیہ دیا اور وہ ضروری انتظامات مکمل کرنے کو رخصت ہوگیا۔ اس کے بعد وقت گذرتا گیا۔ حتیٰ کہ سات بجے کے عمل پر میں تبدیل لباس کی غرض سے اپنے کمرہ میں گیا لیو نے اس کام میں مجھے مدد دی وہ ایک اس قسم کا رنگ بھی لیتا آیا تھا جس سے جلد بدن میں ملاحت پیدا ہوتی تھی اور جس کو آسانی دھویا جا سکتا تھا۔ چنانچہ جب میں نے مصنوعی مونچھیں اور گلمچھے لگا کر آئینہ میں صورت دیکھی تو وہ اتنی تُند نظر آئی کہ مجھے خود حیرت ہونے لگی وہ میرے استعمال کے لئے کپڑوں کا ایک معمولی سوٹ لیتا آیا تھا اور اس نے بتایا کہ کسی خاص وردی کی حاجت نہیں ہے۔

آٹھ بجے کے قریب ہم لوگ اس انوکھی مہم پر روانہ ہوئے میرے اور لیو کے علاوہ تین آدمی اور تھے جو ہٹے کٹے اور مضبوط ہونے کے علاوہ لیو۔ کے بیان کے مطابق بھدے وفادار تھے اس نے اپنا بھیس بدلنے کی اس لئے حاجت نہ سمجھی تھی کہ وہ مخبر

کا پارٹ ادا کرنا چاہتا تھا اور چونکہ ارل کے نوکروں نے پیشتر اسے کوٹھی کے آس پاس پھرتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس لئے یقین تھا کہ وہ اسے حقیقی مخبر سمجھیں گے۔ لیو کے باپ یعنی سرائے دار کو بھی ہم نے کسی حد تک محرم راز بنا لیا تھا اس لئے اس نے سرائے کے نوکروں کو اس سازش کی تفصیلات سے واقف ہونے کا موقعہ نہ دیا غرض ہم پانچوں آدمی سرائے کی ایک گاڑی پہ سوار ہوئے میں اور لیو کے تین مشٹنڈے اندر بیٹھ گئے اور وہ خود گاڑی بان کے پاس آ جا بیٹھا۔

باب ۱۴۸۰

خانہ تلاشی اور اس کا نتیجہ

نصف گھنٹے کے عرصہ میں گاڑی اس مقام کے پاس پہنچ گئی جہاں ارل آف ایکسٹر کا مکان واقع تھا بڑی سنسان اور غیر آباد جگہ تھی ایک پرانی طرز کی بہت کشادہ کوٹھی جس کے گرد اونچی دیوار اور اس دیوار میں ایک بہت بڑا پھاٹک تھا اس پھاٹک میں جو قریباً ہر وقت بند رہتا تھا آمد و رفت کے لئے ایک چھوٹی سی کھڑکی بنی تھی دروازہ پر ایک لیمپ آویزاں تھا اور پھاٹک کے اندر ایک طرف کو ہٹ کر دربان کے رہنے کی کُٹی تھی۔

لیو نے جو سچ پوچھئے تو اس مہم کا رہبر تھا۔ گاڑی پھاٹک سے چھ سات گز دُور دیوار کے سایہ میں رکوالی اور وہاں سے ہم لوگ بڑے ٹھاٹ کے ساتھ پھاٹک کی طرف بڑھے جس وقت گھنٹی بجائی تو اس کی آواز ویرانہ میں پھیلی ہوئی گونج کی طرح سنائی دی اور ایمان کی پوچھئے تو ایک لحظ کے لئے مجھے اس خیال سے افسوس بھی ہوا۔ کہ کیوں میں نے اس طرح کا خطرناک قدم اٹھایا۔ کیونکہ جیسا سمجھا جا سکتا ہے ایک ایسی مہم اختیار

کرنا اور اس میں کامیابی کی اُمید رکھنا بچوں کا کھیل نہ تھا۔ خیر اب پیچھے ہٹنے کا وقت نہ تھا اس لیئے مجبوراً واقعات کا انتظار کرنا پڑا۔ مگر اس موقعہ پر دربان نے کھڑکی کھولکر باہر کیطرف دیکھا۔

بیو نے جن تین شخصوں کی خدمات حاصل کی تھیں اُن میں سے ایک کو جو سب سے بڑا تھا سب نے افسرِ اعلیٰ بنا لیا دربان کو دیکھتے ہی اس نے کڑے لہجہ میں کہا "ہم خفیہ پولیس کے افسر ہیں مناسب ہوگا کہ تم کوئی ایسی بات نہ کرو جس کے لیئے بعد کو پچھتانا پڑے"

دربان اٹلی کا باشندہ اور مدت دراز سے اس گھر کا محافظ تھا۔ صحیح لفظوں میں ارل کا ملازم نہیں بلکہ مالک مکان کا اپنا آدمی تھا اور اس ملک کے قواعد و ضوابط کی اُس کو پوری طرح خبر تھی جب اُس نے اتنے آدمیوں کو دروازہ کے باہر کھڑے دیکھا اور پولیس کا لفظ سُنا تو اس کے چہرہ کی رنگت پیلی پڑ گئی جان ہر شخص کو پیاری ہے سب سے پہلے جو الفاظ اس کے مُنہ سے نکلے یہ تھے۔ "صاحبو میری کچھ تقصیر نہیں میں بالکل بے قصور ہوں"

"شاید ایسا ہو" ہماری جماعت کے خود ساختہ افسر نے حاکمانہ لہجہ میں کہا "لیکن ایک بات ہم تم سے کہتے ہیں یعنی خواہ تم بے قصور ہو یا نہیں بہتری اور سلامتی اس میں ہے کہ کوئی بیجا حرکت نہ کرو اور ہمارے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے کی بجائے ہم کو صرف پہلے یہ بتاؤ اس گھر میں کتنے آدمی رہتے ہیں اور وہ کون کون ہیں؟"

مگر اس سے پہلے کہ دربان کچھ جواب دیتا کوٹھی کا دروازہ جس کا فاصلہ پھاٹک سے دس بارہ گز کے قریب تھا کھلا اور ارل کے دو نوکر باہر نکلے ان کو دیکھتے ہی ہمارے رہبر نے براہ راست ان سے گفتگو کرنے کے لیئے آگے قدم بڑھایا اور ہم سب اس کے پیچھے پیچھے ہو لیئے چونکہ یہ وہی دو نوکر تھے جن سے پیشتر لیو کا واسطہ پڑ چکا تھا۔ اس لیئے وہ خاص طور پر آگے ہو لیا تاکہ وہ لوگ اُسے اچھی طرح دیکھ سکیں۔

نوکروں سے مخاطب ہو کر ہماری جماعت کے سردار نے جو انگریزی بخوبی بول سکتا تھا

کہا" دیکھو، ہم افسر پولیس ہیں اور اس گھر کی تلاشی لینے آئے ہیں"

نوکر اس بیان کو سن کر سنّاٹا سے گئے مگر جب ان کی نگاہ لیو کی طرف گئی تو انہوں نے فوراً جان لیا کہ یہی اصلی مخبر ہے اور اسی کی دی ہوئی اطلاع پر پولیس یہاں آئی ہے ایک لحظہ کے لئے انہوں نے قہر آلود نظروں سے سرائے دار کے لڑکے کی طرف دیکھا لیکن جلدی ہی ضبط کر کے وہ قریباً یک زبان ہو کر بولے "کیوں آپ اس گھر کی تلاشی لینا چاہتے ہیں؟"

"اس گھر کا مالک کہاں ہے؟" لیو کے آدمی نے بدستور اپنے آپ کو افسر اعلےٰ ظاہر کرتے ہوئے کہا "ہم براہ راست اس سے گفتگو کریں گے" پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر اس نے کہا "تم لوگ مکان کے پچھواڑے چلے جاؤ خبردار کوئی آدمی گھر سے نکل کر بھاگنے کی کوشش نہ کرے اگر ہم نے پستول چلایا تو سمجھ لینا یہ لوگ مقابلہ کرتے ہیں اور فوراً باقی آدمیوں کو مدد کے لئے بلا لینا"

اس پر دو آدمی مکان کے پچھلے حصہ کی طرف چلے گئے اور ہم دونو یعنی میں اور اس جماعت کا رہبر آگے قدم بڑھایا ہی چاہتے تھے کہ نوکروں میں سے ایک نے دبی آواز میں دوسرے سے کہا "نیند کھڑے کیسے دیکھتے ہو۔ آؤ ان دونوں کو مار مار کر بھگا دیں"

"ٹھہرو یہ پولیس کا معاملہ ہے" دوسرے نے جو زیادہ ڈرپوک معلوم ہوتا تھا کہا "پہلے ہز لارڈشپ سے سب حال عرض کر دینا چاہئے ممکن ہے وہ بعد کو اعتراض کریں... لو وہ خود ہی آ گئے"

اس وقت کوٹھی کا بغلی دروازہ کھلا اور ارل آف ایلکسٹن جس نے بظاہر ان آوازوں کا شور سن لیا تھا پریشانی کے آثار چہرہ پر لئے ہوئے باہر نکلا۔

"کیا تکرار ہے؟" اس نے نوکروں سے پوچھا "یہ لوگ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟"

"سرکار یہ کہتے ہیں ہم خفیہ پولیس کے افسر ہیں اور اس گھر کی تلاشی لینے آئے ہیں" ایک نے جواب دیا۔

"پولیس کے آدمی! گھر کی تلاشی لینے کے لئے؟" ایگلسٹن نے جس کی رنگت پیلی پڑ گئی تھی مضطربانہ کہا اور ایک لحظہ کے لئے وہ اس طرح لڑکھڑا گیا کہ معلوم ہوتا تھا فرش زمین پر گرا چاہتا ہے۔

بیونٹ جلدی سے اپنی انگلیاں میرے پہلو میں گھونپ دیں ایک خیال ایک ہی وقت میں ہم دونوں کے دلوں میں پیدا ہوا یقیناً ارل کی پریشانی لینوور کی وجہ سے تھی اس سے پورا یقین ہو گیا کہ شیطان سیرت کبڑا ضرور اس گھر میں ہے۔

"مائی لارڈ ہم افسران بالا کے بھیجے ہوئے آئے ہیں" ہماری جماعت کے رہنما نے آگے بڑھ کر کہا "آپ کا یہ دیدہ دلیر نوکر کچھ بکتا رہا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچے تاہم آپ مہربانی سے اس کو سمجھا دیں کہ افسروں کا مقابلہ کیا معنی رکھتا ہے اس میں نہ صرف قانونی خطرات ہیں بلکہ موقعہ پیش آنے پر ہم ثابت کر کے دکھا دیں گے کہ آپس کے مقابلہ میں کون بازی لے جا سکتا ہے اسی خیال سے ہم نے اپنے دو آدمی کوٹھی کے پچھواڑے بھیج دیئے تھے اور چھ سات سپاہی دیوار پھاند کر اندر آ چکے ہوں گے اشارہ کی دیر ہے وہ سب ہماری مدد کے لئے فوراً آ جائیں گے۔"

جس وقت یہ باتیں ہو رہی تھیں تو میں نے دیکھا کہ ارل آف ایگلسٹن حتی الوسع ضبط کی کوشش کر رہا تھا اس دوران میں ہم سات آدمی چند قدم اور آگے بڑھ چکے تھے اب جو میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ جس دروازہ کی راہ سے ارل باہر نکلا تھا اسکے اندر کونٹس بھی کھڑی ہے ایک عجیب طرح کا جوش میرے سینہ میں پیدا ہوا مگر میں نے اس کو فوراً دبا لیا کیونکہ یہ وقت کمزوری ظاہر کرنے کا نہ تھا۔

"آخر تم کن اختیارات کی رو سے تلاشی لینے آئے ہو ؟" ارل آف ایکسٹن نے مضطربانہ پوچھا "میں کسی طرح کی مزاحمت کرنا تو نہیں چاہتا تاہم چونکہ یہ سب کچھ کسی بھاری غلط فہمی کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے میں آپ لوگوں پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کسی معقول وجہ کے بغیر ایک انگریز رئیس کے گھر کی تلاشی لینا سراسر ناجائز اور قابل اعتراض فعل ہے۔"

"مائی لارڈ جیسا میں نے پیشتر بیان کیا تھا" ہمارے لیڈر نے اپنا پارٹ خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہوئے کہا "ہم اپنی مرضی سے نہیں بلکہ حکام کے بھیجے ہوئے آئے ہیں ہم کو خدانخواستہ آپ سے عداوت نہیں نہ آپ کی تکلیف سے کوئی خوشی ہے لیکن فرض آخر فرض ہے اور اس کو ضرور پورا کرنا پڑیگا ایک مخبر نے دفتر پولیس میں یہ اطلاع پہنچائی تھی کہ اس ملک کا رہنے والا ایک باغی شخص جس کی گرفتاری کے لئے سرکاری عام مشتہر ہو چکا ہے اس گھر کے اندر محفوظ ہے پس ہم یہ تحقیق کرنے آئے ہیں کہ کیا وہ آدمی واقعی اس جگہ موجود ہے ؟"

ارل کی آنکھوں میں نخوت کے آثار پیدا ہوئے کہنے لگا "تم لوگ بھولتے ہو میں انگلستان کا ایک امیر کبیر اپنے مکان میں کسی باغی کو پناہ دوں یہ محال و غیر ممکن ہے اول تو میں اس ملک کے سیاسی معاملات سے ہی کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی تو میرا کیا سر پھرا ہے کہ باغیوں سے ہمدردی ظاہر کروں ؟"

"مائی لارڈ آپ کے خیالات مبارک ہیں" ہمارے رہبر نے جواب دیا "اگر واقعی وہ آدمی جس کی ہمکو تلاش ہے اس گھر میں نہیں تو سب سے زیادہ خوشی ہمکو ہوگی لیکن آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ ہم آپ کے اتنا کہہ دینے سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ جو حکم افسران بالا سے ہمکو ملا ہے اس کو یقیناً پورا کرنا پڑیگا آپ امن و آشتی کے حامی ہیں آپکی طرف سے کوئی رکاوٹ ادائے فرض میں پیدا نہ ہونی چاہیئے۔"

"تم میرا مطلب ٹھیک نہیں سمجھے" ارل نے نرم لہجہ میں کہا "میں تمہارے فرض کی ادائیگی میں مزاحم نہیں ہوتا میرے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ پولیس کو محض غلط اطلاع دیگئی ہے میرے ہاں ایسا کوئی آدمی نہیں ہے جو سیاسی طور پر مشتبہ ہو اس لئے مناسب یہ ہے کہ آپ میرا کہا مان کر واپس چلے جائیے اور اپنے افسران بالا کو یقین دلا دیجئے کہ جو کچھ ہوا کسی بھاری غلط فہمی سے ہوا ہے ورنہ کل مجھے انگریز سفیر متعینہ وانیا کے نام شکایتی خط لکھنا پڑے گا..."

"آپ کل کا ذکر کرتے ہیں حالانکہ ہم آج رات تلاشی لئے بغیر نہ جائیں گے" ہمارے لیڈر نے سختی سے کہا "مائی لارڈ لفظی تکرار کافی ہو چکی اگر آپ نے اس معاملہ کو ٹال دیا تو یہی سمجھا جائیگا کہ مشتبہ معزور در حقیقت اس جگہ موجود ہے اور آپ ہمیں باتوں میں لگا کر اس کو روپوش کیا چاہتے ہیں اس لئے ہمکو تلاشی کی اجازت دیجئے ہمارے آدمی مکان کا ایک ایک کونا دیکھیں گے البتہ اس کام میں کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہوگی جو آپ کے لیے باعث تکلیف ہو اس کا بہتر فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں کہ یہ کام نرمی کے ساتھ ہو یا مجبوری۔ پہلی صورت میں آپ اپنے نوکروں کو سمجھا دیں کہ وہ چپ چاپ ایک طرف کو ہٹ جائیں دوسری صورت میں مجھے اپنے باقی آدمیوں کو بلا لینا پڑے گا۔ جو ذرا سے اشارہ کے منتظر کھڑے ہیں"

"نہیں نہیں اس کی حاجت نہیں ہے" ارل نے مضطربانہ کہا۔

"سرکار ساری شرارت اس چھوکرے کی معلوم ہوتی ہے" نوکروں میں سے ایک نے لیو کی طرف انگلی سے اشارہ کرکے کہا "یہ کل سے اس مکان کے گرد منڈلاتا پھر رہا تھا پہلے اس نے مجھ سے گفتگو کی کوشش کی پھر آج صبح ایڈورڈ کو باتوں میں لگایا..."

"خیر جو ہوا ہو گیا" ارل نے بے صبری کا اظہار کرتے ہوئے کہا "فی الحال میں تم لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ ان پولیس والوں کو اپنا کام کرنے دو اور ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا

نہ کرو جس صورت میں وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنا کام کسی طرح کی تکلیف پہنچائے بغیر کریں گے تو میرے خیال میں ہمیں بھی اُن کو زیادہ پریشان نہ کرنا چاہیئے مگر میں پھر ایک بار کہتا ہوں" اس نے ہمارے لیڈر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "آپ لوگوں کو اپنی تلاش میں ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا"

"پھر دیکھا جائیگا" ہمارے آدمی نے لاپروائی سے کہا۔

بعد ازاں اُس نے لیو کو اس جگہ ہال میں کھڑا رہنے کا حکم دیا اور مجھے آگے چلنے کا اشارہ کیا سب سے پہلے وہ اُس کمرہ کی طرف جا رہا تھا جس سے ایل نکلا تھا اور جس کے اندر کونٹس کھڑی تھی کہ ناگاہ ہز لارڈ شپ نے کہا "ٹھیریئے اس کمرہ میں داخل ہونا بے سود ہے اس میں مستورات ہیں اور میں ایک مرد شریف و عزت دار کی حیثیت میں قسم کھا کر کہتا ہوں . . . ."

"مائی لارڈ مجھ کو افسوس ہے میں اپنے فرض کے کسی حصہ سے پہلو تہی نہیں کر سکتا" ہمارے نام نہاد لیڈر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "جیسا میں نے پیشتر عرض کیا تھا۔ ہم اپنا فرض ادا کرنے کے لیئے آئے ہیں اور اس کو ادا کر کے ہی واپس جائیں گے"

اس گفتگو کو سن کر بیگم ایلسٹن جو دروازے کے عین پاس کھڑی تھی ایک طرف ہٹ گئی اور ہم دونو آگے پیچھے اندر گئے کونٹس آتشدان کے پاس کھڑی ہو گئی تھی مگر میں نے دیکھا اب وہ پہلے کی نسبت مضمحل اور پریشان تھی لباس سادہ مُنہ ستا ہوا اور کلائیاں پہلے کے مقابلہ میں لاغر البتہ چہرہ کا حسن تابناک بدستور تھا نخوت سے ملی ہوئی بے چینی اس کے انداز میں پائی جاتی تھی اس نے پہلے ایک نظر نفرت اور پریشانی کی ہمارے لیڈر پر ڈالی اسکے بعد میری طرف دیکھا مگر اس کی نگاہ جونہی میرے چہرہ پر گئی اس کی آنکھوں میں ایک نئی تبدیلی پیدا ہو گئی تھوڑی دیر وہ گھورتی ہوئی نظروں سے مجھے تکتی رہی میری اپنی حالت یہ تھی گویا سارا حوصلہ اور استقلال اُن خوشنما آنکھوں کی ایک نظر کے سامنے پانی ہو کر بہ گیا

بڑی مشکل سے میں نے اپنا اضطراب چھپایا اور اس کے بعد محض اپنی پریشانی ضبط کرنے کیلئے ایک طرف ہٹ کر پردوں اور دیوار گیری کے پیچھے اس طرح دیکھنے لگا گویا کچھ ڈھونڈھتا پھر رہا تھا۔

"بانو ہمیں اس بات کا سخت رنج ہے کہ آپ کو ہماری وجہ سے تکلیف پہنچی" میرے ساتھی نے کمرہ سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور میں بھی دوسری طرف کو منہ پھیر کر اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا ہال میں ایک نوکر جلتی ہوئی شمع ہاتھ میں لئے ہمیں رستہ دکھانے کو کھڑا تھا مگر میرے ساتھی نے کہا "تم مہربانی سے یہیں ٹھیرو ہم خود ہی رستہ معلوم کر لیں گے"

اتنا کہہ کر اس نے جلتی ہوئی موم بتی نوکر کے ہاتھ سے لے لی اور ہم اس تلاشی کے سلسلہ میں یکے بعد دیگرے کئی اور کمروں میں گئے مگر کہیں وہ آدمی جس کی ہم کو تلاش تھی نظر نہ آیا اوپر جانے کی سیڑھیاں ہال میں بنی تھیں ہم جب سارے زیریں کمروں میں گھوم گھام کر اوپر چڑھنے کے لئے زینہ کے پاس آئے تو ارل کی آواز بے صبری کے لہجہ میں یہ الفاظ کہتے سنائی دی "کلارا کیا کرتی ہو خدا کے لئے ایک طرف جاکے بیٹھ جاؤ یہ بالکل نامناسب ہے کہ تم اس طرح ..."

"ٹھیرو آگسٹس" وہ قطع کلام کر کے کہنے لگی "کس طرح ممکن ہے کہ اس قسم کی کارروائی میری نظروں کے سامنے ہو اور میں ..."

"تم جانو" ارل نے مجبوری کے لہجہ میں کہا "مگر میں پوچھتا اس طرح ساتھ ساتھ پھرنے سے کیا حاصل؟ جب ہمارا دل صاف ہے تو پھر یہ لوگ جس طرح اُن کا جی چاہتا ہے کریں"

یہ الفاظ اڑتی سی آواز میں اس وقت میرے کانوں میں پہنچے جب میں اپنے ساتھی کے ہمراہ زینہ پر چڑھ رہا تھا۔ آخری فقرہ کے جواب میں کونٹس خاموش رہی آدھا فاصلہ طے کرنے کے بعد میں نے دزدیدہ نظروں سے دیکھا تو بیگم وہیں سیڑھیوں کے پاس کھڑی تھی اور اس کی حالت ظاہر کرتی تھی کہ وہ ہمارے پیچھے آنا چاہتی تھی ہے

لیکن کسی خیال سے متاثر ہے اس سے مجھ کو پورا یقین ہو گیا کہ کوئی مبہم سا شبہ میری نسبت اس کے دل میں پیدا ہو چکا ہے گو فی الحال اس شبہ کی تصدیق نہیں ہوئی اس خیال کے آتے ہی میرا بدن زور زور سے کانپنے لگا اوپر والی سیڑھی پر پہنچکر میں نے پھر ایک بار نیچے دیکھا کونٹس ایک پیر پہلی سیڑھی پر رکھے وہیں فرش زمین پر کھڑی تھی مگر اب ارل بھی اس کے پاس تھا اور دونوں میں دبی آواز سے باتیں ہو رہی تھیں اوپر کی منزل پر پہنچکر ہم دونوں میں اور میرا ساتھی مختلف کمروں کی دیکھ بھال کرنے لگے یہ سب نشست و برخاست کے کمرے تھے اور ہم نے جلدی ہی ان کو دیکھ ڈالا کیونکہ جیسا سمجھا جا سکتا ہے تلاشی کا یہ عمل محض سطحی تھا۔ جونہی ہمکو معلوم ہو جاتا کہ کوئی آدمی اس کمرہ میں نہیں ہے ہم فوراً باہر نکل آتے تھے۔

سب سے اوپر والی منزل پر سونے والے کمرے واقع تھے اور مجھکو یقین تھا کہ اگر لینیو ورہ واقعی اس گھر میں ہے تو انہی کمروں میں سے کسی کے اندر ہوگا اوپر کی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے میری اسبے پین نگاہ پھر نیچے گئی تو دیکھا کہ ارل اور کونٹس اب نچلی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے تھے یہ دیکھ کر میرا دل افشائے راز کے خیال سے بزدرنگ دھکب کرنے لگا۔ مگر اب تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

غرض ہم اوپر پہنچے میرے ساتھی نے جس کے ہاتھ میں شمع تھی پہلا دروازہ کھولا اور اُسوقت اس خیال سے میرے دل کی دھڑکن زیادہ ہو گئی کہ عنقریب میں اس آدمی کو دیکھوں گا جو اگر چاہے تو میرے عشق بازی کے بہت سے حیرت انگیز حالات ظاہر کر سکتا ہے میں نہیں جانتا اپنی اس وقت کی ذہنی کیفیت کن لفظوں میں بیان کروں مایوسی کے پردہ میں چھپی ہوئی اُمید۔ استقلال کی تہ میں نظر نہ آنے والی پریشانی ایک عجیب طرح کی باطنی تشویش۔ ظاہری تھرتھری یہ میری اس وقت کی حالت کی چند علامات ہیں دروازہ کھولکر میرا ساتھی اندر گیا ایک لمحہ کے بعد میں بھی اس کے پیچھے داخل ہوا

لیکن کوئی آدمی اس کمرہ میں بھی نہیں تھا جتنی دیر میں ہم نے اس کمرہ کی تلاشی لی۔ اتنے میں کونٹس آف ایکسٹر سب سے اوپر والی سیڑھی پر پہنچ چکی تھی اس کی آمد نے میرے دل میں اس بات کا یقین پیدا کر دیا۔ کہ اب ضرور کوئی فتنہ کھڑا ہوگا اس کے چہرے کے آثار ظاہر کرتے تھے کہ جو شبہ پیشتر اس کے دل میں پیدا ہوا تھا وہ اب یقین کی صورت اختیار کر چکا ہے مجھے اس خیال سے بے حد رنج ہوا کہ میں جو اس خاتون کو کبھی کوئی تکلیف پہنچانا نہ چاہتا تھا بالواسطہ میری ہی وجہ سے اس کو اتنی ذہنی اذیت پہنچ رہی ہے مگر میں کیا کر سکتا تھا؟ ایک مرتبہ ہماری آنکھیں چار ہوئیں تو میں نے دیکھا کہ دردناک التجا اور رحم کی تمنا ان خوشنما آنکھوں میں نمودار تھی اس حالت کو دیکھ کر میرا جی پارہ پارہ ہونے لگا اور میں نے اوسان بحال کرنے کی غرض سے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا۔

اگلے کمرہ کی دیکھ بھال سے بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا اب میرا ساتھی تیسرے کمرہ کی طرف جا رہا تھا اور میں بھی پس پشت دیکھنے کی جرات نہ کر کے اس کے ساتھ ساتھ چلا جاتا تھا کہ ریشمی کپڑوں کی ہلکی سرسراہٹ سنائی دی اس کے ایک لمحہ بعد ایک نازک ہاتھ میرے بازو پر رکھا گیا اور ایک پہچانی ہوئی آواز نرم التجائی مگر اس کے ساتھ ناکینہ لہجہ میں یہ کہتے سنائی دی" جوزف تم ہو جب تک تم ہو اتم سارے زمانہ کو دھوکا دے لو مگر میری نگاہوں کو نہیں دے سکتے ہو..."

آخری چند الفاظ ایک عجیب طرح کی گہری تاثیر میں ڈوبے ہوئے تھے اور وہ برچھی کی مانند مجھے اپنے سینہ میں چبھتے معلوم ہوئے۔

"دروازہ بند اور مقفل ہے" میرے ساتھی نے پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر دروازہ کھولنے کی بے سود کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"جوزف خدا کے لئے بتاؤ اس کارروائی کا کیا مطلب ہے؟" بیگم۔ نے جلد جلد

دبی آواز میں پوچھا۔

"دروازہ میں قفل لگا ہے" میرے ساتھی نے پیچھے مڑ کر کہا اور پھر فوراً سنبھل کر۔

"بانو میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں... لیکن ہز لارڈ شپ کہاں ہیں؟"

"جوزف جس طرح ممکن ہو اس کارروائی کو بند کرو" کونٹس نے دبے ہوئے لیکن پر زور لہجہ میں کہا "تم چپ ہو۔ بولتے کیوں نہیں؟ کیا تم میرے الفاظ نہیں سنتے؟ تم آسٹروی نہیں ہو میں اس بدلے ہوئے بھیس میں بھی تم کو اچھی طرح پہچانتی ہوں۔"

"بانو... کونٹس آف ایلسٹن... بیگم صاحب" میں نے جوش اضطراب میں رکتے ہوئے کہا "مجھے اس سے انکار نہیں... مگر اس دروازہ کو کھولنا ہی پڑے گا... آپ جس قدر جلد ممکن ہو اسے کھول دیں۔"

"جوزف ایک لفظ اور میں تم سے کہنا چاہتی ہوں" عالی قدر خاتون نے جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں کہا "یہ بتاؤ اس کارروائی کا مدعا کیا ہے؟ کس طرح کا شبہ تمہارے دل میں پیدا ہوا ہے؟ کونسے حالات تم کو معلوم ہیں...؟"

"کیا آخر کار اس دروازہ کو توڑنا ہی پڑے گا؟" میرے ساتھی نے اب غیر معمولی بے صبری ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں!" کونٹس میری طرف التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں!" میں نے اپنا استقلال بحال کر کے کہا۔

اشارہ پانے کی دیر تھی کہ ہماری جماعت کے نامہاد افسر نے زور سے لات مار کر دروازہ توڑ ڈالا مدہوسی چیخ کونٹس کے منہ سے نکلی میں دوڑتا ہوا اندر گیا واقعی اس کمرہ کے اندر لینووڈ بستر پر پڑا تھا! ایک جانب شمع روشن تھی ایک سن رسیدہ نرس جو بستر کے پاس بیٹھی تھی شور سن کر مضطربانہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ دہشت کی آواز لینوؔ کے منہ سے نکلی لیکن وہ فوراً ہی معلوم نہ کر سکا کہ یہ آدمی کون ہیں۔ نہ وہ میری حقیقت

سے واقف ہوا نہ اس سے پہلے ارل ہی ہو سکا تھا صرف کونٹس کی آنکھوں میں یہ طاقت تھی کہ وہ مجھے بدلے ہوئے بھیس میں پہچان لے اتنے میں ارل بھی آ پہنچا کونٹس اس کے پیچھے تھی معلوم ہوا انہی نے وہ بات جو اب تک اس کے شوہر سے پوشیدہ تھی اس پر ظاہر کر دی ہے یعنی یہ کہ آسٹروی افسر پولیس کے بھیس میں دراصل جوزف ولمٹ ہے!

"جوزف!... مسٹر ولمٹ!... میرے عزیز ولمٹ!" ارل نے جو سخت پریشان نظر آتا تھا بے تابانہ کہا "خدا کے لئے میری ایک بات علیحدہ ہو کر سن لو"

"ولمٹ!... جوزف ولمٹ!" لینوور کے منہ سے جس نے ارل کے الفاظ سن لئے تھے سراسیمگی کے لہجہ میں نکلا پھر جب اس کو معاملہ کی اصل حقیقت معلوم ہوئی تو وہ بستر سے ذرا سا اٹھ کر کہنے لگا "اس کا کیا مطلب ہے؟... یہ بدلا ہوا بھیس کیا معنی رکھتا ہے؟"

میں نے اپنے ساتھی کو رخصت ہو جانے کا اشارہ کیا اور کونٹس نے نرس کو باہر بھیج دیا۔ اس کے بعد میں نے کہا "دیکھئے سب حال مجھ کو معلوم ہے کوئی معاملہ مجھ سے پوشیدہ نہیں"

"مگر کس طرح؟... میرے خدا کس طرح؟" بیگم نے بیقراری سے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا "اس میں شک نہیں تم سب حال سے واقف ہو..."

"لیکن کس طرح؟... کس طرح؟" ارل نے گھبرائے ہوئے لہجہ میں پوچھا۔

"جوزف کیوں تم سائے کی طرح میرے پیچھے لگے پھرتے ہو؟" لینوور نے دردناک نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا "کیوں تم ہر وقت میرا پیچھا کئے جاتے ہو؟"

"مسٹر لینوور میں بے وجہ تمہارا پیچھا نہیں کرتا" میں نے جواب دیا "تم اپنی کرنی کا پھل بھگت رہے ہو کبھی تم میرا پیچھا کرتے تھے اب میں تمہارا کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے عہد ماضی کے حالات پوری طرح جاننے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے مائی لارڈ آپ... اور بانو آپ بھی مہربانی سے تشریف لے جایئے میں علیحدہ رہ کر مسٹر لینوور سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں"

"مگر کس مضمون پر؟" ارل نے جو پریشانی کے باعث یہ معلوم کرنے سے قاصر تھا کہ اُسے اس موقعہ پر کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیئے، بے تامانہ پوچھا۔

"اور یہ تمہارے ساتھی کون ہیں؟" کونٹس نے دریافت کیا۔ "درحقیقت پولیس کے آدمی ہیں یا... ؟"

"آپ مجھ کو لینوور سے دو باتیں کر لینے دیں۔" میں نے ان سوالوں کو ان سُنا کر کے کہا۔ "کیا آپ نہیں دیکھتے کہ میں اپنی بات منوانے پر تُلا ہوں اور ایک ایسے آدمی کو جو مصمم ارادہ کر کے آیا ہو کسی طرح ٹالا نہیں جا سکتا؟"

"مگر جوزف ..."

"جوزف! جوزف!"

پہلا فقرہ کونٹس کے منہ سے التجائی لہجہ میں نکلا تھا دوسرا ارل کے مُنہ سے بے تابانہ ادا ہُوا۔ اتنے میں لینوور بھی رکتے ہوئے بولا۔ "میرے خدا کونسی نئی مصیبتیں میری قسمت میں لکھی ہیں؟ کیا میں نے پہلے ہی کم آفات دیکھی ہیں..."

"کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مجھے اس آدمی کے پاس تنہا چھوڑ کر نہ جائیں گے؟" میں نے اب ارل اور کونٹس کی طرف مڑ کر سخت لہجہ میں کہا۔ "اگر ایسا ہے تو سنیئے میں دوسری بار کہتا ہوں کہ سب حالات مجھ کو معلوم ہیں کوئی بات مجھ سے پوشیدہ نہیں جبلجانز کے ڈاکٹر نے اپنے منہ سے اقبال کر لیا ہے..."

"وہ کس بات کا؟... کس کے سامنے؟" ارل اور کونٹس نے یک زبان ہو کر پوچھا۔

"میں نے اب تک اُس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "لیکن اگر اب بھی آپ لوگ میرے عہد ماضی کے حالات کو ظاہر نہ کریں گے تو میں بھی اس راز کو پوشیدہ نہ رکھوں گا۔ ڈورچیسٹر..."

"ڈورچیسٹر!" ارل کے منہ سے نکلا۔

"ڈورچسٹر!" کونٹس نے کہا مگر دونو کے لہجہ میں یہ فرق تھا کہ ایک کی آواز بدحواسی ظاہر کرتی تھی اور دوسری کی مکروہ تشویش۔

"ہاں ڈورچسٹر نے سارے حالات مجھ پر ظاہر کردیئے ہیں" میں نے جواب دیا "اور جو باقی ہیں وہ میں اب معلوم کرکے جاؤں گا میرے خیال میں کوئی وجہ نہیں کہ میں اس بات کو آپ سے چھپانے کی کوشش کروں کہ کس طرح میں نے دھوکے اور فریب کے اس ناٹک کو غائبانہ دیکھا تھا جس کے ذریعہ سے اس مردِ منحوس کو" یہ کہتے ہوئے میں نے لینوور کی طرف اشارہ کیا "دوبارہ آزادی دی گئی جان لیجئے کہ میں اس کوٹھی میں رہا کرتا تھا جو قبرستان سے ملحق تھی۔۔۔"

ان لفظوں کو سن کر بدنصیب کبرٹ کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی۔ وہ بستر پہ لیٹے لیٹے زخمی سانپ کی مانند پیچ و تاب کھانے لگا معلوم ہوتا تھا۔ ان گذرے ہوئے واقعات کی یاد اس کے لئے سوہانِ روح ہے۔

"ہاں" میں نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "میں قبرستان کے پاس والی کوٹھی میں مقیم تھا مجھے اپنے کمرہ کی کھڑکی سے روشنی دکھائی دی میں چپ چاپ اس مقام کے پاس گیا اور ساری کارروائی چھپ کر دیکھی مائی لارڈ میں نے آپ کو لبادہ پہنے دیکھا میری نظروں کے سامنے اس شخص کی بظاہر مردہ لاش قبر سے نکالی گئی پھر ڈاکٹر آیا اور جب لینوور کو دوبارہ زندہ کیا گیا تو اس وقت بھی میں وہیں موجود تھا"

کبرٹ کے منہ سے پھر ایک بار کراہنے کی آواز نکلی کونٹس ضعفِ جانی سے ایک کرسی پر بیٹھ کر ہاتھ ملنے لگی ارل کے چہرہ کی رنگت بھی پیلی پڑ گئی آنکھیں تارا بن کر مجھ پر لگ گئیں اور وہ بت کی طرح بے حرکت کھڑے کا کھڑا رہ گیا وہ ایک ایسا نظارہ تھا جس کو میں تا زیست نہیں بھولوں گا۔

"مگر کیوں تم اس کوٹھی میں مقیم تھے؟" ارل نے آخرکار پوچھا "کس قدر حالات تم کو معلوم تھے؟"

کونسا سراغ تم کو ملا تھا! جوزف سچ سچ بتاؤ۔"

"مائی لارڈ میں اس سے پہلے ہی کافی حالات بیان کر چکا ہوں" میں نے بے صبری سے جواب دیا۔ "اب آپ بھی کچھ بولیئے میں سب حال جانے بغیر نہ جاؤں گا اور دنیا کی کوئی طاقت میرے عزم مصمم کو تبدیل نہ کر سکے گی میں نے اصل حقیقت جاننے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس کو جانے بغیر نہ رہوں گا۔"

"میرے خیال میں بہتر ہو کہ تم ان آدمیوں کو رخصت کر دو" ارل نے دفعتاً کچھ سوچ کر کہا۔ "کیونکہ اس میں تو کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ پولیس کے آدمی نہیں اور تم نے ان کو اپنی مدد کے لئے ساتھ لے لیا تھا۔ کیا یہ غلط ہے؟"

"مائی لارڈ یہ بے معنی گفتگو لاحاصل ہے" میں نے بےتابانہ کہا "میں ان آدمیوں کو تب تک رخصت نہ کروں گا جب تک کہ پورا حال جان لوں۔ یاد رکھئے ایک ذی اثر شخص میرا دوست ہے جس نے ہر موقعہ پر مجھ کو فیاضانہ مدد دی ہے۔"

"کیا کونٹ آف لووڑنو؟" ارل نے فکرمند لہجہ میں پوچھا۔

"ہاں وہی" میں نے جواب دیا "میرے خیال میں اس راز کو چھپانے کی کوئی حاجت نہیں اور اب جو کچھ میں کہتا ہوں اسے دھیان دے کر سنیئے۔" میں نے پر اہمیت لہجہ میں تقریر کر کے کہا "کونٹ کو میری ہر ایک نقل و حرکت کا علم ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ میں کیا کارروائی کرنا چاہتا ہوں اس جگہ موجود نہ ہوتے ہوئے بھی وہ درحقیقت میرے پاس ہے وہ ہر وقت میرا نگراں ہے..."

"اوہ جوزف! کونٹس نے پروحشت نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "کیا تم خیال کرتے ہو... کیا یہ ساری باتیں تم اس لئے کہہ رہے ہو کہ تمہارا خیال ہے شاید اس جگہ تنہائی میں کوئی تم کو آزار پہنچانے کی کوشش کرے..."

"نہیں میرے خیال میں یہ بات نہیں" ارل نے جلدی سے ٹالتے ہوئے کہا

"بانو میری حالت ایسی ہے کہ میں ہر چیز پر، ہر واقعہ اور ہر شخص پر شک کرنے کے لئے مجبور ہوں" میں نے جواباً "خصوصیت کے ساتھ اس آدمی کی خصلت کا جو علم مجھ کو ہے..." یہ کہتے ہوئے میں نے لیبنوور کی طرف اشارہ کیا۔

"مگر کیا تم دیکھ نہیں سکتے کہ وہ بالکل بے بس پڑا ہے" کونٹس نے کہا "وہ بیمار اور کمزور ہے پھر اس کے علاوہ میری موجودگی میں..."

"چپ کلارا۔ خاموش! کیا سنتی ہو" ارل نے جلدی سے تحکمانہ لہجہ میں کہا "اگر اس شخص کو لیبنوور کا راز معلوم ہوگیا ہے تو کیا؟ یہ دوسرا ملک ہے اگر جرم حدود شکنی میں سرزد ہوا تھا تو آسٹرو ی حکومت اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کر سکتی"

"مگر میں کب اس جرم کے لئے آپ کو ماخوذ کرانا چاہتا ہوں" میں نے جواب دیا "نہیں مائی لارڈ آپ کو نقصان پہنچانا میرا مقصد نہیں۔ اگر یہی میرا ارادہ ہوتا۔ تو بہت مدت پیشتر میں وہ باتیں کہہ اور کر سکتا تھا جن کی بدولت اگر آپ کو کسی خطرہ کا سامنا نہ ہوتا تو کم از کم شرمساری ضرور ہوتی انگلستان میں... انگریزی قانون کے ماتحت..."

"جوزف میں نہیں جانتا کیا سودا تمہارے سر میں سمایا ہے" ارل آف اکلیسٹن نے یکایک انداز نخوت اختیار کر کے کہا "بعض غلط فہمیاں تم کو ہوئی ہیں..."

"میڈم آپ سنتی ہیں" میں نے کونٹس کو مخاطب کر کے تلخ لہجہ میں کہا "میرے خدا غلط فہمیاں! بانو کیا آپ بھی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتی ہیں کہ میں غلط فہمیوں کا شکار ہوں؟ نہیں نہ آپ اور نہ یہ شخص" یہ کہتے ہوئے میں نے پھر ایک بار لیبنوور کی طرف اشارہ کیا

"تم ڈورچیسٹر کا ذکر کرتے ہو" ارل نے جلدی سے گفتگو کا رخ بدلتے ہوئے کہا "اگر کچھ حالات اس نے تم کو بتائے ہیں تو وہ فرضی اور باطل ہیں۔ وہ ایک نے اصول

ہوں بدمعاش ہے جو اپنی مطلب براری کے لئے کسی سے کچھ کہتا ہے اور کسی سے کچھ اور اس نے تم کو بہکایا ہے مگر میں صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس طرح کے فرضی خیالات کو دل میں جگہ دی...“

”مائی لارڈ تکرار بہت ہو چکی“ میں نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا ”ذرا اس طرف آ بیٹے میں ایک بات آپ کے کان میں کہنا چاہتا ہوں“ حقیقت میں جی چاہتا تھا کہ ارل کے سامنے کھلی کھلی باتیں کروں مگر کونٹس کی موجودگی کا خیال مانع ہوا۔ میں دوبارہ میں نے کہا ”ذرا ادھر کو آ بیٹے میں ایک منٹ سے زیادہ آپ کا وقت نہ لوں گا“

ارل میرے کہنے سے اس فراخ کمرہ کے ایک کونے کی طرف ہٹ گیا۔ جہاں سے وہ بستر کافی دور تھا جس پر بدنصیب بیکر الیٹا ہوا تھا۔ کونٹس بھی اپنی کرسی پر بیٹھ چکی تھی ہماری گفتگو کا کوئی لفظ اس کے کانوں تک پہنچنا ناممکن تھا میں نے دیکھا کہ ارل آف ایکلسٹن کا چہرہ پریشانی کے آثار لئے تھا معلوم ہوتا تھا وہ یہ سوچ کر سخت ہراساں ہے کہ نہ معلوم کونسی نئی بات سننے میں آئے گی

”مائی لارڈ“ میں نے اس علیحدہ مقام پر دبی آواز سے کہا ”کیا آپ کو معلوم نہیں یہ آدمی لینوور... یہ شیطان سیرت بندر جس سے آپ نے اپنے سیاہ منصوبوں میں بارہا کام لیا میں کہتا ہوں یہ مرد منحوس ایک زمانہ میں میری جان لینے لگا تھا۔... ہاں وہ مجھ کو قتل کرنا چاہتا تھا کیا آپ ایمانداری سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ بات آپ کی لاعلمی میں ہوئی تھی!“

الفاظ میں طاقت نہیں کہ اس ہیبتناک اثر کو واضح کر سکیں جو ان لفظوں کو سن کر ارل آف ایکلسٹن کے چہرہ پر ظاہر ہوا میں نے بڑے استقلال کے ساتھ اپنی نگاہ اس کے چہرہ پر جمائے رکھی اور اس ذریعہ سے اس پر واضح کر دیا کہ میں اس اہم دریافت سے کس قدر نقصان اس کو پہنچا سکتا ہوں۔

”جوزف آخر کار“ ارل نے آتی مدہم آواز میں جو بمشکل سنی جا سکتی تھی کہا ”میں ہارا اور تم

جیتے مگر فی الحال اس امر کو چھوڑو اور جو میں کہتا ہوں اسکو دھیان دیکر سنو کیا تم میرے مشورہ پر عمل کرنے کا وعدہ کرتے ہو؟"

"کہیئے میں سنتا ہوں" میں نے جواب دیا "جب تک پوری کیفیت معلوم نہ ہو میں کسی طرح کا وعدہ یا اقرار نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ سچے دل سے مصالحت پر آمادہ ہوں تو مجھے آپکا کہا ماننے سے انکار نہ ہوگا گو یہ آپ کی وجہ سے نہیں ہے آپ نے ہر طرح کا سلوک کرکے میں نے جو پھل پایا اس کا ملال میرا جی جانتا ہے ہاں اس خاتون کی وجہ سے" یہ کہتے ہوئے میں نے کونٹس کی طرف دیکھا "میں حتی الوسع درگذر پر آمادہ ہونگا"

"سنو جوزف" ارل نے کہنا شروع کیا "جس طرح تم کہتے ہو اسی طرح ہوگا جو جو حالات مجھ کو معلوم ہیں وہ تم پر واضح کر دیئے جائیں گے بے شک حالات کو چھپانے کا وقت گذر گیا مگر اس کے ساتھ ہی تم خوب سمجھ سکتے ہو کہ کسی معاملہ کے متعلق تمہارا حقیقی اطمینان تبھی کرایا جا سکتا ہے کہ اس بارہ میں تحریری ثبوت موجود ہوں وہ ثبوت اسجگہ میرے پاس نہیں بلکہ انگلستان میں ہیں پس میرا مشورہ یہ ہے کہ تم فی الحال انگلستان واپس جاؤ میں تین ہفتوں کے عرصہ میں تم سے وہاں ملوں گا اور میں اقرار کرتا ہوں کہ جن حالات کی تم کو تلاش ہے وہ نہ صرف تم پر ظاہر کر دیئے جائیں گے بلکہ ان کے متعلق تحریری دستاویزات بھی تمکو دکھا دیجائینگی کیا اس سے تمہارا اطمینان ہوتا ہے یا نہیں؟"

میں نے جواب دینے سے پہلے تامل کیا - خیال آیا کہ اگر میں نے ارل کا کہا مان لیا تو وہ پتہ کا بیش بہا موقعہ جو حسن اتفاق سے آج ملا ہے ہمیشہ کو ہاتھ سے نکل جائے گا۔

مجھ کو مذبذب دیکھ کر ارل نے ان لفظوں میں سلسلہ تقریر جاری رکھا "جوزف کیا تم نہیں دیکھ سکتے کہ تین ہفتوں کا عرصہ حالات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کر سکتا! نہیں انتظار کی زحمت تو بے شک ہوگی مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں لیونورہ کے متعلق جو راز تم کو معلوم ہے اس کا انکشاف تم جس طرح یہاں کر سکتے ہو اسی طرح میری وعدہ خلافی کی صورت میں تین ہفتوں کے بعد انگلستان میں کر سکو گے۔ گو یا جو اختیار اس وقت تمہیں میری

ذات پر حاصل ہے وہی انگلستان میں حاصل ہوگا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ اس غیر سرزمین میں میں تمہارا مقابلہ اُس سے بہت زیادہ آسانی کے ساتھ کر سکتا ہوں جس سے انگلستان میں ممکن ہوگا۔ تین چار ہفتے۔ جو لمحوں کی طرح گذر جائیں گے اور اس کے بعد میں ہر ایک بات ہر قسم کے ثبوت کے ساتھ تم سے بیان کر دوں گا اب بتاؤ تمہارا کیا فیصلہ کیا ہے؟

میں نے پھر بھی تامل کیا انتہائی کوشش کے باوجود میرے لئے اس خیال کو دل سے نکال لینا ناممکن تھا کہ اس طرح کا موقع جو اب مجھے حاصل ہے پھر مشکل ہاتھ آئیگا۔ عین اس وقت میری نگاہ کونٹس کی طرف گئی اور میں نے دیکھا کہ وہ دردناک التجائی نظروں سے میرے منہ کو تکتی ہے کچھ اس طرح کی حسرت اس کے خوشنما چہرہ پہ برس رہی تھی کہ میرا دل فوراً پسیج گیا اور میں نے دبی آواز میں ارل سے کہا " اگر بیگم صاحب بھی اُس وعدہ کی تصدیق کریں جو آپ مجھ سے کرتے ہیں یعنی وہ اپنے مُنہ سے کہہ دیں کہ سب کام اسی طرح ہوگا جس طرح آپ کا اقرار ہے تو پھر میں آپ کی تجویز منظور کر لوں گا "

ارل آف انگلسٹن نے بیگم کو اشارہ سے اپنی طرف بلایا جب وہ قریب آئی تو میں نے دیکھا کہ اس کے چہرہ پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا بے چینی اور گہری تشویش کے آثار اس کی آنکھوں میں نمودار تھے پریشانی کی جھلک اس کی ہر ادا میں پائی جاتی تھی

" کلارا " ارل نے اس کو مخاطب کر کے کہا " میں نے جوزف سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر وہ فی الحال رخصت ہو جائے اور اس گھر میں لینوور کی موجودگی کے متعلق کسی طرح کا شور و شر پیدا نہ کرے تو کچھ عرصہ بعد انگلستان پہنچ کر جہاں ہم خود بھی جانے والے ہیں ہم سارا حال اس سے بیان کر دیں گے اس میں بہت سے بہت اس کو تین ہفتے انتظار کرنا پڑے گا جو ایک نہایت معمولی بات ہے اب میں نے اس لئے تم کو بلایا ہے

کہ تم بھی اپنے منہ سے جوزف کا اطمینان کرا دو کہ جو وعدہ میں نے کیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا"

میں نے دیکھا کونٹس ان الفاظ کو سن کر عصبی جوش اور پریشانی سے تھر تھر کانپنے لگی تاہم اس نے کہا "جوزف میرا بس جہاں تک چل سکتا ہے اس اقرار کو ضرور پورا کیا جائے گا۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں اسی طرح ہوگا۔"

"اس صورت میں" میں نے ارل کی طرف مڑ کر فیصلہ کن لہجہ میں کہا "مجھے آپکی تجویز منظور ہے مگر میں دوسری بار کہتا ہوں کیوں نہیں آپ ابھی۔۔۔ اسی وقت ایک لفظ کہکر۔۔۔ صرف ایک لفظ۔۔۔"

"ہاں ایک لفظ" کونٹس نے اپنے شوہر کی طرف التجائی نظروں سے دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"نہ! یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ اس گفتگو کو لمبا کیا جائے" ارل نے بے تابانہ کہا۔ "تین ہفتوں کا عرصہ جلد گذر جائیگا اور اس کے بعد ہر ایک بات ظاہر کر دی جائیگی لیکن ہاں یاد آ گیا" اس نے دفعتاً رکتے ہوئے کہا "تم نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ لندن میں مجھے کس مقام پر تم سے ملنا چاہیئے اطمینان رکھو کہ اس جگہ پہنچتے ہی میں فوراً تم سے ملکر ہر ایک بات جو مجھکو معلوم ہے ظاہر کر دوں گا۔"

میں نے ہولی بورن کے اس ہوٹل کا نام لیا۔ جس میں پیشتر قیام کیا تھا اور ارل نے اس کا نام اور پتہ پاکٹ بک میں لکھ لیا۔ اب یہ معاملہ ایک طرح پر ختم ہو چکا تھا۔ مگر اس کے باوجود میں وہیں کھڑا تھا۔ میرے وہاں ٹھہرنے کی اب کوئی حاجت باقی نہ رہی تھی مگر کوئی غیبی طاقت مجھے اب تک روکے کھڑی تھی ناقابل بیان کیفیتیں میرے دل پر طاری تھیں میں کچھ کہنا چاہتا تھا مگر الفاظ ذہن میں نہ آتے تھے کوئی چیز ہاتھ تھامے ہوئے تھا میں نے ارل کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ غمزدہ لیکن پرسکون تھا میری نگاہ بیگم کی طرف گئی گہرے اضطراب کی علامات

اس کے خوشنما چہرہ پر نمودار ہوئیں پھر میں نے لینو ور کی طرف دیکھا مگر بستر کے پردوں میں اس کی منحوس صورت میری نظروں سے پوشیدہ تھی میں اس کے چہرہ کے آثار نہ دیکھ سکا۔

"جوزف" ارل نے آخر کار دھیمی آواز میں کہا "تمہارے یہاں ٹھہرنے سے ہماری پریشانی ہر لحظہ بڑھ رہی ہے اس لئے میں درخواست کرتا ہوں جاؤ تم خوب سمجھ سکتے ہو کہ نوکر اس معاملہ میں کیا کچھ کانا پھوسیاں کر رہے ہوں گے۔۔"

"جوزف ہز لارڈ شپ نے تم سے وعدہ کیا ہے" کونٹس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "اور میں خود بھی اس وعدہ کی تصدیق کرتی ہوں" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدیا۔

ایک عجیب طرح کا جوش۔۔۔ ایک ناقابل بیان ولولہ اس دست نازک کے مس سے میرے سینہ میں پیدا ہوا میں نے اس کو گرمجوشی سے دبایا جس کے بعد ارل نے بھی اپنا ہاتھ پیش کیا اور میں نے اس کو بھی رسمی طور پر ہلایا۔ اس داستان کے پڑھنے والے شاید تعجب کریں گے کہ ان سختیوں بدسلوکیوں اور دغابازیوں کے بعد جو ارل نے مجھ سے کی تھیں میں نے کیوں ایسا کیا ہے؟ مگر میری اس وقت کی حالت عجیب تھی الفاظ میں طاقت نہیں کہ میری ذہنی کیفیت واضح کر سکیں۔

اب چونکہ میرے وہاں ٹھہرنے کا کوئی عذر باقی نہ تھا۔ اس لئے میں لینو ور کی طرف نظر ڈالے بغیر رخصت ہو گیا۔ اس بدنصیب باجی سے مجھے کوئی ہمدردی نہ تھی جس کو سچ پوچھئے تو ارل کی کوششوں سے دوبارہ زندگی ملی تھی۔

کوٹھی کے دروازہ پر ہمارے باقی آدمی جمع تھے اکٹھے ہم سرائے کی طرف چلے اسجگہ پہنچکر میں نے سب آدمیوں کو خوب اچھی طرح انعام دیا خصوصیت کے ساتھ

لیوکرس کی ذہانت اور اولوالعزمی سے یہ سب کچھ ہوا تھا ان لوگوں کے سوال پر میں نے محض اتنا کہا کہ میرا مقصد پورا ہو گیا اور اتنے ہی سے ان کی تسلی ہو گئی اس رات بڑی دیر تک مجھے نیند نہ آئی لاتعداد خیالات سینہ میں ہیجان کر رہے تھے نئے نئے ارادے ناقابل بیان آرزوئیں ناگفتہ تمنائیں دل و دماغ میں تلاطم پیدا کرتی تھیں۔

اگلے دن میں نے شب گذشتہ کے واقعات کا سارا حال تفصیل کے ساتھ کونٹ آف لورنز کو لکھ کر بھیج دیا اس کے ساتھ ہی تحریر کیا کہ میں اب انگلستان واپس جاتا ہوں اور ہول لورن کے فلاں ہوٹل میں ٹھیروں گا وہیں آپ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

یہ کہہ کر میں عازم انگلستان ہوا۔

پچیسویں جلد ختم ہوئی

باپ کا قاتل

رینالڈس کے زبردست ناول پیری سائیڈ کا ترجمہ

منشی شمیم الدین صاحب بلہوری کے قلم سے

باپ اپنے چھوٹے بچے کو زانو پر بٹھا کر پیار کرتا اور اس کے نرم چکنے اور گھونگھر والے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہے یہاں تک کہ محبت میں وہ اپنی قابل فخر انسانی حالت کو بھی فراموش کر دیتا ہے اور صرف یہ امید اس کے لئے باعث راحت ہوتی ہے کہ میں اپنے بچے کے لئے وافر دولت کما سکوں۔ اسی فکر میں اس کی ساری زندگی بسر ہوتی ہے الٰہی یہی بچہ جوان ہو کر باپ کو قتل کرے۔ یہی ننھے ننھے ہاتھ قاتل بھی ہو جائیں کہ اس پر محبت دل میں خنجر بھونکتے ہیں جو ہر وقت اسی کیلئے فکرمند و مضطرب رہتا تھا۔ ہائے کیا فطرت انسانی اس درجہ قابل نفرین ہو سکتی ہے نہایت پُردرد، بڑا پُردرد۔ غایت درجہ سبق آموز مکمل دو جلدیں ۱۶۵ صفحے قیمت ۱۲/

خونی تلوار

رینالڈس کے بےنظیر تاریخی ناول میسکر آف گالنکو کا اردو ترجمہ

منشی نیرنتھ رام صاحب فیروز پوری کے قلم سے

رینالڈس کے ناولوں میں بالکل نیا اور نہایت لاجواب جس کا ترجمہ اب پہلی بار اردو میں کیا گیا ہے اس ناول کا پلاٹ بالکل ایسے ہی سانحہ پر حادی ہے جیسا ۱۹۱۹ء میں امرتسر میں پیش آیا تھا ایسے ہولناک واقعہ پر رینالڈس کی تحریر پوچھئے نہیں اس میں کیسی کیسی دلچسپیاں مرکوز ہیں گلنکو کا قتل عام ایک تاریخی واقعہ ہے۔ اتنا خوفناک کہ مورخ اب تک اس کا ذکر کرتے ہوئے کانپتے ہیں۔ رینالڈس نے اپنی جادو نگاری سے اس واقعہ کو جس رنگ میں پیش کیا ہے۔ وہ اسی کا حصہ سمجھنا چاہیئے حب وطن اور قومی غیرت کی تصویر۔ آزادی کی حمایت میں قربانی کا نظارہ۔ سیاسی مظالم کی نہ بھولنے والی داستان مکمل ۵۰۰ صفحے قیمت ۹ روپیہ۔

ہم سے طلب کیجئے

زبردست تاریخی ناول

جن میں بہترین عربی، ترکی اور فارسی ناولوں کے ترجمے شامل ہیں

عرب کا چاند (کامل) ۸عہ مشرقی حور (کامل) ۱عہ انقلاب افغانستان (کامل) سے/

آستانہ کی حور عہ سعید و فلپانہ عہ فتح انطاکیہ (کامل) للعہ

فتح یرموک	۸عہ	ہلال و صلیب	ے/	معشوقہ ہند	ے/
ترکی شمشیر	عہ	ترکی فرشتے	عہ	انقلاب سمرنا	۱۲ر
محمود و مرذشا	عہ	مسعود و شکنتلا	عہ	حور بغداد	۸ر
التمش	عہ	فتح ایران (کامل)	للعہ	رزم و بزم	۱ہ/
چاند سلطانہ (کامل)	للعہ	محبوبہ قریش	۸عہ	داستان پل خدیر	۱۲عہ
انقلاب ایران	۱۲عہ	اسرار مصر	۱۲عہ	ابومسلم خراسانی	عہ
ثالث بالخیر	۱۲ر	جلال الدین خوارزم شاہ	عہ	جنگ اٹلی و ترکی	۱۲عہ
شادی و عبدالرحمن	ے/	عروس فرغانہ	ے/	امین و مامون	ے/
انقلاب سیاسی	ے/	امین بک	۸عہ	ابن طولون	ے/
عذرائے قریش	۱۴عہ	محبوبہ شام	۱۰ر	عروس مصر	عہ
حجاج بن یوسف	۱۴عہ	محبوبہ مصر	ے/	محبوبہ بغداد	۲عہ
عبدالرحمن الناصر	۸عہ	عیش سلطانہ	۸عہ	مطلوب حسیناں	۱۲ر
آفتاب دمشق	۱۴عہ	سمرنا کا چاند	۱۴عہ	تیغ کمال	۸عہ
عروس کربلا	۸عہ	ماہ عجم	عہ	آفتاب دمشق	۱۴عہ
الزہرا	۲ر	یاسمین شام	۸عہ	در شہوار	۱۰ر

ہم سے طلب کیجیے

قواعد خریداری

۵۔ (بقیہ صفحہ ۲) بعض اصحاب کی حالت میں دیکھا گیا ہے کہ چار یا پانچ ماہ کے بعد دفعتاً اطلاع دیتے ہیں کہ ہمیں اس دوران میں ایک بھی پرچہ نہیں ملا۔ ایسی شکایتیں کسی حالت میں بھی قابل غور نہیں سمجھی جا سکتیں۔ کیونکہ اتنی مدت کے بعد شکایت کی جانچ کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ اس قسم کے موقعوں پر زیادہ سے زیادہ جو رعایت ہم کر سکتے ہیں۔ یہ ہے کہ زیر شکایت پرچے اگر دفتر میں موجود ہوں تو عام رعایتی قیمت پر دوبارہ مہیا کر دیئے جائیں۔ لیکن یہ ایک اختیاری رعایت ہے جو بغیر کوئی وجہ ظاہر کرنے کے واپس لی جا سکتی ہے۔

۶۔ کچھ اصحاب آغاز ماہ سے ہی خطوں کا تار باندھ دیتے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا سخت مشکل ہے اس لئے مکرر گذارش ہے کہ عدم رسید کے خط مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے ہی لکھے جائیں۔ اس سے پہلے لکھے ہوئے خطوں کو قابل اعتنا نہ سمجھا جائے گا۔

۷۔ ماہوار ضخامت اس سائز کے ایک سو سے لیکر ڈیڑھ سو صفحوں تک مقرر ہے۔ اور بعض حالتوں میں اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ مگر اس کی بیشی کا اختیار کلی اس دفتر کو حاصل ہے۔

۸۔ قابل ترجمہ کتابوں کے انتخاب کا حق رئیس التحریر منشی تیرتھ رام صاحب کو حاصل ہے خریداروں کے مشورے ہر وقت شکریہ کے ساتھ سنے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ دفتر ان پر عمل کرنے کے لئے پابند نہیں۔ اور نہ کوئی صاحب اس بنا پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ فلاں کتاب کا ترجمہ کیوں شائع نہیں کیا گیا۔

۹۔ ان قواعد سے لاعلمی قابل عذر نہ سمجھی جائے گی۔

جارج ڈبلیو - ایم رینالڈس کے ناول

ذیل میں رینالڈس کے ان ناولوں کی فہرست دی جاتی ہے جو قبل ازیں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکے ہیں [illegible]

کتاب کا نام	انگریزی نام	مترجم	صفحات	قیمت
فسانۂ لندن (۵ حصے)	مسٹریز آف لنڈن (سلسلۂ اول)	منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری	۲۳۰۰	[illegible]
" (۵ حصے)	" " (سلسلۂ ثانی)	"	۲۰۴۱	[illegible]
نظارۂ پرستان (۵ حصے)	مسٹریز آف دی کورٹ آف لنڈن (آخری سلسلہ)	"	۲۲۱۸	[illegible]
خونی دربار (۲ جلدیں)	میسکر آف گلنکو		۵۵۸	[illegible]
باپ کا قتل (۲ حصے)	میری پرائس	منشی شمیم الدین صاحب [illegible]	۵۳۴	[illegible]
شام جوانی (۲ جلدیں)	ینگ ڈچس	منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی	۶۰۰	[illegible]
فریب حسن	[illegible]	خواجہ [illegible] حسین صاحب	۲۵۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	میر کرامت اللہ صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	سیمسٹریس	پنڈت بشمبر ناتھ صاحب [illegible]	۵۲۰	[illegible]
[illegible]	عمر	منشی احمد الدین صاحب بی اے مرحوم	۷۸۸	[illegible]
[illegible]	لیلیٰ دی سٹار آف منگریلیا	منشی محمد امیر حسن صاحب	۹۲۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	منشی [illegible] صاحب بی اے	[illegible]	[illegible]
[illegible]	رائی ہوس پلاٹ	منشی محمد امیر حسن صاحب	۱۰۶۹	[illegible]
سپاہی کی دلہن	سولجرز وائف	ڈاکٹر [illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]
روزا لیمبرٹ (۲ حصے)	روزا لیمبرٹ	منشی [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	منشی صدیق احمد صاحب	[illegible]	[illegible]
[illegible]	مسٹریز [illegible]	منشی سجاد حسین صاحب مرحوم	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	منشی امجد حسین خان صاحب	۲۰۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	...	۲۸۵	[illegible]
[illegible]	لوز آف دی حرم	منشی احمد الدین صاحب بی اے مرحوم	۲۲۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	منشی محمد امیر حسن صاحب	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	...	۲۰۳	[illegible]
[illegible]	[illegible]	لالہ دینا ناتھ صاحب	۵۰۹	[illegible]
[illegible]	میری پرائس	سید نوازش علی صاحب	۱۲۹۵	[illegible]

لال برادرس، پبلشرز [illegible] لاہور

جلد ۲۶

گردش آفاق

حیرت انگیز سوشل ناول

اس سلسلہ میں حسب ذیل بھی ملاحظہ فرمائیے

فسانہ لندن (بسلسلہ اول و دوم)، نظارہ پرستان، خونی تلوار وغیرہ

مصنف — جارج ڈبلیو۔ ایم۔ رینالڈس

مترجم — تیرتھ رام فیروزپوری

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ۔ نولکھا۔ لاہور

صرف سرورق ملاپ سٹیم پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام ملک غلام محمد پرنٹر چھپا۔ اور
بابو سیالیہ لال پبلشر نے شائع کیا

قواعد خریداری

۱- اس سلسلہ کی مستقل خریداری کی سالانہ قیمت [illegible] ہے جو خواہ بذریعہ منی آرڈر یا وی۔ پی پیشگی آنی چاہیئے۔ سہ ماہی یا ششماہی کا کوئی حساب نہیں۔ جو اصحاب ہمارے معزز [illegible] کے مستقل خریدار ہیں ان سے بطور رعایت صرف [illegible] سالانہ لیا جائیگا۔ وصول شدہ روپیہ کسی حالت میں واپس نہ ہوگا۔

۲- خریداری [illegible] جلد سے شروع ہو سکتی ہے۔ لیکن قیمت بہرحال ایک سال کی اکٹھی وصول کی جائیگی۔ اور اس کے عوض بارہ ماہوار پرچے (یا ان پرچوں کے مجموعے) بھیجے جائیں گے۔

۳- سالانہ قیمت کا حساب ختم ہونے پر اگر نئی قیمت کے آغاز سے پہلے خریدار کی طرف سے [illegible] اطلاع موصول نہ ہو کہ وہ آئندہ اس سلسلہ کی خریداری جاری رکھنا نہیں چاہتے تو اس [illegible] سمجھ کر اگلا پرچہ مزید سالانہ قیمت کے لئے وی۔ پی روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا ہر ایک خریدار کا اخلاقی فرض سمجھا جائیگا۔

۴- ہر ایک پرچہ بالعموم مہینہ کے وسط تک شائع ہو جاتا ہے اور تمام خریداروں کے نام باقاعدہ اور بڑی احتیاط کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے چند پرچے رستے میں ضائع ہو جائیں۔ لیکن اس صورت میں عدم رسید کی اطلاع اسی مہینے کے اندر اندر آجانی چاہیئے۔ بہترین صورت یہ ہے کہ مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے اگر اس وقت تک پرچہ وصول نہ ہو تو ایک اطلاعی خط اس دفتر کے نام روانہ کر دیا جائے۔ اس مہینے کے گذر جانے پر عدم رسید کی شکایت قابل قبول نہ ہوگی۔ سوائے غیر ملکی خریداروں کے جو آئندہ ماہ کی پانچ تاریخ تک شکایت روانہ کر سکتے ہیں۔

باقی دیکھو سرورق صہ

جملہ حقوق بحق لالہ نرائن دت سہگل محفوظ ہیں

حیرت انگیز سوشل ناول

گردش آفاق

چھبیسویں جلد ۲۶

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس کی زبردست تصنیف

جوزف ولمٹ

کا دلکش ترجمہ

تیرتھ رام فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ نظارہ پرستان۔ انصاف وغیرہ

لال برادرس

پبلشرز روڈ نولکھا لاہور

[illegible] سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ملک غلام محمد پرنٹر چھپا اور لالہ نرائن دت سہگل پبلشر نے شائع کیا

رینالڈس کے ناولوں کا سلسلہ

خریداروں کے اصرار پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ رینالڈس کے ناولوں کا سلسلہ جو گردش آفاق سے شروع ہوا تھا مستقل طور پر جاری رکھا جائے۔ موجودہ ناول گردش آفاق کی مقبولیت نے ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستان میں رینالڈس پرستوں کی جماعت ابھی زوروں پر ہے۔ آئے دن اس مضمون کے استفسار موصول ہوتے ہیں کہ آیندہ اس سلسلہ میں اور کون کون سے ناول شائع ہوں گے اس عام قدردانی کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کیا گیا ہے کہ رینالڈس کے جسقدر ناول قابل ترجمہ باقی ہیں ان سب کو یکے بعد دیگرے موجودہ سلسلہ کے فاضل مترجم منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری سے ترجمہ کرا کے مسلسل شائع کیا جائے چنانچہ عنقریب اس سلسلہ کے بے نظیر ناول

غرور حسن اور محلات شاہی کے اسرار

عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب صورت میں مسلسل شائع ہوں گے اور ان کے بعد اس مصنف کے باقی ناول بھی اسی طرح پیش ہوتے رہیں گے اس کیلئے بڑی ضرورت آپکی ہمدردی و امداد کی ہے۔ خود مستقل خریداری قبول کیجئے اور دوستوں کو بھی آمادہ فرمائیے کیونکہ اسی طرح یہ کار عظیم پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ آپ کے لئے مستقل خریداری کا یہ نہایت نادر موقعہ ہے ضرور اس علمی کوشش کی سرپرستی کیجئے وہ وہ جواہر ریزے پیش کرنے کی تجویز ہے کہ آپ گردش آفاق اور اس کے ہیرو جوزف ولمٹ کو یقیناً بھول جائیں گے۔

گردش آفاق

دور رابع

چھبیسویں جلد

باب ۔ ۱۴۹

پراسرار خاتون

میلان سے رخصت ہونے کے دس دن بعد میں پیرس پہنچ گیا اور چونکہ ارل آف ایگلسٹن کے تین ہفتوں کے وعدہ میں کئی روز باقی تھے اس لئے سوچا کہ چند روز اس جگہ رہ کر پیرس کی دوبارہ سیر کرنی چاہیئے۔ میں نے میورس ہوٹل میں قیام کیا اور اپنا اسباب ٹھکانہ سے رکھ کر سوچنے لگا کہ کتنے عجیب اور حیرت انگیز واقعات اُس وقت کے بعد پیش آئے ہیں جب پہلی مرتبہ مجھ کو اس ہوٹل میں رہنے کا اتفاق ہوا تھا۔ جیسا ناظرین کو یاد ہوگا۔ اس وقت میرے پاس سر منچیو ہیسلٹین کا دیا ہوا کافی روپیہ موجود تھا۔ اسی جگہ میری ڈوچسٹر سے ملاقات ہوئی تھی جس نے دھوکے سے دوسری مرتبہ میرا سب روپیہ اڑا لیا تھا بعد ازاں جس طرح مجھ کو ڈیوک ڈی پالن کی ملازمت کرنی پڑی اور جو عجیب و غریب واقعات میرے عرصہ ملازمت میں پیش آئے اُن کا حال دہرانے کی میرے خیال میں کوئی حاجت نہیں ہے کیونکہ وہ اس داستان کے ناظرین کو اچھی طرح یاد ہوں گے خیر میں اب دوسری بار اس ہوٹل میں مقیم تھا۔ اخراجات کے لئے کافی روپیہ اپنے پاس رکھتا تھا اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اس عرصہ میں وسیع دنیاوی تجربات حاصل کر چکا تھا۔ فی الحقیقت میری معلومات نے اس عرصہ میں اتنی وسعت اختیار کر لی تھی کہ میں یہ سوچے بغیر

نہ رہ سکا۔ کہ اس موقعہ پر جب مجھے پہلی مرتبہ پیرس آنے کا اتفاق ہوا تو میں حالت موجودہ کے مقابلہ میں علم و دنیاوی حالات سے بالکل بے خبر سیرتِ انسانی کے نشیب و فراز سے ناواقف بلکہ صاف لفظوں میں جاہل مطلق تھا۔ سچ ہے سیر و سیاحت اور عام و دنیاوی ٹھوکریں ہی انسان کو پختہ مغز بناتی ہیں۔

میورس ہوٹل میں رات کا کھانا پانچ بجے ہی میز پر آجاتا تھا۔ میں جب کھانا کھانے بیٹھا تو دیکھا کہ پچاس کے قریب آدمی مختلف میزوں کے گرد بیٹھے ہیں۔ ان میں سے دو تہائی انگریز اور باقی زیادہ تر فرانسیسی تھے کھانے کے کمرہ میں جو مقام میرے حصہ میں آیا وہاں میرے قریب ایک ادھیڑ عمر کی خاتون اور اس کے پہلو میں ایک نسبتاً جوان عورت بیٹھی تھیں۔ مجھ کو جلدی ہی معلوم ہو گیا کہ آخر الذکر ادھیڑ خاتون کی تنخواہ دار سہیلی یا دوسرے لفظوں میں ٹوڈی ہے خاتون کی عمر کم و بیش پچاس سال تھی۔ بدن فربہ مگر اس عمر میں بھی گندے ہوئے حسن کے آثار اس کے چہرہ پر موجود تھے عہد شباب میں وہ خاصی قبول صورت ہو گی۔ کیونکہ پختہ سالی میں بھی کچھ ایسی بری نہ تھی۔ نقص اگر تھا تو صرف یہ کہ خط و خال موٹے اور رخسارے انتہا درجے سرخ تھے۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ اگر بسیار نوش نہیں تو کم از کم جامی ال‌‌‌‌‌‌عنب بھی نہیں ہے اس کا لباس شوخ اور بھڑکیلا۔ زیورات بکثرت اور انداز و اطوار گنوارانہ نہ سہی شستہ اور مہذب بھی نہ تھے لیکن عورت پر مذاق تھی اور اس کی گفتگو سے میں نے جلدی ہی اندازہ کر لیا کہ نیک طینت بھی ہے اس کی قلمی تصویر مکمل کرنے کے لئے محض اس قدر اضافہ کی ضرورت ہے کہ اس کا لہجہ باشندگان سکاٹ لینڈ سے ملتا تھا اور وہ ذرا سی بات پر کھل کھلا کر ہنسنے لگتی تھی شاید اس لئے کہ اس سن و سال میں بھی اس کے دانت خوشنما ہموار اور بے حد سپید تھے۔

اُس کے ساتھ والی عورت جسے میں نے ٹوڈی کے نام سے موسوم کیا ہے عمر میں اس سے بیس برس کم یعنی کم و بیش تیس سال کی تھی اُسے دیکھ کر اس قابل نفرت عورت مس ڈکمن

کی یاد میرے دل میں پیدا ہوئے بغیر نہ رہ سکی جس کا ذکر اس لمبی داستان کے ابتدائی ابواب میں ہوا تھا اور جس نے اس زمانہ میں جب میں خاندان ڈایورٹن میں ایک ادنےٰ نوکر کی حیثیت رکھتا تھا تو مجھ پر کینہ توزی برتی تھی اس عورت کا نام جو ادمیر خاتون کی سہیلی تھی مس کارنوال معلوم ہوا وہ ایک پتلی دُبلی گر بہ اندام بدنما بد صورت عورت تھی پھیلا منہ داغ ناک لمبی پتلی اور بے حد سُرخ اور جیسا کہ جلدی ہی ظاہر ہو گیا وہ اپنی مالکن کی مدح خوانی اور چاپلوسی فرض اعلےٰ تصور کرتی تھی اور چونکہ ادمیر خاتون خوش طبع ہونے کے باوجود قدرے خود پسند اور مغرور تھی اس لئے مس کارنوال کے میٹھے بول اس کو بہت بھاتے تھے مس کارنوال کا نام تو خیر مجھے اسی دن جب میں ان کے پاس کھانا کھانے بیٹھا معلوم ہو گیا تھا مگر جیسا ناظرین کو آگے چل کر معلوم ہو گا لیڈی کا نام مجھے ایک یا دو دن سے پہلے معلوم نہ ہو سکا

" اور کیوں صاحب آپ کو یہاں پیرس میں آئے کتنے روز ہو گئے ؟ " خاتون نے ایک دفعہ آپس کی گفتگو چھڑ جانے کے بعد مجھ سے پوچھا۔

" جی میں آج ہی صبح آیا ہوں " میں نے جواب دیا " لیکن اس شہر میں میرے آنے کا یہ پہلا موقعہ نہیں ہے میں اس سے پہلے بہت عرصہ یہاں رہ چکا ہوں "

" اوہ بانو آپ بھی " مس کارنوال نے اس قدر اونچی آواز میں جو مجھ کو بخوبی سنائی دے سکتی تھی لیکن دکھاوے کے لئے اس طریقہ پر گویا دبی آواز میں کہتی ہے اس خاتون سے کہا " ٹھیریئے میں ذرا حساب کر لوں پچھلے دس سال میں آپ بھی اس رنگیلے شہر میں چوتھی بار آئی ہیں گویا پورے دس سال مجھے آپ کے خوان نعمت میں حصہ لیتے ہو گئے آہ بانو میں کئی بار یہ سوچ کر حیران ہوتی ہوں کہ اگر آپ میری سرپرست نہ ہوتیں تو میں کیا کرتی اور کہاں جاتی ؟ "

" مگر مس کارنوال " خاتون نے مسکراتے ہوئے جواب دیا " تم نے بھی تو میری کچھ کم خدمت گذاری نہیں کی تمہاری وجہ سے کبھی مجھ کو تنہائی کا احساس نہیں ہوا "

" تنہائی کا ! آپ کو ؟ " مس کارنوال نے جلدی سے کہا " بانو یہ آپ کی کسر نفسی ہے ورنہ

میں بالکل صحیح عرض کرتی ہوں۔۔۔ کیونکہ مجھ کو خوشامد سے نفرت ہے۔ بانو آپ کے دلکش طریقے آپ کی دل خوش کن باتیں اور سب سے زیادہ آپ کی خوبصورتی۔۔۔"

"آہ میری خوبصورتی!" سن رسیدہ عورت نے ہنستے ہوئے کہا "مس کارنوال اس کا زمانہ عرصہ ہوا گذر گیا۔"

"بانو کون کہتا ہے گذر گیا؟" مس کارنوال نے دکھلاوے کی شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "میں حقیقت عرض کرتی ہوں کیونکہ مجھ کو خوشامد سے سخت نفرت ہے۔ کہ اسجگہ شہر پیرس میں کوئی بڑی سے بڑی خوبصورت عورت بھی آپ کے حسن دلنواز کا مقابلہ نہیں کر سکتی بخدا آپکے دانت کتنے خوشنما ہیں۔۔۔"

"ہاں اس میں شک نہیں میں اپنی صحت کی حفاظت خوب کرتی ہوں"۔ خاتون نے اپنے گداز بدن کو تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس پر میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ اُس کا دعوے صحیح ہوگا۔ کیونکہ وہ خوب سیر ہو کر کھاتی تھی۔ شوربہ۔ مچھلی۔ گوشت۔ چوجہ مرغ اور مٹھایاں سبھی چیزیں اس کے سامنے رکھی تھیں اور سب کی سب یکے بعد دیگرے غائب ہوتی چلی جاتی تھیں اس کے ساتھ ہی جوں جوں وہ بوڑدوکی شامپین کے گلاس چڑھاتی اس کے گداز رخساروں کی رنگت سرخ ہوتی جارہی تھی۔

"بانو آپ بالکل ٹھیک کرتی ہیں" مس کارنوال نے کہا "بھلا جس خاتون کو فضل خدا سے چھ سو پونڈ کی سالانہ آمدنی حاصل ہو" یہ الفاظ اس نے اس طرح سنا کر کہے گویا ان کو میرے کانوں تک پہنچانا ضروری خیال کرتی تھی۔ "جس کے رہنے کو براہمٹن کی فیشن ایبل فضا میں نہایت کشادہ اور خوشنما کوٹھی ہو جس کے لاتعداد دوست ہوں اور بے شمار سہیلیاں گھر میں تین چار خدمتگار ہر وقت حاضر رہیں اور سیر کرنے کو دو گھوڑوں کی فٹن ہو۔۔۔"

"مس کارنوال" سن رسیدہ خاتون نے پھر ایک بار ہنستے ہوئے کہا "اس میں شک نہیں

مجھے ہر طرح کی دنیاوی آسائش حاصل ہے..؟

"اور اس کے علاوہ بانو آپ بغیر کسی مبالغہ آرائی کے اس بات کا بھی دعوے کرسکتی ہیں" ڈوری نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر آپ نے ابتک اپنا نام نامی نہیں بدلا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ خدانخواستہ آپ کو مداحوں کی کمی ہے میں چاپلوسی سے سخت نفرت کرتی ہوں مگر یاد ہوگا وہ نوجوان بیرونٹ سر سائمن ٹڈ کا سٹر جو آپ پر جان و ایمان نچھاور کرتا تھا۔"

"آہ وہ شخص؟ خاتون نے ہنستے ہوئے کہا" افسوس کہ بعد ازاں معلوم ہوا کہ در حقیقت بیرونٹ نہ تھا..."

میں نے دیکھا کہ اس فقرہ کو سن کر مس کارنوال کا چہرہ بے حد سرخ ہوگیا اور "چپ"! کا دبا ہوا لفظ بھی میرے کانوں میں پہنچا جس سے معلوم ہوا کہ ادھیڑ خاتون نے جو مس کارنوال کی طرح زمانہ ساز نہ تھی بے خبری میں اصل حقیقت ظاہر کردی اور اس طرح وہ گھبرا اٹھی جو اس کی ڈوڈی سہیلی مجھپر اور پاس بیٹھے ہوئے دو تین اور شخصوں پر پیدا کرنا چاہتی تھی اس کو باطل کردیا۔

"مگر بانو آپ کو یاد ہوگا" مس کارنوال نے جلدی سے اس غلطی کی اصلاح کرنے کے لئے کہا میرا ہمیشہ سو یہ خیال تھا کہ یہ غلط خبر سر سائمن کے دشمنوں نے اڑائی ہے میرا اپنا عقیدہ یہ ہے۔ کہ اس شرارت کی تہ میں لارڈ ہوکسلے کا ہاتھ تھا آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ میں چاپلوسی سے سخت نفرت کرتی ہوں مگر اصل حقیقت سرحال میں ظاہر کرنی پڑتی ہے آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ ہز لارڈ شپ بھی اس زمانہ میں آپ کے عاشق زار تھے میں کیا اس دعوت کو بھول سکتی ہوں جو انہوں نے ڈیکین ہم کے قریب اپنی عالیشان کوٹھی میں آپ کو دی تھی..."

"بے شک وہ مکان خوب تھا" ادھیڑ عورت نے کہا "بدنصیب ہوکسلے! جب اس کو دیوالیہ بننا پڑا تو یقیناً اس مصیبت کا اس پر بہت اثر ہوا ہوگا"

خاتون کی صاف گوئی نے بدنصیب مس کارنوال کو پھر ایک بار شرمندہ کردیا۔ پاس بیٹھے ہوئے چند شخصوں سے اس شرہ پر... قہقہہ لگایا تو ڈوڈی کے چہرہ کی رنگت پہلے سے

بھی زیادہ سرخ ہوگئی اس نے فربہ خاتون کے کان میں جلدی سے کچھ کہا اور اس کے بعد گفتگو کا رخ بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی "آپ نے یہ پھل تو چکھے ہی نہیں ان کا ذائقہ دیکھیئے"

مگر ادھیڑ خاتون چونکہ زمانہ سازوں کے طریقوں سے نابلد تھی اس لئے وہ پھر ایک بار صاف گوئی کرتے ہوئے بولی "مس کارنوال میں جھوٹ نہیں کہتی لارڈ بو کلٹ کی یہ حرکت سراسر نازیبا تھی کہ انہوں نے جو پچیس پونڈ مجھ سے قرض لئے تھے وہ بھی فہرست دیوالہ میں شامل کر دئیے اسے ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا"

اس طرح ان دونوں میں دیر تک باتیں ہوتی رہیں حتےٰ کہ کھانا ختم ہوا۔ اور اس وقت مس کارنوال نے کافی اونچی آواز میں ہم سب کو سناتے ہوئے کہا "وہ جو آپ نے ... تھیٹر میں اپنا بکس ریزرو کرا رکھا ہے اس میں چلنا چاہیئے"

پہلے میں نے سمجھا تھا کہ یہ دونو عورتیں شوہروں کی متلاشی ہیں اور کسی موٹی سی مچھلی کو دام میں پھنسانا چاہتی ہیں مگر بعد ازاں یہ خیال مضحکہ انگیز معلوم ہوا کیونکہ ایک کی عمر اور دوسری کی بدصورتی انہیں اس کوشش میں کامیابی کا موقعہ نہ دے سکتی تھی بعد ازاں جوں جوں ان کی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا تو مجھ کو اس بات کا پورا یقین ہوگیا کہ میرا پہلا اندازہ غلط تھا کیونکہ میں نے دیکھا کہ فربہ خاتون ہر موقعہ پر اپنی خوشامد پسند سہیلی کی بات کو کاٹتی اور اپنی غیر ضروری صاف گوئی سے اس اثر کو جو مس کارنوال پیدا کرنا چاہتی تھی زائل کرتی جاتی تھی۔ آخری نتیجہ جس پر میں پہنچا یہ تھا۔ کہ سن رسیدہ خاتون خود پسند اور خوشامد پسند ہوتے ہوئے بھی طبعاً اتنی آزاد اور راست گوئی پر اتنی مائل ہے کہ اپنی سہیلی کی غلط بیانیوں کی تردید کئے بغیر نہیں رہ سکتی بظاہر وہ کوئی سادہ لوح خاتون تھی جس کو معقول گذارہ حاصل تھا اور اس کی بدصورت سہیلی محض ... کے ذریعہ سے اس کو خوش کرکے اس کے ٹکڑوں پر پلتی اور لطف اٹھانے کی کوشش کرتی تھی ایک بار میرے جی میں

آئی کہ ہوٹل کے کسی نوکر سے پوچھوں کہ یہ ادھیڑ خاتون کون ہے؟ لیکن پھر اس خیال سے رہ گیا کہ مجھے اُن کے معاملات سے کیا غرض؟ وہ خواہ کوئی ہوں مجھے اُن کی باتوں میں دلچسپی لینے کی حاجت نہیں ہے۔

دوسرے دن میں نے دیکھا کہ دونوں عورتیں ایک خادمہ کو ساتھ لیکر جس نے ملٹری کیلی پوشاک پہن رکھی تھی۔ کرایہ کی گاڑی پر سوار ہو پیرس کے نظارے دیکھنے گئیں شام کے کھانے پر پھر مجھے اُن کو دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر میں چونکہ مس کارفوال کی لغوگوئی سے بیزار تھا۔ اس لئے قصداً اُن سے کسی قدر فاصلہ پر جا بیٹھا۔

مجھے پیرس آئے تین دن ہو گئے تھے کہ شام کے کھانے پر مجھے ایک سن رسیدہ مرد شریف کے قریب بیٹھنے کا اتفاق ہوا جو بظاہر سکاٹ لینڈ کا رہنے والا اور کسی کام کے سلسلہ میں اُسی روز پیرس آیا تھا دوران گفتگو میں معلوم ہوا کہ وہ وکیل ہے جس میز کے ایک سرے پر ہم بیٹھے تھے اُس کے دوسرے سرے پر وہی ادھیڑ عورت اور اس کی سہیلی بیٹھی تھیں کھانا قریباً ختم ہو چکا تھا کہ میرے وکیل دوست نے ان دو عورتوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور جلدی ہی اُن کو گہری توجہ سے دیکھنے لگا کبھی وہ ذرا سا آگے جھکتا کبھی چشمہ درست کرتا اور کبھی بڑبڑاتے ہوئے کہتا تھا "میرے خیال میں وہی عورت ہے!"

آخر کار میں نہ رہ سکا میں نے وکیل صاحب سے پوچھا "کیا آپ حاضرین میں سے کسی کو پہچانتے ہیں؟ وہ دیکھئے آپ کی ایک ہموطن خاتون اس میز کے سرے پر بیٹھی ہے..."

"آہ کیا وہ بھی سکاٹ لینڈ کی رہنے والی ہے؟" سن رسیدہ وکیل نے میری طرف استفہامی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی بے شک ... کا ہموطن ہے" میں نے جواب دیا "پرسوں میں اس کے پاس بیٹھا تھا..."

"مگر اس کا نام کیا آپ کو معلوم ہے؟" شخص مذکور نے پوچھا۔
"نام تو مجھ کو معلوم نہیں" میں نے جواب دیا "مگر آپ شائد اُس کو پہچانتے ہیں۔"
"میں اس کو پہچانتا تو بے شک ہوں۔" وکیل نے رومال سے چشمہ صاف کرتے ہوئے کہا "مگر اس کا نام اس وقت میرے ذہن سے اتر گیا ہے میرا خیال یہ ہے کہ اس جگہ رہتے ہوئے اس نے کوئی اور نام اختیار کر لیا ہوگا۔"
"تو کیوں نہ کسی نوکر سے پوچھ لیا جائے؟" میں نے کہا۔
"نہیں اس کی حاجت نہیں ہے۔" وکیل نے قطع کلام کرتے ہوئے جواب دیا اور اس کے بعد پھر ایک بار بڑبڑاتے ہوئے "اگر میرا اندازہ صحیح بھی ہو تو مجھے اس کے معاملہ میں دخل نہ دینا چاہیئے کیونکہ اس نے ہر شخص کے ساتھ ایمانداری برتی تھی۔"
میں بڑے وکیل سے دریافت کیا چاہتا تھا کہ کیا وہ کوئی شکی عورت ہے لیکن پھر اس خیال سے رک گیا کہ میرے سوال کو بیجا استعجاب پر محمول کیا جائیگا گو امر واقعہ یہ ہے کہ وکیل کی باتوں سے میرے دل میں شوق دریافت پیدا ہو چکا تھا اور میں چاہتا تھا کہ اس معاملہ کی نسبت کچھ اور حالات تحقیق کر دوں۔
"معلوم ہوتا ہے بے خبری میں چند الفاظ میرے منہ سے نکل گئے ہیں" وکیل نے پر خیال انداز سے کہنا شروع کیا۔ "جن سے آپ کو دریافت حال کا شوق پیدا ہو گیا ہے آپ چونکہ شریف اور عزت دار ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ جو بات آپ سے کہی جائے آپ اس کو کسی اور پر ظاہر نہ کریں گے اس کے علاوہ ممکن ہے یہ وہ عورت نہ ہو جس کا مجھ کو خیال ہے بہر حال اگر آپ اس بارہ میں خاموش رہنے کا وعدہ کریں تو میں بعض حالات اختصار کے ساتھ بیان کر سکتا ہوں۔"
"اطمینان فرمایئے کہ جو کچھ آپ مجھ سے کہیں گے وہ کسی اور پر ہرگز ظاہر نہ ہوگا" میں نے جواب دیا "ایسا کرنا میری فطرت کے خلاف۔ ۔ ۔ ۔"

"داستان جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں مختصر اور کسی حد تک مضحکہ انگیز ہے" بڈھے وکیل نے کہنا شروع کیا "کئی سال گذرے شہر ایڈنبرا میں ایک عورت رہا کرتی تھی جس کا نام مجھے اس وقت یاد نہیں مگر جس نے ایک مکان کرایہ لے رکھا تھا اور کئی آدمی کرایہ ادا کر کے اس کے وہاں رہتے تھے وہ ایک اچھا شریف گھر تھا اور عورت نیک طبع اور خوش مزاج بیوہ تھی جتنا زیادہ میں اس عورت کی طرف دیکھتا ہوں اتنا ہی یہ یقین میرے دل میں پختہ ہوتا جاتا تھا ہے کہ یہ وہی عورت ہے لیکن خیر اس سے کیا بحث جیسا میں پیشتر بیان کر چکا ہوں میں ایڈنبرا میں وکالت کرتا ہوں اگر کبھی اس بیوہ عورت کو کسی معاملہ میں قانونی امداد کی ضرورت پیش آتی تو وہ مجھ سے ہی مشورہ لیتی تھی۔ غرض ہمارے تعلقات گہرے تھے وہ نیک طینت اور کفایت شعار تھی اور اس کی نیک نیتی سادہ لوحی کی حد تک پہنچی تھی یہی باعث تھا کہ جو بات اس کے روبرو کہی جائے وہ اُس کو صحیح سمجھ لیتی تھی عرصہ دراز کی کفایت شعاری سے اُس نے قریباً پانچ یا چھ سو پونڈ جمع کر لئے تھے جو میں نے اُس کی خاطر سود پر لگا دیئے مگر ایک روز وہ کسی دھوکے باز کے ہتھے چڑھ گئی جو ایک نئی نہر کی تیاری کے بہانہ سے شہر ایڈنبرا کے نیک دل لوگوں کو ٹھگتا پھرتا تھا اس شخص نے اس عورت سے مل کر باتوں باتوں میں کہا کہ اس نہر کی تیاری سے تجارت میں انقلاب واقع ہو جائیگا کثیر منافع حاصل ہوگا حتےٰ کہ جو لوگ اپنا روپیہ اس کام میں لگائیں گے وہ بیس یا پچیس فی صدی منافع یقیناً حاصل کر لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس سے زیادہ بھی حاصل کریں سادہ لوح عورت اس کے چکمہ میں آ گئی اور جو تھوڑی بہت پونجی اُس نے اس وقت تک فراہم کی تھی اس کے حوالہ کرنے پر آمادہ ہوئی مجھے بھی اس آدمی کی اصل حقیقت معلوم نہ تھی اس لئے میں نے بیوہ عورت کو سمجھایا تو سہی لیکن معمولی طور پر یعنی اس کو سختی کے ساتھ روپیہ صرف کرنے کی ممانعت نہ کی القصہ اس نے اپنی بچت کا سب روپیہ اس ... کے حوالہ کر دیا اور وہ ایک روز یوں غائب ہو گیا

جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ بیچاری بیوہ عورت حیران و سراسیمہ میرے پاس آئی مگر میں کیا کر سکتا تھا! اس آدمی کے کہنے سے اس نے پچھلے دنوں بہت سا روپیہ بلا ضرورت اور بھی صرف کر لیا تھا وہ ایک بڑا مکان کرایہ لے کر اس میں رہنے لگی تھی اُس نے اس کو بڑی خوشنمائی کے ساتھ سجایا تھا لیکن شومی طالع سے وہ مکان کرائے نہ چڑھ سکا۔ پونجی یوں گم ہو گئی جن لوگوں سے چیزیں ادھار لی تھیں ان کے تقاضے شدید ہوئے کرایہ ادا نہ ہو سکا اور قرضخواہ واویلا کرنے لگے چونکہ مجھ کو معلوم تھا۔ کہ عورت ایماندار ہے اس لئے میں نے اس مشکل میں ایک سو پونڈ اس کو قرض دیئے اس سے چندے گذارہ ہوا لیکن سیکڑوں کا ٹوٹا چند روپیوں سے کیونکر پورا ہو سکتا تھا؟ حالت بد سے بدتر ہوتی گئی حتےٰ کہ ایک روز وہ عورت بھی غائب ہو گئی۔"

"اس مرد ریا کار کی مانند جو اُس کا روپیہ اڑا لے گیا تھا" میں نے کہا۔

"ہاں بس اسی طرح سمجھئے" سن رسیدہ وکیل نے جواب دیا"میں نے جان لیا کہ سو روپے ہمیشہ کو ہاتھ سے گئے اور اگر اس بارہ میں کوئی رہی سہی امید باقی تھی تو وہ اس وقت زائل ہو گئی جب چند ہفتوں کے بعد یہ افواہ مشہور ہوئی کہ بدنصیب بیوہ گلاسگو میں دل شکستہ ہو کر مر گئی۔ مجھے اس واقعہ سے رنج تو بے شک ہوا لیکن رفتہ رفتہ اس کی یاد حافظہ سے مٹ گئی حتےٰ کہ پانچ چھ سال کے عرصہ میں یہ واقعہ بالکل ہی ذہن سے اتر گیا اور اس کے بعد دفعتاً ایک روز ایک رجسٹری خط مجھے ملا جسے کھولا تو معلوم ہوا کہ اس میں سو پونڈ اصل زر بسود در سود ملا کر پوری رقم کی ہنڈی اس میں بند ہے اور ساتھ ہی ایک خط جو اس بیوہ عورت کے ہاتھ کا لکھا تھا۔ خط کے مطالعہ سے ہوا کہ ایڈنبرا سے رخصت ہو کر وہ گلاسگو کے ایک غریب رشتہ دار کے ہاں رہنے لگی تھی مگر ایک روز دیکھا کہ اس کے دو قرضخواہ مکان کے سامنے سے گذر رہے ہیں تب اس نے سوچا کہ غالباً وہ اسی کی تلاش میں وہاں آئے ہیں [illegible] اس کے دل میں دھڑکن پیدا ہوئی اور وہ سوچنے لگی۔ کہ ممکن ہے یہ لوگ اس کو گرفتار کر کے دیوانی حوالات کرا دیں۔

اس سے وہ اتنا ڈری کہ اس نے اُن رشتہ داروں سے کہہ کر ایڈنبرا میں بعض شخصوں کے نام جو ان کے شناسا تھے چٹھیاں لکھوا دیں کہ وہ مر گئی یہ اس نے اس لئے کیا تھا کہ اس کی موت کی خبر مشتہر ہونے کے بعد کوئی اس کا پیچھا نہ کرے گا۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد جب وہ رشتہ دار اس کی موجودگی کو بار سمجھنے لگے تو وہ اس خیال سے لندن روانہ ہو گئی کہ جس طرح ممکن ہو گا محنت مشقت کر کے روزی کماؤں گی وہاں ایک سن رسیدہ عورت نے جو کسی زمانہ میں اس کے ایڈنبرا والے مکان میں رہی تھی اور اس کو اچھی طرح جانتی تھی اسے سہیلی کی حیثیت میں اپنے ہاں ملازم رکھ لیا اس طرح چند سال گذر گئے اور جب اس خاتون کی موت واقع ہوئی تو چونکہ اُس کا کوئی رشتہ دار نہ تھا اس لئے وہ اپنی ساری جائداد اسی بیوہ عورت کے نام چھوڑ گئی۔ کیونکہ وہ ہمیشہ اُس کی خدمت کرتی رہی تھی یہ اُس خط کے مضمون کا خلاصہ تھا اور اسے پڑھ کر میں اپنے دل میں اس نیک نہاد عورت کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا جس نے روپیہ ہاتھ آتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ جتنی رقم واجب الادا تھی بیاج سمیت چکا دی۔"

"خیر اب معلوم ہوا کہ کیوں آپ اس عورت کے متعلق کسی نوکر سے حالات دریافت کرنا نہ چاہتے تھے۔" میں نے کہا "آپ کا خیال یہ تھا کہ ایسا نہ ہو اس کی خبر کسی طرح اس عورت کو بھی ہو جائے اور وہ اس بات کا اندیشہ کرنے لگے کہ اُس کا کوئی قرضخواہ اسجگہ بھی آپہنچا لیکن آپ قصہ بیان کیجئے۔ داستان بے حد دلچسپ ہے۔"

"جیسا میں بیان کر رہا تھا۔" وکیل نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "مجھے اس خط کا مضمون پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی مگر اُس میں وہ چند اضافہ اس وقت ہوا جب میں نے خاتمہ پر یہ فقرہ لکھا ہوا دیکھا کہ ایڈنبرا میں میرے جتنے قرضخواہ تھے آپ ان کے بارہ میں تحقیقات کر کے لکھیں کہ کون کون زندہ اور کہاں کہاں رہتا ہے تاکہ میں ہر ایک کا حساب چکا دوں وہ اس کام کو براہ راست یوں نہ کرنا چاہتی تھی کہ وہ لوگ سمجھنے لگیں گے اس نے اپنی موت

قصداً مشہور کر کے لوگوں کو دھوکا دیا تھا خیر میں نے جب اس کے قرضخواہوں کے متعلق تحقیقات کی تو کسی پر یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ بیوہ عورت زندہ اور صحیح سلامت ہے لوگوں کو یہی بتایا کہ اس کا ایک مالدار رشتہ دار اس کے قرضہ کی بے باقی کرنا چاہتا ہے میں نے ایک فہرست بنا کر اس عورت کو بھیجی اور اس نے جتنا روپیہ درکار تھا میرے نام روانہ کیا جس کے بعد میں نے اس کے سب قرضے بے باق کر دیئے بس یہ ساری داستان ہے اور گو موت کی افواہ اس کا مضحکہ انگیز پہلو ہے تاہم بیوہ عورت کی ایمانداری اور نیک نیتی میں کلام نہیں کہ جو بھی روپیہ اس کو ملا اس نے سارا حساب کوڑی پیسہ سے بے باق کر دیا۔"

"اور آپ کی رائے یہ ہے" میں نے کہا۔ "کہ وہ عورت جو میز کے دوسرے سرے پر بیٹھی ہے درحقیقت وہی ہے۔۔۔"

مگر فقرہ ناتمام ہی رہ گیا کیونکہ جب میں نے اس [illegible]ف نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ وہ عورت اور اس کی سہیلی دونوں اٹھ کر چلی گئی ہیں۔

"چند منٹ ہوئے میں نے ان کو رخصت ہوتے دیکھا تھا" میرے نئے دوست نے کہا "اس عورت نے مجھ کو پہچانا نہیں لیکن مجھے اس بات کا پورا یقین ہو گیا ہے کہ یہ وہی بیوہ عورت ہے جس کا قصہ میں آپ سے بیان کر چکا ہوں۔"

اتنے میں ایک صاحب وکیل سے ملنے آ گئے اور معلوم ہوا انہی کے کسی کام کے سلسلہ میں اس کو پیرس آنا پڑا تھا میرا دوست ان سے گفتگو میں مشغول ہوا۔ اور میں ایک دو گھنٹے کسی تھیٹر میں گذارنے کے لئے اٹھ کر چلا گیا ساڑھے دس بجے ہوٹل میں واپس آیا اور جونہی قہوہ پینے کے کمرہ میں قدم رکھا کیا دیکھتا ہوں کہ میرے نہ بھولنے والے دوست مسٹر سالٹ کوٹ اور ڈاکٹر کلیگ ہنیں بہت سی طشتریاں اور تولیس چاروں طرف پھیلائے کھانے کی میز کے پاس بیٹھے ہیں سالٹ کوٹ نے مجھ کو دیکھتے ہی چھری کانٹا ہاتھ سے رکھ دیا۔ اور اس طرح زور زور سے تالی بجانا اور

ہنسنا شروع کیا کہ جتنے مسافر کمرہ میں جمع تھے سب حیرت آمیز نظروں سے اس کو تکنے لگے تھے کہ ایک صاحب جو ضعیف اور عصبی مزاج کے آدمی تھے غش پر آمادہ ہو گئے رہ گیا ڈامنی تو اس نے پہلے تو انداز کسل سے کرسی پر اپنے بھاری بدن کو ادھر ادھر ہلایا اس کے بعد نسوار کی تین چار چٹکیاں پے در پے چڑھائیں بعد ازاں میری طرف دیکھتے ہوئے کہا "بالکل صحیح! بالکل ٹھیک! مجھے پہلے ہی یقین تھا۔ کہ آج رات میرا دوست آڈل ہیڈ ضرور مجھے ملے گا۔۔۔"

"ڈامنی کیا فضول کہتے ہو" سالٹ کوٹ نے کہا "کہاں کا آڈل ہیڈ یہ تو ہمارا نوجوان دوست ولمٹ ہے جس سے کچھ عرصہ پیشتر فلارنس میں ملاقات ہوئی تھی اور جس سے آج دوبارہ ملکر بڑی مسرت ہوئی ہے کیوں جوزف عزیز دوست کیا حال ہیں؟"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لئے پیش کرتے ہوئے کہا "میں نے دیکھتے ہی جان لیا تھا کہ یہ جوزف ہے کیونکہ اس کی ناک نوجوان آڈل ہیڈ کی ناک سے بالکل مختلف ہے اور اس سلسلہ میں مجھ کو وہ جواب بھی یاد آ گیا جو ایک روز ہیوگ گلن تگیٹ نے اس فقیر کو دیا تھا۔ جس کی ناک ندارد تھی اور جو نسوار خریدنے کے لئے ایک پینی مانگ رہا تھا۔۔۔ یا نہیں وہ نسوار کے لئے پینی نہ مانگتا ہوگا۔ کیونکہ ناک کے بغیر نسوار کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی اور یہ ایک ایسی صریح بات ہے کہ اگر کوئی شخص مجھ سے بحث کرنا چاہے تو میں ایک گھنٹہ کے عرصہ میں اپنی دلیلوں سے اس کا پورا اطمینان کرا سکتا ہوں۔"

"بیٹھئے تشریف رکھیئے" سالٹ کوٹ نے مجھ سے کہا "ہر طرح کی چیزیں دسترخوان پر رکھی ہیں۔۔۔"

"مگر آپ کو معلوم ہے میں آدھی رات کے وقت کبھی کھانا نہیں کھاتا" میں نے جواب دیا

"اس سے کیا؟ آپ کو آج سے میدان اصلاح میں قدم رکھ دینا چاہیئے۔"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کہا" اگر لوگ آدھی رات کا کھانا نہ کھائیں تو خدا معلوم لندن کے بھکاریوں کا کیا حال ہو میں نے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ وہ شام کو کھانا نہیں کھاتے بلکہ اپنی بھوک آدھی رات کے کھانے کے لئے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آگیا کہ ایک بار لیرڈ آف ٹن ٹو سکولیش ڈیل کے مکان پر ایک نہایت عجیب واقعہ پیش آیا تھا ..."

"مسٹر ولمٹ کیا حسن اتفاق ہے کہ کہیں جائیں آپ سے ضرورت ملاقات ہوتی ہے" مسٹر سالٹ کوٹ نے کہا" چونکہ ڈامنی کا جی اٹلی کی سیر سے اکتا گیا تھا .."

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" مسٹر کلیک مینن نے کہا" جب کسی آدمی کو ہمیشہ اسطرح کھانے کھاتے رہنے پر مجبور ہونا پڑے جن کے نام تک اس کو معلوم نہیں تو اس کا جی اکتا جانا لازم ہے میرے خیال میں تو اس طرح کا کھانا کھانے سے بھوکا رہ لینا بہتر ہے لیکن یاد آگیا جوزف تمہاری جیب میں کوئی فینن مچھلی تو نہیں ہے؟"

"ڈامنی کیا بہکی باتیں کرتے ہو؟" مسٹر سالٹ کوٹ نے زور سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا" فینن مچھلی ہمارے دوست مسٹر ولمٹ کی جیب میں!"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے حسب معمول جوابدیا" مگر اس میں بہکنے کا کیا ذکر؟ سالٹ کوٹ تمہیں یاد ہوگا کہ وہ آوارہ گرد لڑکا آرچی گونڈ گرینر مچھلیاں جیب میں ڈالے ایبرڈین کی منڈیوں میں پھرا کرتا تھا حتٰے کہ آخر کار ایک روز اسکو میرے دوست بیلی آڈل ہیڈ سکنہ گیلو گیٹ کے اجلاس میں پیش کیا گیا جس نے اسکو حوالات میں بھیجدیا اور اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آگیا کہ ایک بار بیوہ گلن بکٹ نے ..."

"ڈامنی خدا کے لئے کھاؤ پیو اور غریب بیوہ گلن بکٹ کو اپنی قبر میں آرام کرنے

"وہ" سالٹ کوٹ نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میرے خیال میں تو تم اس کی خیالی تصویر کے شیدائی بن گئے ہو۔"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک" ڈاہنی نے کہا "جب پچھلے دنوں مجھ کو کچھ جائداد ورثہ میں ملی تو بے اختیار جی میں آتی تھی کہ اگر بیوہ گلن کیٹ آج زندہ ہوتی تو میں اس کو نسیار کی ایک چھلی پیش کرتا... میرے کہنے کا یہ مطلب ہے میں اپنا ہاتھ اس کو پیش کرتا، مگر بدقسمتی سے وہ کئی سال پہلے مرچکی تھی۔ نسیار کا لفظ غلطی سے میں نے کہہ دیا ورنہ اس نے عمر بھر نسوار نہیں لی اور اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آگیا... لیکن میں بھول گیا کیا بات یاد آئی تھی وہ کوئی بہت ہی اچھی بات تھی اب میں یاد کرکے بتاؤں گا۔"

اتنے میں مسٹر سالٹ کوٹ کے پہلو میں کرسی لے کر بیٹھ گیا تھا اور گو اس نے بہت اصرار کیا تاہم میں کھانے میں شریک ہونے پر آمادہ نہ ہوا اس کے تھوڑی دیر بعد ہوٹل کا ایک نوکر کمرہ میں داخل ہوا اور اس نے ایک چھوٹا سا پلندہ ان چیزوں کا مجھے لاکر دیا جو میں نے ہوٹل میں آنے سے پیشتر ایک دوکان سے خریدی تھیں چونکہ اتفاق سے میرے پاس ریزگاری نہ تھی اس لئے میں نے دوکاندار سے کہہ دیا تھا کہ یہ چیزیں میرے پاس ہوٹل میں بھجوا دینا میں اس وقت ان کی قیمت ادا کردوں گا۔ چنانچہ جب اس نوکر نے وہ چیزیں مجھے لاکر دیں تو میں نے اپنے دوستوں سے چند منٹ کی غیرحاضری کے لئے عذرخواہی کی اور ان چیزوں کی قیمت لانے اپنے کمرہ میں گیا واپس آکر میں نے روپیہ دوکاندار کے ملازم کو جو ڈیوڑھی میں منتظر کھڑا تھا دے دیا اور وہ اس روپیہ کی رسید لکھ رہا تھا کہ ایک کرایہ کی گاڑی ہوٹل میں داخل ہوئی اور صحن میں جاکر ٹھیری وہی ادھیڑ خاتون اور اس کی سہیلی جن کا ذکر پیشتر کیا جاچکا ہے اس گاڑی سے اتریں معلوم ہوا وہ تانگہ لیکر آئی ہیں۔ مس ہیڈ نوال نے ڈیوڑھی میں آکر دربان سے پوچھا کیا ہماری کوئی چٹھی آئی رکھی ہے؟ دربان نے الماری سے کئی ایک خط نکالکر چھانٹے پھر یہ کہتے ہوئے "یہ لیجئے

یہ ہے"۔ ایک مس کارفوال کو دے دیا ہر چند میری دلی خواہش اس خط پر مکتوب الیہ کا نام معلوم کرنے کی نہ تھی تاہم میں چونکہ پاس کھڑا تھا اس لئے بے اختیار میری نظر سرنامہ پر جا پڑی اگر آپ میری حیرت اور سراسیمگی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ خط پر میڈم گلمن بکٹ کا نام لکھا ہے! اس نام کو پڑھ کر میں بڑے زور سے چونکا وہ عجیب داستان جو سکاٹ لینڈ کے وکیل نے مجھ کو سنائی تھی یاد آ گئی اور میں کامدا کے ملازم سے رسید لینے کی بھی پرواہ نہ کر کے تیز چلتا اس مقام کی طرف گیا جہاں ادھیڑ خاتون زینہ کے پاس کھڑی اپنی ملازم سہیلی کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی۔

"میڈم میں اپنے بیجا سوال کے لئے ہزار بار معافی مانگتا ہوں"، میں نے کہا "لیکن کیا آپ کا اسم شریف مسز گلمن بکٹ ہے؟"

"جی ہاں یہی میرا نام ہے"۔ ادھیڑ خاتون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کیا میں یہ بھی دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ کسی زمانہ میں ایڈنبرا رہتی تھیں۔ اور اس کے بعد..."

مگر فقرہ ناتمام ہی رہ گیا کیونکہ میں نے دیکھا کہ بیوہ عورت کے چہرہ کی رنگت جو پہلے ہی کافی سرخ تھی لال بھبھوکا ہو گئی اس وقت مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میں یہ سوچ کر دل ہی دل میں پشیمان ہونے لگا کہ کیوں میں نے اس معاملہ میں جلد بازی کی اور احتیاط سے ایک ایک بات دریافت کرنے کی بجائے براہ راست اصل مطلب پر جا پہنچا۔

وہ ہر چند بڑی نیک طینت عورت تھی تاہم میرے اس سوال پر بیتاب ہو کر گھورتی ہوئی نظروں سے میری طرف دیکھ کر کہنے لگی "فرض کیجئے میں کسی زمانہ میں ایڈنبرا رہتی تھی۔ پھر اس سے کسی کو کیا؟"

"میڈم میں پھر ایک بار آپ سے معافی مانگتا ہوں"۔ میں نے کہا۔ "مگر میرے سوال کا

مطلب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اگر آپ واقعی کسی زمانہ میں ایڈنبرا رہی ہوں تو میں آپ کی ملاقات بعض پُرانے دوستوں سے کرا سکتا ہوں جو اتفاق سے اسی ہوٹل میں مقیم ہیں۔ آپ ازراہ عنائت خفا نہ ہوں آپ کے بارہ میں جس قدر حالات میرے سننے میں آئے ہیں ان کی وجہ سے میں آپ کی بے حد عزت کرتا ہوں...۔"

بیوہ عورت کے چوڑے چکلے چہرہ پر نئے سرسے رونق آگئی مسکرا کر کہنے لگی۔

"خیر اس صورت میں آپ مہربانی سے یہ بتائیں کہ وہ صاحب کون ہیں" پھر بوڑھی عورت کی طرف مڑ کر، جو خط ہاتھ میں لئے سامنے سے چلی آ رہی تھی اُس سے کہا "مس کارنوال ذرا جلدی سے ادھر آنا میں کچھ گھبرا سی گئی ہوں تم ذرا دوڑ کر دو بوند برانڈی... نہ تو یہ پانی کی لاؤ در اصل آپ نے..."

"صاحب کتنے شرم کی بات ہے" بوڑھی نے قہر آلود نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا "کہ آپ نے ایک ایسی عالیقدر خاتون کو اپنے کسی بیجا الفاظ سے ناراضگی کا موقعہ دیا اگر آپ کی نیت نیک اور ارادہ پاک ہو..."

"مس کارنوال آپ سے کچھ نہ کہو" مسنر گلن بکٹ قطع کلام کرتے ہوئے بولی انہوں نے کوئی بیہودہ بات نہیں کہی قدرتی طور پر ہر شخص کو..."

"جی آپ کا فرمانا صحیح ہے" بوڑھی عورت نے اب جلدی سے نرم ہو کر کہا "اس دنیا میں ایسا کون ہے جو آپ کی دلفریب صورت دیکھے اور مفتون نہ ہو۔ مگر میری تاچیز رائے میں اس طرح کا سوال ہوٹل کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر پیش کرنا ایک بالکل انوکھی بات ہے مگر کیوں بانو آپ کا نام کیا ہے؟"

"نام تو مجھ کو بھی معلوم نہیں" بیوہ گلن بکٹ نے یہ دیکھ کر کہ اس کی سہیلی ایک عجیب غلط فہمی میں مبتلا ہے ہنستے ہوئے کہا "رہ گیا سوال پیش کرنے کا معاملہ..."

"بانو آپ کا فرمانا بے شک صحیح ہے" مس کارنوال نے جلدی سے تسلیم کیا "اس

کا نام سے کیا تعلق ؟ اور آپ کا نام رفتہ رفتہ ہم کو معلوم بھی ہو جائیگا مگر میں خیال کرتی ہوں وہ کوئی بہت ہی پیارا نام ہوگا مثلاً پلانٹے جنٹ یا جونز... ٹیوڈر یا سمتھ... کیونڈش یا سمکنز...."

مس کارنوال عجیب طرح کے جوش سے تقریر کئے جاتی تھی اس پر میں یہ سوچکر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ کس طرح میرے نام کی خواہ وہ خاندان شاہی سے تعلق رکھتا ہو یا کسی ادنےٰ گھرانے سے تعریف کیا چاہتی ہے ابتک میں خاموش تھا۔ مگر اب غلط فہمی رفع کرنے کے خیال سے میں نے کہا "مس کارنوال یقین کیجئے میں مسز گلن کٹ کی خدمت میں سوال عرض کرنے کے لئے حاضر نہ ہوا تھا..."

"آہ اب یہ معاملہ میری سمجھ میں آیا" ڈوڈی نے اضطراب اور شرم کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ غالباً آپ میڈم سے میری نسبت کچھ دریافت کر رہے تھے اور اب میرے لئے ان سے درخواست کرنا چاہتے تھے..."

"مس کارنوال یقین کیجئے" میں نے قدرے خوش طبعی اور قدرے طنز سے جواب دیا۔ "گو مجھ کو اس طرح کی عزت حاصل کرکے بے حد خوشی ہوتی تاہم فی الحال میں اس قابل نہیں ہوں کہ اس قسم کی اونچی تمنا کر سکوں..."

"مس کارنوال کیوں بے وقوف بنتی ہو" بیوہ گلن کٹ نے کہا "تھوڑی دیر چپ رہ کر سنو کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"

"بانو میں کیا یہ دریافت کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں" میں نے اب بیوہ سے مخاطب ہوکر کہا "کہ آپ ڈامنی کلیک منین اور مسٹر سالٹ کوٹ نام کے دو شخصوں سے واقف ہیں؟"

"منی کلیک منین اور سالٹ کوٹ!" بیوہ عورت نے غیر معمولی طور پر خوش ہوکر کہا "اور

میں کیا ان کو بھول سکتی ہوں؟ سادہ لوح ڈامنی جو ہر وقت لنسوار لیئے عجیب وغریب قصے بیان کرنے اور کئی طرح کے مشکل ناموں کو دہرانے کا علوی ہے اور سالٹ کوٹ جسے قدرت نے بڑی پر مذاق طبیعت بخشی ہے اور جو خوب سیر ہو کر کھاتا ہے۔"

"ہاں وہی یہ فرمایئے کیا آپ دوبارہ اُن سے ملنا چاہتی ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"کیا وہ دونو اسی شہر میں ہیں؟" بیوہ عورت نے جلدی سے پوچھا لیکن فوراً ہی اسکے چہرہ پر اداسی کی جھلک چھاگئی اور غمزدہ لہجہ میں کہنے لگی:"مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ..."

"بانو آپ کسی بات کا اندیشہ نہ کریں" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ دونو اُن حالات سے بالکل لاعلم ہیں جن میں آپ کو ایڈنبرا سے رخصت ہونا پڑا اور جن کی وجہ سے آپ کو اپنی موت کی غلط خبر مشہور کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی تھی میں نے کبھی ان کو ان باتوں کا ذکر کرتے نہیں سنا اور میں آپ کو پختہ یقین دلاتا ہوں کہ انہیں آپ سے ملکر بے حد خوشی ہوگی ڈامنی اب نسبتاً مالدار ہے اور سالٹ کوٹ کے پاس بھی مال و دولت کی کمی نہیں وہ دونو کچھ عرصہ سے یورپ کی سیر وسیاحت کرتے پھر رہے ہیں اور فی الحال اسی ہوٹل میں مقیم ہیں"

"آہ! اگر ایسا ہے تو میں ضرور اُن سے ملونگی" بیوہ عورت نے کہا "مجھے ان سے ملکر بے حد خوشی ہوگی"

"تو یہ فرمایئے آپ کی نشست کا کمرہ کہاں ہے" میں نے پوچھا۔

"اوپر کی منزل پر یہ زینہ اسی طرف کو جاتا ہے" بیوہ عورت نے جواب دیا۔"آپ ان کو وہاں لے آئیں میں بہترین شراب پنچ اور چیزیں منگا رکھوں گی تاکہ"

"اچھا آپ چلکر بیٹھیں میں ابھی ان کو لاتا ہوں"

جس وقت میں رخصت ہونے لگا تو مس کارنوال نے قہر آلود نظروں سے میری طرف دیکھا اس کی حالت ظاہر کرتی تھی کہ وہ اس لئے مجھ سے بے حد خفا ہے کہ کیوں

میں نے اس سے شادی کرنے سے انکار کیا ممکن ہے وہ اس خیال سے دہشت زدہ بھی ہو کہ جب میرہ گلن یکیٹ کی ملاقات پرانے دوستوں کی سے ہو گئی تو جو اثر وہ فی الحال اس پر رکھتی تھی اس میں بہت کمی ہو جائے گی چنانچہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ اس طرح کی بوڑھی عورتیں اپنی مالکن کو ان شخصوں سے دور دور رکھنے کی کوشش کرتی ہیں جن کے بارہ میں ان کا خیال ہو کہ وہ اس سے دوستی پیدا کر سکتے ہیں اپنی طرف متوجہ کر لیں گے اس طرح کی عورتوں کا خیال ہوتا ہے کہ انہی کو اپنی مالکن پر ہر طرح کے حقوق حاصل ہیں پس اگر کوئی دوسرا آدمی میل جول کی کوشش کرے تو وہ اس طرح کی کوششوں میں ضرور رخنہ اندازی کرتی ہیں لیکن مجھے مسس کار نوال کے غصہ ناراضگی یا مایوسی کی پروا نہ تھی۔ میں خوشی خوشی اس کمرہ میں گیا جہاں میں نے ڈامنی اور سالٹ کوٹ کو تھوڑی دیر پہلے چھوڑا تھا۔ کیونکہ مجھ کو یقین تھا۔ کہ آنے والی ملاقات سے ایک بڑا دلکش نظارہ دیکھنے میں آئیگا۔

"مسٹر ہلرٹ کیا بات ہے آپ دو یا تین منٹ کا وعدہ کر کے گئے اور اتنی دیر لگا دی؟" سالٹ کوٹ نے مجھے آتے دیکھ کر اس قدر پر شور آواز سے پوچھا۔ کہ اس مرد ضعیف کے ہاتھ سے جس کا ذکر پہلے آ چکا ہے شراب کا بھرا ہوا گلاس میز پر گر گیا اور اس کی چھینٹوں سے سارے کپڑے بھیگ گئے۔

"میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہو گئی تھی جسے آپ دونوں اچھی طرح جانتے ہیں اور جسے فی الحال آپ سے دوبارہ ملنے کی خواہش ہے،" میں نے جواب دیا "میرے ساتھ ساتھ چلئے اور ذرا بھی دیر نہ کیجئے"۔

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک۔" ڈامنی نے کہا "مجھے پہلے ہی خیال تھا کہ بیلی آڈل سیٹ مسز آڈل ہیڈ اور ننھے آڈل ہیڈوں کی فوج آج رات اس ہوٹل میں آ جائے گی۔

لیکن چونکہ بیلی آڈل ہیڈ کو ہیگس اور ٹرائپ کھانے کا شوق ہے اور یہ دونو چیزیں ایسی ہیں جو فرانس کے کسی ہوٹل میں نہیں دیکھی گئیں اس لئے مجھ کو یقین ہے کہ وہ اس جگہ آتے ہی فوراً واپس چلا جائیگا اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آ گیا کہ میں نے ایک روز بیوہ گلن بکٹ سے کہا تھا ...“

”آہ بیوہ گلن بکٹ“ میں نے مسکراتے ہوئے کہا ”وہ آپ کو ہر وقت یاد آتی ہے مگر جلدی کیجئے وہ شخص جس کا میں نے ذکر کیا ہے آپ سے ملنے کو بیتاب ہے اور اسے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوگی۔“

اس کے جواب میں ڈامنی کرسی کی پشت پر جھک گیا اور مسٹر سالٹ کوٹ نے پرشور آواز میں کہا کہ ”یقیناً آپ ہم سے مذاق کر رہے ہیں مگر یاد رکھیے کہ اگر سچ مچ آپ نے ایسا کیا تو میں پنچ کا بھرا ہوا پیالہ آپ کے سر پر انڈیل دوں گا“ اس کے بعد وہ بصد مشکل میرے ساتھ چلنے کو آمادہ ہوئے اور مجھ کو یقین ہے کہ جب ہم باہر نکلے تو مرد ضعیف نے جس کا ذکر بیشتر ہوا ہے اطمینان کا گہرا سانس لیا ہوگا۔

میں ان دونو کو صحن سے گذار کر اس زینہ کی طرف لے گیا جو بیوہ گلن بکٹ کے کمرہ کی طرف جاتا تھا پھر اس کمرہ کے بند دروازہ کے پاس پہنچکر میں نے سوچا کہ مجھے اپنے دوستوں کو اس ملاقات کے لئے جو عنقریب ہونے والی ہے کسی حد تک تیار کر دینا چاہیئے پس میں نے کہا ”میں آپ سے قطعاً مذاق نہیں کرتا اطمینان رکھیئے کہ آپ کو اس شخص سے ملکر حقیقی خوشی حاصل ہوگی۔“

”بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!“ ڈامنی نے کہا ”معلوم ہوتا ہے ہمارے دوست نے ہمارے لئے ہیڈک کا لیس ہیگس اور ٹرائپ کی بہت سی ڈشیں تیار کرا رکھی ہیں اور اب مجھے اس خیال سے بے حد افسوس ہوتا ہے کہ کیوں میں نے ان چیزوں کے لئے اپنے پیٹ میں تھوڑی سی جگہ نہ رکھ لی! کس لئے کافی روم میں چوزہ مرغ گوشت

کا سینڈوچ۔ سرد گوشت اور باقی چیزیں اس قدر سیر ہو کر کھائیں آہ اگر بیوہ گلن بکٹ آج زندہ ہوتی ہو تو میں ضرور اس سے کہتا۔۔۔"

"اچھا تو خوش ہو جائیے کیونکہ وہ زندہ اور صحیح سلامت اس کمرہ کے اندر موجود ہے"؟ میں نے جلدی سے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

میرے اس بیان کا جو اثر ڈامنی اور مسٹر سالٹ کوٹ پر ہوا وہ اس سے مختلف تھا جس کی مجھے امید تھی۔ ڈامنی نے ان لفظوں کو سن کر خمار آلود آنکھوں سے میری طرف دیکھا پھر ہاس کی چسکی لیتے ہوئے محض اتنا کہا "بالکل صحیح! بالکل ٹھیک! مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ وہ مری نہ ہو گی" سالٹ کوٹ پہلے بڑے زور کے ساتھ چونکا اور دہشت زدہ نظر آنے لگا لیکن فوراً ہی اس نے خوشی کا پرجوش نعرہ بلند کیا اور دوڑتا ہوا کمرہ کے اندر گھس گیا ڈامنی بھی حسب معمول بھدی چال چلتا اس کے پیچھے پیچھے گیا ان کو دیکھ کر بیوہ گلن بکٹ مسکراتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر ملنے کو آگے بڑھی اور اس کے منہ سے خوشی کی دبی ہوئی چیخ بے اختیار نکلی یہاں پر میں یہ بھی لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈامنی کے پاس درحقیقت اس یقین کی کوئی وجہ نہ تھی کہ بیوہ گلن بکٹ زندہ ہے اس نے اس بارہ میں اپنا فقرہ معمولاً حسب عادت کہا تھا۔

خیر اب مسٹر کلیک منین نے آگے بڑھ کر بیوہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکے بڑے زور سے ہلایا اور خلاف امید تیزی سے کئی طرح کے عجیب اور مضحکہ انگیز سوالات اس سے پوچھنے شروع کئے۔

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" اس نے کہا "مجھ کو ہمیشہ سے یقین تھا کہ تم دوبارہ ہم سے ملو گی مگر یہ تو بتاؤ تم کتنا عرصہ مری رہیں؟ اور کب دوبارہ زندہ ہوئیں؟ اب تو تم پہلے سے زیادہ خوبصورت نظر آتی ہو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری عمر بیس سال کم ہو گئی ہے اور ہاں یہ تو بتاؤ تم نے دوسری دنیا سے ہمارے نام کبھی کوئی خط کیوں نہ بھیجا!؟ اس

سلسلہ میں یہ بھی یاد آگیا کہ جب آخری مرتبہ ہماری ملاقات ہوئی تھی تو...."

"ہاں مجھے اس کا حال یاد ہے" بیوہ گلن بکٹ نے ڈامنی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا "مگر کہئیے اب مزاج کیسا ہے اور آپ بھی مسٹر سالٹ کوٹ.... آہ شرم کرو شرم کرو!"

یہ آخری الفاظ اسوقت بیوہ کے منہ سے نکلے جب مسٹر سالٹ کوٹ نے جلدی سے آگے بڑھ کر مصافحہ کی بجائے مسز گلن بکٹ کو چھاتی سے لپٹا لیا، اور اس کے منہ کو پے درپے کئی بوسے دیئے اس طرح اپنا جوش ظاہر کرنے کے بعد وہ کسی دیوانے آدمی کی طرح دوڑتا ہوا مس کارنوال کی طرف گیا اور اس کا منہ چومنا بھی ضروری سمجھا۔ ان کاموں سے فارغ ہو کر اس نے اپنی ٹوپی بڑے زور سے چھت کی طرف اچھالی اور جب وہ نیچے اتری تو اسکو فٹ بال کی طرح ٹھڈا لگایا جس سے وہ بالکل ہی ٹوٹ گئی بڑی دیر تک وہ کمرہ میں اچھلتا کودتا اور ناچتا رہا ساتھ ساتھ پرشور قہقہے بھی لگاتا جاتا تھا اور آخر اس پر کفایت نہ کر کے اس نے ایک دو بار قلابازیاں بھی کھائیں اور چند بار اس سر کے بل کھڑا ہو گیا بارے اُس کا جوش کم ہوا تو وہ تھک ہار کر اسی صوفہ پر جہاں مس کارنوال بیٹھی تھی اس کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا۔

اس عارضی ہنگامہ کے فرو ہونے پر بیوہ گلن بکٹ نے گھنٹی بجا کر ہوٹل کے نوکر کو طلب کیا اور اسے میٹھی شراب لانے کے لئے کہا مگر سالٹ کوٹ نے کہا "نہیں پنچ"

ڈامنی نے "بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" کہتے ہوئے سوڈا شراب طلب کی اور مس کارنوال نے مشورہ پیش کیا کہ برانڈی کی بوتل لائی جائے ایک میں تھا جس نے کوئی چیز طلب نہ کی نوکر نے جب دیکھا کہ مختلف حضرات مختلف چیزوں کے طلب گار ہیں۔ تو اس الجھن کو یوں رفع کرنا بہتر سمجھا کہ سبھی طرح کی بوتلیں ایک تھال میں رکھ کر لے آیا اس کے رخصت ہو جانے کے بعد بیوہ گلن بکٹ نے اپنے لئے میٹھی شراب ڈالی سالٹ کوٹ نے پنچ تیار کرنا شروع کیا ڈامنی نے سوڈا کا جھاگ سے ابھرا گلاس منہ سے لگا لیا میں نے

بیوہ گلن بکٹ کی بوتل سے ہی چند قطرے لینے پر قناعت کی اور مس کارنوال نے نہ صرف پنچ کا بھرا ہوا گلاس ہاتھ میں لے لیا بلکہ اُس کو منہ سے لگانے سے پہلے دوسرے کو پانی ملی ہوئی برانڈی سے پُر کرنا شروع کیا۔ میں نے سالٹ کوٹ کو اشارہ سے سمجھایا کہ بیوہ کی میت کا ذکر چھیڑنا۔ اس کے باوجود ڈامنی نے کئی بار اس مضمون کی طرف آنے کی کوشش کی مگر میں ہر دفعہ گفتگو کو کسی اور پہلو پھر ڈال دیتا تھا۔

غرض وہ وقت بڑے ہی مزے سے گذرا حاضرین نے خوب ہی پیٹ بھر کر پی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب محفل برخاست ہونے لگی تو مس کارنوال اوندھے منہ پڑی تھی اور بیوہ گلن بکٹ کو جس کے بارہ میں انصافاً کہنا پڑتا ہے کہ پوری ہوشمند تھی ہم نے اپنے بازوؤں پر اُٹھا کر خواب گاہ میں لے جانا پڑا اور یہی عمل ڈامنی کے متعلق کرنا پڑا۔ رہ گیا سالٹ کوٹ تو وہ بڑی دیر تک شراب کے نشہ میں بکتا رہا کہ اگر کسی فرانسیسی میں دم ہے تو ہوٹل کے صحن میں میرے سامنے آئے۔ نہ صرف یہ بلکہ اُس نے درجن بھر شخصوں کو ایک ساتھ مقابلہ کی دعوت دی گو یہ بھید میری سمجھ میں نہ آسکا کہ مقابلہ کس بنا پر ہونا ہے آخر بڑی مشکل سے میں نے اس کو دم دلاسا دے کر وہاں سے اٹھنے پر آمادہ کیا اور اُسے اس کے کمرہ تک چھوڑنے ساتھ گیا اپنے بارہ میں میرے لئے یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ میں نے اُن چند قطروں سے زیادہ کوئی چیز نہ پی تھی اس لئے بالکل صحیح الحواس تھا۔

اگلے روز جب سالٹ کوٹ کو ہوش آیا تو میں نے بیوہ گلن بکٹ کی کہانی شروع سے آخر تک اس کو سنائی اور اس نے میرے طریق عمل کو ہر لحاظ سے پسند کیا۔

”دیکھئے ایک بات کی پیشگوئی میں آپ سے کرتا ہوں“۔ آخرکار اس نے کہا ”عنقریب ڈامنی کی شادی بیوہ گلن بکٹ سے ہوگی نہ ہو تو میرا نام سالٹ کوٹ نہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں آپ اس تقریب میں ضرور شامل ہوں۔“

"میں اس مبارک رسم میں بڑی خوشی سے شریک ہوتا" میں نے ہنستے ہوئے جواب دیا "لیکن ایک ضروری کام کی وجہ سے مجھے کل رخصت ہو جانا پڑے گا۔ البتہ شادی کے بعد جب ڈامنی اپنی کلیک مینین آ کنش کی ریاست میں واپس جائیگا تو میں وہیں حاضر ہوکر مبارکباد دونگا ... مگر ہاں کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ آپ بھی مس کارنوال کی حالت پر رحم کھا کر اس سے شادی کر لیں اور دونوں رسمیں ایک ساتھ ادا ہوں؟"

"خدا کے لئے مجھے اس عزت سے محروم ہی رہنے دیجئے" سالٹ کوٹ نے کہا "میرے خیال میں اب وہ زیادہ عرصہ تک اپنے عہدہ پر فائز نہ رہے گی وہ بڑی مکار عورت ہے اور میں اس کی بسیار نوشی کی وجہ سے اس سے بے حد نفرت کرتا ہوں۔"

اس کے دوسرے دن میں نے اپنے دوستوں کو الوداع کہی اور لندن روانہ ہوا۔

باب - ۱۵۰

دو ملاقاتی

لندن پہنچکے میں اس ہوٹل میں گیا جس کا پتہ ارل آف ایکلسٹن کو دیا تھا قریباً ڈیڑھ سال یورپ کے مختلف ملکوں کی سیر کرنے کے بعد میں اب دوبارہ اس شہر میں وارد ہوا تھا اور گو وہ دو سال کی مدت جو سر مفیفیو رسلیٹن نے میرے امتحان کے لئے مقررہ کی تھی ابھی پوری نہ ہوئی تھی تاہم جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے میرے لندن آنے کی وجوہات نہایت معقول تھیں مجھ کو ارل کی زبانی وہ پراسرار حالات معلوم ہوئے تھے جو اب تک پردہ راز میں پوشیدہ تھے میں اس کوٹھڑی کے دروازہ پر کھڑا تھا جو میری زندگی کے گہرے اسرار سے پر تھی۔ دروازہ کھلنے کی دیر تھی پھر میں سارے حالات سے واقف ہو جاؤں گا اور وہ لاتعداد باتیں جو میرے لئے پردہ راز میں پوشیدہ تھیں پہلی مرتبہ معلوم ہوں ... نت کے وعدہ میں

صرف تین یا چار روز باقی تھے اور میں انتہائی بے قراری سے ان کے گذرنے کا انتظار کر رہا تھا۔

میرے لندن آنے کے دوسرے دن کا ذکر ہے کہ دوپہر کے وقت میں ہوٹل کے کمرہ میں بیٹھا یہ سوچ رہا تھا کہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر ڈیلمر میز ہلیوں اور منسٹر اور مسٹر ہاورڈ کا نیاز حاصل کروں کہ اتنے میں ایک نوکر نے داخل ہو کر اطلاع دی کہ ایک صاحب آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں میں نے اس سے کہا ان کو اندر بھیج دو۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایک متوسط العمر آدمی جس نے سیاہ لباس پہنا ہوا اور گلے میں سپید رومال بندھا تھا پستہ قد فربہ اور مضبوط لیکن خوب صاف ستھرا جو میرے لئے بالکل اجنبی تھا داخل ہوا اس کے ہاتھ میں بید کی لکڑی تھی جس پر سونے کی موٹھ لگی ہوئی تھی اور واسکٹ سے معلق سونے کی زنجیر میں بے شمار مہریں آویزاں تھیں سر کے بال سپید اور گلچھے بڑے گل کی طرح آگے کو نکلے ہوئے تھے لیکن بحیثیت مجموعی وہ نہایت شریف اور متین آدمی معلوم ہوتا تھا اور میں نے ایک ہی نظر دیکھ کر اس کے متعلق اچھی رائے قائم کر لی بڑی سنجیدگی اور متانت سے چھکیلی چال چلتا وہ کمرہ میں داخل ہوا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگا "مسٹر ولمٹ مجھے آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے اولڈ ٹنگ میرا نام ہے اور میں ارل آف ایکلسٹن کا نہایت گہرا دوست ہوں"

"آہ!" میرے منہ سے بے اختیار نکلا اور مجھے یہ سوچ کر بڑی مسرت ہوئی کہ ارل اب کی مرتبہ وعدہ خلافی کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس اقرار کے مطابق جو اس نے میلان میں مجھ سے کیا تھا سارے حالات ظاہر کرنے پر آمادہ ہے "مسٹر اولڈ ٹنگ غالباً آپ یہ اطلاع لے کر آئے ہیں کہ ہز لارڈشپ میرا انتظار کر رہے ہیں"

"میرے عزیز مسٹر ولمٹ" مسٹر اولڈ ٹنگ نے فیاضانہ تبسم کے ساتھ کہا "ہماری یہ ملاقات اس اطلاع کی تمہید سمجھنی چاہیئے چونکہ [illegible] بست [illegible] انہوں نے میرے پیشہ کی خدمات حاصل کی ہیں۔۔۔"

"غالباً آپ ہز لارڈ شپ کے وکیل ہیں؟" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی مجھے ہز لارڈ شپ نے اس غرض سے بھیجا ہے کہ سب سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر..." مسٹر اولڈ نگ نے میرے قطع کلام کی پروا نہ کرتے ہوئے کہنا شروع کیا

"کیا ہز لارڈ شپ برِ اعظم یورپ سے واپس آ گئے؟" میں نے اس شخص کے عنایت آمیز رویہ اور پدرانہ شفقت سے خاص طور پر متاثر ہو کر پوچھا۔

"مائی لارڈ اور ہر لیڈی شپ کل واپس تشریف لے آئے" نوعارد نے جواب دیا "اور جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں انہوں نے اس وعدہ کی تعمیل میں جو آپ سے میلان میں کیا گیا تھا فوراً ہی مجھے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بھیجا ہے"

"اس صورت میں انہوں نے غالباً سب حال آپ پر ظاہر کر دیا ہوگا" میں نے مسٹر اولڈ نگ کی تقریر سے اس بات کا اندازہ کرتے ہوئے کہ وہ سارے حالات سے واقف ہے کہا

"جی بے شک ارل کی کوئی بات مجھ سے پوشیدہ نہیں" اولڈ نگ نے جواب دیا اور اس کے بعد گہری سنجیدگی سے سر ہلاتے ہوئے "مجھ کو افسوس ہے کہ آپ کو یہ خیال کرنے کا موقعہ ملا... میرا اشارہ ان تکلیفوں کی طرف ہے جو آپ کو بعض حالتوں میں برداشت کرنی پڑیں"۔ اور یہ کہتے ہوئے اس نے تیز متجسس نظروں سے میری طرف دیکھا۔

"صاحب میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ اصل حقیقت ہو اس کو بہت عرصہ چھپانے کی کوشش نہ کیجئے" میں نے انتظار کی تکلیف سے بے تاب ہو کر کہا۔

"جی بے شک میں اس معاملہ کی طرف جلد از جلد آ رہا ہوں" مسٹر اولڈ نگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "تاہم جیسا آپ سمجھ سکتے ہیں واقعات حال کا ذکر کرنے سے پہلے ماضی کا کچھ حال بیان کرنا ضروری ہے..."

"مگر کس لئے؟" میں نے پوچھا جس صورت میں میری طرف ... ہوتیں اچھلائی

اور معافی کی جا چکی ہیں تو پھر واقعات گذشتہ کو زیر بحث لانے سے کیا حاصل؟ جو تکلیفیں اس وقت تک مجھ کو برداشت کرنی پڑی ہیں وہ خواہ کتنی ہی شدید تھیں مگر میں ان کو ہمیشہ کے لئے بھلا دینے پر آمادہ ہوں۔"

"مسٹر ولمٹ آپ کی نیک دلی اور شرافت میں کلام نہیں" مسٹر اولڈ ٹنگ نے کہا اور از سر نو مشفقانہ انداز سے میری طرف دیکھنا شروع کیا "غالباً آپ براعظم یورپ کی سیر و سیاحت کر کے واپس آئے ہیں۔"

"ہاں یہ بے شک صحیح ہے مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کا ہماری موجودہ ملاقات سے کیا تعلق ہو سکتا ہے...؟"

"اوہ کچھ نہیں میں نے محض سرسری یہ ذکر چھیڑا تھا اور اس کے سلسلہ میں میں صرف اتنا ہی اور کہنا چاہتا ہوں کہ اس سیر و سیاحت کے ذریعہ سے آپ کی معلومات اور تجربات دنیاوی میں یقیناً بہت اضافہ ہوا ہوگا۔"

"آپ کا فرمانا صحیح ہے" میں نے اس پر کہا "مسٹر اولڈ ٹنگ جب سے میری عمر پندرہ برس کی ہوئی ہے میں نے دنیا کے لاتعداد واقعات دیکھے اور طرح طرح کی مشکلات میں حصہ لیا ہے مگر میں کہہ سکتا ہوں کہ گذشتہ ڈیڑھ سال کے عرصہ میں جو میں نے یورپ کی سیر و سیاحت میں گذارا ہے اس طرح کے واقعات طوفان کی طرح مجھ پر نازل ہوئے ہیں مثلاً ایک واقعہ سے مخلصی نصیب ہوئی کہ دوسرا پیش آ گیا..."

"اور یہ اس عہد شباب میں" مسٹر اولڈ ٹنگ نے ایک لمبی آہ بھر کر کہا جو نہ معلوم اظہار ترحم کے لئے تھی یا تعریف کے لئے "غالباً آپ کی عمر بائیس سال سے زیادہ نہ ہوگی مگر میں پوچھتا ہوں کیا آپ کو ہمیشہ اس طرح کے مہمی واقعات سے دلچسپی رہی ہے؟"

"دلچسپی! مجھ کو؟" میں نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا "معاف کیجئے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے [illegible] طرح کے واقعات تلاش کرنے نہ گیا تھا بلکہ وہ خلاف توقع

مجھ کو پیش آئے تھے...۔

"بیشک! بیشک! میں آپکا مطلب سمجھ گیا" مسٹر اولڈ نگ نے جلدی سے کہا "وہ طوفان کی طرح آپ پر نازل ہوئے اور آپ کے لئے ان سے بچنے کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہا"

"بس ایسا ہی سمجھئے" میں نے کسی طرح اس بحث کو ختم کرنے کے خیال سے کہا "مگر میں درخواست کرتا ہوں..."

"میرے عزیز مسٹر ڈلمرٹ" اولڈ نگ نے ہاتھ کے اشارہ سے تسلی دیتے ہوئے کہا "جلد بازی کی حاجت نہیں میں چاہتا ہوں ان پر اہمیت معاملات کو زیر بحث لانے سے پیشتر جن کا حال عنقریب آپ پر ظاہر کیا جائیگا ہم تھوڑی دیر آپس کی گفتگو سے بہتر واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کریں.."

"آہ کیا درحقیقت آپ ان واقعات کے انکشاف کے لئے میرے پاس آئے ہیں! بخدا اگر ایسا ہے تو میں اپنی بے صبری پر غالب آنے کی پوری کوشش کروں گا میرے خیال میں وہ کوئی معقول ہی وجہ ہوگی جس سے آپ کو..."

"جی ہاں نہایت معقول" مسٹر اولڈ نگ نے کہا "لیکن یہ فرمایئے کیا وہ تکلیفیں جو آپ کو اپنے خیال کے مطابق ارل آف اکلسٹن کی طرف سے پہنچی ہیں وہ سب عرصہ قلیل میں پیش آئی تھیں یا کئی سال کے عرصہ میں؟"

"ہاں کئی سال کے عرصہ میں" میں نے جواب دیا "کبھی ان کا سلسلہ خود بخود بند ہو جاتا تھا اور جب اس طرح کے موقعوں پر میری ملاقات ارل سے ہوتی تو وہ ہمیشہ اس بات کا وعدہ کرتے کہ آیندہ کبھی تم کو شکایت کا موقعہ نہ ملے گا وہ لاتعداد دلیلوں سے مجھ کو تسلی دینے کی کوشش کرتے تھے۔ مگر اس کے باوجود ان سختیوں کا سلسلہ پھر شروع ہو جاتا تھا"

"مگر مسٹر ولمٹ یہ فرمایئے بیگم صاحب کا سلوک آپکے ساتھ کیسا رہا کرتا تھا؟" اولڈ ناک نے پوچھا۔

"اُن کے بارہ میں میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ مجھ سے عنایت اور شفقت کا سلوک کیا ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"مسٹر ولمٹ آپ سب حال وضاحت کے ساتھ بیان کریں" مسٹر اولڈ ناک نے تحریک کی "میں ساری تفصیلات سے واقف ہوں اور یہ سوالات محض اس لئے آپ سے پوچھ رہا ہوں۔۔۔ خیر اس میں ایک راز ہے جو آگے چل کر آپ پر واضح ہوگا اُس وقت آپ دیکھیں گے کہ میرے لئے یہ سب باتیں آپ سے دریافت کرنا ضروری تھا اور اس وقت یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ میں آپ کا صادق اور خیر خواہ دوست ہوں۔"

"مسٹر اولڈ ناک میں اس عنایت آمیز تشفی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں" میں نے اس پر کہا اور گو سچ پوچھیے تو میں اس کی آمد کا مدعا جاننے کو بے تاب تھا تاہم اس خیال سے کہ آپس میں کسی طرح کی بدگمانی نہ ہو میں نے جلدی سے کہا "اگر میری طرف سے اس معاملہ میں کوئی بے تابی ظاہر ہوئی ہو تو میں آپ سے معافی کا طلبگار ہوں۔"

"میرے عزیز مسٹر ولمٹ" مسٹر اولڈ ناک نے کہا "آپ معافی کا ذکر نہ کریں" اور اس کے بعد اپنی کرسی اور آگے کھینچکر "ہمیں چاہیئے کہ جہاں سے گفتگو کا سلسلہ منقطع ہوا تھا وہاں سے پھر شروع کر دیں ذکر کونٹس کا تھا۔۔"

"کیا انہوں نے ہر ایک بات آپ سے بیان کر دی ہے؟" میں نے اپنے ملاقاتی کو سنجیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہر ایک بات" اس نے جواب دیا "انہوں نے مجھ سے کوئی بات چھپا کر نہیں رکھی اور نہ کوئی آپ سے چھپائی جائیگی مگر میں چاہتا ہوں کہ آپ بطور خود ان خاص خاص باتوں کو [illegible] پہلے ارل اور کونٹس کے طریق عمل میں خصوصیت

سے نوٹ کیا تھا۔ تاکہ اصل حقیقت کے اظہار میں کسی طرح کی الجھن پیدا نہ ہو"

مسٹر اولڈ نگ کا رویہ اور اس کا لہجہ اس قسم کا تھا کہ میرے دل میں رفتہ رفتہ اس کے لیئے تعریف کا احساس ہونے لگا اس کی مشفقانہ گفتگو سے متاثر ہو کر میں نے کہا "بیشک معلوم ہوتا ہے کہ ارل اور کونٹس نے سب حال آپ سے بیان کر دیا ہے مثال کے طور کیا بیگم صاحب نے اس ملاقات کا حال بھی آپ سے بیان کیا تھا۔ جو انہوں نے در پردہ مجھ سے فلارنس میں کی تھی"

"جی ہاں کیوں نہیں" اولڈ نگ نے جواب دیا "انہوں نے مجھ کو بتایا تھا... لیکن بہتر ہو کہ آپ اس ملاقات کا حال اپنی طرف سے خود ہی ظاہر کریں"

"غالباً یہ بھی آپ کو معلوم ہو گا کہ اس ملاقات کے دوران میں انہوں نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں ان کی ملازمت چھوڑ دوں اور اس مطلب کے لیئے معقول امداد بھی مجھ کو پیش کی تھی"

"مگر آپ نے اس کو لینے سے انکار کر دیا تھا" اولڈ نگ نے کہا "آپ کا دعوٰے چونکہ بلند تھا..."

"جی ہاں یہی بات تھی" میں نے اپنے لفظوں پر زور دے کر کہا "میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ اپنے اس حق خاص کو جو مجھے ان کی زبانی سلک کے حالات معلوم کرنے کے بارہ میں حاصل تھا روپیہ کے لالچ سے ترک کر دیتا"

"بالکل درست! نہایت معقول!" مسٹر اولڈ نگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا "صاحب آپ کا حوصلہ اور بلند ہمتی قابل تعریف ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ایک اور موقعہ پر بھی لیڈی انگلسٹن نے..."

"مجھ سے وہ برتاؤ کیا تھا جس کی یاد مجھ کو ہمیشہ عزیز رہے گی" میں نے کہا "بیشک معلوم

ہوتا ہے اُس نے اُس واقعہ کا حال بھی آپ سے بیان کر دیا ہے کہ کس طرح سوٹیاوکشیا کے ہوٹل میں ...."

"بس بس وہی بات .... اس کا حال بھی میں آپ کی زبانی سنا چاہتا ہوں" مسٹر اولڈ ٹنگ نے کہا "غالباً آپ کی ملاقات ارل اور کونٹس سے اس زمانہ میں ہوئی تھی جب آپ یونانی ڈاکوؤں کے معاملہ سے کچھ تعلق رکھتے تھے"

"جی ہاں یہ اسی زمانہ کا واقعہ ہے" میں نے اس خیال سے کہ یہ شخص میرا محسن اور ہمدرد ہے ہر طرح کے حالات اس کے روبرو ظاہر کرتے ہوئے کہا "غالباً کونٹس نے آپ کو بتا دیا ہوگا کس طرح وہ میرے سوتے میں کمرہ کے اندر آئی کس طرح اُس کے آنسو مجھے اپنے رخساروں پر گرتے محسوس ہوئے کس طرح اُس نے مجھے پُرمحبت بوسے دیئے ...."

"میرے عزیز مسٹر ولمٹ" اولڈ ٹنگ نے دوستانہ ہمدردی کے پرسوز لہجہ میں کہا "بے شک یہ اسی طرح کا واقعہ تھا جس کا آپ کے دل پر گہرا اثر پیدا ہونا لازم تھا مگر آپ نے کیا پہلے یہ سمجھا تھا کہ وہ محض ایک خواب ہے یا آپ کو شروع سے ہی حقیقت کا گمان تھا؟"

"شروع میں بے شک میرے دل میں کچھ شبہ پیدا ہوا تھا کہ ممکن ہے یہ خواب ہو" میں نے جواب دیا "لیکن بعد ازاں مجھے اس کی حقیقت کا پورا یقین ہو گیا اور اُس وقت سے بعد یہی پختہ یقین میرے دل میں جاگزین رہا ہے مگر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ باتیں بہت ہو چکیں ...."

"مہربانی سے ایسی بے تابی ظاہر نہ کیجئے" مسٹر اولڈ ٹنگ نے دلاسہ دے کر کہا "ہم رفتہ رفتہ ایک دوسرے کے مزاج سے واقف ہونے لگے ہیں اور یقین ہے آگے چل کر اور بھی اچھی طرح واقف ہو جائیں گے - آہ میرے عزیز دوست آپ کی تکلیفوں کا زمانہ

گذر گیا اور عنقریب وہ اسرار آپ پر واضح کر دیئے جائیں گے ...؟"

"لیکن اگر ایسا ہے تو پھر تاخیر کیوں؟" میں نے مضطربانہ پوچھا۔ "افسوس آپ نہیں جان سکتے کہ میں کس قدر بے صبری سے اظہارِ حقیقت کا منتظر ہوں اور کس مشکل سے میں نے اپنی بے صبری کو روک رکھا ہے۔"

"آپ کا فرمانا صحیح ہے۔" اولڈ ٹنگ نے کہا "مگر اس قدر مشکلوں اور آفتوں سے گذرنے کے بعد آپ کو لازم ہے کہ اپنی طبیعت پر قابو رکھنے کی عادت ڈالیں...؟"

"اور سب باتوں میں میں نے ضبط کی خو ڈال لی ہو مگر اس معاملہ میں میں اپنے اندر طاقت ضبط نہیں رکھتا۔ مسٹر اولڈ ٹنگ کیا آپ کو معلوم ہے کہ بارہا میں انتہائی خطروں سے بچا ہوں کئی دفعہ میں بے رحم انسانوں کے جنگل میں پھنسا اور کئی بار جوش عناصر کا مقابلہ کرنا پڑا کبھی لندن میں کبھی کوہستان ایپی ناٹنز میں کبھی سمندر کی سطح پر کبھی کسی ڈیول بیں اور کبھی میدان کارزار میں ..."

"اوہ کیا آپ کو میدان کارزار میں بھی حصہ لینا پڑا ہے؟" مسٹر اولڈ ٹنگ نے گہری دلچسپی کے ساتھ پوچھا "افسوس اس کا حال مجھ کو معلوم نہ تھا۔"

"اور میں خود بھی اس کو ظاہر کرنا نہ چاہتا تھا میں نے چھپا دیا محض حالت جوش میں الفاظ میرے منہ سے نکل گئے اس کے باوجود میں غلط نہیں کہتا بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ مجھے اس طرح کے مقابلوں میں بھی حصہ لینا پڑا ہے جب گولیاں مینہ کی بوچھاڑ کی طرح گرتی تھیں اور توپ خانے کی باڑھ سے زہرہ آب آب ہوتا تھا۔"

"میرے نوجوان دوست آپ کے اس بیان سے میرے اپنے بدن میں دہشت کی تھرتھری پیدا ہوتی ہے۔" مسٹر اولڈ ٹنگ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا "اچھا میں فی الحال جاتا ہوں آپ رخصت کی اجازت دیں...؟"

حیران و سراسیمہ میں اس کے منہ کو تکنے لگا "کیا آپ جاتے ہیں؟" میں نے مایوسی اور

غصہ میں بھر کر کہا یہ مگر اس لمبی چوڑی گفتگو کا عملی نتیجہ کیا نکلا؟

"میرے عزیز دوست اطمینان رکھیئے" اولڈ ٹاک نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر پدرانہ شفقت سے دباتے ہوئے کہا" ہر کام اپنے وقت پر ہوا کرتا ہے ہماری موجودہ گفتگو سے اور نہیں تو اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ آپ رفتہ رفتہ ضبط کی خو ڈالیں گے جو باتیں عنقریب آپ کو معلوم ہونی ہیں اُن کے جاننے سے پہلے آپ کو اپنی بے تابی پر غلبہ پانے کی کوشش کرنی چاہیئے اس کے علاوہ جس مدت کا وعدہ ارل آف ایگلسٹن نے آپ سے کیا تھا اُس کے پورا ہونے میں ابھی تین یا چار دن باقی ہیں مگر اطمینان رکھیئے کہ آپ کو اُس سے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے گا جتنا اشد ضروری ہے کل قریباً اسوقت یا تو میں خود دوبارہ آپ سے ملوں گا یا ایک صاحب اور جو میری طرح ارل کے معتمد اور دوست ہیں اس وقت تک میں آپ کو الوداع کہکر رخصت ہوتا ہوں مگر جانے سے پہلے دوبارہ آپ سے کہتا ہوں کہ مجھے آپ کے معاملات سے بہت گہری دلچسپی ہے"

اتنا کہہ کر مسٹر اولڈ ٹاک نے پہلے سے بھی زیادہ گرمجوشی سے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلایا اور اس کے بعد رخصت ہوگیا اس کے جانے کے بعد میں سوچنے لگا۔ کہ اس ملاقات کا عملی نتیجہ کیا نکلا؟ اس میں شک نہیں اس آدمی کا سلوک بحیثیت مجموعی شفقت آمیز تھا مگر اس سے کیا؟ پھر خیال آیا کہ شاید اس ذریعہ سے مجھے اُن گہرے انکشافات کے لئے تیار کیا جاتا ہو جو عنقریب ہونے والے تھے اس صورت میں اگر یہ عنایت آمیز سلوک ارل کی تحریک پر نہیں ہوا تو یقیناً اس کی تہ میں کونٹس کا ہاتھ کام کرتا ہوگا یہ اور ایسے ہی لاتعداد خیالات میرے سینہ میں ہیجان کرتے رہے اور گو مجھے اس بات سے بے حد مایوسی تھی کہ مسٹر اولڈ ٹاک نے انکشاف کا وعدہ کرتے ہوئے بھی عملی طور پر کوئی بات ظاہر نہ کی تاہم میں نے یہ کہکر دل کو تسلی دی کہ اب وہ وقت

دور نہیں جب ساری باتیں مجھ پر ظاہر کر دی جائینگی کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا کہ ارل نے جو وعدہ میلان میں مجھ سے کیا تھا وہ ضرور اس کو پورا کرنا چاہتا ہے اور اُسے اس سے پیچھے ہٹنا منظور نہیں۔

میں چند گھنٹے ہوٹل کے کمرہ میں بیٹھا اس طرح کے خیالات کی الجھن میں پھنسا رہا چونکہ وقت کافی گذر گیا تھا۔ اس لئے میں نے ڈبلر میئر جانے کا ارادہ فی الحال ترک کر دیا اور تھوڑی دیر کے لئے سیر کرنے بازار میں نکلا۔ واپس آ کر وقت مقررہ پر سو یا مگر جی کو اس خیال سے سخت بے چینی تھی کہ نہ معلوم کل کونسے نئے واقعات ظہور میں آئیں گے۔

اگلے روز میں بہت سویرے اٹھا اور کپڑے وغیرہ پہن کر اس بات کا انتظار کرنے لگا کہ غیب سے کونسی نئی بات ظہور میں آتی ہے محض اس خیال سے کہ لارڈ ایکلسٹن کا آدمی میری عدم موجودگی میں نہ آ جائے میں نے اس روز ہوٹل سے باہر جانے کا ارادہ بھی ترک کر دیا آخر بارہ بجنے کے عمل پر میرے جی کی تشویش حد انتہا تک پہنچ گئی بارہ پر چند منٹ گذرے تھے کہ ہوٹل کے نوکر نے میرے کمرہ میں آ کر اطلاع دی کہ ایک صاحب جو اپنا نام مسٹر جالیس بیان کرتے ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں میں نے دیکھا یہ آدمی تقریباً چالیس سال عمر کا تھا مسٹر اولڈ ٹنگ کی طرح اس کا لباس بھی سیاہ اور گلو بند سپید تھا البتہ اس کے چہرہ پر نقابلتاً سختی کے آثار موجود تھے اور انداز سے متانت ظاہر ہوتی تھی بحیثیت مجموعی وہ کسی وکیل سے زیادہ پادری سے ملتا جلتا تھا۔ ویسی ہی گہری سنجیدگی کے آثار اس کے چہرہ پر پائے جاتے تھے۔

بڑی آہستگی سے چلتا وہ کمرہ میں داخل ہوا اور اس طرح کے رسمی سلام کے بعد جس میں دوستی کا عنصر قطعاً شامل نہ تھا اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا "مسٹر ولمٹ میں ارل آف ایکلسٹن کا معتمد اور گہرا دوست ہوں اور انہی کی طرف سے آپ سے ملنے آیا ہوں"

"صاحب آپ کی تشریف آوری سے میرے دل کو بیحد خوشی ہوئی ہے"۔ میں نے جواب دیا۔ "غالباً آپ کا تعلق بھی وکلا کی اُس فرم سے ہے جس کے قائمقام مسٹر اولڈ ٹنگ کل مجھ سے ملنے آئے تھے۔"

"جی نہیں میں صحیح طور پر اس فرم سے تعلق تو نہیں رکھتا" مسٹر جابئس نے جواب دیا "البتہ ہم کئی بار ایک دوسرے سے ملتے اور بڑی اہمیت معاملات پر تبادلہ خیالات کیا کرتے ہیں اور چونکہ ہم دونوں ارل آف ایکلسٹن کے دوست ہیں اس لئے اس معاملہ میں جو آپ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے حتی الوسع مدد دینے کو تیار رہیں"

"گویا آپ اس لئے تشریف لائے ہیں کہ ...؟"

"میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے بعض معاملات پر تبادلہ خیالات کروں"۔ اس نے جواب دیا۔

"اوہ کیا اس تبادلہ خیالات کا سلسلہ کبھی ختم بھی ہوگا یا نہیں؟" میں نے بے تابی اور پریشانی کے لہجہ میں کہا "مسٹر جابئس میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس معاملہ میں جسقدر گفت و شنید کی ضرورت تھی ہو چکی اب جو بات آپ کہنا چاہتے ہوں صاف صاف کہہ دیں میں اسے سننے کے لئے تیار ہوں بے شک میں آپ لوگوں کی اس عنایت اور شفقت کو بخوبی سمجھ سکتا ہوں۔ کہ آپ ان اہم انکشافات سے پہلے جو عنقریب کئے جائیں گے مجھے ان باتوں کے ذریعہ سے اس حالت میں لانا چاہتے ہیں جس میں میں ان کو اچھی طرح سننے اور سمجھنے کے قابل ہو سکوں مگر کیا ارل کو معلوم نہیں ہے یا کوئی اس بات سے ناواقف ہیں۔ کہ کئی ایک حیرت انگیز واقعات جو میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں اس وقت تک مجھ سے قصداً چھپائے گئے ہیں پس میں دوبارہ عرض کرتا ہوں"۔ میں نے حالت جوش میں تقریر جاری رکھ کر کہا "کہ جو بات آپ کو بیان کرتا ہو اُس کو بغیر کسی

پس و پیش کے ظاہر کیجئے اس سے میرے دل کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے گا۔ البتہ میری بے چینی بھی ضرور رفع ہو جائیگی "

"مسٹر ولمٹ" اجنبی شخص نے ایک کرسی پر بیٹھ کر سنجیدہ نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھ کو یہ کہنے کے لئے معاف کیجئے کہ میں آپ سے زیادہ مسن اور تجربہ کار ہوں اس کے علاوہ آپ کو حال میں اسقدر حیرت انگیز واقعات سے گذرنا پڑا ہے"

"صاحب میں درخواست کرتا ہوں" میں نے جلدی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "کہ اگر ہمیں اپنی گفتگو کے سلسلہ میں انہی باتوں کو دوہرانا ہے جو کل مسٹر اوالڈ ٹنگ سے ہوئی تھیں تو میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں"

"مسٹر ولمٹ" جائس نے اب متین لہجہ میں کہا "مجھے قطعاً معلوم نہیں کہ کل آپ کے اور مسٹر اوالڈ ٹنگ کے درمیان کیا کیا باتیں ہوئی تھیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پچھلے دو دن کے عرصہ میں مجھے مسٹر اوالڈ ٹنگ سے ملنے کا اتفاق ہی نہیں ہوا۔ میں فی الحال لارڈ ہیکلسٹن کے ایما پر حاضر خدمت ہوا ہوں ..."

"ٹھیریئے مسٹر جائس" میں نے کہا "میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ بھی ازروئے پیشہ ارل کے مشیر ہیں ؟"

"جی" شخص مذکور نے خشک لہجہ میں جوابدیا "اور وہ بارہا مجھ سے مشورہ لیا کرتے ہیں"

"تو کیا آپ فی الحال اس لئے نہیں آئے کہ بعض باتیں جو اب تک مجھ سے پوشیدہ تھیں اُن کو ظاہر کریں ؟" میں نے بے تابانہ پوچھا۔

"مسٹر ولمٹ جلدبازی نہ کیجئے" مسٹر جائس نے اب کسی قدر تحکمانہ لہجہ میں کہا "پہلے میں آپ سے دوستانہ گفتگو کرنا چاہتا ہوں ..."

"دوستانہ!" میں نے کسی قدر طنز کے ساتھ کہا "مجھ کو ارل آف ہیکلسٹن

سے یہی امید تھی کہ وہ انہی شخصوں کو میرے پاس بھیجیں گے جو دوستانہ حیثیت رکھتے ہوں"

"مسٹر ولمٹ" جائلس نے میرا فقرہ اَن سنا کرتے ہوئے کہا "مجھ کو معلوم ہے کہ آپ کو ارل کے ہاتھوں بعض تکلیفیں پہنچی ہیں... کیا یہی آپ کی شکایت ہے؟"

"بعض کیا اتنی تکلیفیں جو بہت کم ایک آدمی نے کسی دوسرے کو پہنچائی ہونگی" میں نے تلخ لہجہ میں کہا "گو میں اُن سب کو معاف کرنے کے لئے آمادہ ہوں"

"اور بھول جانے کے لئے بھی؟" مسٹر جائلس نے مشورتاً کہا۔

"ہاں اور بھول جانے کے لئے بھی" میں نے جواب دیا "کیونکہ آدمی خواہ کتنا ہی دکھی ہو وہ اپنے دل پر اتنا قابو ضرور رکھتا ہے کہ رنجیدہ واقعات کی یاد کو بھلا دے علاوہ بریں کئی باتیں اور ہیں... جن کی نوعیت آپ سے پوشیدہ نہیں ہو سکتی... وہ بھی میرے دل پر مفید اثر پیدا کر سکتی ہیں مگر اس کے باوجود یہ سب کچھ حالات سے تعلق رکھتا ہے پس میں دوبارہ آپ سے کہتا ہوں کہ جو خبر آپ میرے لئے لائے ہوں اسی کو جلد از جلد ظاہر کیجئے ورنہ پھر مجھے براہ راست ارل کے پاس جانا پڑیگا"

"میرے عزیز دوست" مسٹر جائلس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینے کے بہانہ سے میری کلائی ایک عجیب طریقہ پر پکڑتے ہوئے کہا جس کی یاد بعد ازاں کئی مرتبہ میرے دل میں تازہ ہوئی "مہربانی سے اس قدر بے صبری نہ کیجئے آپ نوجوان ہیں آپ نے اس قدر دنیا نہیں دیکھی جتنی ہم لوگوں نے دیکھی ہے..."

اب میں ضبط نہ کر سکا اور جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا "مسٹر جائلس" اس کے ساتھ ہی میں نے کہا "خدا کے لئے میرے دل کو زیادہ دکھی نہ کیجئے جو واقعات ابتک مجھ پر بیتے ہیں وہ خواہ اچھے تھے یا بُرے ان کی یاد تازہ کرنا میرے لئے باعث مسرت نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر وہ باعث رنج تھے تو اُن کی یاد سوہان روح ہوگی اور اگر وہ خوشی دینے والے تھے تو فی الحال میری حالت ایسی نہیں کہ میں

ان کی یاد سے دوبارہ خط حاصل کرسکوں بس میں صاف لفظوں میں پوچھتا ہوں ...“

”مسٹر ولمٹ“ میرے ملاقاتی نے جو کسی بے جان بت کی طرح ضابطہ اور پرسکون تھا اور جس کے چہرہ کے آثار سے اس کی دلی کیفیت ظاہر نہ ہوتی تھی کہا ”آپ ناحق اس قدر جوش ظاہر کرتے ہیں حالانکہ میں جس غرض سے آپ کے پاس آیا ہوں اُس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ہر ایک بات اطمینان کے ساتھ سنیں آپ کو چاہئیے کہ میرے مشورہ پر عمل کریں نہ یہ کہ اپنی جلد بازی سے ...“

”خیر صاحب میں آپ کی خاطر پھر ایک بار ضبط کرتا ہوں“ میں نے اس کو اصل معاملہ کی طرف آتے دیکھ کر کہا ”بیٹھئے میں دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہوں اور اب جو بات آپ کو کہنی ہو اس کو مہربانی سے زیادہ پس و پیش کے بغیر کہہ جائیے“

”مسٹر ولمٹ“ نووارد نے اب پھر ایک بار عنایت آمیز لہجہ میں کہنا شروع کیا ”مجھ کو بتایا گیا ہے کہ آپ ارل اور کونٹس آف اکلیسٹن کو اس بات کا ذمہ وار سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے ... اگر پورے طور پر نہیں تو کسی حد تک ...“

”اور یہ بالکل صحیح ہے“ میں نے فقرہ کو اس کی نا تمام حالت میں ہی قطع کرتے ہوئے کہا ”لیکن ارل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ سارا حال تحریری ثبوت کے ساتھ اس جگہ پہنچ کر پیش کریں گے اور اب میں جو بات دریافت کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ کیا آپ اس کام کے لئے ہر طرح تیار ہو کر آئے ہیں؟ کیا آپ کاغذات بھی اپنے ساتھ لائے ہیں ...؟“

”صبر! میرے عزیز مسٹر ولمٹ صبر!“ میرے ملاقاتی نے ہاتھ کے اشارہ سے روکتے ہوئے کہا ”یہ معاملہ اس رفتار سے طے نہ ہوگا۔ میں ایک سوال آپ سے پوچھتا ہوں آپ کسی طرح کا جوش ظاہر کئے بغیر اس کا جواب دیں میں نے سنا ہے کہ آپ کسی طرح کے جوش شجاعت کے بس ہو کر اوروں کے معاملات میں دخل

انداز ہوتے رہے ہیں یعنی اگر کوئی شخص مبتلائے مصیبت تھا تو آپ نے اس کو مدد دینے کی کوشش کی۔ اگر کسی سے آپ کی رائے میں کوئی برا فعل سرزد ہوا تو آپ نے اس کی سزا دہی کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی تجویز جس کو آپ برا سمجھتے تھے سوچی گئی تو آپ نے اُس کو ناکام رکھنے کی کوشش کی ...“

”مسٹر جائیس یہ پند و نصیحت کی تقریر کیا معنے رکھتی ہے“ میں نے اب از سر نو پریشان ہو کر پوچھا۔ ”میں آپ سے وہ باتیں سننے کا منتظر ہوں جن کے لئے میرا دل عرصہ دراز سے بے تاب ہے۔ لیکن آپ اس مضمون کو چھوڑ کر ایک بالکل ہی ٹیڑھی رفتار اختیار کر رہے ہیں آخر اس گفتگو کا مدعا کیا ہے؟“

”افسوس آپ سمجھے نہیں“ مسٹر جائیس نے جواب دیا۔ ”ارل آف ایکسٹن کے دوست کی حیثیت میں میں آپ کے ہر ایک معاملہ میں خاص دلچسپی لیتا ہوں اس لئے وہ تکلیفیں جو آپ کو مختلف اوقات میں پہنچی ہیں ...“

”پھر وہی تکلیفیں!“ میں نے حالت یاس میں کراہتے ہوئے کہا اور جی ہی جی میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ عجیب طرح کے جاہل آدمی سے واسطہ پڑا ہے جو نہ کسی کی سنتا ہے اور نہ اپنی سنانا جانتا ہے

”خیر آپ جوش میں نہ آئیں“ شخص مذکور نے اب کہا۔ ”اگر آپ میرے سوالوں کا جواب دینا نہیں چاہتے تو میں مجبور کرنا نہیں چاہتا۔ میں نے فی الحال رخصت ہوتا ہوں۔“

”لیکن اگر آپ میری تکلیفوں کی داستان ہی سننا چاہتے تھے تو پھر اس لمبی چوڑی تمہید کی کیا حاجت تھی؟“ میں نے غصہ میں بھر کر پوچھا۔ ”پہلے آپ نے کہا تھا کہ میں ارل آف ایکسٹن کا دوست ہوں اور ان کی ہر ایک بات مجھ کو معلوم ہے۔ اگر واقعی ایسا ہی تھا۔ تو آپ کو اُن معاملات کا ذکر کرنا لازم تھا جن کو جاننے کی مجھے خواہش ہے نہ یہ کہ پھر پھرا کے انہی باتوں کو دہرائے چلے جاتے اس کے باوجود

اگر آپ اپنے سوال کا جواب ہی پانا چاہتے ہیں تو خیر جان لیجئے کہ میں نے اپنی عمر میں بہت تکلیفیں جھیلی ہیں اتنی کہ کبھی کسی شخص نے نہ برداشت کی ہوں گی فرمائیے کیا اب آپ کا اطمینان ہو گیا؟"

"ہاں پوری طرح" مسٹر جائیس نے عجیب طرح کی نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا "مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میری وجہ سے آپ کو اس قدر جوش میں آنا پڑا اس کے لئے عذر خواہی کرتے ہوئے میں اب رخصت ہوتا ہوں۔۔۔"

"رخصت!۔۔۔ پھر وہی رخصت" میں نے بے تابانہ کہا "آخر آپ کی آمد کا مدعا کیا تھا؟ اس وقت تک آپ نے کوئی ایک بات بھی تو مفید مطلب بیان نہیں کی"

"آہ بے شک میں بھول گیا" مسٹر جائیس نے رکتے ہوئے کہا "آج شام کو پانچ بجے میں یا ارل کا کوئی دوست آپ کو ہز لارڈشپ کے پاس لے جانے کے لئے اسجگہ آئے گا اس وقت مسٹر ولسٹ۔۔۔"

"کاش آپ پہلے ہی یہ بات کہہ دیتے" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "پھر اس لمبی چوڑی بے مدعا گفتگو کی حاجت پیش نہ آتی خیر میں آپ کی دی ہوئی اطلاع کا شکر ادا کرتا ہوں مگر کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا اور مزید حیل وحجت یا تاخیر کے بغیر۔۔۔؟"

"ہاں یہ میرا پختہ وعدہ ہے" مسٹر جائیس نے جواب دیا "آج شام کو پانچ بجے کے قریب ضرور کوئی آدمی آپ کو ارل آف ایکلسٹن کے پاس لے جانے کے لئے آئے گا اور اس کے بعد۔۔۔"

"اور اس کے بعد ہر ایک بات مجھ پر ظاہر کر دی جائے گی؟" میں نے خوش ہو کر کہا۔ "بہت اچھا میں پھر ایک بار آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس وقت کا بڑی بے چینی سے انتظار کروں گا۔ جب آپ یا کوئی اور صاحب مجھ کو لینے آئیں گے"

اس کے بعد اس نے مصافحہ کیا اور رخصت ہو گیا۔

اس کے چلے جانے پر میں جب اپنے کمرہ میں اکیلا رہ گیا تو بڑبڑاتے ہوئے اپنے دل سے کہا۔ شکر ہے یہ وقت آخر کار آگیا میری زندگی کا سب سے اہم موقعہ یہی ہے یقیناً مجھ کو غلط فہمی نہ ہوئی ہوگی اول تو میرا اپنا اندازہ ہی صحیح معلوم ہوتا تھا لیکن ایسا نہ ہو تو ڈور چیسٹر کے بیان کردہ حالات سے جو کچھ معلوم ہوا اس سے کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی اس کے علاوہ یہ احتیاطی ملاقاتیں جو ہو رہی ہیں یہ بھی اس خیال کی تصدیق کرنے والی ہیں کہ ارل اور کونٹس اس ذریعہ سے مجھے اس وقت کے لئے اچھی طرح تیار کرنا چاہتے ہیں۔ جب آخری انکشافات کئے جائیں گے۔ بیشک میری غلطی تھی کہ میں نے ان لوگوں سے گفتگو کے دوران میں بعض موقعوں پر بے صبری ظاہر کی اب سارا معاملہ میری سمجھ میں آگیا مسٹر اولڈ تک اور جائیس کی آمد کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ معلوم کرنا چاہتے تھے میں ارل اور کونٹس کے متعلق کس طرح کے خیالات دل میں رکھتا ہوں اور کیا میں عہد ماضی کے واقعات کو فراموش اور معاف کر سکتا ہوں کچھ شک نہیں ان لوگوں کی آمد اسی لئے ہوگی۔"

اس قدر بے تابی ان خیالات سے میرے دل کو لاحق ہوئی۔ کہ میرا سینہ جذبات کے ہجوم سے پُر ہو گیا۔ میں نے سوچا کیا کوئی ذریعہ ایسا ہے جس سے میں اپنے دل کا جوش خارج کر کے جی کو سکون دے سکوں۔ پہلے خیال آیا کہ چند گھنٹے بازاروں کا گشت کروں مگر لندن کے بازاروں کی پُرشور آوازیں سکون پیدا کرنے کی بجائے اضطراب کو دوبالا کرنے والی تھیں بس میں نے باہر جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور چونکہ اس روز صبح کو کونٹس آف لوورلو کا ایک خط میرے نام آیا تھا اس لئے بیٹھ کر اس کا جواب لکھنے لگا اپنے اس خط کے دوران میں میں نے ان دونوں ملاقاتوں کا ذکر کیا اور لکھا کہ اب ان کے سلسلہ میں پانچ بجے مجھ کو ارل کے پاس لے جایا جائے گا۔ اور اس وقت

سارے حالات مجھ پر واضح کر دیئے جائیں گے اس سے آگے یہ بھی میں نے تحریر کیا کہ مجھ کو پورا یقین ہے، اب کوئی راز مجھ سے چھپایا نہ جائیگا خیر جیسے ہی میں حالات سے واقف ہوا ساری کیفیت آپ کو تحریر کروں گا خط لکھنے کے بعد میں نے اس کو لفافہ میں بند کیا اور اپنے ہاتھ سے خط ڈالنے باہر نکلا یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ مجھے شام کے پانچ بجنے کا بڑی بے تابی سے انتظار تھا اور میں وقت مقررہ سے آدھ گھنٹہ پہلے ہی ہوٹل میں واپس آ گیا۔

دیوار میں لگی ہوئی گھڑی ٹھیک پانچ بجا رہی تھی کہ ہوٹل کا نوکر ایک مرد شریف کو ساتھ لئے میرے کمرہ میں داخل ہوا مسٹر گرین بی اس کا نام تھا پچاس سال کے قریب بدن فربہ چہرہ تمتمایا ہوا اور جلد بدن کے نیچے لاتعداد سرخ وریدیں اس طرح نظر آتی تھیں گویا یہ ساری پورٹ وائن جو وہ پیا کرتا تھا انہی کے اندر جمع تھی۔ اس نے سنہری کمانی کا شفاف چشمہ لگا رکھا تھا۔ اور اس کی چھوٹی بھوری آنکھیں شیشوں کی راہ سے چمکتی نظر آتی تھیں مسٹر اولڈ ٹانگ اور جائیس کی طرح اس نے بھی سیاہ لباس پہن رکھا تھا۔ مگر ان کے برخلاف اس کے گلو بند کی رنگت سپید تھی ایک عجیب طرح کی بھدی چال چلتا یہ شخص میرے کمرہ داخل ہوا اور غیر ضروری ادب سے سلام کرنے کے بعد کہنے لگا "کیا مجھے مسٹر ولمٹ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہے؟"

میں نے اثبات میں جواب دیا۔

"مسٹر جوزف ولمٹ سے؟" مسٹر گرین بی نے میرے پہلے نام پر خاص طور پر زور دیکر پوچھا۔

دوبارہ میں نے اس کے سوال کا جواب بصورت اثبات دیا مگر دل میں یہ سوچکر لرزہ براندام تھا۔ کہ اب کوئی نئی رکاوٹ ارل آف اکلیسٹن کی ملاقات میں حائل نہ ہو جائے۔

"مسٹر ولٹ کیا آپ کو میری آمد کا انتظار تھا؟" شخص مذکور نے پوچھا۔
"جی ہاں کیا آپ مجھے ارل آف اکلسٹن کے پاس لے جانے کے لئے آئے ہیں؟"

"ہاں" مسٹر گرین بی نے جواب دیا۔ "گاڑی دروازہ کے باہر کھڑی ہے۔ اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو۔۔۔"

"میں اسی وقت آپ کے ساتھ چلنے کو آمادہ ہوں" میں نے ٹوپی اور دستانے اٹھاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

اکٹھے ہم سیڑھیوں سے اترے ہوٹل سے باہر نکلے تو دیکھا کہ ایک خوشنما بند گاڑی دروازہ کے باہر کھڑی ہے سائیس اور گاڑی بان دو نوں نے وردیاں پہن رکھی تھیں اور گاڑی میں بے ہوئے گھوڑوں کی جوٹ لگی تھی مسٹر گرینبی نے سب سے پہلے مجھ کو سوار ہونے کے لئے کہا اور اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک آدمی پہلے سے گاڑی کے اندر بیٹھا ہے وہ تقریباً چالیس سال کی عمر کا ہٹا کٹا آدمی تھا جس نے سادہ لیکن شریفانہ لباس پہن رکھا تھا۔ گو اس کی حالت کہے دیتی تھی کہ وہ اپنے لباس کے باوجود شریف آدمی نہیں ہے۔

"وہ آپ میرے دوست ہیں" مسٹر گرینبی نے میرے پیچھے گاڑی پر سوار ہو کر رسمی طور پر کہا۔

خیر سائیس نے کھڑکی بند کی جس کے بعد گاڑی بان نے گھوڑوں کو چابک لگا کر تیز چلانا شروع کیا گاڑی ہول بورن سے گذر کر آکسفورڈ سٹریٹ میں داخل ہوئی اس دوران میں مسٹر گرینبی لگاتار گفتگو کرتا رہا گو شروع میں میں اس کی باتوں کا مطلب بالکل نہ سمجھ سکا کیونکہ میرے خیالات کی رو اور معاملات پر لگی ہوئی تھی نہ گیا اس کا دوست تو وہ صرف کبھی کبھی ہوں ہاں کہہ چھوڑنے پر کفایت کرتا تھا۔

اس نے ہماری گفتگو میں کوئی نمایاں حصہ نہ لیا آخر کار میں گاڑی کے ریشمی گدے پر جھک کر بیٹھ گیا اور آنے والی ملاقات کی تیاری میں جہاں تک ممکن تھا اپنے اضطراب کو دبانے کی کوشش کرنے لگا گاڑی بدستور تیزی رفتار سے چلتی رہی میرا خیال تھا کہ آکسفورڈ سٹریٹ سے مانچسٹر سکوئر بالکل قریب ہے۔ لیکن جب وہ بڑی دیر تک کہیں نہ ٹھہری تو میں نے کھڑکی سے باہر نظر ڈالی اس وقت میری نگاہ ہائڈ پارک کی باڑ کی طرف گئی اس پر میں نے مسٹر گرینبی سے کہا "شاید آپ کا آدمی رستہ بھول گیا کیونکہ مانچسٹر سکوئر اس طرف واقع نہیں ہے۔"

"آہ مجھے آپ کو یہ بتانا یاد نہ رہا" مسٹر گرین بی نے کہا۔ "کہ ارل سے آپ کی ملاقات ان کے مکان پر نہیں بلکہ میرے غریب خانہ پر ہو گی میں فریقین کا دوست ہوں اور چونکہ معاملہ بے حد نازک ہے . . ."

"اور آپ کا دولت خانہ یہاں سے کتنی دور ہے؟" میں نے بے تابانہ پوچھا کیونکہ ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود میرے لئے اپنے جوش کو دبانا غیر ممکن ثابت ہو رہا تھا۔

"بس اب تھوڑی دور رہ گیا" مسٹر گرین بی نے کہا "میں بیزواٹر میں رہتا ہوں"

"اور کیا ارل وہیں ہوں گے؟"

"یقیناً" مسٹر گرین بی نے جواب دیا "وہ بڑی بے چینی سے اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ . . ."

"اور کونٹس؟" میں نے تھرائی ہوئی آواز سے دبے لہجہ میں پوچھا۔

"وہ بھی غالباً وہیں آپ کو ملیں گی" میرے ساتھی نے جواب دیا۔

چند منٹ کے عرصہ میں گاڑی بیزواٹر پہنچ گئی اور اس کے تھوڑی دیر بعد شاہراہ چھوڑ کر ایک طرف کو ہولی سڑک کے دونوں طرف نو تعمیر کوٹھیاں بنی تھیں

اس سے آگے قریباً ایک سوگز کا خالی قطعہ زمین تھا وہاں سے گذر کر گاڑی ایک اونچی فصیل میں بنے ہوئے پھاٹک کے سامنے لگی جس کے اندر وسیع قطعہ اراضی اور اس کے وسط میں ایک کافی کھلی عمارت تھی سائیس نے گاڑی سے اتر کر پھاٹک پر لگی ہوئی گھنٹی بجائی فوراً کسی نے دروازہ کھولدیا اور گاڑی اندر داخل ہوئی میں نے عمارت کی وسعت سے اندازہ کیا کہ مسٹر گرین بی کافی مالدار آدمی ہوگا۔ گاڑی کے ”بارہ ٹھیر جانے پر سائیس نے کھڑکی کھولی اور مسٹر گرین بی نے اترتے ہوئے مجھ سے کہا ”مسٹر ڈرٹ میرے ساتھ ساتھ آجائیے“

میں سخت جوش کی حالت میں تھا ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود میرا بدن دبے ہوئے جوش کے باعث تھر تھر کانپ رہا تھا میں نے دل ہی دل میں کہا ”بس اب وہ وقت آگیا جب سارے حالات مجھ پر ظاہر کئے جائیں گے۔ عنقریب میں ان شخصوں کے روبرو جاکر سارا حال سنوں گا جنہیں ایک طرح پر میری قسمت کا فیصلہ کرنا ہے۔“

میرا دل زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ میری حالت ٹھیک اس آدمی سے ملتی تھی جو اپنی زندگی کے کسی نہایت نازک مرحلہ سے گذرنے کے قریب ہو مسٹر گرین بی کے ساتھ ساتھ چلتا میں ایک کشادہ ڈیوڑھی میں پہنچا جہاں دو نوکر شاندار وردیاں پہنے ہوئے کھڑے تھے وہ نامعلوم الاسم دوست بھی جو ہمارے ساتھ گاڑی میں سوار تھا۔ اس کے تھوڑی بعد وہیں آگیا مسٹر گرین بی مجھے ایک خوشنما اور آراستہ کمرہ نشست میں لے جاکر کہنے لگا ”یہاں تشریف رکھیئے“ اور خود تھوڑے فاصلہ پر بیٹھ گیا اس کا دوست اور بھی زیادہ فاصلہ پر بیٹھ گیا اور ایک اخبار دیکھنے لگا وہ اس کے مطالعہ میں اتنا منہمک ہوا گویا اس کو باقی معاملات سے کوئی دلچسپی نہ تھی میں نے ادھر ادھر دیکھا مگر ادل اور کومٹس کہیں نظر نہ آئے۔

اتنے میں مسٹر گرین بی نے کہا "میرے عزیز مسٹر ولٹ آپ کے دوست آپ کی بہتری کے لئے کوشش کر رہے ہیں..."

"آپ کا اشارہ غالباً ارل اور کونٹس کی طرف ہے" میں نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا اور اپنے جی میں یہی سمجھا کہ یہ بھی آنے والے واقعہ عظیم کے سلسلہ میں جاری کا ایک مرحلہ ہے۔

"آپ کے دوست آپ کی بہتری کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں" مسٹر گرین بی نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "اور اسی سلسلہ میں انہوں نے تمہاری معلومات حاصل کی ہیں..."

"میں آپ کی عنایت کا بے حد ممنون ہوں" میں نے اس پر کہا "آپ کو بڑی زحمت ہوئی..."

"بالکل نہیں" مسٹر گرین بی نے جلدی سے کہا "بڑی حد تک میں اس کو اپنا فرض خیال کرتا ہوں..."

"چونکہ آپ ارل کے گہرے دوست ہیں اس لئے ازراہ فیاضی ایسا کہتے ہیں" میں نے بدستور دبے ہوئے جوش کی حالت میں کہا۔

"میں بجائے خود آپ کا دوست ہوں" مسٹر گرین بی نے جواب دیا "اس لئے چاہتا ہوں کہ آپ کچھ عرصہ میرے پاس رہیں یہاں آپ کی خدمت گذاری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائیگا اور آپ کو سیر و تفریح کے سارے سامان مہیا ہوں گے"

"معاف کیجئے کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ ارل آف ایکسٹن چاہتے ہیں اس ملاقات کے بعد جو عنقریب ہوئی ہے میں کچھ عرصہ یہاں رہوں؟" میں نے اس نئی درخواست سے متعجب ہو کر پوچھا۔

"ہاں یہ اُن کی اپنی خواہش ہے" مسٹر گرین بی نے جواب دیا "اور اب میرے عزیز مسٹر ولمٹ جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس کو صبر و تحمل کے ساتھ سنئے میری رائے میں بہتر ہوگا وہ ملاقات جس کی آپ کو اس قدر خواہش ہے فی الحال کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دی جائے ..."

"ملتوی!" میں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا اور یہ سوچکر کہ پھر ایک بار یہ لوگ مجھے ٹالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

عین اس وقت ایک نہایت تیز دہشت ناک چیخ ساری عمارت میں گونج پیدا کرتی سنائی دی وہ چیخ اُس عمارت کے کسی دور افتادہ حصہ سے آئی تھی مگر یہ عالم اس کی بلندی کا تھا کہ وہ ہمارے کمرہ کی دیواروں کو چیر کر میرے کانوں تک پہنچ گئی۔ اُس ہیبت ناک پُر وحشت چیخ کو سُن کر مجھے اپنے دماغ پر بوجھ پڑتا محسوس ہوا اور میرا دل بے اختیار سینہ میں بیٹھ گیا۔ میں نے جلدی سے مڑ کر مسٹر گرین بی کے چہرہ کو استفہامی نظروں سے دیکھا۔ لیکن معلوم ہوا اس پر اس واقعہ کا کچھ بھی اثر نہیں ہُوا اور اس کا نامعلوم الاسم دوست تو اس طرح اخبار پڑھنے میں مشغول رہا گو یا اس نے وہ آواز بالکل ہی نہیں سُنی۔

"مسٹر ولمٹ بیٹھ جایئے یہ میرے ایک بدنصیب دوست کی آواز تھی جو ... بیمار ہے اور ..."

"مسٹر گرین بی" میں نے پریشان ہو کر کہا "میرے اس سوال کا جواب دیجئے۔ کیا ایمل اور کونٹس آف ایکسٹن اسجگہ موجود ہیں؟"

"میرا خیال تھا کہ میں پہلے ہی آپ کے اس سوال کا جواب دے چکا ہوں" مسٹر گرین بی نے کہا۔

"کیا یہ کہ وہ نہیں ہیں" میں نے مضطربانہ کہا "اُس صورت میں میں آپ کی عنایت

کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ مجھے آپ کے دولت خانہ میں رہنا منظور نہیں آپ نے ناحق اس قدر تکلیف اٹھائی۔ اگر پہلے ہی آپ مجھ کو بتا دیتے تو میں وہیں سے آپ کے ہمراہ نہ آتا۔"

یہ کہہ کر میں نے سلام کیا اور دروازہ کی طرف بڑھا۔ مگر آپ میری حیرت اور غصہ کا اندازہ کر سکتے ہیں جب میں نے دیکھا کہ مسٹر گرین بی کا پراسرار دوست اب اچانک چھوڑ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور بند دروازہ کے ساتھ پیٹھ لگا کر کھڑا ہو گیا!

"مہربانی سے ایک طرف ہٹیئے" میں نے اس سے کہا "میں اس مکان میں ٹھیرنا نہیں چاہتا۔"

"مسٹر ولمٹ" گرین بی نے کسی قدر سخت لہجہ میں کہا "آپ ناحق جوش ظاہر کرتے ہیں خواہ آپ اسجگہ رہنا پسند کریں یا نہ کریں فی الحال آپ کو اسی مکان میں رہنا پڑیگا اور اگر آپ کی طرف سے کوئی بیجا حرکت سرزد ہوئی..."

"یا رحم خدا!" میرے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی پہلی مرتبہ ایک نئی طرح کا شبہ میرے دل میں پیدا ہوا خیال کے آتے ہی میرے سر میں چکر آنے لگے اور میں بمشکل گرتے گرتے بچا "آخر یہ کیا مقام ہے۔ اور آپ کیوں مجھے اس جگہ لائے ہیں؟"

"مسٹر ولمٹ یہ وہ مقام ہے جہاں آپ کے دل و دماغ کی اصلاح کی جائے گی۔" گرین بی نے جواب دیا۔

"اُف کیا پاگل خانہ!" میرے منہ سے مری ہوئی آواز میں نکلا اس کے ساتھ ہی میں لڑکھڑا کر صوفے پر گرا اور زار زار رونے لگا۔

باب ۔ ۱۵۱

پاگل خانہ

آن واحد میں ہر ایک بات واضح ہوگئی معلوم ہوا خوفناک شیطانی دھوکے بازی مجھ سے کی گئی ہے۔ یہ دونو آدمی اولڈ ٹنگ اور جائیمس جنھیں میں نے اپنی سادہ لوحی سے وکیل سمجھا تھا درحقیقت ڈاکٹر تھے جنہوں نے میری دیوانگی کے سرٹیفکیٹ لکھے اور بعد ازاں اُن سندات کی بنا پر مجھے اس پاگل خانہ میں پہنچایا گیا اُن کو یہ بات پہلے سے سمجھادی گئی ہوگی کہ اس شخص کے دل میں ارل اور کونٹس آف ایگلسٹن کے متعلق بعض وہمی خیالات جاگزین ہیں اس نے بغیر کسی معقول وجہ کے سمجھ رکھا ہے کہ وہ ان کی سختیوں کا نشانہ ہے چونکہ اس آدمی کا دماغ صحیح نہیں اس لئے اس کا آزاد رہنا خطرناک ہے یہ بلاوجہ دوسرے لوگوں کے معاملات میں دخل دیتا رہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو زمانہ حال کا ڈان کوئیکسوٹ[۵] سمجھ کر برائیوں کا تدارک اور برائی کرنے والوں کی سزا دہی کا فرض اپنے ذمہ لیتا ہے افسوس بعد از وقت معلوم ہوا کہ کس لئے اولڈ ٹنگ اور جائیمس نے وہ لاتعداد سوالات مجھ سے پوچھے تھے میرے لئے اس حقیقت کو نظر انداز کرنا بھی ناممکن تھا کہ ان دونو شخصوں سے ملاقات کرتے وقت جس غیر معمولی جوش کا اظہار مجھ سے ہوا اس نے میری صحیح الدماغی کے متعلق رہے سہے شبہات ان کے دلوں سے نکال دیئے یہ بھی مجھے یاد آیا کہ جائیمس نے ایک موقعہ پر میری کلائی عجیب طرح پکڑی تھی اسوقت میں اس کا مطلب پوری طرح نہ سمجھا تھا مگر اب یہ حقیقت واضح ہوئی کہ وہ اس طریقہ پر میری نبض دیکھنا چاہتا تھا افسوس! افسوس! میں نے اپنی ناعاقبت اندیشی اور نادانی سے ارل آف ایگلسٹن کو ان شیطانی منصوبوں کی تکمیل میں مدد دی۔

سلہ ۵ ملاحظہ ہو ناول خدائی فوجدار ترجمہ پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی ۔ مصنف

جو اُس نے مجھے پاگل خانہ میں رکھوانے کے متعلق سوچے تھے اور جن کو اس قدر عیاری کے ساتھ عمل میں لایا گیا تھا۔

مگر کس لئے میں نے حالت یاس میں صوفے پر گر کر زار زار رونا اور کراہنا شروع کیا تھا؟ کیوں میں نے اس طریقہ پر اپنی کمزوریوں کو ظاہر ہونے کا موقعہ دیا؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے فوراً معلوم کر لیا کہ ہر طرح کی مزاحمت بے سود ہے اور مقابلہ سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا گرین بی کو قانون کی حمایت حاصل تھی اس قابل نفرت بے رحمانہ قانون کی جس کی بدولت شریر النفس لوگ اپنے سفیہانہ منصوبوں کی تکمیل میں مدد لیا کرتے ہیں مختصر یہ کہ میں اس جگہ بالکل بے بس اور بے امداد تھا۔ میں اُس شخص گرین بی کے رحم پر تھا جو کرسی پر اطمینان کے ساتھ جھکا بیٹھا تھا یا اس محافظ کے رحم پر جو اس طرح دروازہ کے ساتھ پیٹھ لگائے کھڑا تھا گویا وہ کمرہ جیل خانہ نیوگیٹ کا حجرۂ تاریک ہو اور مجھے خطرناک مجرم سمجھ کر اس کے دروازے بند اور مقفل کر دیئے گئے ہوں یہی باعث تھا کہ میں افسردہ و مایوس امداد اور رہائی کی کوئی صورت نہ دیکھ کر اپنی بے بسی سے واقف ہو کے صوفہ پر گرا اور زار زار رونے لگا۔

چند منٹ کے بعد گرین بی کی آواز سخت تحکمانہ لہجہ میں کہتے سنائی دی "مسٹر ولمٹ اٹھیئے اس طرح پریشان ہونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اس جگہ آپ سے ویسا ہی سلوک کیا جائیگا جس کا مستحق آپ اپنے آپ کو ثابت کریں گے آپ کے دوستوں نے آپ کے اخراجات کا معقول انتظام کر دیا ہے پس آپ سے رہنے کو عمدہ کمرہ دیا جائے گا۔ ورزش اور سیر و تفریح کے لئے کافی کھلا میدان ہے۔ اور اگر آپ شرافت کا ثبوت دیں گے اور آپ کی طرف سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے گی تو ہم بھی آپ کو ہر طرح خوش رکھنے کی کوشش کریں گے۔"

"مسٹر گرین بی" میں نے اپنی جگہ پر بیٹھ کر افسوس سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا "خدا شاہد ہے کہ میں دیوانہ نہیں ہوں میرا دماغ اسی طرح صحیح حالت میں ہے جس طرح خود آپ کا میں نے کبھی فرض خیالات یا وہمی باتوں کو دل میں جگہ نہیں دی..."

"خیر اس بحث کو چھوڑیئے" مسٹر گرین بی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "یہ وقت اس طرح کی باتوں کا نہیں ہے"۔ اس نے پاگل خانہ کے محافظ کو آواز دے کر کہا "دروازہ کھولدو میں مسٹر ولمٹ کو اپنے ساتھ کھانا کھانے کے کمرہ میں لے جاؤں گا اس کے بعد گھڑی دیکھ کر "کھانا تیار رکھا ہے۔ بلکہ اس کو تیار ہوئے ایک گھنٹہ گذر گیا"۔

"مسٹر گرین بی آپ ازراہ عنایت مجھے میرا کمرہ بتا دیں تاکہ میں اس میں چلا جاؤں"۔ میں نے آہ سرد بھر کر کہا "میں کچھ نہ کھاؤں گا مجھے کھانے کی رغبت بالکل نہیں ہے"۔

"اوہ آپ کیا بچوں کی سی باتیں کرتے ہیں" مسٹر گرین بی نے کہا "حوصلہ کیجئے غم و اندوہ کو دل میں جگہ دینا آپ کے لئے مضر ہے عنقریب میں آپ کی ملاقات مسز گرین بی سے کراؤں گا"۔

"صاحب میں منت عرض کرتا ہوں کہ مجھے میرے کمرہ میں جانے کی اجازت دیجئے" میں نے التجائی لہجہ میں کہا کیونکہ میرا حوصلہ بالکل شکست ہو گیا تھا اور مجھ میں حجت و تکرار کی طاقت باقی نہ رہی تھی۔ "کل تک امید ہے میری حالت بہتر ہو جائے گی"۔

"جیسے آپ کی مرضی" مسٹر گرین بی نے مجبور ہو کر کہا "میں تھوڑا سا کھانا آپ کے کمرہ میں بھجوا دوں گا تام مسٹر ولمٹ کو آپ کے کمرہ میں پہنچا دو"۔

اس پر محافظ نے دروازہ کھولدیا اور میں اس کے ساتھ ساتھ باہر نکلا ایک جلتی ہوئی شمع ہاتھ میں لے کر وہ مجھے ایک خوشنما زینہ کی طرف لے گیا۔ جس پر چڑھ کر ہم دوسری منزل پر گئے اسجگہ ایک فراخ غلام گردش کے دونو طرف بہت سے دروازے بنے تھے اس نے ایک کشادہ اور آراستہ کمرہ کا دروازہ کھولا اس میں دو موم

بتیاں جلا دیں اس کے بعد یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ عنقریب آپ کا کھانا یہیں بھیجا جائے گا رخصت ہوتے وقت گو اس نے میرے کمرہ کا دروازہ بند نہ کیا تاہم مجھ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ محض غفلت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہاں سے فرار کی کوئی صورت ہی ممکن نہیں اور اگر کوئی آدمی فرار کی کوشش کرے تو یہ لوگ کئی طریقوں پر اس کی مزاحمت کر سکتے ہیں۔

سخت مایوسی کی حالت میں میں اس کمرہ کے اندر بیٹھ گیا نہ صرف اپنی آزادی سلب ہونے اور پاگل خانہ میں داخل کرائے جانے کا افسوس تھا بلکہ یہ سوچکر بھی جی کڑھتا تھا کہ ارل آف انگلسٹن نے ہر طرح کے وعدوں کے باوجود پھر میری ایذا رسانی کا سلسلہ شروع کر دیا افسوس! افسوس! کس قدر دھوکہ بازی اور مکاری مجھ سے کھیلی گئی اور میں کتنا احمق و ناداں نکلا کہ میلان میں بنا بنایا کھیل بگڑ جانے دیا۔ نہ میں اس وقت ارل کی میٹھی باتوں میں آتا نہ آج اس دام فریب میں مبتلا ہوتا۔ میرے لئے یہ معلوم کرنا بہت مشکل نہ تھا کہ یہ نئی مصیبت جو مجھپر نازل ہوئی ہے اس میں بھی لینوور کی عیاری کام کرتی ہے رحم خدا کیا اس مردنا ہنجار کو محض اس لئے دوبارہ زندگی دی گئی تھی کہ وہ اور زیادہ شدت سے میری ایذا رسانی کا سلسلہ شروع کرے؟ مگر کونٹس آف انگلسٹن ... کیا وہ بھی اس سازش کی حصہ دار تھی؟ کیا وہ عورت جو سوٹیرا دکشیا کے ہوٹل میں میرے سرہانے کھڑی ہو کر زار زار رو تی تھی اور جس نے میرے رخساروں کو مشفقانہ بوسے دیئے تھے ... کیا ممکن تھا کہ وہ بھی میرے درپے آزار ہو؟

اس سلسلہ میں ایک اور بھی زیادہ عجیب اور دہشت ناک خیال میرے دلمیں پیدا ہوا۔ کیا درحقیقت میں اسی لائق تھا کہ مجھے پاگل خانہ میں بند کرایا جاتا؟ کیا وہ خیالات جو ارل اور کونٹس آف انگلسٹن کے متعلق میرے دل میں پیدا ہوئے

فرضی اور موہوم تھے؟ کیا ان بوسوں اور آنسوؤں کی یاد جو سوفیا دکشیا کے ہوٹل میں مجھ کو دیئے گئے تھے فقط میرے جوش میں آئے ہوئے تخیل کا نتیجہ تھی؟ کیا ڈورچیسٹر کے اپنے الفاظ بے بنیاد تھے؟ مختصر یہ کہ کیا شروع سے لے کر آخر تک میں ہوائی قلعے بنا تا رہا تھا؟ ایک ہاتھ سے پیشانی تھام کر میں نے جہاں تک ممکن تھا سکون کے ساتھ سارے حالات پر غور کرنے کی کوشش کی ایک عجیب طرح کی الجھن میرے دماغ میں پیدا ہو رہی تھی انتہائی کوشش کے باوجود میں اپنے منتشر خیالات کو جمع نہ کر سکا اور سخت اذیت کی حالت میں میرے منہ سے نکلا "رحم خدا! کیا ایسا تو نہیں ہے کہ میں سچ مچ دیوانہ ہو گیا ہوں؟

اتنے میں دروازہ کھلا اور ایک وردی پوش نوکر کھانوں کا تھال لے کر داخل ہوا اس کا برتاؤ مودبانہ تھا یہ دیکھ کر میں نے اطمینان کا گہرا سانس لیا اور اپنے آپ سے کہا "نہیں میں دیوانہ نہیں ہوں اور یہ لوگ اس حقیقت سے پوری طرح واقف ہیں"

نوکر یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ میں آدھ گھنٹہ تک یہ دریافت کرنے آؤں گا۔ کہ کیا آپ کو کوئی اور چیز درکار ہے؟ تھال میں عمدہ عمدہ کھانوں کے علاوہ میٹھی شراب کا ایک چھوٹا سا گلاس رکھا تھا۔ میری اشتہا بالکل زائل ہو گئی تھی مشکل سے ایک لقمہ زہر مار کر کے میں نے وہ شراب ساری کی ساری پی لی کیونکہ اپنے گرتے ہوئے حوصلہ کو سنبھالنے کے لئے مجھے کسی ایسی ہی محرک چیز کی ضرورت تھی۔ لیکن فوراً ہی میرے خیالات کی الجھن پھر شروع ہو گئی یہ سوچ کر درد کی تیز ٹیس میرے سینہ میں اٹھی کہ تھوڑی دیر پیشتر میں ہر طرح آزاد تھا مگر اب زیر حراست ہوں کیا ہوا اگر یہ قید آرام دہ اور باآسائش ہے لیکن آخر قید ہے آہ اگر انیل کو معلوم ہو کہ میں اسجگہ زیر حراست ہوں! اس خیال کے دل میں آتے ہی ایک اور

سوہان روح سوال یہ پیدا ہوا کہ ممکن ہے میرے دشمن مجھے عرصہ دراز تک اس جگہ زیر حراست رکھیں اور میں نومبر کے مہینہ میں مقررہ تاریخ پر ہیسلیٹین ہال یو ایس نہ جا سکوں اس وقت میری طرف سے کوئی اطلاع نہ پاکر وہ لوگ کیا خیال کریں گے؟ کیا انہیں مجھ کو بے وفا نہ سمجھے گی؟ لیکن نہیں یہ ناممکن تھا البتہ یہ گمان ضرور اس کو ہوگا کہ شاید جوزف مر گیا شاید اس کی موت دنیا کے کسی دورافتادہ حصہ میں واقع ہوئی اور چونکہ کسی کو اس کا صحیح حال معلوم نہ تھا اس لئے اس کی موت کی اطلاع نہ دی جا سکی۔

ممکن ہے ناظرین مجھے کمزور تصور کریں لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ ان خیالات کے پیدا ہونے سے اسقدر مایوسی اور دل گرفتگی مجھ کو ہوئی کہ میں پھر ایک بار دونو ہاتھوں سے منہ ڈھک کر زار و قطار رونے لگا۔ اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا۔ کہ دل کا بخار نکل جانے سے طبیعت ہلکی ہو گئی اور میں نے اس تصویر کے روشن پہلو پر نظر جانے کی کوشش کی میں نے سمجھا اب میں اس دنیا میں بالکل تنہا اور بے مددگار نہیں ہوں کہ کسی کو میری گمشدگی کا خیال نہ آئے جب میرے دوستوں کو عرصہ دراز تک میری طرف سے کوئی خط موصول نہ ہوگا تو ان کے دلوں کو ضرور تشویش ہوگی اور وہ میری نسبت لازمی طور پر تحقیقات شروع کریں گے مثال کے طور پر کونٹ آف لورنزا اور کونٹ آف مونٹی ڈورو میرے بہترین مونس و غمخوار تھے اور مجھ کو پورا یقین تھا کہ وہ میری لمبی خاموشی سے ضرور متشوش ہوں گے اس کے علاوہ عین ممکن تھا کہ میرے وقت مقررہ پر واپس نہ جانے سے خود مس منتجیو ہیسلیٹین کو تشویش ہو اور وہ میری نسبت تحقیقات شروع کریں ڈامنی کو تو خیر اپنی ہلاس کی ڈبیہ اور بیوہ گلن بکٹ کے سوا اور کسی کی پرواہ نہ تھی لیکن نیکدل سالٹ کوٹ سے قوی امید تھی کہ وہ یقینی طور پر میری لمبی خاموشی

سے فکرمند ہوگا ان خیالات کے پیدا ہونے سے مجھ کو پورا یقین ہوگیا کہ میرے دوست مجھے عرصہ دراز تک اس جگہ نہ رہنے دیں گے اور میرا عرصہ حراست مختصر ثابت ہوگا لیکن یہ امید دل میں پیدا ہوئی ہی تھی کہ مقابلہ میں یہ رنجیدہ خیال باعث ہراسانی ہونے لگا۔ کہ ممکن ہے وہ لوگ اپنے جی میں سمجھیں کہ اس نے اپنی مرضی سے خط وکتابت بند کردی ہے اور اس خیال سے کہ اگر اس کو ہماری پروا نہیں تو ہم کیوں اس کے لئے دردسری مول لیں۔ وہ میری تلاش کی کوشش نہ کریں۔

خیالات کی اس ادھیڑبن میں میں اس رات بڑی دیر تک جاگتا رہا اور آخرکار ذہنی اور جسمانی تھکن سے مجبور ہو کر چارپائی پر لیٹا تو فوراً نیند آگئی صبح کو بیدار ہوا تو دیر تک اس بات کا یقین نہ آسکا کہ میری آزادی سلب ہوچکی ہے اور میں ایک صحیح الحواس آدمی پاگلخانہ میں محبوس ہوں یہی معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ پیش آیا ایک پریشان کن خواب تھا لیکن جب میری نظر کھڑکیوں میں لگی ہوئی سلاخوں کی طرف گئیں جب میں نے کمرہ کے سامان پر نظر ڈالی تو صاف معلوم ہوا کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے اسوقت پہلی مرتبہ میں نے دیکھا کہ میرا سامان جو ہوٹل میں رکھا تھا میرے سونے میں اس جگہ پہنچا دیا گیا ہے۔ میں نے اٹھ کر بکسوں کی دیکھ بھال کی ہر ایک چیز اپنی اصلی حالت میں رکھی تھی حتیٰ کہ میرے کاغذات بانقدی کو بالکل چھیڑا نہ گیا تھا دراز کھولوں میں سے ایک کے اندر اس ہوٹل کا بل موجود تھا جس میں میری سکونت تھی اور اس کی وصولی کی رسید ثابت کرتی تھی کہ میرے کل اخراجات ادا کردیئے جاچکے ہیں۔ میں نے کپڑے پہن کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ خیال تھا اس کو باہر سے بند یا مقفل کردیا گیا ہوگا۔ لیکن نہیں معلوم ہوا وہ کھلا ہے۔ مجھے تازہ ہوا کی ضرورت تھی اور میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس جگہ رہتے ہوئے مجھے کس قدر آزادی کا حقدار سمجھا جائے گا۔ پس میں دروازہ کھول کر اپنے کمرہ سے نکلا پاس والے کمرہ میں جس کا دروازہ

کھلا تھا میں نے دو شخصوں کو ایک میز کے پاس بیٹھے ناشتہ کرتے دیکھا۔ ان میں سے ایک ٹام اور دوسرا کوئی اور شخص تھا جس کے بارہ میں بعدازاں معلوم ہوا کہ وہ ابھی اس پاگلخانہ کا محافظ ہے انہوں نے مجھ کو مودبانہ سلام کیا اور میں بلا مزاحمت سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا ہال میں پہنچ کر دیکھا کہ اُس کا دروازہ بھی کھلا ہے۔ دروازہ کے باہر ایک طرف وردی پوش دربان چمڑہ کے مونڈھے پر بیٹھا تھا میں جب اس کے پاس سے گذرا تو اس نے بھی کسی طرح کا اعتراض نہ کیا۔

میں پیشتر بیان کر چکا ہوں کہ یہ عمارت نہایت وسیع تھی۔ اس کے گرد تقریباً ڈیڑھ ایکڑ اراضی میں خوشنما باغات لگے تھے لیکن اب پہلی مرتبہ میں نے یہ بات معلوم کی کہ اُس خشتی دیوار کے اندر عمارت کے چاروں طرف بنی تھی لوہے کا اونچا جنگلا بنا ہے اور اس پر لمبی نوکدار سلاخیں لگی ہوئی ہیں ان کی موجودگی میں دیوار پھاندنا ناممکن تھا۔ باہر کا پھاٹک ہر وقت بند اور مقفل رہتا تھا اور اس کے پاس ہی دربان کی جھونپڑی تھی ان ساری احتیاطوں کے علاوہ تین یا چار مالی باغات کی نلائی کے بہانے ہر وقت ادھر ادھر گشت کرتے پھرا کرتے تھے اور جس وقت پاگل خانہ کے مکین چہل قدمی کے لئے باہر نکلتے تو تین چار آدمی اور بھی اُن کی نگرانی کے لئے چھوڑ دیئے جاتے تھے۔ لوہے کی جن سلاخوں کا ذکر میں نے کیا ہے وہ اس طریقہ پر لگی تھیں کہ اگر کوئی شخص باہر سے دیکھے تو ان کی موجودگی سے بالکل واقف نہ ہو سکتا تھا۔ ایک بات اور بھی جو بعدازاں میرے دیکھنے میں آئی یہ تھی۔ کہ جس جگہ دیواریں ایک دوسرے سے ملتی تھیں وہاں کچھ اور بھی خمدار سلاخیں نوکیلی اور نیز نیچے کی طرف جھکی ہوئی لگی تھیں گویا اس بات کا پورا انتظام کر دیا گیا تھا۔ کہ اس جگہ کے رہنے والوں میں سے کوئی فرار کی کوشش میں کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

جس وقت میں سیر کرنے نکلا . تو صبح کے آٹھ بجے تھے اور مالی کام کے بہانے جگہ جگہ نگرانی کر رہے تھے پہلے تو ان مالیوں کے علاوہ اور کوئی آدمی مجھ کو نظر نہ آیا لیکن تھوڑی دیر کے بعد جھاڑیوں کی ایک قطار کے پیچھے سے ایک سن رسیدہ آدمی نکلا اور وہ میری طرف کو آنے لگا اس نے سیاہ لباس پہنا ہوا تھا اور اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی کہ صفائی کا بھی خیال رکھتا ہے . اس کو دیکھ کر میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ یہ آدمی کیا اس پاگلخانہ کے مکینوں میں سے ایک ہے یا کوئی اہلکار ؟ یا ممکن ہے وہ مسٹر گرین بی کا دوست ہو شکل و صورت سے وہ کوئی مرد عزت دار معلوم ہوتا تھا اور اس کے بشرہ سے شفقت اور فیاضی ظاہر ہوتی تھی . قریب آکر اس نے بڑے اخلاق سے مجھ کو سلام کیا جس کا میں نے مودبانہ جواب دیا اور اس کے بعد چپ چاپ اس کے منہ کو تکنے لگا . حیران کہ اسے کن لفظوں میں مخاطب کروں . لیکن جلدی ہی مجھ کو اس نتیجہ پر پہنچ جانا پڑا کہ وہ کوئی پاگل یا مخبوط الحواس آدمی نہیں کیونکہ اس کی خوشنما نیلگوں آنکھوں میں کوئی ایسی جھلک موجود نہ تھی جو دیوانگی کی مظہر ہوتی .

" کہیئے کیا ہوا خوری کر آئے ؟ " اس نے میرے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے پوچھا

" جی ہاں میں ذرا ٹانگیں سیدھی کرنے کے خیال سے باہر نکلا تھا " میں نے قدرے تلخ لہجہ میں کہا " ورنہ اس طرح کی حراست میں ہوا خوری کیا معنی رکھ سکتی ہے "

اجنبی چلتے چلتے یکا یک ٹھیر گیا اور حیرت سے میرے منہ کو تکنے لگا اس کے بعد بولا کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ ان لوگوں نے آپ کو اسجگہ قید کر رکھا ہے ؟"

" جی یہی امر واقعہ ہے " میں نے غم انگیز لہجہ میں جواب دیا حالانکہ . . . "

" مگر کون کہتا ہے آپ پاگل ہیں " ! سن رسیدہ مرد شریف نے اس طرح کے پرجوش لہجہ میں کہا کہ میرا دل امید سے پر ہونے لگا " خیر اس کا تدارک جلد ہی کر دیا جائے گا اگر میرے دوست گرین بی کو مبتلائے غلط فہمی کیا گیا ہے . . . "

"جی ہاں یہی بات ہوئی ہے" میں نے جواب دیا "خود نہ خدا گواہ ہے کہ میں بالکل صحیح الحواس ہوں در اصل مجھ پر سخت ظلم ہوا ہے ..."

"افسوس! افسوس! کب تک ان غلطیوں ... اور بے احتیاطیوں کا سلسلہ جاری رہیگا" میرے نئے دوست نے غصہ ظاہر کرتے ہوئے کہا "لیکن خدا کا شکر ہے میں نے اپنی کوشش سے بہت سے آدمیوں کو جو بلا وجہ اسجگہ لا کر قید کئے گئے تھے چھڑایا اور آزاد کر دیا ہے۔"

میرا دل اس شخص کی تقریر سے باغ باغ ہو گیا سوچا اس کی امداد سے ضرور مجھ کو بھی رہائی نصیب ہوگی "اے صاحب" میں نے اب پرجوش لہجہ میں کہا۔ "آپ خواہ کوئی ہوں اگر آپ نے مجھ کو اس جگہ سے نکلنے میں مدد دی ..."

"کیوں نہیں میں ضرور آپ کی مدد کروں گا" سن رسیدہ آدمی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اگر آپ کا بیان صحیح ہے تو میں آپ کا مددگار ہوں گرین بی میرا دوست ہے اور میں اس سے ملنے کے لئے اسجگہ آیا ہوا ہوں آدمی نیکدل اور شریف ہے۔ مگر قوت امتیاز کی کمی سے اس کام کی اہلیت نہیں رکھتا یہی وجہ ہے کہ بار ہا ایسے شخصوں کو زیر حراست رکھا جاتا ہے۔ جن کو کسی حال میں یہاں نہ آنا چاہیئے تھا۔ مانا کہ سندات کی موجودگی میں اس کو غلط فہمی ہوتا قدرتی ہے ..."

"صاحب خدا کے لئے جتنا جلد ممکن ہو اپنا اثر ڈال کر میری رہائی کی کوشش کیجئے" میں نے جوش سے بے تاب ہو کر کہا "اور اطمینان رکھیئے میں آپ کے احسان کو مدت العمر نہ بھولوں گا آزاد ہونے کے بعد میں دن رات آپ کے حق میں دعائے خیر کرتا رہوں گا۔"

سن رسیدہ اجنبی کی آنکھوں میں رحم کے آثار پیدا ہوئے اور اس کے ہونٹ جذبات کے زیر اثر تھرتھرانے لگے۔ میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اس نے کہا "میرے عزیز دوست آیئے میں آپ کو ابھی وقت گرین بی کے پاس لئے چلتا ہوں۔ خوش قسمتی کی بات ہے میں اسجگہ موجود تھا ورنہ خدا معلوم یہاں رہ کر آپ کا کیا حال ہوتا۔ سچ پوچھئے تو میں نے

اس جگہ اپنے قیام کو محض اس خیال سے لمبا کیا ہے کہ یہاں رہ کر انتظام کی دیکھ بھال کر سکوں اس میں شک نہیں گرین بی کا اہتمام ہر لحاظ سے خوب ہے۔ مگر ایسا کون بشر ہے۔ جس سے کبھی نہ کبھی غلطی سرزد نہ ہو خیر جلدی کیجئے۔ میں آپ کو فوراً اس جگہ سے آزاد کرانے کی کوشش کروں گا"

میرا دل مارے خوشی کے بلیوں اچھلنے لگا۔ اور میں نے اپنے نئے دوست کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اس کی نگاہ اس قدر فیاضانہ اور عنایت آمیز تھی کہ میں اس کے لئے انتہائی ممنونیت محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔

"کس قدر افسوس کا مقام ہے" اس نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا کہ ایک ایسا نیک سیرت نوجوان جیسے آپ ہیں غلط فہمی کا شکار ہو۔ لیکن خواہ کچھ ہو میں ایک گھنٹہ کے اندر اندر آپ کو یقینی طور پر آزاد کرا دوں گا اول تو گرین بی میرا کہا ماننے سے انکار کرے گا لیکن بالفرض اُس کی طرف سے کوئی اعتراض ہو ..."

"تو پھر اس صورت میں آپ میرے لئے کیا کر سکیں گے؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا فیاض صورت اجنبی نے میرے کوٹ پر ہاتھ رکھا۔ اور گہری سنجیدگی سے میرے منہ کو تکتے ہوئے کہنے لگا۔ "اگر مسٹر گرین بی نے میرا کہنا نہ مانا اور جو بات از روئے انصاف اسکو کرنی چاہیئے نہ کی تو پھر اپنے دوست شہنشاہ چین کو خط لکھ کر وہاں سے چالیس لاکھ فوج منگاؤں گا ..."

الفاظ میں طاقت نہیں کہ مایوسی کے اس صدمہ عظیم کو واضح کر سکیں جو اس شخص کے آخری الفاظ سن کر مجھے پہنچا۔ میری سب امیدیں آن واحد میں ٹوٹ گئیں اس کی تقریر کے آخری حصہ نے واضح کر دیا کہ یہ آدمی درحقیقت فاتر العقل دیوانہ ہے، اور میں ایک پاگل کی تقریر سن کر امید کے ہوائی قلعے بنا رہا ہوں بالکل یہ حالت میری تھی۔ گویا کسی غیبی طاقت نے ایک لمحہ کے لئے میری روح کو فلک ہفتم کی بلندی پر پہنچا کر فوراً تحت الثریٰ میں گرا دیا ہو ذہنی اذیت کی حالت میں میرے منہ سے کراہنے

کی آواز نکلی میں نے غصہ اور جوش سے جس کے لئے بعد ازاں مجھ کو بے حد افسوس ہُوا اس کا ہاتھ پرے جھٹکا دیا اور اس کو وہیں چھوڑ کر ایک اور طرف کو چلا۔ ایک مقبول صورت نوجوان جس نے عمدہ اور نفیس لباس پہنا ہوا تھا اور جس کی عمر مجھ سے دو یا تین سال بڑی تھی دونوں بازو چھاتی پر لپیٹے ہونٹوں پر تبسم لئے ایک درخت کے تنے کے ساتھ لگا کھڑا تھا معلوم ہوتا ہے اُس نے مجھے سن رسیدہ آدمی سے گفتگو کرتے دیکھ لیا تھا۔ کیونکہ اب وہ مجھے سامنے سے آتا دیکھ کر کہنے لگا "معلوم ہوتا ہے بڈھا کوپر آپ سے مجنونانہ حکایتیں بیان کرتا رہا ہے اس کی دیوانگی میں شبہ نہیں مگر آدمی بالکل بے ضرر ہے اور ہمیں اس کے برخلاف کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔ میرے چچا اس سے ہمیشہ نرمی کا سلوک کرتے ہیں۔"

"کیا آپ مسٹر گرین بی کے بھتیجے ہیں؟" میں نے نوجوان سے پوچھا۔

"جی ہاں اور میں اس خیال سے باہر آیا تھا کہ آپ کو مسٹر کوپر کی ہزلیات سے خبردار کر دوں اس کی عادت ہے کہ جب کسی نووارد کو دیکھتا ہے تو جھٹ اس کی امداد اور رہائی کے وعدے کرنے لگتا ہے میرے چچا نے کھڑکی سے دیکھا تو آپ اس سے باتیں کر رہے تھے پس اس نے مجھے آپ کو خبردار کرنے کے لئے اسی جگہ بھیجا مگر آپ چونکہ گفتگو میں منہمک تھے اس لئے میں نے کوپر کی موجودگی میں کوئی بات کہہ کر اس کے جذبات کو ٹھیس لگانا پسند نہ کیا اب میں آپ کی واپسی کا منتظر ہی تھا مجھے اس خیال سے بڑی ہنسی آئی گو میں اس کے لئے آپ سے معافی چاہتا ہوں ..."

"آپ ازراہ عنایت معافی کا ذکر نہ کریں" میں نے جلدی سے کہا "غلطی میری اپنی تھی کہ میں نے اس طرح کے دیوانے آدمی کی باتوں کو قابل یقین سمجھا۔"

"مسٹر ولمٹ اگر آپ میرا کہا مانیں تو جو بدنصیب آدمی یہاں رہتے ہیں ان میں سے کسی کی بات کا اعتبار نہ کیجیے۔ وہ عجیب و غریب غلط فہمیوں کا شکار ہیں کوئی اپنے

آپ کو کچھ سمجھے بیٹھا ہے کوئی کچھ اور۔"

"معلوم ہوتا ہے آپ ان کے عادات سے خوب واقف ہیں۔" میں نے کہا۔

"جی ہاں۔ پوری طرح" نوجوان نے جواب دیا۔ "مجھے اپنے چچا کے پاس رہتے دو سال ہو گئے گو اب اس لمبے قیام سے جی اکتانے لگا ہے۔" پھر یکایک گفتگو کا رُخ بدل کر "مگر آیئے میں آپ کو باغ کی سیر کرا لاؤں" اور جب اس کے بعد ہم دونو ساتھ ساتھ چل رہے تھے تو میں نے اپنے چچا سے کہا تھا کہ ہجگہ نازک پودوں کے لئے شیشے کے چند مکان بنوانے چاہئیں مگر وہ اس کی جرأت نہ کر سکے کیونکہ یہاں ایک دو اس طرح کے خطرناک آدمی موجود ہیں جو ممکن ہے شیشوں کو توڑ پھوڑ ڈالیں۔ پھولوں کو تو خیر وہ نہیں چھیڑتے۔ لیکن دیکھئے اس جگہ کیسے خوشنما تربوز اُگے ہیں میں ان کی خاص طور پر حفاظت کرتا ہوں..."

اس طرح باتیں کرتے ہم تھوڑی دور نکل گئے اتنے میں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو اس نے کہا "ناشتہ کا وقت ہو گیا چلئے اس سے فارغ ہو آئیں"

"کل کتنے آدمی اس جگہ رہتے ہیں؟" میں نے اُس سے پوچھا۔

"پچیس کے قریب" نوجوان نے جواب دیا "لیکن گنجائش چونکہ محدود ہے اس لئے ہمیں کئی نئے شخصوں کے داخلہ سے انکار کرنا پڑا ہے آہ مسٹر ولمٹ کس قدر افسوس کا مقام ہے..."

وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا اور میری طرف رحم آمیز نظروں سے دیکھنے لگا۔ پہلے میرے جی میں آئی کہ شاید اس آدمی کی مدد سے میرے بچاؤ کی کوئی صورت ممکن ہو۔ لیکن پھر خیال آیا کہ پاگل خانے کے مالک کا بھتیجا عملی طور پر میری کیا مدد کر سکتا ہے۔

چند منٹ ہم دونو چپ چاپ چلتے رہے اس کے بعد اس نے کہا۔ "آپ مہربانی سے ناشتہ کی میز پر میرے پاس بیٹھیں" اور اس کے بعد التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے "مگر میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر میں ناشتہ کی میز پر ڈبل روٹی بن گیا۔ تو

مہربانی سے مجھ کو آگ سے دُور رکھئے اور مکھن کم لگائیے گا..."

راحم خدا! یہ تو مسٹر کوپر سے بھی دو قدم آگے بڑھ گیا۔ دوسری بار دھوکا کھانے سے مجھے سخت غصہ آیا۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے اس نوجوان کو درحقیقت مسٹر گرین بی کا بھتیجا سمجھا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ وہ بھی بڈھے کوپر کی طرح مخبوط الحواس ہے۔ میں بیان نہیں کرسکتا کس قدر نفرت اور کراہت سے میں نے اس عمارت کی طرف دیکھا جس میں مجھے اس طرح کے فاتر العقل دیوانوں کے ساتھ مجبوراً رہنا پڑتا تھا جو دیکھنے میں ہر طرح صحیح الحواس تھے مگر کوئی ایسا خبط ان میں سے ہر ایک کے دل میں بیٹھ چکا تھا جو انکی دیوانگی کو آن واحد میں ظاہر کردیتا تھا ہرچند اس نوجوان کے آخری الفاظ مضحکہ انگیز تھے تاہم میں انہیں سُن کر بالکل نہ ہنسا اس کے برعکس میں نے اُس بدنصیب کی طرف دہشت آمیز رحم کی نظروں سے دیکھا۔ خیر ہم ساتھ ساتھ عمارت کے دروازہ تک گئے جہاں مسٹر گرین بی نے لہجہ اخلاق میں ہم دونو کو سلام کیا۔

ناشتہ کے کمرہ میں پہنچے تو دیکھا کہ بیس کے قریب آدمی ایک میز کے گرد جمع ہیں اُن کی عمریں بیس سال سے لے کر ساٹھ سال تک مختلف تھیں اور یہ معلوم کرنا دشوار نہ تھا کہ ان میں سے ہر ایک کے دماغ میں کوئی خبط جاگزین ہے کھانے سب کے سب عمدہ اور نفیس تھے اور انہیں مقدار کثیر میں مہیا کیا گیا تھا میز کے سرے پر ایک ادھیڑ خاتون جس کی عمر کم و بیش پنتالیس سال کی ہوگی بیٹھی تھی اس کے خوشنما چہرے کے آثار ظاہر کرتے تھے کہ عہد شباب میں انتہا درجے خوبصورت ہوگی اُس نے فرانسیسی طرز کی بنی ہوئی صبح کے پہننے کی ٹوپی جس میں سرخ رنگ کے فیتے لگے تھے اوڑھ رکھی تھی مگر اس خوشنما ٹوپی کی موجودگی اس حقیقت کو چھپانے کی بجائے واضح کرتی تھی کہ اس کے بالوں میں روپہلی جھلک پیدا ہونے لگی ہے اُس کے عادات و اطوار میں ملوکیت اور مہمان نوازی کا اشتراک تھا۔ پاگل خانہ کے مالک کی بی بی

کی حیثیت رکھنے کے علاوہ وہ میزبان عورت کے فرائض بھی بخوبی سرانجام دیتی تھی یہ عورت مسز گرین بی تھی جس سے اس کے شوہر نے اب میرا تعارف کرایا۔

"مسٹر ولمٹ مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے" وہ اپنا ہاتھ پیش کرتے ہوئے کہنے لگی "ہم سب اس بات سے مسرور ہیں کہ آپ نے اس مکان میں قیام فرمایا کوشش کی جائیگی کہ آپ کو اس جگہ رہتے ہوئے کسی شکایت کا موقعہ نہ ملے"

"بانو" میں نے دبی آواز سے کہا "اگر میں بھی دوسرے آدمیوں کی طرح ہوتا تو آپ کو اختیار تھا کہ مجھ سے بھی ویسا ہی سلوک کرتیں اور مجھے اس بات کا یقین دلاتیں کہ میں یہاں درحقیقت ایک مہمان کی حیثیت رکھتا ہوں مگر حالات موجودہ میں..."

"مسٹر ولمٹ" گرین بی نے اس موقعہ پر گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے میری طرف کڑی نظروں سے دیکھ کر کہا "مہربانی سے اس بحث کو طول نہ دیجیئے آپ کا اس جگہ موجود ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کن حالات میں یہاں آئے مسز گرین بی نے کچھ برا نہیں کیا کہ آپ سے اخلاق کا سلوک کیا اگر وہ ازراہ فیاضی ان حالات کو نظر انداز کرے جن میں آپ کو اور باقی اصحاب کو اس جگہ آنا اور قیام کرنا پڑا تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ اس کی نرمی سے ناجائز فایدہ اٹھائیں"

میں اپنے دل میں یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ مسٹر گرین بی کی فہمائش بڑی حد تک صحیح ہے کیونکہ یہ عمارت صرف انہی شخصوں کے لئے بنی تھی جن کے حواس بگڑے ہوئے ہوں اور اگر کوئی آدمی ڈاکٹروں کی سندات کے مطابق دیوانہ قرار پا کر اسجگہ پہنچایا جائے تو مسٹر گرین بی کا یہ فرض نہ تھا کہ وہ حالات کے متعلق تحقیقات کرتا پھرے اس نے قدرتی طور پر یہی سمجھا ہوگا کہ جس طرح باقی آدمی مختلف وہموں کا شکار ہیں اسی طرح اس کی بھی حالت ہے لیڈی کی طرف سے میرے ساتھ اس طرح کا اخلاق آمیز برتاؤ ہونا اس کی نیکدلی کا ثبوت تھا۔ اپنے دل میں

مسز گرین بھی سمجھتی ہو گی کہ یہ آدمی بھی اندروں کی طرح پاگل ہے۔

یہ سلسلے خیالات مسٹر گرین بی کی زبان سے فہمائش کے الفاظ سن کر جلد جلد میرے دل میں پیدا ہوئے اور میں چپ چاپ کرسی پر بیٹھ گیا کھانے کھاتے ہوئے جسقدر گفتگو ہوئی وہ سب عام معاملات کے متعلق اور بحیثیت مجموعی دلخوش کن تھی یعنی اس طرح کی کوئی بات اس میں نہ آنے پائی جو دیوانگی یا جنون سے تعلق رکھنے والی ہوتی میرا خیال ہے کہ اگر کوئی آدمی یہ جانے بغیر کہ یہ عمارت پاگلوں کا مسکن ہے اچانک وہاں آتا تو ظاہری حالات سے ہرگز معلوم نہ کر سکتا۔ کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح کی دماغی بیماری میں مبتلا ہیں۔

میں اپنی داستان کے اس حصہ کو غیر ضروری طور پر لمبا کرنا نہیں چاہتا۔ تو بھی بعض باتیں ایسی ہیں جن کا ذکر کسی قدر تفصیل کے ساتھ کرنا پڑتا ہے پہلے میرا خیال تھا کہ شاید میری طرح کچھ لوگ اور بھی غلط فہمی کا شکار ہو کر اس مقام پر لائے گئے ہونگے مگر جوں جوں وقت گذرتا گیا میں نے معلوم کیا کہ درحقیقت ایسا نہیں ہے ہر شخص جو اس جگہ موجود تھا کسی نہ کسی طرح کے وہم میں مبتلا پایا گیا۔ عام طور پر وہ لوگ صحیح الحواس معلوم ہوتے تھے لیکن بعد ازاں یکایک وہ خفیہ دیوانگی جو ان کے مزاج میں شامل تھی کسی خاص واقعہ سے ظاہر ہو جاتی۔ اور وہ دیوانگی بھی اس طرح کی دیکھی جاتی تھی جسکی وجہ سے ایسے آدمی دنیا میں آزادانہ زندگی بسر کرنے کے ناقابل تھے ان لوگوں کی اپنی بہتری کا تقاضا یہ تھا کہ ان کو پُرامن خلوت میں رکھا جائے تاکہ رفتہ رفتہ وہ اثرات زائل ہو سکیں جو اُن کے مزاج میں مالیخولیا پیدا کرتے تھے ایک آدمی کو میں نے دیکھا اس دعوے تھا کہ اس نے زمین اور آسمان کا درمیانی فاصلہ تحقیق کر لیا ہے۔ اس نے اپنی آدھی دولت اس مضمون پر کتابیں اور رسالے چھاپ چھاپ کر ضائع کر دی تھی اس نے اخباروں میں کئی بھرتی مضمون بھی درج کرائے تھے دن وہ سرکاری دفاتر اور پارلیمنٹ کی عمارت میں اس خیال سے جاتا کہ سرکار کو اس کی مدد کرنی چاہیئے باقی سب معاملات میں اس کے

دماغی توازن صحیح تھے صرف یہ ایک جنون اُن میں پایا جاتا تھا۔ محض اس خیال سے کہ وہ اپنی رہی سہی پونجی بھی برباد نہ کر دے نیز سرکاری اہلکاروں کو جنھیں وہ ہر وقت تنگ کرتا تھا بچانے کے لئے اس کے دوستوں نے آخرکار اس کو اس مقام پر بھجوا دیا۔ جہاں اس کو ہر طرح کی آسائش حاصل تھی جہاں اُس سے عنایت آمیز سلوک ہوتا تھا۔ اور جس جگہ کہ اس کی حالت میں رفتہ رفتہ اصلاح ہوتی جا رہی تھی۔

اس سلسلہ میں میں یہ بھی لکھ دینا چاہتا ہوں کہ مسٹر گرین بی کسی مریض کو ضرورت سے زیادہ ایک لمحہ بھی اپنے مکان پر نہ رکھتا تھا جب کسی مریض کی حالت روبہ اصلاح دیکھتا تو بڑی خوشی سے اسے اس کے دوستوں یا رشتہ داروں کے پاس بھجوا دیتا جس سے اس کی شہرت میں اور ترقی ہوتی اس طرح ایک آدمی کے جانے سے جو نقصان اسکو پہنچتا اُس کی تلافی اس نیک نامی کے ذریعہ کئی اور شخصوں کی آمد سے پوری ہو جاتی۔

ایک دن ایک عجیب واقعہ میرے دیکھنے میں آیا میں باغ کی سیر کرتا پھر رہا تھا کہ پھاٹک کی گھنٹی بجی اور جب دربان نے اسے کھولا تو ایک خوشنما ٹیکسی گاڑی جس میں دو خوشنما گھوڑے جتے تھے داخل ہوئی قریباً تیس سال عمر کا ایک خوش پوش آدمی گاڑی سے اُترا اور مسٹر گرین بی کو سامنے سے آتا دیکھ کر تیز چلتا اس کے پاس گیا۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گرمجوشی سے ہلاتے ہوئے اس نے کہا "لیجئے حضرت میں پھر آپ کے پاس آ گیا میرے اندر پھر وہی پرانا وہم پیدا ہونے لگا تھا۔ میں چاہتا ہوں آپ اس کا علاج کریں" پھر گاڑی بان کو مخاطب کرکے اس نے کہا "جان تین مہینے کے بعد آ کر مجھے لے جانا امید ہے میں اس وقت تک اچھا ہو جاؤں گا"

"بہت اچھا جناب" کوچبان نے مودبانہ جواب دیا اور گاڑی لوٹا کر لے گیا۔

"اب چلئے مسٹر گرین بی کو سلام عرض کر آؤں"۔ نو وارد نے جو اپنی مرضی سے پاگلخانہ میں داخل ہوا تھا کہا اور وہ خوشی خوشی مسٹر گرین بی کے ساتھ چلنے لگا اُسے اس بات کا پورا الیقین تھا کہ اس جگہ رہ کر اس کا وہم جلدی رفع ہو جائیگا اور وہ عنقریب یہاں سے شفایاب ہو کر واپس ہوگا۔

جیسا پیشتر بیان کیا جا چکا ہے اس پاگل خانہ میں قریباً پچیس یا تیس آدمی نظر بند تھے جن کا بیشتر حصہ اس طرح کے دیوانوں پر مشتمل تھا جو باقی ہر ایک معاملہ میں پورے ہوشمند تھے صرف ایک آدھ معاملہ کی نسبت کوئی خبط ان کے دلوں میں جاگزین ہو چکا تھا اور یہی ان کی دیوانگی کا ثبوت تھا۔ مگر چھ سات آدمی ایسے بھی تھے جو قطعاً مخبوط الحواس اور خطرناک دیوانے تھے ان کو باقیوں کے ساتھ ملنے جلنے کی اجازت نہ تھی اُن کا کھانا بھی ان کے کمروں میں بھجوا دیا جاتا تھا جب کبھی ان کو سیر کرانا منظور ہوتا ایک دو آدمی حفاظت کے لئے ساتھ ہوتے تھے انہی بدنصیب شخصوں میں سے ایک نے وہ جگر دوز چیخ ماری تھی جسے میں نے اپنے داخلہ کے پہلے روز مسٹر گرین بی کے کمرہ میں سُنا تھا۔

باب ۱۵۲

فرار کی کوشش اور اُس کا انجام

وسط مئی ۱۸۴۲ء کے دن تھے کہ مجھے ہیبتناک عیاری سے پاگل خانہ میں داخل کرا یا گیا اور چونکہ مجھ کو ماہ نومبر میں سیلیٹن ہال میں حاضر ہونا تھا اس لئے جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے میری دو سال کی مہلت پورے ہونے میں صرف چھ ماہ کا عرصہ باقی تھا۔ اس داستان کے

پڑھنے والے یقیناً یہ سن کر چونکیں گے کہ یہ سارے کا سارا چھ ماہ کا عرصہ اسی پاگل خانہ میں بسر ہوا!!

ہاں ایک بات مجھ کو انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے یعنی اس دوران میں مسٹر اور مسز گرین بی نے ہمیشہ مجھ سے نرمی اور عنایت کا سلوک کیا شروع میں کئی بار میں نے ان سے علیحدہ علیحدہ اور بحالت یکجائی بھی بمنت درخواست کی کہ مجھ کو آزاد کر دیا جائے مگر بے سود۔ صرف اس طرح کے موقعوں پر گرین بی مجھ سے سختی کے ساتھ پیش آتا تھا ورنہ عام حالات میں اس کا رویہ عنایت آمیز ہی رہا۔ آخر کار جب میں نے دیکھا کہ اس طرح منت سماجت سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا تو میں نے ان کوششوں کو چھوڑ دیا اور اس امید کو دل میں جگہ دی کہ میرے دوست میری مدد کا کوئی نہ کوئی وسیلہ ضرور سوچیں گے اور مجھ کو ہمیشہ کے لئے اس جگہ نہ پڑا رہنے دیں گے اس کے علاوہ میں نے فرار کی تجویزیں بھی سوچنی شروع کیں گو ظاہرا ان میں کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی ایک بار میں نے دربان کو روپے کا بھاری لالچ دے کر کہا۔ کہ تم مجھے یہاں سے نکل جانے دو مگر اس نے نہ صرف انکار کیا بلکہ اس کی اطلاع مسٹر گرین بی کو پہنچا دی جس نے بعد ازاں مجھے سختی سے فہمائش کی۔ میری اس کوشش کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ رات کو سوتے میں کوئی آدمی میرے کمرہ میں آ کر جس قدر نقدی اور نوٹ موجود تھے ٹرنک سے نکال کر لے گیا۔ صبح کو میں نے اس کا ذکر گرین بی سے کیا تو اس نے کہا کہ یہ کارروائی میرے ہی ایما پر ہوئی ہے مگر اطمینان رکھیئے کہ آپ کی نقدی محفوظ ہے اور جس روز آپ یہاں سے رخصت ہوں گے وہ سب آپ کے حوالہ کر دی جائے گی۔

ادھر سے مایوس ہو کر میں نے ایک اور ترکیب سوچی یعنی اپنے کمرہ میں بیٹھ کر پوشیدہ طور پر ایک خط لکھا اور اسے موقعہ پا کر دیوار کے باہر پھینک دیا اس خط میں میں نے

لکھا کہ یہ چٹھی جس آدمی کو ملے وہ اس کو صاحب مجسٹریٹ کے ہاتھوں تک پہنچا کر ان کو مطلع کر دے کہ ایک آدمی جو ہوشمند اور ذی شعور ہے پاگل خانہ کی بے جا حراست میں پڑا ہے آپ از روئے انصاف اس کو وہاں سے نکلوالیں ایک گھنٹہ کے بعد دربان نے وہ خط جوں کا توں لا کر مجھے دے دیا اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا کہ یہ ترکیب جو آپ نے سوچی ہے کچھ نئی نہیں کئی لوگ اس سے پہلے اس پر عمل کر چکے ہیں مگر کسی کو کامیابی نصیب نہیں ہوئی کیونکہ اگر یہ خط کسی آدمی کے ہاتھوں تک پہنچ بھی جائے تو وہ اس سے زیادہ کوئی کارروائی نہیں کرتا کہ خط کو لا کر میرے حوالہ کر دیتا ہے اس ناکامی نے میرے حوصلہ کو بالکل شکست کر دیا اور میں نے اس طرح کے خط لکھنے بھی چھوڑ دیئے کئی دفعہ میں نے مسٹر گرین بی سے پوچھا کب تک ارل آف اکلیسٹن کا ارادہ مجھے اس جگہ قید رکھنے کا ہے؟ مگر اس نے ہمیشہ ٹالنے کی کوشش کی اور اپنے جواب سے یہ ظاہر کیا کہ وہ ارل سے بالکل ناواقف ہے ایک اور موقعہ پر میں نے یہ تحقیق کرنے کی کوشش کی کہ کیا باقی مریضوں کی طرح مجھ کو بھی اس صورت میں فوراً رہا کر دیا جائے گا۔ جب مسٹر گرین بی کو میرے صحیح الحواس ہونے کا پورا یقین ہو جائیگا؟ مگر اس کا جواب بھی مجھ کو تسلی بخش لفظوں میں نہ ملا حالانکہ باقی سب مریضوں کی حالت میں عام قاعدہ تھا کہ جیسے ہی کسی شخص کی حالت بہتر ہونے لگتی اسے فوراً اس کے رشتہ داروں کے حوالہ کر دیا جاتا غرض جیسا ناظرین سمجھ سکتے ہیں میں نے رہائی کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا مگر میری ساری کوششیں بے سود ہوئیں اور چھ لمبے مہینے مجھ کو اس پاگل خانہ میں رہتے گذر گئے۔

ان ایام میں جو کچھ میرے دل و دماغ پر بیتی اور جن ذہنی کیفیتوں سے مجھکو گذرنا پڑا ان کا حال بیان کرنا عبث ہے ایک عجیب طرح کا دائمی اضطراب مجھے ہر وقت لاحق رہتا کبھی امید دل میں جاگزیں ہوتی کبھی انتہائی افسردگی اور مایوسی کا شکار رہتا لیکن مجموعی طور پر میں نے امید کا دامن چھوڑنا پسند نہ کیا جب کبھی مایوسی کا غلبہ ہوتا تو میں اپنے جی کو سمجھاتا کہ جلدی

یاد ہے میں کوئی نہ کوئی واقعہ ضرور ایسا پیش آئے گا جس سے پھر مجھ کو آزادی نصیب ہوگی۔ بار ہا خیال آتا۔ کہ اپنی اس چھوٹی سی عمر میں مجھ کو لاتعداد مصیبتوں اور خطروں سے گذرنا پڑا ہے۔ کئی دفعہ اس طرح کی حالتیں مجھ پر بیتی ہیں جن میں بچاؤ کی کوئی صورت ممکن نظر نہ آتی تھی مگر اس قادر مطلق نے خود بخود ایسے سامان مہیا کر دیئے کہ میں زندہ اور صحیح سلامت بچ کر نکل آیا۔ پس وہ غیبی طاقت جو آج تک میری حفاظت کرتی رہی ہے اس حالت میں بھی میرا ساتھ نہ چھوڑے گی لیکن اس طرح جی کو ڈھارس دینے کے باوجود میں اپنے بڑھتے ہوئے اضطراب پر قابو پانے سے معذور تھا مجھے اس مقام سے جہاں مجھ کو دھوکے اور فریب سے پہنچایا گیا تھا سخت نفرت ہونے لگی اور میں انتہائی بے چینی کے ساتھ کسی ایسے واقعہ کا منتظر ہوا جو میری آزادی کا ذریعہ ثابت ہوتا۔

یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ دنیا کے عام واقعات جو روزمرہ پیش آتے تھے ان کا حال ہم کو معلوم نہ تھا۔ پاگلخانہ میں اخبار اور رسالے کثرت آتے تھے اور گو فکر و تشویش کی حالت میں مطالعہ کی رغبت کم تر تھی تاہم میں کبھی کبھی اپنی طبیعت پر جبر کر کے ان کو پڑھنے لگتا تھا تاکہ جس روز مجھ کو اس زندان بلا سے نکلنا نصیب ہو تو میں اپنی معلومات کو ہر لحاظ سے مکمل پاسکوں کئی مرتبہ میں نے اخباروں میں اس قسم کی خبریں ڈھونڈنے کی کوشش کی جن سے معلوم ہوسکے کہ ارل اور کونٹس آف انگلستان کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں مگر اس کے متعلق کبھی کوئی اطلاع میرے پڑھنے میں نہ آئی بارہا ایسا ہوتا کہ کوئی خاص اخبار جو عموماً مطالعہ کی میز پر رکھا جاتا تھا پر اسرار طریقہ پر غائب ہو جاتا اس سے رفتہ رفتہ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اسجگہ کے مہتمم اخبارات کو مطالعہ کی میز پر رکھنے سے پیشتر ان کے مضامین کی خوب چھان بین کرتے ہیں اور اگر کسی میں کوئی خبر یا کوئی مضمون ایسا درج ہو جس کا اسجگہ رہنے والوں پر

کوئی خاص اثر پیدا ہو سکے تو اس اخبار کو یا تو غائب کر دیا جاتا ہے یا اُس کے بعض حصوں پر قینچی پھیر دی جاتی ہے اس طرح معلوم ہُوا کہ ارل اور کونٹس آف ایکلسٹن کی خبریں گو اخبارات میں شائع ہوتی ہوں گی تاہم ان تقریب کے پرچوں کو قصداً مجھ سے دُور رکھا جاتا ہو گا جس طرح میرے خیال میں جغرافیائی دلچسپی کے مضامین کو اس بدنصیب کی نظروں سے دُور رکھا جاتا تھا جو زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ تحقیق کرنے کا مدعی تھا۔

پاگل خانہ میں آنے کے بعد چند ہفتے مجھ کو یہ تشویش دامنگیر رہی کہ اگر مجھے عرصہ دراز تک اسجگہ رہنے پر مجبور کیا گیا تو میں درحقیقت دیوانہ ہو جاؤں گا۔ لیکن بعدازاں یہ خیال بتدریج رفع ہوتا گیا اول تو اس لئے کہ میں طبعاً کمزور دل و دماغ نہ رکھتا تھا دوسرے اس لئے بھی کہ میں نے تہیہ کر لیا کہ اسجگہ رہتے ہوئے پورے ضبط و استقلال اور انتہائی ذہنی سکون سے کام لوں گا تاکہ اپنی حالت کی بدترین تفصیلات کو بخوبی معلوم کر سکوں۔ اور اگر کوئی موقعہ فرار یا بچاؤ کا نظر آئے تو اس سے فائدہ حاصل کرنے میں کوتاہی نہ کروں علاوہ بریں جب مجھے اس جگہ رہتے کافی عرصہ ہو گیا۔ تو اس مقام اور اس کے رہنے والوں سے ایک عجیب طرح کا انس بھی پیدا ہونا شروع ہوا جو لوگ اپنی دیوانگی کے باعث اسجگہ زیر حراست تھے میں نے ان کی باتوں میں دلچسپی لینی شروع کی۔ مجھے اُن کی حالت پر بے حد رحم آتا اور میں یہ دیکھ دیکھ کر حیران ہوتا تھا۔ کہ کس طرح انسان کا دماغ ایک دفعہ اپنی اصلی حالت سے گر جانے کے بعد عجیب و غریب وہموں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

میں نے پیشتر لکھا تھا۔ کہ میں داستان کے اس حصہ کو غیر ضروری طول دینا نہیں چاہتا اور میں یہ بھی تحریر کر چکا ہوں کہ مجھے مسٹر گرینبی کے پاگل خانہ میں رہتے ہوئے چھ ماہ کا عرصہ گذر گیا اب نومبر کا مہینہ آ گیا تھا یعنی میری زندگی کا سب سے پُر اہمیت مہینہ جب میرے مستقبل اور میرے رنج و راحت کا آخری فیصلہ ہونا تھا۔ راحم خدا نے کیا

یہ مہینہ بھی اسی طرح حراست میں رہتے ہوئے گذر جائیگا؟ کیا میری واپسی کا یادگار دن جس کا مجھے اس قدر بے تابی سے انتظار تھا پاگل خانہ میں بسر ہو گا؟ منتظر آنکھیں میری راہ تکیں گی اور میں اپنے وعدہ کو پورا کرنے سے قاصر و مجبور اس جگہ حراست کے دن گذارتا رہوں گا؟ اب درحقیقت میرے سینہ میں مایوسی کا جوش پیدا ہونے لگا اور میرے لئے اس حالت کو برداشت کرنا غیر ممکن ہو گیا۔ سوچتا تھا جس طرح ممکن ہو مجھے اس جگہ سے بچکر نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے مگر اس سے آگے سوال پیدا ہوتا کہ کس طرح؟ گذشتہ چھ ماہ کے عرصہ میں میں بارہا اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور کر چکا تھا میں نے فرار کے کئی ذریعے ڈھونڈے تھے مگر افسوس کوئی طریقہ کامیابی کا نظر نہ آیا تھا پس اگر میں چھ ماہ کے اس عرصہ طویل میں اپنے بچاؤ کی کوئی صورت پیدا نہ کر سکا جب بڑے سکون کے ساتھ سارے حالات پر غور کرنے کی طاقت رکھتا تھا تو اب جوش و پریشانی کی موجودہ حالت میں کامیابی کی کونسی صورت ممکن ہو سکتی تھی؟

آخر ایک روز صبح کو ایک خیال سابق کے مقابلہ میں دو چند شدت کے ساتھ میرے دل میں جاگزیں ہوا میں نے وہ تجویز اس سے پہلے بھی کئی بار سوچی تھی مگر اس پر عمل کرنے کا حوصلہ نہ ہوا تھا۔ لیکن اب میں نے ہر طرح کے خطروں کو نظر انداز کر کے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا میں نے پیشتر بیان کیا ہے کہ باہر کا پھاٹک ہر وقت بند اور مقفل رہتا تھا اور دربان کی جھونپڑی اس کے پاس بنی ہوئی تھی پھر وہ شخص بجائے خود دیو ہیکل اور شہزور تھا۔ بلکہ معلوم ہوتا تھا۔ اس کی طاقت جسمانی کو مد نظر رکھ کر ہی دربانی کا فرض اس کے سپرد کیا گیا ہے ان سب باتوں کے علاوہ یہ بھی مجھ کو معلوم تھا کہ ایک نہایت مضبوط ڈنڈا اور کئی متفرق اسلحہ اس کے پاس ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اس لئے اگر اس پر حملہ کیا بھی جائے تو سخت مقابلہ کا احتمال تھا میں اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہ کر سکتا تھا۔ کہ اگر ایک بار حملہ آور ہونے کے بعد مجھ کو ناکامی

نصیب ہوئی تو مجھے سخت سزا دی جائیگی اور وہ تعزیری واسکٹ جو خطرناک دیوانوں کو پہنائی جاتی ہے میرے بدن میں ڈالدی جائیگی۔ اس ڈر سے میں نے اب تک سعی فرار کی جرات نہ کی تھی۔ لیکن اب جسوقت نومبر کی آٹھویں تاریخ ہو گئی اور اُس تاریخ میں جس کو مجھے ہمیلٹن ہال پہنچنا تھا صرف سات دن باقی رہ گئے تو مجھے سخت بے چینی لاحق ہونی شروع ہوئی اور میں نے اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ خواہ کچھ ہو ایک آخری انتہائی کوشش کر کے ضرور دیکھنی چاہیئے۔

جس روز مجھ کو اپنی سوچی ہوئی تجویز عمل میں لانا تھا اس سے پہلی رات میں نے آنکھوں میں گذاری۔ اتنا گہرا اضطراب مجھے لاحق تھا کہ میں ایک پل کے لئے نہ سو سکا اور جب آخر کار بستر سے اُٹھا تو میری پیشانی بخار کے مریض کی طرح تپ رہی تھی محض اپنی بڑھتی ہوئی پریشانی کی وجہ سے جو ہر طرح کے ذہنی سکون میں خلل انداز تھی میں معمول سے بہت پہلے بستر سے اٹھا اور سوچنے لگا کہ آج خواہ کچھ ہو مجھے کسی نہ کسی طریقہ پر اس پاگل خانہ سے فرار کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ماہ نومبر کی صبح دھندلی اور کہر آلود تھی آسمان پر کالے بادل چھائے ہوئے تھے اور سرد ہوا بے برگ درختوں کی شاخوں کو ہلاتی ہوئی رگوں کے اندر خون منجمد کر رہی تھی۔ کبھی میرا بدن تھر تھر کانپنے لگتا اور دانت بجنے شروع ہو جاتے پھر اس کے تھوڑی دیر بعد بخار کی سی گرمی مجھے اپنے بدن میں محسوس ہونے لگتی ابھی اندھیرا ہی تھا۔ کہ میں ہاتھ منہ دھو کپڑے پہن اپنی سوچی ہوئی مہم کے لئے تیار ہو کر بیٹھ گیا جی چاہتا تھا ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر باہر نکلنے کی کوشش کروں لیکن پھر خیال آیا کہ اگر کسی نے اتنا سویرے کمرہ سے باہر نکلتے دیکھا تو اس کو ضرور شبہ ہوگا یہی وجہ تھی کہ ذہنی اضطراب کے باوجود میں آٹھ بجے تک کچھ نہ کر سکا آخر کار اس وقت سیڑھیوں سے اتر کر ہال میں پہنچا نوکروں میں سے ایک کوٹھی کا دروازہ کھولنے میں مشغول تھا مجھے دیکھ کر اُس نے کہا مسٹر ولمٹ آج سُرخی

بہت ہے اور بادل بھی چھائے ہوئے ہیں نہ معلوم کب پانی برسنے لگے میرے خیال میں آپ باہر نہ جائیں زکام لگنے کا اندیشہ ہے۔"

"مگر تم جانتے ہو میں موسمی حالات کی پروا نہ کرکے ہر روز سیر کرنے کا عادی ہوں" میں نے اُس کو جواب دیا" اس کے بغیر میری صحت قائم نہیں رہتی۔"

شخص مذکور نے جب دیکھا کہ فہمائش بیکار ہے تو ایک طرف ہٹ گیا اور میں کوٹھی سے باہر نکلا باغ میں جاکر میں نے تیزی رفتار سے دو تین پھیرے کئے تاکہ بدن گرم ہو جائے اور جو مقابلہ عنقریب پیش آنا تھا میں اس کے لئے تیار ہو سکوں علاوہ بریں میں اس ذریعہ سے یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا یہ موقعہ فرار کی کوشش کے حسب حال ہے؟ دو مالی باغ میں کام کر رہے تھے ایک مکان کے سامنے دوسرا پچھواڑے۔ اول الذکر کا فاصلہ دربان کی جھونپڑی سے پچاس گز کے قریب تھا میں چاہتا تھا وہ ذرا زیادہ فاصلہ پر چلا جائے تو بہتر ہو مگر اس طرح کی آرزو میں بہت کم پوری ہوتی ہیں جب میں باغ کا تیسرا چکر لگا کر فارغ ہوا تو دیکھا کہ وہ پرے ہٹنے کی بجائے دو قدم اور آگے آ گیا تھا۔"

اس وقت میں نے سوچا کہ اب تاخیر کا زیادہ خطرناک ہے۔ پس جو کچھ کرنا تھا فوراً عمل میں لانے کے خیال سے میں سیر کے بہانے دربان کی جھونپڑی کے آس پاس ٹہلنے لگا تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد میں کسی پودے کے پاس کھڑا ہو کر اس کی شاخوں کو دیکھتا ہوا یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتا کہ دربان جھونپڑی کے اندر کیا کر رہا ہے اس طرح میں نے معلوم کیا کہ اس کی کوٹھڑی کا دروازہ کھلا اور وہ خود اس کے اندر چولہے کے پاس بیٹھا صبح کا ناشتہ تیار کر رہا ہے اور آگے بڑھا تو معلوم ہوا کہ وہ دو زانو ہو کر پھنکنی سے آگ تیز کرنے میں مشغول ہے چونکہ دروازہ کی طرف اس کی پیٹھ تھی اس لئے میں نے جانا کہ جو کچھ کرنا ہو اب کرنا چاہیئے یہ سوچ کر میں دبے پاؤں کوٹھڑی کے اندر گیا۔ اس نے میرے آنے کی آہٹ نہ سُنی اور

بدستور آگ جلانے میں مشغول رہا میں نے جھٹ حملہ کرکے اُس کو پیٹھ کے بل گرا لیا اور اس کی چھاتی پر گھٹنہ ٹیک ایک ہاتھ سے اس کی گردن دبانے لگا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے اس کو دھمکایا کہ میں جان پر کھیل کر آیا ہوں مقابلہ کی کوشش کروگے تو یاد رکھو گلا گھونٹ ڈالوں گا اس کے چہرہ کے آثار ظاہر کرتے تھے۔ کہ مدد کے لئے چیخ مارنا اور میرے ہاتھ سے چھٹنے کی کوشش کرنا چاہتا ہے اس پر میں نے اپنے ہاتھ کی گرفت کو اور زیادہ مضبوط کیا۔ حتیٰ کہ میری انگلیاں اس کی گردن میں زنبور آہنی کی طرح کھب گئیں اور اس بدنصیب کا چہرہ سیاہ پڑنے لگا اس نے ایک زوردار تشنجی حرکت کی آدمی تنومند اور شہزور تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کوشش کرکے مجھے پیچھے گرا دے مگر میرے بدن میں اس وقت دیووں کی طاقت پیدا ہو گئی تھی میں نے اپنی گرفت ذرا ڈھیلی نہ کی بلکہ اس کو بدستور دبے رکھا میرا ایک زانو اس کی چھاتی پر اور دوسرا اس کے داہنے بازو پر مضبوطی سے ٹکا ہوا تھا۔ بائیں ہاتھ سے میں نے اس کی داہنی کلائی پکڑ رکھی تھی اور داہنے کی مدد سے اس کا گلا گھونٹا ہوا تھا اس حالت میں جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے وہ سراسر میرے رحم پر تھا مگر میں جانتا تھا۔ کہ جس وقت میں نے اپنی گرفت ذرا بھی ڈھیلی کی وہ جھٹ شور و غل مچانا شروع کر دیگا۔ اور اس کے بعد کئی آدمی جمع ہو جائیں گے پھر میرا کوئی بس نہ چلے گا اور اب یہ بھی میں نے سوچا کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا ہے اگر کسی شخص نے ہمیں اس حالت میں دیکھ لیا تو میری خیر نہیں۔

موجودہ حالت عرصہ دراز تک قائم نہ رہ سکتی تھی بس میں نے غور کرنا شروع کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر میں نے اس کو دھمکانے کی کوشش شروع کی اور کہا۔ جبتک تم اس بات کی قسم نہ کھاؤ گے۔ کہ تمہاری طرف سے کسی طرح کا شور و غل پیدا نہ ہوگا۔ اور تم مجھے چپ چاپ رخصت ہو جانے دوگے یاد رکھو میں یقیناً

تمہارا گلا گھونٹ کر مار ڈالوں گا۔"

"خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو" اس نے مشکل سے بولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "جو تمہارا جی چاہتا ہے کرو لیکن میری جان بخش دو۔"

"تم قسم کھا کر کہتے ہو کہ شور و غل نہ مچاؤ گے؟" میں نے کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں میں قسم کھاتا ہوں" اس نے جواب دیا۔

"خدا کی قسم کھاتے ہو؟" میں نے دوسری بار کہا۔

"تم جس کی قسم چاہو کھانے کو تیار ہوں" اس نے میری انگلیوں کی گرفت کو اور زیادہ مضبوط ہوتے دیکھ کر مری ہوئی آواز سے کہا "میرا کیا قصور ہے کہ ناحق مارے ڈالتے ہو"

میں جھٹ اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا پھاٹک کی کنجی میز پر پڑی تھی اس کو بائیں ہاتھ سے اٹھا لیا میں نے داہنے ہاتھ سے آتشدان پر رکھا ہوا پستول پکڑ لیا۔ توڑے دار پستول تھا جس کو دیکھ کر میں نے فوراً معلوم کر لیا کہ بھرا ہوا ہے۔

"یاد رکھو اگر تم نے شور مچایا یا مجھے روکنے کی کوشش کی" میں نے پستول کی نالی دربان کے سر کی طرف پھیرتے ہوئے کہا "تو بلا تامل فائر کر دوں گا" اور یہ کہتے ہوئے میں نے الٹے پیروں دروازہ کی طرف ہٹنا شروع کر دیا دربان نے اس کے جواب میں کچھ نہ کہا مگر اس کی نگاہ سے دہشت ظاہر ہوتی تھی میرا خیال تھا کہ دھمکی کارگر ہوئی اور اب میرے بچاؤ کا وقت آ گیا مگر عین اس وقت جب میری ایڑیاں دہلیز کے ساتھ لگی تھیں اور میں جلدی سے مڑ کر پھاٹک کی طرف دوڑنے کی تیاری کر رہا تھا آن واحد میں اس تیزی رفتار کے ساتھ جس طرح بجلی چمکتی ہے کسی نے پیچھے سے مجھ کو پکڑا اور میرے داہنے ہاتھ کے نیچے جس میں میں نے پستول پکڑ رکھا تھا بڑے زور کا مکہ مارا۔ ایک تیز چیخ یا فتحمندی کی وحشیانہ غراہٹ کے ساتھ دربان بھی میری طرف دوڑا معلوم ہوا میرے

پچھلی طرف ملی ہے۔ ان دونوں نے مگر مجھے فوراً مغلوب کر لیا ہنگامہ کی آواز سن کر دو تین نوکر اور بھی وہیں آ گئے مسٹر گرین بی دوڑا دوڑا آیا پیچھے اس کی بی بی آ گئی۔ اور بہت سے دیوانے محض تماشہ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے۔

الفاظ میں طاقت نہیں کہ میری اس وقت کی ذہنی کیفیت ظاہر کر سکیں غصہ جوش نفرت اور مایوسی ان سب کے زیر اثر میں نے دربان کی طرف مڑ کر کہا "خیر اب کی بار تم نے مجھ پر غلبہ پا لیا مگر یاد رکھو میری باری جلدی ہی آ جائے گی اس وقت تو جو سلوک تم مجھ سے چاہتے ہو کر لو مگر آج سے میں جنگ کا اعلان کرتا ہوں اور جو موقعہ مجھ کو ملے گا اُس سے ضرور فائدہ حاصل کروں گا۔"

"جی کیوں نہیں آپ ایسے ہی بہادر جو ہیں" دربان نے اس بدسلوکی کا بدلہ لینے کے لئے جو میں نے اس سے کی تھی مجھے ایک دو بار زور زور سے جھٹکے دے کر کہا اس کے گستاخانہ رویہ سے میرا غصہ دہ چند زیادہ ہوا اتنی طاقت مجھ میں آ گئی جو خود میرے لئے حیرت انگیز تھی جن نوکروں نے مجھ کو پکڑ رکھا تھا ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر میں نے ایک زوردار مکہ دربان کے گلے پر رسید کیا اس خلاف امید ار سے وہ بدنصیب لڑکھڑا گیا۔ اور بے اختیار فرش زمین پر گرا۔

اس پر مسز گرین بی کے منہ سے تیز چیخ نکلی اور خود گرین بی نے پرشور آواز سے کہا "یہ آدمی بڑا خطرناک ثابت ہوا ہے اسے پکڑ لو خبردار چھٹنے نہ پائے۔"

آن واحد میں کئی مضبوط ہاتھوں نے مجھ کو چاروں طرف سے پکڑ لیا اب میں ان کی گرفت میں بے بس تھا مگر اس حالت میں میں نے محسوس کیا کہ میرے رخسار جوش سے تمتمائے ہوئے اور دل کو اس بات کا اطمینان حاصل تھا۔ کہ میں نے گستاخ دربان کو اس کی شوریدہ سری کا خوب مزا چکھا دیا دہشت زدہ ہونے کی بجائے میں نے قہر آلود نظروں سے چاروں طرف دیکھا اور کڑکتی ہوئی آواز سے

کہا

"اتنے شخصوں کے مقابلہ میں ایک اکیلا آدمی کیا کرسکتا ہے؟ اب تم کو اختیار ہے جو سلوک مجھ سے چاہو کرو لیکن مسٹر گرین بی آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں دیوانہ نہیں ہوں آپ اس وقت مجھ کو بلاوجہ سختیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں لیکن یاد رکھئے وہ وقت دور نہیں جب آپ کو اپنے فعلوں کا جواب دہ ہونا پڑے گا۔"

مسٹر گرین بی نے میری اس تقریر کا جواب دینے کی پروانہ کی اور نوکروں کو اشارہ کیا کہ وہ مجھ کو مکان کی طرف لے چلیں میں جانتا تھا مجھ سے کیا سلوک ہونا ہے وہ مجھ کو علیحدہ کمرہ میں لے جاکر سیدھی واسکٹ پہنا دیں گے مگر اس قدر جوش میرے سینہ میں پیدا ہو چکا تھا کہ مجھے مستقبل کی ذرا پروا نہ تھی اس کے علاوہ میری تمکنت اس بات کی اجازت نہ دیتی تھی کہ میں اُن لوگوں سے رحم کی درخواست کروں غرض انھوں نے مجھ کو چاروں طرف سے پکڑ لیا اور کشاں کشاں مکان کی طرف لے چلے لیکن مجھے میرے کمرہ میں پہنچانے کی بجائے وہ عمارت کے اُس حصہ کی طرف ہولئے جو کسی قدر فاصلہ پر بنا تھا اور جس کو مضبوط وارڈ کہتے تھے جس کمرہ میں انہوں نے مجھ کو پہنچایا اس کی کھڑکیوں میں لوہے کی بھاری سلاخیں لگی تھیں آتشدان میں بھی آہنی جنگلا موجود تھا اور دیواروں پر چٹایاں منڈھی تھیں جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہوا اُن چٹایوں اور دیواروں کے بیچ جو خالی جگہ تھی اس میں روئی بھری ہوئی تھی تاکہ وہ بدنصیب جس کو اس طرح کے کمرہ میں بند کیا جائے حالت دیوانگی میں دیوار سے سر ٹکرا کر نہ مرجائے ایک معمولی سے چارپائی ایک میز اور ایک کرسی یہ اس کمرہ کا سامان تھا!

مسٹر گرین بی اور چند نوکر مجھے اس جگہ تک چھوڑنے ساتھ آئے لیکن گرین بی کی بی بی اور وہ پاگل تماشائی جو موقعہ پر جمع ہوئے تھے پیچھے ہی رہ گئے نوکروں میں سے ایک کسی موٹے کپڑے کی بنی ہوئی عبا نک سی چیز نکال لایا جس کے متعلق مجھ کو معلوم تھا کہ

سیدھی واسکٹ ہے جب میری نگاہ اس پر گئی تو دہشت کی تھرتھری بے اختیار بدن میں پیدا ہوئی مجھے اپنا چہرہ لاش کی طرح زرد ہوتا معلوم ہوا اور ہونٹ تھرتھرانے لگے میں نے چاہا مسٹر گرین بی سے درخواست کروں کہ مجھے اس انتہائی بے عزتی سے بچایا جائے لیکن میری خودداری نے اس کی اجازت نہ دی الفاظ نوک زبان پر آچکے تھے کہ میں نے انہیں روک لیا اور اس آدمی کی طرح جو کڑی سے کڑی مشکلات جھیلنے کو تیار ہو میں نے لاپروائی سے حاضرین کی طرف دیکھا۔

میں نہیں جانتا یہ میرے تہدیدی انداز کا نتیجہ تھا یا وہ لوگ اپنے دلوں میں اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ آدمی دیوانہ نہیں ہے اور اس لحاظ سے مجھ کو قابل رحم تصور کرتے تھے۔ کہ گرین بی اس پر بلاوجہ سختی کر رہا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ جس آدمی کے پاس سیدھی واسکٹ تھی وہ اسے لے کر آگے بڑھنے سے ہچکچایا اور سارے آدمی مسٹر گرین بی کی طرف استفہامی نظروں سے دیکھنے لگے۔

"تم اپنا کام شروع کرو" مسٹر گرین بی نے ان کو فیصلہ کن لہجہ میں ہدایت کی۔

"صاحب معاف کیجیے" نوکروں میں سے ایک نے دبی آواز میں کہا "مگر آپ کو معلوم ہوگا کہ معاینہ کرنے والے کمشنروں میں سے ایک صاحب آج یا کل یہاں آنے والے ہیں"

"کیا مضائقہ ہے" گرین بی نے جواب دیا "ان کی آمد اور زیادہ مفید ہوگی"

ہرچند یہ گفتگو دبی آواز میں ہوئی تھی تاہم میں نے اس کو سن لیا اور یہ سوچکر خوشی کی لہر بے اختیار میرے بدن میں پھر گئی کہ اب کوئی نہ کوئی وسیلہ میری رہائی کا ضرور پیدا ہو جائے گا گرین بی کے چہرہ پر سختی کے آثار نمودار تھے وہ تند اور کینہ آمیز نظروں سے میری طرف دیکھتا تھا اس وقت میں نے جانا کہ اس آدمی کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں وہ سوچ رہا تھا کہ اس کی طرف سے فرار کی جو کوشش عمل میں آئی ہے

اور اس موقعہ پر جس طرح کی سختی کا برتاؤ میرے ساتھ کیا گیا ہے اس کی حراست کو لمبا کرنے کا معقول بہانہ پیدا ہو جائے گا اور اب جو شخص معائنہ کے لئے آئے گا اُسے اس بات کا یقین دلایا جا سکے گا کہ یہ شخص درحقیقت دیوانہ ہے اور اس کو ایسی ہی سخت حراست میں رکھنا چاہیئے۔ خیر اس مختصر سی گفتگو سے نوکروں کا تامل رفع ہو گیا دو شخص نے آگے بڑھ کر میرا کوٹ اتارا اور سیدھی واسکٹ پہنانے لگے ایک لحہ کے لئے مجھے اپنا خون برف کی طرح سرد ہوتا معلوم ہوا لیکن فوراً ہی وہ غصہ اور جوش سے کھولنے لگا جی چاہتا تھا نتیجہ اور انجام کی پرواہ نہ کر کے ایک بار ان لوگوں کا سختی سے مقابلہ کروں اور ان کو اس زبردستی کا مزہ چکھا دوں۔ لیکن شکر ہے کہ مصلحت جلدی ہی غصہ پر غالب آ گئی اور میں کسی بے جا حرکت کا مرتکب نہ ہوا اس امید پر کہ جو کمشنر معائنہ کے لئے آئے گا اسے اپنی ہوشمندی کا یقین دلانے میں مجھی کامیابی حاصل ہو گی کہ میں ضبط و سکون سے کام لوں میں نے ان لوگوں کی بالکل مزاحمت نہ کی اور چپ چاپ سیدھی واسکٹ پہن لی۔ اس سے فارغ ہو کر نوکروں میں سے ایک نے آتشدان میں آگ جلائی پھر سارے آدمی رخصت ہو گئے اور میں اُس کمرہ میں اکیلا رہ گیا!

اکیلا۔ سیدھی واسکٹ میں جکڑا ہوا! اُن لوگوں کے رخصت ہونے پر دروازہ بند ہوا ہی تھا کہ میں نے دیکھا کسی نے اُس دروازہ میں چھوٹا سا سوراخ جو پہلے بند تھا باہر سے کھولا اور اس کی راہ سے اندر نظر ڈالی معلوم ہوا یہ وہ نوکر ہے جسے پہرہ کے لئے دروازہ کے باہر معین کیا گیا تھا۔ لیکن مجھے ان باتوں کی کیا پروا ہو سکتی تھی؟ بے عزتی کا جو سلوک مجھ سے کیا گیا تھا اُس کا جوش ان باتوں پر توجہ نہ کرنے دیتا تھا سیدھی واسکٹ کسی موٹے کپڑے کا بنا ہوا ایک تنگ کوٹ ہوتا ہے جس میں بازوؤں کی جگہ نہیں ہوتی گویا اس کے پہن لینے سے بازو حرکت نہیں کر سکتے اور آدمی کی حالت اس طرح کی ہو جاتی ہے گویا رسیوں سے مضبوط جکڑا ہوا ہو۔ میں چارپائی پر بیٹھ کر اپنی افسوسناک حالت پر غور کرنے لگا اور اب

پہلی مرتبہ یہ خیال دل میں پیدا ہوا کہ اگر ایسا ہی برتاؤ ان لوگوں نے مجھ سے کرنا ہے تو پھر میرا جلد یا بدیر دیوانہ ہونے میں کلام نہیں۔

آدھا گھنٹہ گذر گیا اس کے بعد ایک نوکر میرے لئے ناشتہ کا تھال لایا وہ ان چیزوں کو اپنے ہاتھ سے مجھے کھلانا چاہتا تھا مگر میں نے اس کی تجویز کو حقارت کے ساتھ نامنظور کیا۔

"صاحب آپ کو دانشمند بننا چاہیئے" نوکر نے مجھے نرمی سے کہنا شروع کیا "دیکھئے کیسی اچھی نان اور توسٹ [illegible] دیکھیں آپ کے لیے لایا ہوں اگر آپ اس طرح چلاتے رہے تو یہ چیز جلدی ہی آپ کے ہاں سے اٹھالی جائیگی" اور یہ کہتے ہوئے اس نے سیدھی پھلکی کی طرف اشارہ کیا۔

"خدا کے لئے مجھے وقت نہ کرو تم میں سے [illegible] مجھے کھانے کی رغبت بالکل نہیں ہے کیا میں تمہاری نظروں میں ایک قابل [illegible] آدمی نہیں ہوں؟" یہ کہہ کر میں نے سخت نظروں سے اس کی طرف دیکھا

اس نے میرے سوال کا کچھ جواب نہ دیا اور ایک طرف مڑ کر کھڑکی کے شیشوں کی راہ سے باہر دیکھنے لگا۔

"بے شک تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں دیوانہ نہیں ہوں" میں نے پھر ایک بار کہا "اور اگر تم مجھ کو اس جگہ سے فرار ہونے میں مدد دے سکو تو میں تمہیں معقول انعام دونگا کیونکہ میرے دوست اور رشتہ دار نہایت متمول ہیں"

"مسٹر [illegible] کھانا ٹھنڈا ہوا جاتا ہے [illegible] ناشتہ کر لیجئے" شخص مذکور نے میری طرف مڑ کر کہا۔

مگر میں نے کچھ جواب نہ دیا اور یہ سوچنے لگا کہ یہ شخص بھی حقیقت میں مجھ کو دیوانہ سمجھتا ہے اور جو لفظ میں نے اپنے معمولی دوستوں کے [illegible] کہے تھے ان کو [illegible]

کی بڑ تصور کرتا ہے۔ اُف میں بیان نہیں کر سکتا کس قدر غصہ اور جوش مجھے یہ سوچ کر آیا۔ کہ میر نجمہ سچ مچ اس آدمی کو درحقیقت دیوانہ سمجھنے لگی ہے۔ ممکن ہے گرین بی کا بھی یہی خیال ہو اور اسی لئے وہ مجھ پر اس قسم کی سختیاں کرتا ہو کس طرح غلط فہمی پیدا ہونے کے بعد انسان کے منہ سے نکلے ہوئے سیدھے اور صاف الفاظ بھی اس کی دیوانگی کا ثبوت مہیا کر سکتے ہیں!

"اچھا صاحب اگر آپ کھانا کھانا پسند نہیں کرتے تو آپ کی مرضی" نوکر نے اب لاپرواہی سے کہا "جب آپ کو بھوک لگے گی تو اس وقت کہہ کر منگا لینا مگر ہاں ایک بات میں آپ سے کہتا ہوں آدمی کو اپنے غصہ کا اظہار فاقہ کشی سے نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں خود اُس کا نقصان ہے آپ کی اپنی بہتری اس میں ہے کہ حیل و حجت چھوڑ کر سیدھی راہ اختیار کریں جب تک آپ ایسا نہ کریں گے ہو سکتا ہے آپ کے گلے سے نہ اترے گی مسٹر گرین بی کا دستور ہے جب ایک بار یہ جامہ پہنا دیا جائے..."

میں اُس کے فقرے کا باقی حصہ نہ سن سکا کیونکہ وہ کھانوں کا تھال اٹھا کے بڑبڑاتا ہوا کمرہ سے رخصت ہو گیا۔

ایک گھنٹہ گزر گیا اس عرصہ میں کبھی مجھ پر جوش کی حالت طاری ہوتی کبھی افسردگی اور مایوسی کی اور یہ تبدیلیاں حیرت انگیز تیزی رفتار کے ساتھ عمل میں آتی تھیں۔ مجھے اپنی کوشش کی ناکامی کا بے حد افسوس تھا مگر اب تنہائی میں سارے پہلو سوچنے پر معلوم ہوا کہ درحقیقت میری کامیابی کی کوئی صورت ممکن ہی نہ تھی میں نے اس کام میں شروع سے آخر تک اتنی بے احتیاطی برتی کہ اگر مجھ میں سوچنے کا دماغ ہوتا تو ابتدا میں ہی اپنی ناکامی سے خبردار ہو جاتا میں فرار کی کوشش کے لئے آمادہ تو ہو گیا مگر یہ نہ سوچا کہ دربان کو مغلوب کرنے کے بعد کیا کرنا چاہیئے افسوس سیلین ہال میں میرا وقت معینہ پر حاضر ہونا محال و غیر ممکن تھا تاریخ مقررہ میں صرف ایک ہفتہ کا عرصہ

باقی رہ گیا تھا اور آزادی کی حالت میں شاید میرے لئے کوئی اور تجویز سوچنا ممکن بھی ہوتا مگر جس حال میں میں اب تھا اس میں بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی افسوس! افسوس! کن آرزوؤں اور تمناؤں کے ساتھ میں وسط نومبر کا انتظار کرتا رہا تھا اور اب کس بے بسی کی حالت میں اس کے گذر جانے کا احتمال تھا۔ خیال کے پیدا ہوتے ہی اس قدر وحشت مجھ کو ہوئی جو درحقیقت دیوانہ کرنے والی تھی اس وقت بارہا اے ایبل میں نے تجھ کو یاد کیا اور تیری خوشنما تصویر کو اپنا محافظ فرشتہ بنانے کی کوشش کی سخت غصہ اور جوش کی حالت میں میں اپنے آپ سے پوچھتا تھا۔ کیا میرے سب دوستوں نے اس مصیبت میں میرا ساتھ یکسر چھوڑ دیا؟ کیا کونٹ آف لوورنو اور کونٹ آف مونٹی ڈورو میری خدمات کا یہی صلہ دینا چاہتے تھے؟ کیا کونٹ آف ایولینو نے اس قدر جلد اس حقیقت کو فراموش کر دیا کہ یہ میری ہی کوشش کا نتیجہ تھا کہ اسے انٹونیا ڈی ٹودلی کا وصل نصیب ہوا ہے اور ایسے ہی لاتعداد خیالات دل میں پیدا ہوتے تھے اور میں زار زار روتا تھا ہاں یہ امر واقعہ ہے کہ میں اپنے کمرہ کی تنہائی میں بے بس بچہ کی طرح بلک بلک کر روتا تھا اس داستان کے پڑھنے والوں نے اگر میرے حالات سے کوئی دلچسپی لی ہے۔ اگر وہ میری زندگی کے حالات کو اس وقت سے لے کر جب میں ایک غریب اور بے مددگار کمسن لڑکا تھا۔ پوری توجہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اگر انہوں نے میرے طریق کار میں کوئی بات قابل تعریف دیکھی ہے تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ میری داستان کے اس حصہ کو پڑھ کر ضرور مجھ بدنصیب کے ساتھ ہمدردی کریں گے جو ماہ نومبر کی دھندلی صبح کو ایک بے رونق کمرہ میں پربستہ پرندہ کی طرح فکرمند ہوا کھڑکی کی سلاخوں کے ساتھ لگا بیٹھا تھا جب امید کی کوئی خفیف سی جھلک بھی نظر نہ آتی تھی جس کے چاروں طرف دشمنوں کا نرغہ تھا اور جس کو مایوس افسردہ اور درحقیقت دیوانہ بنانے کا تہیہ انسان اور قدرت نے ایک ساتھ کر رکھا تھا۔

جیسا میں نے لکھا ہے ایک گھنٹہ گزر گیا اس کے بعد دروازہ کے باہر کسی کے پیروں کی چاپ سنائی دی دروازہ کھلا اور ایک دراز قد مرد شریف جس کے سر کے بال سپید رنگت گندمی اور خط و خال تیکھے تھے داخل ہوا اس کے پیچھے پیچھے مسٹر گرینی ادب مجسم بنا ہوا اندر آیا۔

"کیوں مسٹر گرینی اس کمرہ میں کون رہتا ہے؟" شخص مذکور نے پوچھا اور میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ وہ پاگل خانوں کا معاینہ کرنے والا کمشنر یا انسپکٹر ہے۔

"جی اس نوجوان کا نام جوزف ولمٹ ہے" مسٹر گرینی نے مودبانہ کہا۔

"آہ جوزف ولمٹ!" شخص مذکور نے میرا نام اس پاکٹ بک میں لکھتے ہوئے کہا جو اس کے ہاتھ میں تھی "کیا یہی وہ نوجوان ہے جس نے آج صبح اس قدر ہونا کی سختی آپ کے دربان پر کی تھی؟"

"جی ہاں وہی" مسٹر گرینی نے تسلیم کیا۔

ہر چند ان کی باتیں دبی آواز میں ایک طرف کھڑے ہو کر ہو رہی تھیں تاہم میں نے ان کو سن لیا اور کمشنر کو مخاطب کر کے کہا "صاحب مجھ بد نصیب کو حقیقت حال عرض کرنے کا موقعہ دیجئے میں اگر کسی سختی کا قصور وار ہوں تو وہ کینہ یا جوش کی وجہ سے نہ تھی بلکہ بحالت مجبوری میں صرف اس لئے عمل میں لانی پڑی کہ میں اس بے جا حراست سے رہائی پانا چاہتا تھا۔"

"کیا اس جگہ رہتے ہوئے آپ کو کسی طرح کی شکایت ہے؟" انسپکٹر نے مجھ سے پوچھا "کیا کبھی کسی طرح کی بدسلوکی آپ سے کی گئی ہے؟"

"میں ایمانداری کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوں" میں نے اس کے جواب میں بتایا "کہ اس وقت تک میری آزادی چھین لینے کے سوا اور کوئی سختی مجھ پر نہیں کی گئی مگر کسی آدمی کو بلا وجہ قید کرنا کسی ظالم کا منشائے دلی پورا کرنے کے لئے

ایک ناکردہ گناہ شخص کو دھوکے اور فریب سے بہکا کر پاگل خانہ میں لانا اور زبردستی اس جگہ مقید رکھنا... میں پوچھتا ہوں کیا یہ کم بدسلوکی ہے؟

"آہ میرے عزیز" کمشنر نے مجھ کو مخاطب کر کے نرم لہجہ میں کہا "اس طرح کی سختی جو آپ کی ہے کسی حال میں نہ کرنی چاہیئے تھی جس صورت میں آپ کے ساتھ کوئی بدسلوکی نہیں ہوئی..."

"افسوس کیا آپ بھی اوروں کی طرح یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ میں درحقیقت دیوانہ ہوں؟" میں نے کمشنر کی طرف التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بس بس! اس بحث سے کچھ حاصل نہیں" کمشنر نے میرے شانہ پر تھپکی دیتے ہوئے کہا "اپنے جی کو سکون دو اور نیک بننے کی کوشش کرو پھر یہ تنگ کوٹ جلدی ہی آپ کے بدن سے اتار لیا جائے گا مسٹر ولمٹ، آپ کو چاہیئے کہ اس مرد شریف کی ہدایتوں پر عمل کریں" یہ کہتے ہوئے اس نے گریبنی کی طرف اشارہ کیا "یہ آپ کا سچا بہی خواہ اور دوست ہے جب کبھی آپ کو بے چینی یا بے قراری ہو تو ان سے مشورہ لیا کیجئے۔ امید ہے آپ بہت جلد یہاں سے رخصت ہونے کے قابل ہو جائیں گے"

صاف معلوم ہوتا تھا کہ کمشنر مجھ کو دیوانہ سمجھ کر اس طرح باتیں کرتا تھا جس طرح بچوں کو سمجھایا کرتے ہیں گویا اس کی رائے میں میری دماغی حالت کسی خوردسال بچہ سے بہتر نہ تھی۔ سینے میں میرا لہو مارے جوش کے ابلنے لگا تھا مگر پھر مصلحت کے خیال سے مجھ کو ضبط کرنا پڑا تاہم پیمانۂ حوصلہ شکست ہوتا معلوم ہوا اور آنسوؤں کے قطرے بے اختیار میری آنکھوں سے بہنے شروع ہوئے ہر شخص مجھ کو پاگل سمجھنے لگا تھا میرے خدا کیا سچ مچ میرے دماغ میں فتور آ گیا تھا؟

کمشنر نے پھر ایک بار میرے شانہ پر تھپکی دی اور چند الفاظ نصیحت و شفقت کے کہہ کر کمرہ سے رخصت ہونے کے لئے مڑا مسٹر گریبنی اس کے پیچھے پیچھے جانے

کی تیاری کر رہا تھا کہ پاگل خانہ کے وردی پوش نوکروں میں سے ایک ملاقاتی کارڈ ہاتھ میں لئے اندر آیا اور وہ کارڈ گریبنی کو دکھاتے ہوئے کہنے لگا "یہ کارڈ ایک عالی قدر رئیس نے آپ کے لئے بھیجا ہے وہ فوراً آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں میں نے ان کو کمرۂ نشست میں بٹھانے کی کوشش کی مگر وہ آپ کی تلاش میں ساتھ ہی ساتھ آگئے ... وہ دیکھئے آپ ہیں!"

گریبنی کی نظر کارڈ کی طرف گئی میں جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور یہ خیال مجھے آگیا میرے دل میں پیدا ہوا کہ یہ معاملہ ضرور میری ذات سے تعلق رکھتا ہے

الفاظ نوکر کے منہ سے نکلے ہی تھے کہ رئیس مذکور کمرہ کے اندر آگیا اس کو دیکھتے ہی خوشی کی چیخ میرے منہ سے نکلی اور ایک ثانیہ کے عرصہ میں میں اپنے عزیز دوست کونٹ آف لورینو کے ساتھ لپٹ گیا!

باب ۱۵۳

آزادی

اس کی چھاتی سے لگ کر میں خوب ہی بلک بلک کر رویا میرا سر اس کی چھاتی پر ٹکا ہوا تھا اور اس حالت میں مجھے بھی اس کے سسکیاں لینے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ دفعتاً اس نے اپنے آنسو پونچھکر ایک طرف مڑتے ہوئے سخت لہجہ میں کہا "مسٹر گریبنی کون صاحب ہیں؟

"مائی لارڈ مجھ ناچیز کا یہ نام ہے پاگلخانہ کے مہتمم نے مودبانہ سر کو خم کرتے ہوئے جواب دیا "اچھا تو لیجئے" کونٹ نے غصہ اور جوش کی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "اس دفعہ میں میرے عزیز دوست کی رہائی کا حکم درج ہے آج تک اس کو ملاؤ"

پاگل خانہ میں رکھ کر اس پر انتہائی ظلم کیا گیا ہے" اور یہ کہتے ہوئے اس نے وہ رقعہ کرینی کی طرف انداز نفرت سے پھینک دیا۔

اتنی خوشی... اتنی ناقابل بیان خوشی میرے دل کو ہوئی جس کی صحیح کیفیت الفاظ کے ذریعہ سے بیان نہیں ہو سکتی اس حالت میں میں ضعف جانی سے چارپائی پر بیٹھ گیا اس وقت کمشنر نے جو اب تک کمرہ میں کھڑا تھا نوکروں کو جلدی سے کچھ اشارہ کیا وہ دوڑ کر آگے آئے اور چشم زدن میں سیدھی واسکٹ میرے بدن سے اتار دی گئی جب میرے بازو دوبارہ آزاد ہوئے تو میں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ کونٹ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس کو گرمجوشی سے دبایا اور ازراہ ممنونیت سے اپنے ہونٹوں سے لگا لیا پھر ایک مرتبہ ہم دونو بغلگیر ہوئے اس نے مبارکباد کے طور پر میرے ہاتھ زور زور سے ہلائے اتنی محبت کا سلوک اس وقت کونٹ آف لوورنو نے مجھ سے کیا کہ کوئی سگا بھائی بھی کیا کر سکتا ہے۔

اس اثنا میں مسٹر کرینی کونٹ کی دی ہوئی دستاویز پڑھنے میں مشغول تھا اب اس نے کمشنر کی طرف مڑ کر انتہائی لہجہ میں کہا "معلوم ہوتا ہے کونٹ آف لوورنو اپنے جی میں یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے دوست مسٹر ولمٹ کو اس جگہ بے جا حراست میں رکھا گیا مگر آپ" اس نے کمشنر کو مخاطب کر کے کہا "آپ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ اس کا یہاں رکھا جانا از روئے قانون جائز اور درست تھا۔۔"

"بس صاحب اس لاحاصل بحث کو طول نہ دیجئے" کونٹ آف لوورنو نے جلدی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "یہ صحیح ہے کہ آپ کو قانون کی حمایت حاصل ہے لیکن یہ بات کسی طرح ممکن نہیں سمجھی جا سکتی کہ گذشتہ چھ ماہ کے عرصہ میں مسٹر ولمٹ کو ہر وقت زیر نگرانی رکھتے ہوئے آپ اس حقیقت سے واقف نہ ہو سکے ہیں کہ وہ ہر طرح صحیح الدماغ ہے پس جو بات میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ اس کی فرزانگی سے واقف ہوتے

ہوئے بھی محض خود غرضی کی وجہ سے اسکو دیوانہ ظاہر کرتے رہے اگر کبھی اس بارہ میں آپ کے ضمیر نے ملامت کی تو لالچ نے اس آواز کو دبا دیا اس طرح آپ نے ایک ایسے نوجوان کو بے جا حراست میں رکھا جسے درحقیقت ایک پل کے لئے یہاں نہ رکھا جانا چاہیئے تھا"

"مائی لارڈ آپ مسٹر گرینبی سے بلاوجہ بدگمانی کرتے ہیں" کمشنر نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا۔

"میں جب اسجگہ آیا تو نوکروں کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ مسٹر گرینبی ایک افسر معائنہ کے ساتھ مختلف مریضوں کے کمروں کا گشت کر رہے ہیں" کونٹ نے جس کا لہجہ بدستور جوش آمیز تھا اس کے جواب میں کہا "پس میں اندازہ کرتا ہوں کہ آپ ہی افسر معائنہ ہیں اگر واقعی ایسا ہے تو میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جب مسٹر ولمٹ نے آپ سے اپنی ناجائز حراست کی شکایت کی جو یقیناً اس نے کی ہوگی تو کیا آپ نے اس کے تدارک کے لئے کوئی حکم صادر کیا؟ بالکل نہیں اس کے برعکس میں جب یہاں آیا تو آپ جب اس کمرہ سے رخصت ہو رہے تھے اور میرے عزیز دوست کو اس طرح کی شرمناک حالت میں جس کا وہ ہرگز مستحق نہ تھا چھوڑ کر چلے جانا چاہتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے معائنہ کا طریق محض باطل اور فرضی ہے آپ کی آمد ایک رسمی کارروائی ہے جس سے کوئی حقیقی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا مجھ کو بڑا رنج اس بات کا ہے کہ اس قسم کی کارروائی اس ملک میں ہوتی ہے جسے اپنی آزادی کا اتنا بڑا دعوےٰ ہے حالانکہ میں جس ملک کا باشندہ ہوں وہ بدقسمتی سے اس طرح کا دعوےٰ نہیں کر سکتا تاہم میں فخریہ بیان کرتا ہوں کہ میرے وطن ٹسکنی کی تہذیب آپ کے انگلستان کی نام نہاد تہذیب سے بدرجہا افضل ہے وہاں میرے ماموں چچا گرینڈ ڈیوک کے زیر حکومت اس طرح کے

مظالم کبھی عمل میں نہیں آسکتے جیسے اس ملک میں دیکھے گئے ہیں مگر اس بحث سے کیا حاصل ؟ آؤ جوزف... آؤ میرے عزیز دوست اب ہم یہاں سے رخصت ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم ایک ثانیہ بھی غیر ضروری طور پر اس لعنت زدہ مکان میں ٹھیرو جہاں تم کو بلا وجہ زیر حراست رکھا گیا تھا ؟"

"مائی لارڈ" کمشنر نے التجائی لہجے میں کہا "مجھے اس بات کا سخت رنج ہوگا۔ اگر آپ اور مسٹر ولمٹ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر غصہ کی حالت میں یہاں سے رخصت ہوئے"

"اپنی طرف سے میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں" مسٹر گرینی نے خوشامد کے لہجے میں کہنا شروع کیا "کہ اگر کوئی غلطی ہم سے سرزد ہوئی ہے تو آپ کو چاہیئے اس کو معاف کردیں اور بھول جائیں"

"آیئے ہم چلیں" میں نے کونٹ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا اور اس کے ساتھ ہی کوٹ اٹھا کر پہننا شروع کردیا "میں پھر ایک بار آزادی کی ہوا پانے کو بے تاب ہوں..."

"چلو میرے عزیز جوزف" کونٹ آف لورون نے اپنا بازو میرے بازو میں ڈال کر نوکروں کو غضبناک اشارہ سے ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ولمٹ کیا آپ رخصت ہونے سے پہلے الوداع تک کہنا نہیں چاہتے؟" گرینی نے جو اب انتہا درجے مسکین بلکہ دہشت زدہ نظر آتا تھا کہا "جس طرح کا عنا آمیز سلوک اس جگہ آپ سے ہوتا رہا ہے اس کو مدنظر رکھ کر..."

"بس صاحب خدا کے لئے مجھے نہ روکئے" میں نے مسٹر گرینی کا ہاتھ جو اس نے میرے بازو پر رکھا تھا حقارت سے جھٹکاتے ہوئے کہا۔

سخت پریشانی کی حالت میں وہ ایک دو قدم پیچھے ہٹ گیا کمشنر کے اپنے چہرہ پر اضطراب کی جھلک نمودار ہوئی مگر میں ان کیفیتوں کو دیکھنے کے لئے نہ ٹھیرا

اور کونٹ کے ساتھ ساتھ کمرہ سے رخصت ہو گیا۔ الفاظ میں طاقت نہیں ہے۔ کہ وہ میری اس وقت کی دلی کیفیت ظاہر کر سکیں جب میرا سینہ خوشی سے معمور تھا جب اس غیر متوقع رہائی سے میرے دماغ میں فرط مسرت سے چکر آ رہے تھے اپنے خادم اور مہربان دوست کے ساتھ میں سیڑھیوں سے اتر ا ہال میں پہنچے تو مسز گرینبی میکا سا تبسم ہونٹوں پر لئے (گو اس کے اپنے چہرہ پر بھی پریشانی کے آثار نمودار تھے) اپنا داہنا ہاتھ مصافحہ کے لئے آگے بڑھائے ہماری طرف آئی اور کہنے لگی۔

"مسٹر ولمٹ مجھے کونٹ آف لوور ڈکی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ ہم سے رخصت ہو رہے ہیں اس لئے میں آپ کو الوداع کہنے آئی ہوں۔

"میڈم" میں نے اس کے ہاتھ کو حقارت سے نظر انداز کر کے کہا "مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ میں اس لعنت زدہ مکان سے رخصت ہو رہا ہوں۔۔"

کونٹ نے اس کو سرسری سلام کیا اور اس کے بعد ہم دونو دروازہ سے باہر نکلے اس جگہ ایک بند گاڑی کھڑی تھی جس کے نشان سے معلوم ہوا کہ ارل آف ایکلسٹیڈ کی ہے لیکن گو میں اپنے دوست کی زبانی سارے حالات سننے کو بے تاب تھا اور جلد از جلد معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کس طرح اس کو میری حراست کا علم ہوا اور کس طریقہ پر اس نے میری رہائی کے سامان پیدا کئے تاہم میں اس وقت کوئی سوال اس سے نہ پوچھ سکا کیونکہ مسٹر گرینبی دوڑا دوڑا ہمارے پاس آیا اور کونٹ سے ادب آمیز لہجہ میں کہنے لگا۔ "مائی لارڈ اگر آپ چند منٹ انتظار کر سکیں تو میں چاہتا ہوں۔ کہ مسٹر ولمٹ کا سامان بھی اسی گاڑی میں رکھوا دیا جائے۔"

"نہیں میں ایک لحظہ بھی اس جگہ ٹھہرنا نہیں چاہتا۔" کونٹ آف لوور ڈ نے سختی سے کہا "یہ ایسا مقام نہیں ہے جہاں لوگ اپنی خوشی سے رہنا پسند کرتے ہوں۔"

"لیکن مسٹر ولمٹ کا روپیہ میرے پاس بطور امانت رکھا ہوا ہے" گرینبی نے ہر طرح

کی نمائش کو نظر انداز کر کے ادب آمیز لہجہ میں کہا۔

"میرے دوست کی جو چیز آپ کے پاس ہے وہ آپ مانچسٹر سکوئر میں ارل آف ہکلسٹن کے مکان پر بھیج دیں" کونٹ نے مختصر طور پر جواب دیا۔

اس کے بعد ہم گاڑی پر سوار ہو گئے اور گو مسٹر گرینبی ٹوپی ہاتھ میں لئے دروازہ کی سیڑھیوں پر کھڑا تھا تاہم نہ کونٹ نے اور نہ میں نے اس کی طرف دیکھنے کی پروا کی آخر کار گاڑی چلنے لگی مگر اتنی بے اعتباری مجھے اپنی خوش نصیبی پر تھی کہ میں کئی بار سوچنے لگتا تھا۔ کہیں یہ کوئی دل خوش کن خواب تو نہیں ہے؟ اور کیا میں درحقیقت اس پاگل خانہ سے رخصت ہو رہا ہوں؟ اوہ میں بیان نہیں کر سکتا کتنی گہری مسرت یہ سوچ کر میرے دل کو ہوئی کہ میں اس عمارت سے ہمیشہ کے لئے جا رہا ہوں جس کی چار دیواری کو میں درد اذیت کے ساتھ دیکھا کرتا تھا جس کے بند پھاٹک پر میں بارہا للچائی ہوئی نظریں ڈالتا تھا اور جس کے کھلنے کی امید کبھی میرے دل میں پیدا نہ ہوتی تھی گاڑی بدستور چلتی گئی پھاٹک کی طرف چلتے ہوئے کئی مقامات ایسے نظر آئے جن کی یاد خاص خاص واقعات سے وابستہ تھی سامنے وہ درخت تھا جس کے تنے کے ساتھ لگ کر میں یہ سوچا کرتا تھا کیا میں دوبارہ اپنی زندگی میں ایمیل سے ملوں گا؟ ایک پودا نظر آیا جس میں فارگٹ می ناٹ کے پھول لگے تھے ایک دن میں اس کا پھول توڑ کر [illegible] دیا تھا کیونکہ یہ پھول عشق و وفا کی نشانی ہے میں اس پھول کو توڑ کر اپنے آپ سے پوچھتا تھا۔ کیا میرا خواب محبت کبھی پورا ہوگا؟ پھر وہ مقام بھی مجھ کو نظر آیا جہاں بڈھا کوپر مجھ سے ملا تھا اور میں نے اس کی باتوں کو قابل یقین سمجھ کر اپنی رہائی کے پر یقین نقشے باندھے تھے اس سلسلہ میں اس واقعہ کی یاد بھی میرے ذہن میں تازہ ہوئی جو اس نوجوان دیوانہ کے ساتھ پیش آیا تھا جو اپنے آپ کو مسٹر گرینبی کا بھتیجا ظاہر کرتا تھا۔ اتنے میں گاڑی پھاٹک کے پاس پہنچ گئی

میری نظر اس مقام کی طرف گئی جہاں قریباً تین گھنٹے بیشتر میری سعی فرار میں دربان سے جدوجہد ہوئی تھی۔ آہ اس وقت کیا معلوم تھا کہ اس قدر جلد ایک حیرت انگیز واقعہ ایسا پیش آئیگا جو میرے حالات میں انقلاب عظیم پیدا کردیگا اگر قدرت نے مجھ کو غیب کا حال جاننے کی طاقت دی ہوتی تو میں خوشی سے چند گھنٹے اور انتظار کر لیتا پھاٹک کے پاس دربان ٹوپی ہاتھ میں لئے مودبانہ کھڑا تھا مگر میں نے صرف ایک اچٹتی ہوئی نظر اس پر ڈالی کیونکہ میں سب سے زیادہ اس سڑک کے دیکھنے کا بیتاب تھا جو میرے لئے راہ نجات تھی یعنی آزادی کی اس راہ کو جس سے چھ ماہ بیشتر مجھ کو محروم کیا گیا تھا۔

لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب میں حقیقتاً آزاد ہو گیا گارڈی پاگل خانہ کی حدود سے کافی دور نکل آئی اب مجھ کو پورا الیقین ہو گیا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ کوئی فرضی خواب نہیں جس سے بیدار ہوتے ہی مجھ کو اپنے کمرہ کی کھڑکی جس میں لوہے کی سلاخیں لگی تھیں نظر آنے لگے گی۔ اب میرے سینہ میں جذبات کا ہجوم تھا خداوندا کس طرح اپنے عرصہ حراست میں میں نے بارہا اس طرح کے خواب دیکھے تھے کہ میں پھر ایک بار آزادی کی زندگی بسر کر رہا ہوں لیکن جب آنکھ کھلتی تو یہ دیکھ کر میرا دل سینہ میں ڈوب جاتا کہ وہ تو ایک عارضی خواب راحت تھا شکر ہے اب میری خوشی دائمی ثابت ہوئی اب میرے لئے افسردگی اور مایوسی کی کوئی وجہ نہ تھی میری حالت اس بچہ سے ملتی تھی جو زمانہ تعطیلات میں استاد کی سختیوں سے عارضی فراغت پاکر چھٹیاں گذارنے اپنے مکان پر واپس جاتا ہے میں اس پرندہ کی طرح تھا جو پنجرہ سے چھوٹ کر سیدھا آسمان کی بلندیوں کا رُخ کرتا ہے بار بار میں اپنے عزیز دوست کونٹ آف لیورنو کا شکریہ ادا کرتا تھا جس کی کوششوں سے مجھ کو آخر کار رہائی نصیب ہوئی گو اس وقت تک اتنا ہی مجھ کو معلوم تھا کہ میں نے اس کی کوششوں

سے آزادی حاصل کی ہے اُن حالات کا بالکل علم نہ تھا جن میں اس کی کوششوں کو کامیابی نصیب ہوئی تھی۔

جس وقت گاڑی تیز چل رہی تھی تو کونٹ نے میری طرف مڑ کر کہا "میرے عزیز دوست ولمٹ آج کا دن تمہارے لئے خاص طور پر جوش انگیز ثابت ہوا ہے مگر تم کو چاہیئے کہ انتہائی ضبط سے کام لو اور اپنے دل کو جہاں تک ممکن ہو سکون دو ..."

"کیا اس لئے کہ آپ مجھ سے کئی پر اہمیت باتیں بیان کرنا چاہتے ہیں؟" میں نے فرطِ حیرت سے دریافت کیا۔

"میرے عزیز دوست یہ وقت جوش میں آنے کا نہیں ہے" کونٹ نے دوسری بار کہا "تم کو چاہیئے جہاں تک ممکن ہو کم سوالات پوچھو اور مجھے اپنے طریق پر حالات بیان کرنے دو جوزف ہم اس وقت مانچسٹر سکویر کی طرف جا رہے ہیں یعنی اس مکان کی طرف جس پر موت کا فرشتہ اپنے تاریک بازو پھیلائے ہوئے ہے ..."

"کیا موت!" میں نے چونکتے ہوئے پوچھا "میرے دوست جلد بیان کرو کہ وہ کون ہے جس کا آپ ذکر کرتے ہیں؟ کیا خدانخواستہ کونٹس ...؟"

"نہیں جوزف کونٹس ہر طرح بخیر ہے" کونٹ نے جواب دیا "البتہ ارل ... قریب المرگ ہے"!

"کیا ارل آف اکلیسٹن؟" میں نے بڑبڑاتے ہوئے پوچھا اور عجیب و غریب خیالات میرے دل میں پیدا ہونے شروع ہوئے۔

"ہاں میرے عزیز دوست ارل آف اکلیسٹن جان کنی کی حالت میں ہے" کونٹ آف لوورنو نے تقریر جاری رکھ کر کہا "ممکن ہے وہ چند گھنٹے اور زندہ رہے مگر تم اس کو اس کی زندگی میں یقیناً مل سکو گے اور اب میرے دوست میں تم کو بتلانا چاہتا ہوں کہ وہ سب باتیں جو ہم نے بارہا مل کر سوچی تھیں وہ سارے خیالات جو ہمارے

دلوں میں پیدا ہوئے تھے وہ ساری کیفیتیں جو ڈورچیسٹر نے بیان کی تھیں وہ سب بالکل صحیح ہیں اور اس گھنٹے کے اندر اندر جو گذر رہا ہے۔ اُس کی تصدیق مرنے والے کی اپنی زبان سے ہو جائے گی"

میں ضعف جانی کی حالت میں گاڑی کے پشتی گدے پر جھک گیا کئی کئی طرح کے خیالات میرے دل میں پیدا ہونے شروع ہوئے ہر چند مجھے عرصہ دراز سے اس بات کی توقع تھی کہ حالات کم و بیش یہی صورت اختیار کر بیٹھیں گے تاہم اب جس وقت وہ عملی طور پر ظہور میں آئے تو مجھے سخت حیرت ہوئی۔۔ میرے دل کو صدمہ سا محسوس ہونے لگا۔ اور میں واقعات کے اثر سے اتنا مغلوب ہوا۔ کہ آنسو بے اختیار میرے رخساروں پر بہنے لگے گو یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ یہ اشک باری اُس آہ وزاری سے بدرجہا مختلف تھی جو میں نے چند گھنٹے پیشتر اور اس سے پہلے بارہا پاگل خانہ کی چار دیواری میں کی تھی

"کیا ارل کی بیماری خطرناک ہے؟" آخر کار میں نے رکتے ہوئے پوچھا "اور کیا آپکو معلوم ہے اس بیماری کا سبب کیا ہے؟"

"جزنٹ ارل آف اکلسٹن کو ایک حادثہ پیش آیا تھا" کونٹ آف لوورلو نے کہا۔ "اور اس حادثہ کی وجہ سے وہ عین عالم شباب میں اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہے"

"مگر وہ حادثہ کیا تھا؟" میں نے فکرمند لہجہ میں پوچھا۔

"وہ کل ہوا خوری کو جا رہا تھا۔ کہ گھوڑے نے سکندری کھائی اور ارل نیچے گر پڑا" کونٹ آف لوورلو نے جواب دیا "اس کو اندرونی چوٹیں آئی ہیں جن کو ڈاکٹر نے خطرناک اور شدید بیان کیا ہے میرا خیال ہے وہ اس حادثہ سے جانبر نہ ہوگا اتفاق کی بات ہے کہ میں بھی کل ہی لنڈن آیا تھا اس کا قصہ بھی نہایت عجیب ہے جو میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ یاد ہوگا ہمیں فلارنس میں ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے قریباً چھ ماہ کا عرصہ ہوا ہے تب آپ میلان کو روانہ ہوئے تھے اسجگہ جو جو واقعات پیش آئے انکا

حال آپ نے مفصل مجھ کو لکھا تھا اس کے بعد آپ کا اگلا خط لندن سے موصول ہوا اور اس کے بعد خط و کتابت کا سلسلہ بالکل بند ہو گیا اپنے اس آخری خط میں آپ نے مجھے لکھا تھا کہ وہ وقت قریب ہے جب سارے اسرار حل ہو جائیں گے۔ جب ہمارا شبہ یقین کی صورتیں بدل جائے گا اور ارل آف ایگلسٹن اس وعدہ کے مطابق جو اس نے میلان میں کیا تھا۔ سارے حالات بیان کر دیگا اس دن کے بعد میں بڑی بے تابی سے تمہارے دوسرے خط کا انتظار کرتا رہا دن گذرتے گئے آخر کار انہوں نے ہفتوں کی صورت اختیار کی لیکن تمہاری طرف سے کوئی خط موصول نہ ہوا اس سے میرے عزیز دوست میرے دل کو بھاری صدمہ پہنچا ۔ ۔ ۔"

"اوہ کیا آپ نے یہ سمجھا کہ میں ناشکر گذار ثابت ہوا ہوں؟" میں نے ملامت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرے عزیز دوست میں تم سے معافی چاہتا ہوں کہ میں نے بدگمانی کو دل میں جگہ دی" کونٹ نے جواب دیا "مگر سچ پوچھو تو میرا قصور کچھ نہ تھا۔ کیونکہ اپنے آخری خط میں جو تم نے ہو بورا ایکی سرائے سے بھیجا تھا یہ بات واضح لفظوں میں درج تھی کہ عنقریب سارے اسرار حل ہو جائیں گے آپ کے اس خط کو پڑھنے کے بعد یہ خیال کسی طرح میرے دل میں نہ آ سکتا تھا۔ کہ تمہارا وہ اندازہ غلط ثابت ہوگا اور بالفرض ایسا ہوتا بھی تو پھر تمہاری طرف سے دوسرا خط بہر حال آنا چاہیئے تھا۔ جس میں اور کچھ نہیں تو یہ بات درج ہوتی کہ آپ کو اپنی کوششوں میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی لیکن میرا اپنا خیال یہ تھا کہ آپکو اپنی جستجو میں کامیابی حاصل ہوئی ہے نئے دور زندگی کی مصروفیتوں میں تم اپنے دوستوں کو بھول گئے ہو اور خط و کتابت کی مہلت نہیں پا سکے اس کے بعد جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ اور ہفتوں نے مہینوں کی صورت اختیار کی تو میرے دل کو اور بھی زیادہ صدمہ اس خیال سے ہوا کہ تم نے اپنے پرانے

دوستوں کو فراموش کر دیا ہے اور چونکہ مجھے تم سے بہت گہری محبت تھی اس لئے تمھاری سرد مہری کا خیال میرے لئے انتہائی پریشان کا موجب ہونے لگا۔"

"حالانکہ یہ کسی طرح ممکن نہ تھا" میں نے کونٹ کا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا "افسوس آپ کو معلوم نہیں کس طرح میں اپنی بیچارگی کے زمانہ میں درد عظیم سے بے تاب ہو کر آپ کا نام بار بار لیتا اور دعا کیا کرتا تھا کہ خدا آپ کو میری مدد کے لئے بھیجے۔ اپنے دل میں میں بھی غلطی سے یہ سمجھے ہوئے تھا کہ آپ نے مجھ کو بالکل بھلا دیا ہے..."

"خیر اب تو آپ کو یقین ہو گیا کہ ایسا نہ تھا" کونٹ آف لوو ینے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "مگر سننے والے میں ابھی سارے حالات کے بیان سے فارغ نہیں ہوا۔ چند ماہ کے بعد کونٹ آف مونٹی ڈورو نے کارسیکا سے میرے نام خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ مجھے اپنے عزیز دوست جوزف ولمٹ کی طرف سے کوئی خط نہ آنے کے باعث سخت پریشانی ہے۔ لہذا آپ مجھ کو تحریر کریں کیا اس کا کوئی خط آپ کے نام آیا ہے اس سے پہلے کونٹ آف مونٹی ڈورو نے شکر گذاری کا ایک خط میرے نام لکھا تھا جس میں میری اس امداد پر اظہار خوشنودی کیا گیا تھا جو میں نے گورنمنٹ ٹسکنی اور آسٹریا سے معافی نامہ حاصل کرنے کے معاملہ میں ان کو دی تھی میں نے اس خط کے جواب میں یہ لکھا کہ مجھے بھی ایک عرصہ سے کوئی خط موصول نہیں ہوا اور میں بطور خود پریشان ہوں انہی ایام میں کم و بیش اسی مضمون کی چٹھیاں کونٹ آف ٹوولی اور کونٹ آف ایولینو کی طرف سے بھی موصول ہوئیں ان سب میں مجھ سے بزور استدعا کی گئی تھی کہ آپ ضرور تحقیق کریں کہ ہمارا عزیز دوست مسٹر جوزف ولمٹ کہاں ہے۔ تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوا بلکہ ایک صاحب جو سکاٹ لینڈ کے رہنے والے تھے بطور خود مجھ سے ملنے آئے..."

"آہ میں سمجھ گیا۔ غالباً آپ کا اشارہ مسٹر سالٹ کورٹ کی طرف ہے" میں نے اصل حقیقت سمجھتے ہوئے کہا۔

"بس وہی" کونٹ آف لورنو نے جواب دیا "آدمی بڑا ہنس مکھ اور خوش طبع معلوم ہوتا تھا۔ مگر اس موقعہ پر میں نے دیکھا کہ وہ تمہاری وجہ سے بے حد پریشان اور افسردہ نظر آتا تھا اس نے مجھ کو بتایا کہ میرا عزیز دوست جوزف ولمٹ بارہا آپ کی دوستی کا ذکر کیا کرتا تھا اسی لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اگر اس کے بارہ میں کچھ حالات آپ کو معلوم ہوں تو مجھ کو بتایئے اس کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے رستہ میں بمقام پیرس قیام کیا اور اس کو بتایا تھا کہ میں لندن پہنچ کر ہولبورن کے فلاں ہوٹل میں قیام کروں گا مسٹر سالٹ کوٹ نے مجھ کو بتایا۔ کہ میں اپنے عزیز دوست جوزف ولمٹ کو تلاش کرنے اس ہوٹل میں بھی گیا۔ لیکن وہاں سے معلوم ہوا۔ کہ وہ دفعتاً کسی طرف کو چلا گیا ہے سالٹ کوٹ کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ اس نے اندازہ سے معلوم کیا تھا۔ کہ منتظمان ہوٹل آپ کے متعلق کسی طرح کے حالات بیان کرتے ہوئے ہچکچاتے تھے عرصہ دراز تک یہ شخص مسٹر سالٹ کوٹ جابجا تم کو تلاش کرتا پھرا لیکن جب کہیں پتہ نہ پا سکا تو مجبوراً اس نے میرے پاس آنے کی تکلیف کی جب اس طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ تمہارا موجودہ پتہ تمہارے دوستوں میں سے کسی کو معلوم نہیں تو میں نے انگلستان آکر بطور خود جستجو شروع کی میں نے سفر کی تیاری کی اور مسٹر سالٹ کوٹ کی واپسی کے دو مہینے بعد عازم لندن ہوا آخر کار میں کل یہاں آیا اور سیدھا ہولبورن کے اس ہوٹل میں گیا جس کا پتہ مسٹر سالٹ کوٹ نے دیا تھا اس جگہ میں نے بڑے اصرار کے ساتھ پوچھا کہ مسٹر جوزف ولمٹ قریباً چھ ماہ پہلے کن حالات میں وہاں سے رخصت ہوا تھا شروع میں تو ہوٹل والے جواب دینا نہ چاہتے تھے اور یہ کہہ کر حیلہ حوالہ کرنے لگے کہ ہمارے پاس سبھی طرح کے مسافر آتے رہتے ہیں ہمیں کسی کی نقل و حرکت کا کس طرح علم ہو سکتا ہے لیکن آخر کار جب میں نے اپنی شخصیت ظاہر کی اور بتایا کہ میں گرینڈ ڈیوک مسٹکنی کا بھتیجا ہوں اور کونٹ آف لورنو میرا نام ہے اور میں نے سفیر برطانیہ کی وساطت سے گورنمنٹ کی مدد حاصل کر کے ان لوگوں کو جواب دینے

پر مجبور کر سکوں گا۔ تو وہ ڈر گئے۔ اور رکتے رکتے بیان کیا کہ مسٹر جوزف ولمٹ کے دوستوں نے اُن کے وہمی خیالات کی وجہ سے ان کو ایک خاص مقام پر پہنچا دیا ہے اور ہمیں بعض نجی وجوہ سے ہدایت کر دی ہے۔ کہ اس معاملہ کو پردہ راز میں رہنے دیں"

کونٹ آف لورونو تھوڑی دیر دم لینے کے لئے رکا اور اس کے بعد سلسلۂ تقریر جاری رکھ کر کہنے لگا۔

"اب میرے دل کو پورا الیقین ہو گیا کہ ارل آف انگلسٹن یا اس شیطان سیرت کبرٹ لینوو سنے ضرور تمہارے برخلاف کوئی نئی شرارت سوچی ہے یہ خیال جب ایک بار دل میں پیدا ہوا تو ساری باتیں واضح ہونے لگیں تمہارا عین اس وقت عدم پتہ ہونا جب ارل کا وعدہ پورا ہونے کے قریب تھا اس بات کا ثبوت سمجھا جا سکتا تھا کہ تمہاری گمشدگی کی تہ میں ضرور کوئی خوفناک سازش کام کرتی ہے میں نے ہوٹل کے رجسٹر معائنہ کے لئے طلب کئے اور ان کے اندراج دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تم اس روز ہوٹل سے کسی طرف کو رخصت ہوئے تھے جس روز تم نے مجھے آخری خط لکھا تھا۔ اب معلوم ہوا کہ کیوں میرے عزیز دوست جوزف ولمٹ نے اس عرصہ دراز تک کوئی خط میرے نام تحریر نہ کیا آہ میرے دوست الفاظ میں طاقت نہیں ہے کہ میں اپنی اس وقت کی ذہنی کیفیت بیان کر سکوں بار بار اپنے آپ کو اس خیال سے ملامت کرتا تھا کہ کیوں میں نے دل میں کسی بدگمانی کو دی اور کیوں اس سے پہلے کوئی کارروائی اپنے دوست کی امداد کے لئے عمل میں لانے سے تساہل کیا"

"میرے عزیز دوست آپ ناحق اپنے آپ کو برا بھلا کہتے ہیں" ہینی کونٹ آف لورنو سے کہا۔ "آپ کے پاس یہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا کہ کسقدر عیاری کی گئی دھوکا بازی میرے برخلاف عمل میں لائی گئی ہے۔ خیر آپ اس سے آگے کے حالات بیان کیجئے"

"ہاں جوزف میں ایسا کرتا ہوں" کونٹ آف لوورنو نے جواب دیا "میں نے ہوٹل کے عملہ سے معلوم کرنے کی بڑی کوشش کی کہ یہاں سے رخصت ہونے کے بعد تم کس طرف گئے تھے لیکن وہ اس سوال کا کوئی جواب نہ دے سکے نہ کسی طرح کے مزید حالات ان کی زبانی معلوم ہوئے۔ اس پر میں سیدھا ونچسٹر سکوئر گیا کیونکہ میں بلا تاخیر ارل آف انگلسٹن سے ملاقات کرنا چاہتا تھا یہ کل تین بجے سہ پہر کا واقعہ ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر سیر کرنے گئے ہیں کونٹس کے بارہ میں دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ بھی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر کسی طرف کو گئی ہیں چونکہ کوئی اور کام مجھ کو درپیش نہ تھا۔ اس لئے میں ان کی واپسی کا انتظار کرنے وہیں کمرہ نشست میں بیٹھ گیا لیکن بہت دیر نہ گذری تھی ایک بڑا ہی دردناک نظارہ دیکھنے میں آیا اور اس وقت میں اپنے دل میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ خدا کا سچا انصاف اس سانحہ کی تہ میں شامل ہے۔ ایک کرایہ کی گاڑی مکان کے دروازہ پر آ کر ٹھیری اور ارل کو نیم جان حالت میں اس سے اتار کر مکان کے اندر لایا گیا۔ جس وقت میں نے یہ حالت دیکھی تو افسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ ایک ایسا شکیل جوان جسکو خدا نے ساری نعمتیں عطا کی تھیں عالم شباب میں اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہے تحقیقات پر معلوم ہوا کہ ارل کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی تھی اور ارل کو اس سے گر کر بہت سی چوٹیں آئیں اس کے تھوڑی دیر بعد کونٹس بھی مکان پر آ گئی جب اس نے اپنے شوہر کی حالت دیکھی تو اتنی بیقرار ہوئی کہ الفاظ میں طاقت نہیں اس کیفیت کو صحیح طور پر ظاہر کر سکیں چونکہ اس طرح کی پریشانی میں کسی طرح کے حالات دریافت کرنے کا موقعہ نہ تھا اس لئے میں عارضی طور پر رخصت ہو گیا اور آج صبح نو بجے کے قریب پھر انگلسٹن ہوس میں گیا میں نے کونٹس سے ملاقات کی وہ بدستور رنج و غم سے نڈھال تھی تاہم وہ مجھے اپنے شوہر کے کمرہ میں لے گئی اس وقت ارل

کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کو کس مقام پر رکھا گیا ہے۔ بعد کے حالات بیان کرنا لاحاصل ہے۔ مختصر یہ کہ آپ کی رہائی کی دستاویز اسی وقت تیار کی گئی اور کونٹس نے ارل کے ہاتھ کو سہارا دیکر اُس سے دستخط کرائے اس دستاویز کو حاصل کرنے کے بعد میں سیدھا آپ کے پاس پہنچا کس طرح میں آپ کو رہائی دلانے میں کامیاب ہوا اس کا حال بیان کرنے کی حاجت نہیں۔"

عین اس وقت جب یہ عجیب و حیرت انگیز داستان ختم ہوئی۔ اس سے پہلے کہ میں اپنے دوست کی عنایت و مہربانی کے شکریہ کا ایک لفظ بھی منہ سے نکال سکتا۔ گاڑی مانچسٹر سکوئر پہنچ کر ایگلسٹن ہوس کے سامنے کھڑی ہوگئی اس وقت جذبات کے ہجوم سے جو کیفیت میرے دل کی تھی اُس کو بیان کرکے میں اس داستان کو بلا ضرورت لمبا کرنا نہیں چاہتا اب کسی شک وشبہ کی مطلق گنجائش باقی نہ تھی اور مجھ کو پورا الیقین تھا کہ آخرکار وہ باتیں جنھیں جاننے کی میرے دل کو مدت دراز سے تمنا تھی ظاہر ہوا چاہتی ہیں اب نہ کسی سازش کی گنجائش تھی نہ مکروفریب کی میرا وفادار دوست کونٹ آف لوورنو ہر قدم پر میرے ساتھ تھا اور اس کی موجودگی میں کوئی خطرہ مجھے پیش نہ آسکتا تھا۔ آوہ میں بیان نہیں کرسکتا کہ اس وقت میرا دل کس طرح بزور دھک دھک کرنے لگا میں اس داستان کے پڑھنے والوں سے مجبوراً چند منٹ کی رخصت طلب کرتا ہوں کیونکہ اس وقت کی یاد میرے ذہن میں تازہ ہوکر دل و دماغ میں نئی طرح کی کیفیت پیدا کرتی ہے میں قلم ہاتھ سے رکھ کر تھوڑی دیر کے لئے اپنے جی کو سکون دینا چاہتا ہوں

"جوزف میرے عزیز دوست اتنے بیقرار نہ ہو" کونٹ آف لویرنو نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر برادرانہ شفقت سے کہا۔ اور خود سہارا دیکر مجھے گاڑی سے اُتارا۔

ایک وردی پوش نوکر ہمارے خیر مقدم کو باہر نکلا اور ہم اُس کے پیچھے پیچھے

ارل کے عالی شان مکان کے عقبی کمرہ میں گئے جہاں کونٹس آف ایکلسٹن بیٹھی تھی ہمیں آتا دیکھ کر وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی پھر قدم آگے بڑھ کر مجھ سے بغلگیر ہوئی!

ممکن ہے اس داستان کے پڑھنے والوں میں سے بعض صاحب خیال کریں کہ میں اس مقام پر پہنچ کر جہاں قصہ کی دلچسپیاں صد انتہا کو پہنچ چکی ہیں۔ انہیں قصہ کی حالت انتظار میں رکھنا چاہتا ہوں لیکن کیا کیا جائے مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ اس جگہ داستان کا کچھ حصہ حذف کر دیا جائے میرے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ اس کمی کو جلدی ہی پورا کر دیا جائیگا وہ وقت دور نہیں جب میں ناظرین کو اپنے بارہ میں سارے حالات اور واقعات سے پوری طرح واقف کر دوں گا اور اسوقت ان کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ چھوٹے چھوٹے اسرار کو ساتھ کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کے مقابلہ میں یہی بہتر تھا کہ سارے معاملات ایک ہی مرتبہ واضح کر دیئے جائیں لیں یہاں پر میں اس قدر بیان کر دینا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ اس کے چند منٹ بعد کونٹ آف لودر نو دوسرے کمرہ میں چلا گیا اور لیڈی ایکلسٹن مجھے مکان کے اس حصہ میں لے گئی جہاں اس کا شوہر قریب المرگ پڑا تھا ارل کی حالت بیحد خراب تھی معلوم ہوا کہ جس وقت کونٹ آف لودر نو مجھے پاگل خانہ سے چھڑانے کی تدابیر عمل میں لا رہا تھا تو ارل کے بدن میں خون کی ایک نالی پھٹ گئی جس کے بعد ڈاکٹر اپنی انتھک کوشش کے باوجود اس کی جان بچانے سے معذور ہو گئے جس وقت میں اس کے بستر کے پاس دوزانو ہوا تو ہستی کے آثار بتدریج اس کے بدن سے رخصت ہو رہے تھے اس وقت جبکہ آنسوؤں کے تار بندھے تھے جب ہچکیوں کی آواز ہر طرف سنائی دیتی تھی میں نے ارل کو ان تمام سختیوں اور بدسلوکیوں کے لئے تہ دل سے معافی دی جو اس نے باوقات مختلف مجھ سے کی تھیں اس سے بھی زیادہ میں خدا کی بارگاہ میں دست بدعا ہوا کہ وہ اُس کی روح کو جو پیش از وقت اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ رہی تھی

جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ارل دم آخر تک ہوشمند رہا اور آخرکار ۸ نومبر ۱۸۴۲ء کو بارہ بجے کے تھوڑی دیر بعد جب دوپہر ڈھلنے لگی تھی، اس کا تارِ نفس ٹوٹ گیا اور روح قفسِ عنصری کو چھوڑ کر رخصت ہوئی۔

اس کے بعد کے حالات میں سردست قلمبند کرنا نہیں چاہتا۔ گو جیسا میں نے وعدہ کیا ہے ہر ایک بات عنقریب ہی پوری تفصیل کے ساتھ درج کر دی جائے گی۔ ارل آف ہلکسٹن کا جنازہ ۱۳ نومبر کو اٹھا اور اس کی آخری رسوم جہاں تک ممکن تھا ہر طرح کی نمائش کے بغیر ادا کی گئیں۔ اس سے اگلے روز یعنی ۱۴ نومبر کی صبح کو میں ریل پر سوار ہو کر سمت شمال کو روانہ ہوا۔ میں اس وقت اکیلا تھا، کیونکہ وہ کام جس کے لئے مجھے سفر اختیار کرنا پڑا فقط میری ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ اور میری خواہش یہ تھی کہ میں اپنے حالات زندگی پر غور کرنے کی تھی کسی دوست یا ہمسفر سے گفتگو کی رغبت قطعاً مجھ کو نہ تھی۔ کونٹ آف لوورنو نے دوراندیشی سے معاملہ کا یہ پہلو مدنظر رکھ کر خود ہی میرے ساتھ چلنے سے عذرخواہی کر دی تھی۔ چنانچہ جب میں نے آپس کے دوستانہ تعلق اور اسکے احسانات سے مجبور ہو کر اسے اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا تو اس نے جواب دیا نہیں جوزف آپ اکیلے ہی جائیے۔ آپ کی زندگی کا یہ باب ایسا ہے جس میں کسی کو دخل انداز نہ ہونا چاہیئے اور گو میں یہ بات فخریہ کہہ سکتا ہوں کہ میں آپ کا بہترین دوست اور ہوا خواہ ہوں تاہم اس موقعہ پر میں بھی آپ کے خیالات میں خلل انداز ہونا نہیں چاہتا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے تنہا یہ سفر اختیار کیا۔ خوش قسمتی سے لندن سے مانچسٹر کو جاتے ہوئے مجھے ریل کا ایک خالی ڈبہ مل گیا۔ اس موقعہ پر جو خیالات میرے دل میں پیدا ہوئے ہیں اُن کو بیان کرنا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اس سے کئی ایسے معاملات پر قبل از وقت روشنی پڑ سکے گی جن کو مجھے آگے چلکر مسلسل بیان کرنا ہے۔ ہاں اسقدر لکھ دینا میرے خیال میں کافی ہوگا۔ کہ ایمبل کی تصویر سارا رستہ میری نظروں کے

سامنے رہی کیا سرمیتھیو ہیسلیٹن کے آخری فیصلہ کے متعلق کسی طرح کی فکر و تشویش اب بھی میرے دل میں باقی تھی؟ میں اس کا جواب نفی میں دینا چاہتا ہوں مجھے پوری امید تھی کہ سرمیتھیو ہیسلیٹن کی منظوری یقینی ہو گی اس کے علاوہ یہ بھی مجھ کو معلوم ہو چکا تھا کہ سرمیتھیو ہیسلیٹن اور ان کے سب رشتہ دار بخیریت ہیں۔ اس کے متعلق ضروری حالات میں نے اپنے دوست کونٹ آف لودر نو کی وساطت سے مسٹر ٹینٹ سے معلوم کر لئے تھے جس کے بارہ میں غالباً ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ سرمیتھیو کا وکیل اور لندن میں رہا کرتا تھا اس سلسلہ میں اس داستان کے ناظرین کو یہ بھی یاد ہو گا کہ اسی وکیل کے دفتر میں پہلی مرتبہ مجھ کو یہ بات معلوم ہوئی تھی۔ کہ انیبل اور مسز ایلیوور کا سرمیتھیو ہیسلیٹن سے کتنا قریبی رشتہ ہے اور اب میں سرمیتھو کے مکان واقع وسٹ مورلینڈ کی طرف جا رہا تھا لاتعداد مصائب و حوادث سے گزرنے کے بعد کئی طرح کی مایوسیاں جھیلنے اور کئی دفعہ ہمت ہارنے کے بعد میں آخر کار اس وعدہ کے مطابق جو دو سال قبل سرمیتھیو ہیسلیٹن نے مجھ سے کیا تھا۔ اب اس کی خدمت میں حاضر ہونے چلا تھا میں بیان نہیں کر سکتا یہ سوچکر کتنی خوشی اس وقت میرے دل کو تھی کہ وہ دن جس کا مجھے اتنا انتظار تھا آخر کار آ گیا میری انقلاب آمیز زندگی میں وہ سب سے زیادہ پراہمیت اور سب سے بڑھ کر دوررس اثرات پیدا کرنے والا دن تھا۔ وہ کتنی حیرت انگیز میری داستان زندگی تھی جو کسی قدر عجائبات سے پر لیکن اس کے باوجود صحیح واقعات پر مبنی اور مفروضات سے قطعاً پاک تھی اب میں انیبل سے ملنے جا رہا تھا جس سے سالہائے گذشتہ میں ہمیشہ مجھ کو سچی محبت رہی تھی جس کی تصویر گذشتہ سات سال کے عرصہ میں ہر وقت میرے پیش نظر رہا کرتی تھی جس کی خوشنما نیلگوں آنکھیں ان اوقات میں جب مصیبتوں کے بادل میرے سر پر چھائے ہوئے تھے خضر راہ بن کر تاروں کی مانند میری زندگی کا رستہ نمایاں کرتی تھیں جس کی تصویر ان اوقات میں جب میں

پاس تو افسردگی سے ہمت ہارنے لگتا تھا۔ تو نیکی کے فرشتہ کی طرح میری حوصلہ افزائی کرتی تھی حسین اور نیک سیرت اینیٹ میری مایوسیوں کا سہارا میری امیدوں کی مددگار جس کی یاد ہر لحظہ میرے دل میں تازہ رہتی تھی اور جو اس انتظار بسیار کے بعد اب آخر کار میری ہونے والی تھی!

شام کے پانچ بج چکے تھے کہ میں مانچسٹر کے ریلوے سٹیشن پر اترا اور سیدھا اس ہوٹل کی طرف گیا جس میں سر منتھیو سیلٹین نے اس زمانہ میں قیام کیا تھا۔ جب وہ میرے ساتھ ریڈنگ سے چلکر اپنے آبائی وطن کی طرف جا رہا تھا۔ مجھے یاد آیا کہ دو سال پیشتر جب میں نے اس ہوٹل کی ڈیوڑھی میں قدم رکھا تو ایک معمولی خدمت گار کی حیثیت رکھتا تھا۔ لیکن اب زمانے نے میرے حالات میں کتنی عظیم تبدیلی پیدا کر دی تھی۔ عجیب حسن اتفاق سے ہوٹل کا مہتمم مجھے اسی کمرہ میں لے گیا جس میں سابقہ موقعہ پر جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے سر منتھیو سیلٹین نے قیام کیا تھا یہی وہ کمرہ تھا اور یہ وہ کرسی جس پر بیٹھ کر سر منتھیو نے مجھے اس شہر کی سیر کرنے کے لئے چند گھنٹوں کی اجازت دی تھی۔ جب وقت مجھے اپنی سابقہ اور موجودہ حالت کا فرق یاد آیا تو جذبات کا ہجوم بے اختیار سینہ میں پیدا ہوا اور سیل اشک بہ نکلا اس وقت میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ کیا یہ کوئی خوشگوار خواب تو نہیں ہے؟ کیا یہ حقیقت ہو سکتی ہے؟ اس کے بعد میں نے خوش ہو کر اپنے آپ سے کہا بے شک یہ حقیقت ہے "میں اسی ہوٹل میں قیام پذیر تھا لیکن کس قدر بدلے ہوئے حالات میں! اب میں لہجہ اطمینان سے یہ الفاظ کہنے کے قابل تھا کہ زمانہ کے انقلابات اور خدا کے طریقے بعید از فہم ہیں اور وہ چیز جسے دنیا معجزہ کہا کرتی تھی اب بھی نابود نہیں ہوئی۔

میں نے کھانا منگایا اور رسمی طور پر اسے کھانے کے لئے بیٹھا بھی۔ لیکن میرا سینہ جذبات سے اتنا پُر تھا کہ میں صرف چند ہی لقمے کھا سکا۔ اس کا نتیجہ

فارغ ہو کر میں اپنے مشفق دیرینہ مسٹر رولینڈ ملنے گیا۔ مجھے اس سے ملے قریباً دو سال ہو گئے تھے اُس زمانہ میں اس نے اور اس کی بی بی نے میرا پرتپاک خیر مقدم کیا تھا میں نے سوچا کہ اب یہاں آنے کے سبب مجھے ضرور ان سے ملاقات کرنی چاہیئے گو سچ پوچھئے تو میں اس ملاقات کو کسی دوسرے وقت پر ملتوی کرنا چاہتا تھا۔ جب میں اپنے متعلق سارے حالات تفصیل کے ساتھ بیان کر سکتا کیونکہ میں نے اپنے جی میں اس بات کا پختہ فیصلہ کر لیا تھا کہ سب سے پہلے میں اپنی زندگی کے اسرار کا حال ساکنان مسلیٹن ہال کے روبرو ہی بیان کروں گا۔

میں جب مسٹر رولینڈ کے مکان پر پہنچا تو ان کے پرانے نوکر ٹامس نے دروازہ کھولا۔ اُسے مجھ کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اس وقت مجھے وہ زمانہ یاد آیا جب میں ایک خانماں برباد نوجوان کی حیثیت میں فاقہ کش اور نیم جان اس مکان کے دروازہ پر گرا تھا جس کے باہر میں اس وقت کھڑا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آج میں اس قابل ہوا کہ اپنے دیرینہ کرمفرما سے مساوی حیثیت سے مل سکوں۔

"کیوں ٹامس تمہارے آقا اور ان کی بیگم کیا ہر طرح بخیر ہیں؟" میں نے نوکر سے پوچھا۔

"جی ہاں" نوکر نے جواب دیا۔ "اور انہیں آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوگی مہربانی سے یوں تشریف لائیے ..."

"ٹامس ایک لمحہ ٹھیرو" میں نے اس کو ڈیوڑھی میں روکتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں یاد ہے ہماری پہلی ملاقات کن حالات میں ہوئی تھی۔ کیا یہ بھی تم کو یاد ہے کہ جب تم نے مجھے اس مکان کے دروازے پر گرے ہوئے پایا تو اپنے آقا اور بیگم صاحب سے کس حقارت آمیز لفظوں میں کیا تھا۔ تم نے اس وقت کہا تھا کہ یہ کوئی معمولی بھکمنگا نہیں ہے۔ میں تمہارے ان الفاظ کو اب تک نہیں بھولا ہوں۔"

"مسٹر ولمٹ ان باتوں کا ذکر کرنے کی کیا حاجت ہے۔" نیک دل لڑکے نے جس کے ہونٹ دبے ہوئے جوش سے تھراریے تھے کہا "کیا آپ میرے بہترین اندازوں کے مطابق شریف اور نیک ثابت نہیں ہوئے؟ یقین کیجئے کہ جب اس سے دو سال پہلے آپ یہاں آئے اور مجھے آپ کی بدلی ہوئی حالت کا علم ہوا تھا تو سب سے زیادہ خوشی میرے دل کو ہوئی تھی۔ سچ کہتا ہوں کہ جس وقت میں نے آپ کو آقا اور بیگم صاحب کے ساتھ مساوی حیثیت سے بیٹھے ہوئے دیکھا تو مجھ کو ذرا حسد نہ ہوا تھا۔۔"

"یعنی اس میز پر جہاں میں بیشتر ایک نوکر کی حیثیت میں خدمت گذاری کرتا تھا" میں نے بھی دلی جوش سے کہا "بے شک ٹامس تم نے حسد نہ کیا تھا اس کے برعکس تم نے مجھ کو مبارکباد دی تھی۔۔"

"مگر آپ نے اس موقعہ پر رخصت ہونے کے وقت زبردستی ایک نوٹ میرے ہاتھ میں دے دیا تھا۔" ٹامس نے ملامت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولمٹ مجھے یہ سوچکر بڑا رنج ہوا کہ میں نے جو خدمت ایک سچے عیسائی کی طرح کی تھی اس کا معاوضہ آپ نے نقد پیش کرنے کی کوشش کی۔"

"ٹامس یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔" میں نے جواب دیا "جو عنایت تم نے میری مصیبت کے زمانہ میں مجھ پر کی تھی وہ ایسی نہیں جس کا معاوضہ نقدی کی صورت میں دیا جا سکے۔ خدا کی عنایت سے میری حالت میں اب پہلے سے بھی زیادہ اصلاح ہو گئی ہے اس لئے فی الحال جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں مہربانی سے اس کا برا نہ ماننا میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ میں تمہارے بار احسان سے کبھی سبکدوش نہ ہو سکوں گا محض اپنی ممنونیت ثابت کرنے کے لئے میں نے وہ نوٹ تمہیں دیا تھا اور اس لئے اب یہ بھی تم کو دیتا ہوں مہربانی سے انکار نہ کرنا ورنہ میرے جی کو بے حد رنج ہوگا۔"

یہ کہہ کر میں نے سو پونڈ کا ایک اور نوٹ اس کے ہاتھ میں دیدیا اور تیز چلتا

کمرہ نشست میں گیا یہ وہی کمرہ تھا جس میں مسٹر اور مسز رولینڈ اس زمانہ میں بیٹھا کرتے تھے جب میں ان کے ہاں ملازم تھا اب بھی وہ میز کے پاس بیٹھے چائے پی رہے تھے آتش دان میں خوشگوار آگ لہکتی تھی اور اس کی روشنی میں اُن کے فیاض چہرے چمک رہے تھے میاں بی بی دونوں نے مجھے سامنے سے آتا دیکھ کر دلی مسرت ظاہر کی لیکن بعد ازاں جب انہوں نے میرے سیاہ ماتمی لباس کو دیکھا تو ان کے چہروں پر غمگینی چھا گئی۔

میں نے یہ حالت دیکھ کر جلدی سے کہا "ازراہ عنایت میرے سوگ کے متعلق فی الحال کوئی بات نہ پوچھئے میں اس بارہ میں کسی طرح کے حالات بیان نہیں کر سکتا کچھ عرصہ کے بعد میں دوبارہ واپس آؤں گا تو سارے حالات آپ سے عرض کروں گا سردست میں اس شہر میں صرف آپ کا نیاز حاصل کرنے کو ٹھیرا ہوں اور یہاں سے جلدی ہی رخصت ہو جاؤں گا۔"

یہ بیان کرنے کی میرے خیال میں حاجت نہیں کہ مسٹر اور مسز رولینڈ نے دلی تپاک سے میرا خیر مقدم کیا وہ بڑی عنایت سے پیش آئے اور ہر طرح میری خاطر و مدارات کی لیکن اس بات پر افسوس بھی ظاہر کیا کہ کیوں میں نے سیدھا اُن کے مکان پر آنے کی بجائے ہوٹل میں قیام کیا الفاظ میں طاقت نہیں کہ میں اس خوشی کی صحیح کیفیت ظاہر کر سکوں جو انہیں یہ سنکر ہوئی میں نے اُن کو بتایا کہ آخری ملاقات کے بعد میرے حالات میں اور بھی اصلاح ہو چکی ہے اور اب میں ہر طرح فارغ البال ہوں۔ انہوں نے میرا اشارہ سمجھ لینے کے بعد میرے حالات جاننے پر مزید اصرار نہ کیا ہاں مجھے میرے بدلے ہوئے حالات پر پرجوش لفظوں میں مبارکباد دی۔ بڑی دیر تک ہم میں حالات گذشتہ کے متعلق باتیں ہوتی رہیں میں نے ان کے بھتیجے سٹیفن اور اس کی ہمشیرزادی بی بی گرٹروڈ کے بارہ میں استفسار کیا تو معلوم ہوا کہ دونو خوش و خرم ہیں گرٹروڈ جسکا باپ بڑے پادری [illegible] کا انتقال کچھ عرصہ پہلے ہو گیا تھا دم آخر میں اسے اس سختی پر بڑا افسوس تھا۔ جو اس نے اپنی بیٹی سے روا رکھی تھی

چنانچہ اس نے نہ صرف بیٹی اور داماد کو بلا کر ان سے پوری طرح مصالحت کی بلکہ وصیت میں ان کے لئے بڑی معقول رقم اپنی جائداد میں سے چھوڑ گیا۔

قریباً دو گھنٹے مسٹر اور مسز رولینڈ کے پاس ٹھہرنے کے بعد میں اپنے ہوٹل میں واپس چلا گیا۔

چھبیسویں جلد ختم ہوئی